او [illegible] روایتون کی نسبت بہت مکمل [illegible] محمد بن عمر ولولوئی البصری ان کا نسخہ ابن داسہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم و تاخیر اور [illegible] بوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن البشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ [illegible] نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث [illegible] وضو اور صلوٰۃ اور نکاح اس نسخے مین ندارد ہیں
چوتھے ابو عیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
[illegible] جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
[illegible] ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا [illegible] وہ بروایت لولوئے ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑہا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بہی بروایت لو[illegible] ہے - اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
[illegible] ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
، اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے نسخہ قلمی مصحح حافظ عبد الغنی
[illegible] نسخون سے سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
[illegible] سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی شرح
[illegible] سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
[illegible] نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم [illegible] کا جو تحقیقات لائقہ سے بہرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی [illegible] مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے - [illegible] یہ حال ترجمہ شروع ہونے تک
[illegible] ہوا [illegible] اور شرح ملجاوینگے تو اون سے بہی نقل کیا جاویگا - اس
[illegible] رکہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین [illegible] ترک کیئے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو قول قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکہکر اوسکو رفع کر دیا ہے
اور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چہوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی نا واقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور
[illegible] خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
[illegible] عہد مین تہی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پہر ظہور ہوگا اوسکے ظہور سے

متعصبانہ تقلید کی ظلمت اور تاریکی با ... رجمہ ہوجانے صحاح ستہ کے
تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے مین ... عوض زمانہ امام مہدی علیہ السلام مین جواب
بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت ... رہا ہے - ایک روز مین سر جھکا کر عالم خلوت مین تصور
ذات الٰہی مین مصروف تہا دفعتہً الہام ہوا ... یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت مین نہایت مقبول ہوگا اور اہل
اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات مین
پیدا ہون تو ان ترجمون کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
ہون تو اور مسلمانون کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابون کو حضرت کے ملاحظہ مین لیجاوین انشاء اللہ تعالیٰ
مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے
واللہ الموفق والمعین اب کچھہ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابوداؤد**
کا حال کنیت انکی ابوداؤد ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن
عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سندھ اور ہرات
کے متصل قندہار کے اس زمانے مین اوسکو بلوچستان کہتے ہین - ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا
سجستانہ ایک قریہ ہی بصرے کی قریون مین سے یہہ غلط ہے اور خطا ہی اون سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری
مین ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنے کیلیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
و خراسان وغیرہ مین پہرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث و اتقان روایت اور عبادت اور
تقوی اور صلاح و احتیاط مین بہت بلند پایہ رکہتے تھے - بعضون نے کہا ہے کہ ابوداؤد ایک دامن بڑا رکہتے تہے اور
ایک چھوٹا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اونہون نے کہا ایک دامن کشادہ مین نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکہا
ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکہنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہے بڑے بڑے شیخ ابوداؤد کے امام احمد بن حنبل
اور ابو الولید طیالسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور محمد
اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہین اور ائمہ ستہ مین سے ترمذی اور نسائی نے
ان سے روایت کی ہے ابوداؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھہ حدیثون مین سے انتخاب کیا - اس کتاب مین چار ہزار
آٹھہ سو حدیثین درج کین جو صحیح ہین یا حسن اور جو ان مین سے منکر تھے یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس
حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابوداؤد نے اس کتاب کو تصنیف کر کے امام احمد
حنبل کے روبرو پیش کیا انہون نے بہت پسند کیا حافظ ابوبکر خطیب نے کہا ابوداؤد بصرے مین رہے اور کئی بار
بغداد مین آئے اور اپنی سنن کو وہان نقل کیا اور لوگون نے اون سے اس کتاب کو روایت کیا کتا ...

ایسی کتاب ہے کہ علم دین مین اوسکے مثل کوئی کتاب تب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب کا اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین تہین اونمین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ سب موجود تھی مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالامال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابو داؤد کے بعد پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچہہ شک نہین ہے اس کتاب مین اصول علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخر کی نووی نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابو داؤد دیکہنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام اوسمین موجود ہین ابو العلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن سیکہا چاہے تو ابو داؤد کی کتاب دیکہی حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا ابو داؤد اور نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو نہ ارسال۔ خطابی نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابو داؤد کی کتاب خالی ہے ابو داؤد نے کہا مین نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابو داؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین اسلیے مجملا کچہہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہون تاکہ پڑہنے والی کو اوسکے سمجہنے مین دقت نہو اور مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام حدیث** **صحیح** وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی چہوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور [illegible] ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے جسکی راویونمین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسیطرحسی مطعون ہو **حسن** وہ حدیث ہے جسکے راویونمین کسیپر تہمت جہوٹہہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرحسے بہی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکہنا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چہوٹا نہو **مسند** وہ حدیث ہی جسکے راویونکی نام مذکور ہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیی طریقی دو سی زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو **متواتر** وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جہوٹ پر عادۃً محال

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو
مرسل وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا
نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ
گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی
کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی
ہر جگہہ دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور
مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتی ہین جسکے اسناد کی شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا
جاوے **تدلیس** حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اوس سی ملاقات کی ہو یا وہ
اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سُنا نہوا اور ایسی لفظون سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سُنا ہوا
کہتا ہے **مُعلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن
کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہے جسمین طعن ساتہ کذب راوی کی ہو **احاد** اوسکو
کہتے ہین جسکے روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور عزیز اور غریب اسمین بعضے روایت
مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہو دے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل**
اوسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگے ہو
مضطرب وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین
راویون نے کچہ اپنا کلام بہی حدیث مین شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعی تک
پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایک ان دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت
کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کسیکی کہ ضعف رسکا کم ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی **مقلوب**
وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اولٹ پلٹ ہوا ہو ۞ **تتمہ احوال ابو داؤد** ۞
ابراہیم حربے نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہوگئی تہی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہوگیا تہا
- یحیے بن زکریا ساجی نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے - لوگون کا
اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تہی یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے
کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا مین اونکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے - حق یہ ہے کہ اوس
زمانے مین اس قسم کی تقلید اندہا دندہ جیسے اس زمانے مین مروج ہے نہ تہی اگر کوئی مقلد تہا وہ بہی برای نام ایک
مذہب کی طرف منسوب تہا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا نہوتا بلکہ جو حق

معلوم ہوتا اوسکا اتباع کرنا سنہ ۴۰۰ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہوگئی اور حدیث سی استدلال کرنا چہوڑ دیا وفات ابوداوٗد کے سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین ہوئی اور بصری مین دفن ہوئے عمر اونکے تہتر سال کی تہی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمے مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فواید ضروری کا بڑہانا چوتہے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو اون روایات کی الفاظ نقل کرکے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چہوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتے ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہائی ہوتے ہے کبہی **ف** لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کہکے اونکے مابین مین لکہہ دیا ہے تا کہ دیکہنے والے کو معلوم ہوجاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے ۔ اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب کے کیے ہیں مینے ہر ایک پارے کو علحدہ علحدہ کردیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر مین شامل کردی تا کہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو ۔ ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پہ بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہدیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہوسکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہ طعن ہوسکتا ہے اسواسطے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی ہے ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اونسے بعید نہین برخلاف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطے پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت مطلع کردیتا اور غلطے اور بہول چوک کی اصلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے اوسنی رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ ۔

سند کتاب

ہرچند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علحدہ علحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابوعلی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

ہوا ہے اور اوسکے بہی سندون مین سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجایش نہین ہے اجازت
دی مجہکو سنن ابی داؤد کی میری شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسی بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ علا
عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکی دادا
محمد بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی بن رمضان عنا
نے اونکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شقرون سقرون نے اونہون نے ابو الحسن علی الاجہوری انہون نے عمر بن الجا
الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریای انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک نو واسطے ہین پہر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوسکو
ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین اونکو خبر دی ابو المحاسن یوسف بن عمر بن حسین
نے اونکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونون
نے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبر دی شیخ ابو بدر ابراہیم بن محمد بن منصور
کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونون کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
اونہون نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہین اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹہہ واسطے ہین۔
اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ
تک اٹہارہ واسطے ہین اللہ راضی
ہوان سب بزرگوارون سے
اور ہمارا حشر اونکی ساتہہ کرے
امین یا رب العلمین
فقط

پارہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطهارة

کتاب طہارت کے بیان مین **ف** چونکہ نماز افضلترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اُسکی شرط ہی اسلئے پہلے طہارت کی کتاب کو رکھا **باب** التخلي عند قضاء الحاجة حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہہ مین جانا **عن** المغيرة بن شعبة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ذهب المذهب ابعد **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو دور جاتے **ف** تاکہ لوگون کی نظر نہ پڑے

عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراه احد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے دور تک کہ کوئی انکو نہ دیکھتا **باب** الرجل یتبوأ لبوله پیشاب کرنے کیلئے جگہہ ڈہونڈہنے کا بیان **عن** ابی التیاح حدثنی شیخ قال لما قدم عبد اللہ بن عباس البصرة فکان یحدث عن ابی موسی فکتب عبد اللہ الی ابی موسی یسأله عن اشیاء فکتب الیه ابو موسی انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبوله **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس جب بصرے کو آئے تو حدیث نقل کرتے تہے ابو موسی سے ایکبار عبد اللہ نے ابو موسی کو لکھا چند مسئلون کا سوال کیا ابو موسی نے جواب مین لکھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا ایک روز آپنے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپ ایک نرم زمین مین ایک دیوار کی جڑ مین آئے اور پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہہ ڈھونڈے پیشاب کیواسطے **ف** جو نرم ہو سخت نہو ورنہ چھینٹین اڑینگی اور ڈہلوان ہو کہ پیشاب ادہر بہہ جاوے ادہر نہ آوے ورنہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء پاخانہ مین جاتے وقت آدمی کیا کہے

عن انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حماد قال اللهم انی اعوذ بک وقال عن عبد الوارث قال اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پاخانے کو تو حماد نے روایت کیا یون فرماتے اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور عبد الوارث نے کہا یون فرماتے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ف** یعنی پناہ مانگتا ہون مین اللہ سے شیطانون اور شیطانیون سے یعنی جن چڑیلون یا برائی سے اور شیاطین یا شیاطین سے اور پلیدیون سے کہا ابو داؤد نے روایت کی ہمسے حسن بن عمرو سدوسی نے انہون نے وکیع سے اونہون نے شعبہ سے انہون نے عبد العزیز بن صہیب سے انہون انس سے اسی حدیث کو اور اسمین اللهم انی اعوذ بک ہے اور شعبہ نے کہا کبھی انس نے اعوذ باللہ کہا ہے اور وہیب نے عبد العزیز بن صہیب سے جو روایت کیا اسمین فلیتعوذ باللہ ہے **عن** زید بن ارقم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان هذه الحشوش محتضرة فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ترجمہ** زید بن ارقم

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانون مین اکثر شیاطین آیا کرتے ہین تو جب تم مین سے کوئی پاخانے کو جاوے کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة** پاخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنا مکروہ ہے **ف** یا پیٹ کرنا جنگل مین ہو خواہ شہر مین بعضون کے نزدیک یہہ کراہت جنگل مین ہے شہر مین نہین بعضون کے نزدیک صرف مونہہ کرنا منع ہے پیٹ کرنا درست ہے بعضون کے نزدیک سب درست ہے **عن** سلمان قال قيل له قد علمكم نبيكم كل شيء حتى الخراءة قال اجل لقد نهانا صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة بغائط او بول وان لا يستنجي باليمين وان لا يستنجي احدنا باقل من ثلاثة احجار وان يستنجي برجيع او عظم **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزین سکھا دین یہانتک کہ پاخانہ پہرنا بھی سلمان نے کہا ہان البتہ منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانے یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور تین ڈھیلون سے کم لینے سے منع کیا ہے اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطب بيمينه وكان يامر بثلاثة احجار وينهى عن الروث والرمة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تمہارے واسطے مثل باپ کے ہون تمکو سکھاتا ہون جب تم مین سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کیطرف مونہہ نکرے نہ پیٹ کرے نہ استنجا کرے داہنے ہاتھ سے اور آپ حکم کرتے تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابي ايوب رواية قال اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولكن شرقوا او غربوا فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت قبل الكعبة فكنا ننحرف عنها ونستغفر الله **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پاخانہ مین تو مونہہ مت کرو قبلہ کیطرف پاخانہ پہرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب کی طرف مونہہ کرو یا پچہان کیطرف **ف** یہہ حکم آپنے مدینے والون کیلئے فرمایا تہا جنکا قبلہ دکہن کیطرف ہے اور جن لوگونکا قبلہ پورب یا پچہان کیطرف ہو انکو دکہن یا اوتر کی طرف مونہہ کرنا چاہئیے (خطابی) **ف** ابو ایوب نے کہا جب ہم شام مین آئے تو وہان ہمنے دیکہا گہڈیان قبلہ رُخ بنی ہوئی ہین ہم اُس رُخ سے پہر جاتے تہے (گہڈی پہ بیٹہتے وقت) اور استغفار کرتے تہے اللہ سے **عن** معقل بن ابي معقل الاسدي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلتين ببول او غائط **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کعبہ شریف اور بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنیسے **ف** خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اسواسطے ہے کہ ایک مدت تک قبلہ اہل اسلام کا اسکی طرف رہا بعضون نے کہا کہ بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنیکی ممانعت اسوجہ سے ہتی کہ مدینہ مین جب کوئی بیت المقدس کیطرف مونہہ کرتا ہے تو کعبہ کیطرف پشت ہوتی ہے نووی نے کہا یہہ نہی تنزیہی ہے

رطوبت وب گئے نہ تحریمی باتفاق علما احمد بن حنبل نے کہا یہہ ممانعت منسوخ ہے بسبب حدیث عبداللہ بن عمر کی حدیث سے جو آگے آتی ہے
بعضون نے کہا یہہ ممانعت اسوقت تھی جب بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تہے بعضون نے کہا یہہ ممانعت مخاص ہے اہل مدینہ سے کیونکہ مدینہ مین بیت المقدس کیطرف منہہ کرنیسے کعبہ کیطرف
پشت ہوتی ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس
یبول الیها فقلت یا ابا عبد الرحمن الیس قد نهی عن هذا قال بلی انما نهی عن ذلك فی الفضا فاذا كان بینك
وبین القبلة شئ یسترك فلا باس **ترجمہ** مروان الاصفر سے روایت ہے مینے ابن عمر کو دیکھا اونہون نے
اپنا اونٹ بٹہایا پہر اسکے آڑمین قبلہ کیطرف مونہہ کرکے پیشاب کرنے لگے مینے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا یہہ منع نہین ہے
اُنہون نے کہا ہان منع ہے خالی میدان مین اور جب تیرے اور قبلہ کے بیچ مین کچہہ آڑ ہو تو کچہہ قباحت نہین **باب**
الرخصة فی ذلك پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیکی اجازت **عن** عبد الله بن عمر قال لقد ارتقیت
علی ظهر البیت فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی لبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجة ۔
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا مین کوٹہری کی چہت پر چڑہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا دو اینٹون پر پاخانہ
پہرتے ہوئے بیت المقدس کیطرف مونہہ کئے تہے **عن** جابر بن عبد الله قال نهی نبی الله صلی الله علیه وسلم ان
نستقبل القبلة ببول فرایته قبل ان یقبض بعام یستقبلها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف پیشاب کرنیسے پہر مینے ایک سال پہلے وفات سے آپکو دیکہا آپ قبلہ کیطرف مونہہ کرتے تہے
(پیشاب یا پاخانہ کیوقت) **باب كیف التكشف عند الحاجة** پاخانہ کے واسطے سترکسوقت کہولے **عن**
ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا اراد حاجة لا یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض ۔
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پہرنیکا قصد کرتے تو کپڑا نہ اُٹہاتے جبتک زمین سے نزدیک
نہ ہوجاتے **ف** تاکہ سترکسیکو دکہلائی نہ دے ۔ کہا ابو داؤد نے عبد السلام بن حرب نے اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے
اُنہون نے انس بن مالک سے مگر وہ روایت ضعیف ہے **باب كراهیة الكلام عند الخلاء** پاخانہ مین باتین کرنا
مکروہ ہے **عن** ابی سعید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان
الغائط كاشفین عن عورتهما یتحدثان فان الله عزوجل یمقت علی ذلك **ترجمہ** ابی سعید نے کہا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جب دو مرد پاخانہ پہرنے کو نکلین ستر کہولے ہوئے باتین کرتے ہوئے تو اللہ
عزوجل غصے ہوتا ہے اُن پر کہا ابو داؤد نے نہین اسناد کیا اس حدیث کو مگر عکرمہ بن عمار نے **باب فی الرجل یرد السلام**
وهو یبول پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا **عن** ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی الله علیه وسلم
وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه **ترجمہ** ابن عمر نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور آپ پیشاب کر رہے
تہے اُسنے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا ۔ کہا ابو داؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپنے تیمم کیا پہر سلام کا جواب دیا **عن** المهاجر بن قنفذ

قال انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ ثم اعتذر الیه فقال
انی کرهت ان اذکر الله تعالی ذکره الا علی طهر او قال علی طهارة **ترجمہ** مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تہے آپنے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا بعد وضو کے آپنے عذر کیا انسے اور فرمایا
مجہے برا معلوم ہوا کہ مین اللہ کا ذکر کرون بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل یذکر الله تعالی علی غیر طهر بغیر طہارت
کے ذکر الہی کا بیان **عن** عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکر الله عز وجل علی کل احیانه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الہی کرتے تہے سب وقتون مین **باب** الخاتم فیه
ذکر الله یدخل به الخلاء جس انگوٹہی پر اللہ کا نام ہو پائخانہ مین اسکو نہ لیجاوے **عن** انس قال کان النبی صلی الله
علیه وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمه **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے اپنی
انگوٹہی نکال لیتے۔ کہا ابو داود نے یہہ حدیث منکر ہے (یعنی روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہہ حدیث انس سے اس طرح معروف
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹہی چاندی کی بنائی پہر اسکو نکال ڈالا وہم کیا اس حدیث مین ہمام نے اور نہین روایت کیا
اسکو مگر ہمام نے **باب** الاستبراء من البول پیشاب سے پاکی کا بیان **عن** ابن عباس قال مر النبی صلی الله علیه وسلم
علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما هذا فکان لا یستنزه من البول واما هذا فکان
یمشی بالنمیمة ثم دعا بعسیب رطب فشقه باثنین ثم غرس علی هذا واحدا وعلی هذا واحدا وقال لعله
یخفف عنهما ما لم ییبسا قال هناد یستتر مکان یستنزه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپنے فرمایا ان دونون کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ پر عذاب نہین ہوتا ایک شخص تو پیشاب سے
طہارت نہین کرتا تہا اور ایک شخص چغل خوری کرتا تہا پہر آپنے ایک تازی ٹہنی کہجور کی منگوائی اور بیچ مین سے چیر کر آدہی اس قبر
پر گاڑی اور آدہی اس قبر پر گاڑ دی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم رہے جبتک یہہ ٹہنیان نہ سوکہین ہناد نے کہا پیشاب
سے پردہ نہین کرتا تہا یعنی کشف عورت کرتا تہا **عن** عبد الرحمن بن حسنة قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الی
النبی صلی الله علیه وسلم فخرج ومعه درقة ثم استتر بها ثم بال فقلنا انظروا الیه یبول کما تبول المرأة
فسمع ذلك فقال الم تعلموا ما لقی صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول منهم فنهاهم
فعذب فی قبره **ترجمہ** عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہے مین اور عمرو بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
آپ نکلے اور ایک ڈہال سی جو آپکے ساتہہ تہی آڑ کرکے استنجا کرنے لگے ہم لوگون نے کہا دیکہو آپ ایسے پیشاب کرتے ہین جیسے
عورتین پیشاب کرتی ہین (چہپ چہپاکر) آپ نے یہہ سنکر فرمایا کیا تم نہین جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال ہوا
بنی اسرائیل مین سے جب کسیکو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس مقام کو کاٹ ڈالتے اس شخص نے منع کیا اس سے تو عذاب پایا گیا قبر مین
ف بنی اسرائیل کی شرع مین یہی حکم ہوگا اس شخص نے خلاف شرع اس سے ممانعت کی اسوجہہ سے قبر مین اسکو عذاب ہوا

حاصل حدیث یہ ہے کہ پیشاب سے جہانتک ہو سکے احتیاط کرنا چاہیئے **باب** البول قائما کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکا بیان
عن حذیفة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فمسح علی خفیه
قال ابو داؤد قال مسدد قال فذهبت اتباعد فدعانی حتی کنت عند عقبه **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر آئے آپنے کھڑے کھڑے پیشاب کیا **ف** کیونکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے
بعضوں نے کہا آپ کے گھٹنون مین کوئی بیماری تھی جسکی وجہ سے بیٹھ نہ سکے تھے حاکم اور بیہقی نے ایسا ہی روایت کیا ابو ہریرہ سے
بعضوں نے کہا وہ مکان نجاست سے بھرا ہوا تھا بیٹھنے مین احتمال تھا نجاست سے ملوث ہونیکا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہین کیا مگر ایک بار **ت** پھر پانی منگوایا اور مسح کیا موزون پر
مین دور ہٹنے لگا آپ نے مجھے بلایا یہانتک کہ مین آپکی ایڑیون کے پاس تھا **باب فی** الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم
یضعه عنده رات کو کسی برتن مین پیشاب کرکے اپنے پاس رہنے دے تو کیسا ہے **عن** امیمة بنت رقیقة انها قالت
کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا آپکے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اسمین رات کو پیشاب کیا کرتے
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر سردی کیوجہ سے یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پیشاب کے لئے باہر نہ جا سکے تو کسی برتن مین پیشاب
کر لیوے صبح کو پھینکدے **باب** المواضع التی نهی عن البول فیها جن مقامون مین پیشاب کرنا منع ہے انکا بیان
عن ابی هریرة قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله
قال صلی الله علیه وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو دو لعنت کے کامون سے صحابہ نے کہا وہ کون سے کام ہین آپنے فرمایا جو آدمی لوگون کی راہ مین
پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہہ مین **ف** راہ مین اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرنے سے لوگون کو تکلیف ہوتی ہے لوگ
اُسپر لعنت کرتے ہین اور برا کہتے ہین تو یہہ فعل سبب ہوئی لعنت کا اسواسطے آپنے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تین لعنت کے کامون سے اُترنیکے مقامون مین
اور سڑک مین اور سایہ کی جگہہ مین پاخانہ پھرنے سے **عن** عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال احمد ثم یتوضأ فیه فان عامة الوسواس منه **ترجمہ** عبد اللہ
ابن مغفل سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے اپنے نہانے کی جگہہ مین پھر
غسل کرے اُسجگہہ یا وضو کرے اسلئے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ نہانے والے کو یا وضو کرنیوالے کو
اُسجگہہ وہم ہو جاتا ہے شاید پیشاب پھر گیا ہو یہہ جب ہے کہ وہان پیشاب بہنے کی کوئی جگہہ نہ ہو **عن** حمید الحمیری

وهو ابن عبد الرحمن قال لقد لقيت رجلا صحب النبي صلی الله علیه وسلم کما صحبه ابو هریرة قال
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسله **ترجمہ** حمید بن
عبد الرحمن سے روایت ہے مینے ایک شخص سے ملاقات کی جو صحبت مین رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکا نام معلوم نہین ہوا
جیسے ابو ہریرہ رہے تہے وہ کہتا تہا منع کیا آنحضرت صلعم نے ہر روز کنگہی کرنے سے اور یہ کہ بول کرین اپنی نہانیکی جگہ مین ف یہ نہی تنزیہی
ہے نہ تحریمی ترمذی نے شمائل مین روایت کیا حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مین تیل ڈالتے تہے اور اکثر
داڑہی مین کنگہی کرتے تہے مگر اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ہر روز کرتے ہون اور یہہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز
اپنی داڑہی مین کنگہی دوبار کرتے تہے حدیث کی کتابون مین نہین ملا البتہ غزالی نے احیاء العلوم مین اسکو نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ احیاء مین بے سند حدیثین ہین
عن عبد الله بن سرجس قال ان النبي صلی الله علیه وسلم نهی ان یبال فی الجحر قال قالوا لقتادة ما یکره
من البول فی الجحر قال کان یقال انها مساکن الجن **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیشاب کرنیسے سوراخ مین لوگون نے قتادہ سے کہا کیا سبب ہے کہ پیشاب کرنا سوراخ مین مکروہ ہے قتادہ نے کہا
لوگ کہا کرتے تہے کہ سوراخون مین جن رہا کرتے ہین **ف** یہان جن سے مراد سانپ ہین **باب** ما یقول الرجل
اذا خرج من الخلاء پاخانہ سے نکلکر کیا کہے **عن** عائشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج من الغائط قال
غفرانك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے غفرانک یعنی چاہتا ہون
بخشش تیری **باب** کراهیة مس الذکر بالیمین فی الاستبراء استنجے کیوقت ذکر کو داہنے ہاتہہ سے نہ پکڑ
عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابیه قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم اذا بال احدکم فلا یمس
ذکره بیمینه واذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینه واذا شرب فلا یشرب نفسا واحدا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت
ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم مین سے تو نہ تہامے ذکر کو داہنے ہاتہہ سے اور جب پاخانہ کو جاوے
تو داہنے ہاتہہ سے ڈہیلے نہ لیوے اور آبدست نہ کرے اور جب پانی پیوے تو غٹ غٹ ایک گہونٹ مین نہ چڑہا جاوے
عن حفصة زوج النبي صلی الله علیه وسلم قالت ان النبي صلی الله علیه وسلم کان یجعل یمینه لطعامه
وشرابه وثیابه ویجعل شماله لما سوی ذلك **ترجمہ** حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے
ہاتہہ کو کہانے اور پینے اور کپڑون کے لئے رکہتے تہے اور بائین ہاتہہ کو اور کامون کے لئے **عن** عائشة قالت کانت
ید رسول الله صلی الله علیه وسلم الیمنی لطهوره وطعامه وکانت یده الیسری لخلائه وما کان
من اذی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتہہ وضو اور کہانیکے واسطے
تہا اور بایان ہاتہہ پاخانے اور نجاست کیواسطے تہا **باب** الاستتار فی الخلاء پاخانہ کیوقت پردہ پوشی کرنا ۔
عن ابي هریرة عن النبي صلی الله علیه وسلم قال من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگا دے تو طاق بار لگا دے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور جو ڈھیلے لے تو طاق لیوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو شخص کھانا کھاوے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسکو پھینکدے اور جو زبان سے لگا رہے اسکو نگل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نکرے تو کچھ حرج نہیں۔ جو شخص پاخانے کو جاوے تو آڑ میں جاوے اگر کچھ بھی آڑ نہ مل سکے تو ریتے کا ایک ڈھیر لگا کر اسی کے آڑ میں بیٹھ جاوے اسلئے کہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے **ف** شیطان کے کھیلنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر آڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آن کر ایذا پہنچاویگا یا کوئی آدمی آنکر ٹھٹھے ماریگا **ت** جو شخص ایسا کریگا تو بہتر ہے نہ کریگا تو کچھ حرج نہیں

باب ما ینھی عنہ ان یستنجی بہ جن چیزون سے استنجا کرنا منع ہے

اُنکا بیان **عن** شیبان القتبانی قال ان مسلمۃ ابن مخلد استعمل رویفع بن ثابت علی اسفل الارض قال شیبان فسرنا معہ من کوم شریک الی علقماء او من علقماء الی کوم شریک یرید علقام فقال رویفع ان کان احدنا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاخذ نضو اخیہ علی ان لہ النصف مما یغنم ولنا النصف وان کان احدنا لیطیر لہ النصل والریش وللاخر القدح ثم قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بری **ترجمہ** شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے عامل کیا رویفع بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنی اُس زمین پر جو نشیب مین واقع تھی) شیبان نے کہا ہم بھی اُنکے ساتھ چلے کوم شریک سے علقما تک یا علقما سے کوم شریک تک علقام جانیکو (کوم شریک اور علقما اور علقام مقامون کے نام ہین ملک مصر مین) رویفع نے کہا ہم مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دوسرے شخص کا اونٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فایدہ ہوگا اسکا نصف تمکو دونگا اور نصف مین لونگا اور ایک کی ہم مین سے تیر کی لکڑی ہوتی اور دوسرے کا پیکان اور پر ہوتا پھر رویفع نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو میرے پیچھے تو لوگون سے کہدینا جس نے گرہ لگائی اپنی ڈاڑھی مین یا گھوڑے کے گلے مین تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوہ سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد اُس سے بیزار ہے **ف** ڈاڑھی کو گرہ دینا یا بالون کو موڑ کر گھونگر دینا یا نظر نہ لگنے کے لئے جانورون کے گلون مین تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت مین مروج تھا آپ نے اس سے منع فرمایا کہا ابو داؤد نے شیبان بن بیان نے اس حدیث کو ابی سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے انہون نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جب وہ قلعے پر الیون کے محاصرہ کئے ہوئے تھے اور قلعہ الیون ایک شہر مین ہے پہاڑ پر اور شیبان قتبانی کے باپ کا نام امیہ ہے اور کنیت انکی ابو حذیفہ ہے قلعہ الیون ملک مصر مین تھا۔

عن جابر بن عبد الله يقول نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتمسح بعظم او بعر **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ کہتے تھے منع فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی سے استنجا کرنے سے **عن** عبد الله بن مسعود
قال قدم وفد الجن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا محمد انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة
او حممة فان الله تعالى جعل لنا فيها رزقا قال فنهى النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے جب
جماعت جنوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ منع کیجئے اپنی امت کو ہڈی یا گوبر یا کوئلہ
سے استنجا کرنے سے کیونکہ اللہ تعالی نے ہماری روزی انمیں بنائی ہے **ف** یعنی ہڈی خود انکی اور لید اُن کے جانوروں کی خوراک
ہے اور کوئلے سے روشنی کرتے ہونگے یا جلاتے ہونگے یا اور کوئی فایدہ ہوگا اسواسطے اُسکو بھی روزی میں داخل کیا **ت**
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا **باب** الاستنجاء بالحجارة پتھروں سے استنجا کرنیکا بیان **عن**
عايشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ذهب احدكم الى الغايط فليذهب معه بثلاثة احجار
يستطيب بهن فانها تجزئ عنه **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی
تم میں سے پاخانہ کو جاوے تو تین پتھر اپنے ساتھ لیجاوے اُن سے استنجا کرے وہ کافی ہیں **ف** یعنی پھر پانی لینا ضرور
نہیں البتہ مستحب ہے **عن** خزيمة ابن ثابت قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة
فقال بثلاثة احجار ليس فيها رجيع **ترجمہ** خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
استنجے کا آپ نے فرمایا استنجا تین پتھروں سے کرنا چاہیے جن میں گوبر نہ ہو **باب** في الاستبراء پاکی کا بیان **عن**
عايشة قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر
فقال هذا ماء توضأ به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لكانت سنة **ترجمہ** حضرت عایشہ
سے روایت ہے پیشاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ایک کوزہ پانی کا پیچھے لیکے کھڑے ہوئے آپ نے پوچھا کیا ہے اے عمر
حضرت عمر نے کہا پانی ہے وضو کے لئے آپ نے فرمایا مجھے ایسا حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں
تو واجب ہو جاوے **باب** في الاستنجاء بالماء پانی سے استنجا کرنیکا بیان **عن** انس بن مالك ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه ميضاة وهو اصغرنا فوضعها
عند السدرة فقضى حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باغمیں گئے اور آپکے ساتھ ایک لڑکا تھا جو پانی کا بدھنا لئے تھا اور ہم سب میں کم سن تھا اُس لڑکے نے وہ پانی
درخت کے پاس رکھ دیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر نکلے اور استنجا کیا تھا آپنے پانی سے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال نزلت هذه الاية في اهل قباء فيه رجال يحبون ان يتطهروا قال كانوا يستنجون بالماء
فنزلت فيهم هذه الاية **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مسجد قبا کے

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا و اللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین
خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین آیتہ
اُتری **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا **عن**
ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده
على الارض ثم اتيته باناء اخر فتوضاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اسکے مین دوسری برتن مین پانی
لاتا آپ وضو کرتے **باب** السواك باب مسواک کے بیان مین **عن** ابي هريرة يرفعه قال لولا ان اشق على
المؤمنين لامرتهم بتاخير العشاء والسواك عند كل صلاة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشا کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک
کرنیکا **عن** زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا ان اشق
على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلاة قال ابو سلمة فرايت زيدا يجلس في المسجد وان السواك
من اذنه موضع القلم من اذن الكاتب فكلما قام الى الصلاة استاك **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت
ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہو تا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک
کرنیکا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے
ت ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہان پر قلم لگا رہتا ہے
کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبد الله بن عبد الله بن عمر قال قلت ارايت
توضي ابن عمر لكل صلوة طاهرا وغير طاهر عم ذاك فقال حدثتنيه اسماء بنت زيد بن الخطاب ان
عبد الله بن حنظلة بن ابي عامر حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالوضوء لكل صلوة
طاهرا وغير طاهر فلما شق ذلك عليه امر بالسواك لكل صلوة فكان ابن عمر يرى ان به قوة وكان لا يدع
الوضوء لكل صلوة **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسما بنت
زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پا کر ہر نماز
کے لیے وضو لیتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف
مسواک ہر نماز کے لیے کافی ٹھہری **باب** کیف یستاك کس طرح مسواک کرے **عن** ابي بردة عن ابيه

قال مسدد قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فرایتہ یستاک علی لسانہ قال
ابوداؤد وقال سلیمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یستاک وقد وضع السواک
علی طرف لسانہ وھو یقول اہ اہ یعنی یتھوع **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ (یعنی ابو موسی
اشعری) سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کررہے
تھے اپنے زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ مسواک کررہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اُح اُح جیسے کوئی قے کرتا ہے **ف** جب مسواک
کو زبان پر یا حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب** فی الرجل یستاک بسواک غیرہ
ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن و
عندہ رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما
قال احمد ھو ابن حزم قال لنا ابو سعید ھو ابن الاعرابی ھذا مما تفرد بہ اھل المدینۃ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کررہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا
ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا **ف** شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا اپنے تئیں مسواک کرتے ہوئے اتنے میں
دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرے سے میں نے مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں نے بڑے کو دیدی
کہا ابوداؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے
باب غسل السواک مسواک کے دھونے کا بیان **عن** عایشۃ انھا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدا بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ **ترجمہ** حضرت
عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرکے مجھکو دیدیتے دھونے کو میں اُس سے مسواک کرتی پھر
دھوکر آپ کو دیدیتی **باب** السواک من الفطرۃ مسواک پیدایشی سنت ہے **عن** عایشۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق بالماء
وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء
قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیدایشی سنت میں ایک تو خوب موچھ کترانا دوسری ڈاڑھی
چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹی انگلیوں
کے جوڑوں کو دھونا کہ میل جم رہے ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں

پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ مین دسویں چیز بہول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدایشی سنتون سے کلی کرنا ہے اور ناک مین پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عایشہ کی مانند جو ابھی گزری مگر عمار نے ڈاڑہی چہوڑنے کو ذکر نہین کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چہڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے تاکہ وسواس دفع ہوے کا ذکر کیا اور استنجے کو بیان نہین کیا۔ کہا ابو داود نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہون نے پانچ سنتین بیان کین ہین سب سر مین ہین اُن میں سے ایک مانگ نکالنا ہے اور ڈاڑہی چہوڑنا اسمین نہین ہے۔ کہا ابو داود نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہے انہین کا قول اسمین ڈاڑہی چہوڑنا نہین ہے اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑہی چہوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اسمین ڈاڑہی چہوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزون کو پیدایشی سنت اس لئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور اُن کے طریقے پر چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا فبہدیہم اقتدہ اُن کے راہ کی پیروی کر بعضون نے کہا یہ سنتین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین

باب السواک لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے اپنا مونہہ دہوتے مسواک سے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکہدی جاتی جب آپ رات کو اُٹھتے استنجے کو جاتے پھر مسواک کرتے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اُٹھتے تھے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تھے وضو سے پہلے **ف** پھر وضو کیوقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پھر کر لیتے تھے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا مسنون ہے **عن** عبد اللہ بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاک ثم تلا ہذہ الآیات ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضاء فاتی مصلاہ فصلی رکعتین

ثم رجع الی فراشه فنام ماشاء الله ثم استیقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الی فراشه فنام ثم استیقظ
ففعل مثل ذلك كل ذلك یستاك ویصلی ركعتین ثم اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مین ایک
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا (حضرت میمونہ کے مکان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تہین) آپ سوکر بیدار ہوے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پہر آپنے یہ آیتین
پڑہنا شروع کین ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار یہان تک کہ قریب ہوا
سورت ختم ہوجاوے یا ختم کردی بعد اسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑہنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین پڑہین
پہر اپنے بچھونا پر جاکر سو رہے جبتک کہ خدا کو منظور تہا پہر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچھونے پر سو رہے
پہر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تہے بعد اسکے آپنے وتر پڑہا کہا ابوداود
نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتین
پڑہتے رہے یہانتک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شریح بن ہانی قال قلت لعائشة بای شیء كان یبدء
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل بيته قالت بالسواك **ترجمہ** شریح ابن ہانی سے روایت ہے
مینے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر مین تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عائشہ نے
کہا پہلے مسواک کرتے

باب فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا

عن ابی الملیح عن ابیه عن النبی صلى الله علیه وسلم قال لا یقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغیر طهور
ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قبول
کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہین قبول کرتا ہے نماز بغیر طہارت کے **عن** ابی ھریرة قال قال
رسول الله صلى الله علیه وسلم لا یقبل الله صلوة احدكم اذا احدث حتی یتوضا **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ نماز کسی کی تم مین سے جب وہ
بے وضو ہو یہانتک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علی رضی الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التكبیر وتحلیلها
التسلیم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور
تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہین نادرست ہوگئے) اور تحلیل اسکی سلام ہے
(یعنی جب سلام پہیرا تو سب افعال درست ہوگئے)

باب الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث

بے وضو ہوے وضو کرنیکا بیان **عن** ابی غطیف الهذلی قال كنت عند عبد الله بن عمر فلما نودی بالظهر
توضأ فصلی فلما نودی بالعصر توضأ فقلت له فقال كان رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول من

توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات ترجمہ ابی غطیف ہذلی سے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس تہا ظہر کی اذان ہوئی اُنہون نے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر عصر کی اذان ہوئی پہر اونہون نے وضو کیا مین نے اُن سے پوچہا اب نیا وضو کرنیکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ اُسکے لئے دس نیکیان لکہے گا **باب** ما ینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبد الله بن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع فقال صلى الله عليه وسلم اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہون (اسمین سے پیتے ہون اور اسمین پیشاب کرتے ہون اُسکا حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلون کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اُٹہا دیگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری روایت مین اسی کتاب کی یہ ہے اذا كان الماء قلتين فانه لا ينجس جب پانی دو قلون کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بہی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت اور ضعف مین اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین جسمین اڑہائی مشک پانی آتا ہے دو قلون مین پانچ مشکین پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا پانچ من پانی ہے تفصیل اس حدیث کی حاشیہ ابن قیم مین جو اس کتاب پر ہے موجود ہے **باب** ما جاء في بئر بضاعة بیر بضاعہ کا بیان **عن** ابي سعيد الخدري انه قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انتوضأ من بئر بضاعة وهي بئر يطرح فيها الحيض ولحم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماء طهور لا ينجسه شيء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے کہا کیا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنوان ہے جسمین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اُسکے اوصاف نہ بدلین یعنی رنگ بو مزہ یہی مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثون سے بہتر ہے +
عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقال له انه يستقى لك من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها لحوم الكلاب والمحايض وعذر الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الماء طهور لا ينجسه شيء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے کہا آپ کے لئے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اُس کنوئین مین کتون کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اُس کو کوئی چیز نجس نہین کرتی **کہا** ابو داؤد نے مین نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تہے مین نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچہا اوسمین کہانتک پانی ہے اُس نے کہا بہت ہوتا

تو زیر ناف تک میں نے کہا جب کم ہوتا ہے تو اس نے کہا ستر سے کم (یعنی گھٹنوں تک یا اس سے کم) کہا ابو داؤد نے
میں نے بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چھ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور میں نے باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوئیں کا حال کچھ بدل گیا
ہے پہلے کی نسبت اس نے کہا نہیں اور میں نے دیکھا اسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگوں
نے یہ توجیہ کی ہے کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تھا یا وہ دہ در دہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **باب** الماء لا یجنب
پانی نجس نہیں ہوتا غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہیں ہے **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جفنة فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقالت له یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن (یعنی چلمچی) سے پانی لیکر اتنے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنے کا وہ بی بی بولیں یا رسول اللہ میں
جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہیں ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
ہر چند کہ افضل یہ ہے دوسری حدیث میں جو اسکی ممانعت آئی ہے وہ تنزیہا ہے **باب** البول فی الماء
الراکد ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر اسمیں غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس نہ ہوگا جبتک
اسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدل جائے باتفاق علما **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم من الجنابة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نہائے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں اور نہ غسل کرے اسمیں جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر گھس کر [illegible] بطور ادب کے تنزیہ کے ہے **باب** الوضوء بسور الکلب کتے کے
جھوٹے کا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه
الکلب ان یغسل سبع مرات اولٰهن بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن میں کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اس برتن کی پاکی یوں ہوگی کہ سات
بار دھویا جاوے پہلی بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اس میں پانی
پی جاوے تو اسکو سات بار دھونا چاہیے یہی قول ہے شافعی اور مالک و احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھونا
کافی ہے **عن** ابی ہریرة بمعناه وزاد واذا ولغ الهرة غسل مرة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
اور لوگوں نے مگر اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار ہی

دہوتا استحباباً ہی نہ وجوباً کیونکہ بلی کا جہوٹا پاک ہی جیسا آگے آویگا **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات السابعة بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرہ
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مونہہ ڈالکر پانی پی لیوے تو اسکو سات بار
دہوو ساتوین بار مٹی لگاکر دہوو **عن** ابن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الكلاب
ثم قال ما لهم ولها فرخص في كلب الصيد وفي كلب الغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع
مرات والثامنة عفروه بالتراب **ترجمہ** ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون
کے قتل کا پہر فرمایا وہ کیا بگاڑتے ہین اور رخصت دی آپنے شکاری کتے مین اور گلہ کے کتے مین اور فرمایا آپنے
جب کسی برتن مین کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو اور آٹہوین بار سوکی مٹی سے مانجو **باب** سور الهرة
بلی کے جہوٹے کا بیان **عن** كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة
دخل فسكبت له وضوء فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة
فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم او الطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت
ہے وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابو قتادہ آئے مین نے انکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آنکر اسمین سے
پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابو قتادہ نے مجہکو دیکہا مین انکو دیکہتی تہی تو ابو قتادہ نے
کہا کیا تو تعجب کرتی ہے اے بہتیجی میری بیٹی کہا ہان ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی
نجس نہین ہے تو پہرا کرتی ہی تمہارے اوپر **ف** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہی اس سے احتیاط کہان ہو سکتی
ہے اسواسطے اسکا جوٹہا پاک ہوا **عن** داؤد بن صالح بن دينار التمار عن امه ان مولاتها ارسلتها
بهريسة الى عائشة رضي الله عنها فوجدتها تصلي فاشارت الي ان ضعيها فجاءت هرة فاكلت
منها فلما انصرفت اكلت من حيث اكلت الهرة فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتوضأ بفضلها **ترجمہ** داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنی مان سے کہ ان کی
مولاۃ نے (آزاد کرنیوالی نے) انکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے) حضرت عائشہ پاس بہیجا جب وہ گئین
تو دیکہا حضرت عائشہ نماز پڑہ رہی ہین انہون نے اشارہ سے کہا رکہدے اتنے مین بلی آئی اور اسمین سے کہا گئی جب
حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین اور کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہے تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ وضو کرتے تھے بلی کے جھوٹے سے **باب** الوضوء بفضل المرأة عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عائشة قالت کنت اغتسل انا و رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ونحن جنبان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اُس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے جاتے تھے **عن** عائشة قالت اختلفت یدی وید رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الوضوء من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی نے کہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا تھا وضو کیواسطے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضئون فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مسدد من الاناء الواحد جمیعا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا نتوضأ نحن والنساء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ندلی فیه ایدینا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اُسی برتن میں ڈالتے تھے **باب** النهی عن ذلك اسکی ممانعت کا بیان **عن** حمید الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبی صلی الله علیه وسلم اربع سنین کما صحبه ابو هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل ویغتسل الرجل بفضل المرأة زاد مسدد ولیغترفا جمیعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سُنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اُس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اُس پانی سے جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جورو اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے اُسمیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن** الحکم ابن عمرو وهو الاقرع ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اُس پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہیں ہیں اگر ہوں بھی تو منسوخ ہیں **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن** ابی هریرة یقول سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلی الله

علیہ وسلم فقال هو الطهور ماؤه الحل ميتته **ترجمہ** ابو ہریرہ رضسے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہو کر رستے ہیں اور پینے کے لئی تھوڑا سا پانی اپنے ساتھہ رکھہ لیتے ہیں اگر
اس سے وضو کریں تو پیاسے مریں کیا ہم وضو کریں سمندر کے پانی سے تو آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ اسکا
حلال ہے **ف** ان لوگوں نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے اسکی بھی آسانی کر دی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے
شاید جیسے سمندر میں پانی تمام ہو جاتا ہے کھانا بھی اخیر ہو جاوے تو سمندر کے جانور کھاوے۔ بعض علما کے نزدیک یہہ مچھلی سے
خاص ہے دریا کی جانوروں میں صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہیں ہیں اور بعض علما کے نزدیک دریا کے تمام جانور
درست ہیں کیونکہ یہہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ میں بھی لفظ عام مذکور ہے احل لکم صید البحر وطعامه حلال ہے تمہارے
واسطے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبیذ نبیذ سے وضو کرنیکا بیان **ف** نبیذ کہتے ہیں کھجور کی شربت
کو یعنی کھجور پانی میں بھگو دی جاوے ایک رات یک دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہو جاوے اسمیں شدت اور تیزی
نہو۔ نبیذ سے وضو اکثر علما کے نزدیک درست نہیں ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہے **عن** عبد الله بن مسعود
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان سے لیلۃ الجن میں **ف** لیلۃ الجن
وہ رات ہے جسمیں آپ جنوں کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار
واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے میں اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ت** تمہاری چھاگل میں کیا ہے انہوں نے کہا نبیذ
ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت میں ہے پھر آپ نے
اس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد میں ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث
قابل عمل کے نہیں ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن**
علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فقال
ما كان معه منا احد **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن میں انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھہ **ف** اس
روایت سے اس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہونا لیلۃ الجن میں روایت کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انه كره الوضوء باللبن
والنبيذ وقال ان التيمم اعجب الي منه **ترجمہ** عطاء مکروہ جانتے تھے وضو کرنیکو دودھ سے اور نبیذ سے
اور کہتے تھے تیمم اس سے بہتر ہے **عن** ابي خلدة قال سالت ابا العالية عن رجل اصابته جنابة وليس

عندہ ماء وعندہ نبیذ ایغتسل بہ قال لا **ترجمہ** ابو خلدہ سے روایت ہی بین نے ابو العالیہ سے پوچھا ایک شخص کو نہانیکی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہین ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرلے کہا نہین **باب** ایصلی الرجل وھو حاقن پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت مین آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔

عن عبد اللہ بن ارقم انہ خرج حاجا او معتمرا ومعہ الناس وھو یؤمھم فلما کان ذات یوم اقام الصلوۃ صلوۃ الصبح ثم قال لیتقدم احدکم وذھب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یذھب الخلاء وقامت الصلوۃ فلیبدأ بالخلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انکی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اونہون نے کہا کوئی اور تم مین سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم مین پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہئے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال کنا عند عایشۃ فجئ بطعامھا فقام القاسم یصلی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصلی بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہین قاسم بن محمد کے روایت ہو کہ ہم تھے حضرت عایشہ رض پاس اتنے مین اُنکا کہانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے حضرت عائشہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کہانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑہی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑہی جاوے نماز جس حالت مین آدمی کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یحل لاحد ان یفعلھن لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونھم فان فعل فقد خانھم ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستاذن فان فعل فقد دخل ولا یصلی وھو حقن حتی یتخفف **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین کسی آدمی کو کرنا درست نہین ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسرون کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنی واسطے اور مقتدیون کے واسطے بھی دُعا کرے) دوسری کسی کے گھر مین جہانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گھر مین گہس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑہنا پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یصلی وھو حقن حتی یتخفف ثم ساق نحوہ علی ھذا اللفظ قال ولا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یؤم قوما الا باذنھم ولا یختص نفسہ بدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑہے پیشاب یا پاخانہ

روسکے ہوئی اور نہین درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوی اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کری کسی قوم کی مگر اُسکے
اذن سے یا خاص کرے اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث
شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب ما یجزی من الماء فی الوضوء** وضو کیواسطے
کتنا پانی کافی ہے **عن** عایشة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضاء
بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے
اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہی اور مد دو طرح کا ہی ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور
ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا
چاہیے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا - اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین
چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسی تخمینے سے ہو تو کچھ زیادہ بھی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل مین رکھنا ممنوع ہی -
عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** جابر رض
روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارة ان
النبی صلے اللہ علیہ وسلم توضاء فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑہ پاؤ پانی کے اسی روپیہ کے
سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یتوضاء باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع *
ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل
کرتے تھے ایک صاع پانی سے - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے اُنہون نے عبد اللہ بن جبر سے اونہون
نے انس سے مگر اسمین یہ ہی کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہی جسمین
ڈیڑہ صاع آتا ہی بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہی اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو
صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحتہ مد مذکور ہی **ت** کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم
نے شریک سے مگر اس روایت مین بجای عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہی اور روایت کیا اسکو سفیان نے
عبد اللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبد اللہ ہی کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد رض سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا
ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہی احادیث مین) کہا ابو داؤد نے یہی صاع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا **باب الاسراف فی الوضوء** وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانیکا بیان **عن** ابی نعامة ان عبد اللہ
بن مغفل سمع ابنہ یقول اللہم انی اسئلک القصر الابیض عن یمین الجنة اذا دخلتہا فقال ای بنی سل اللہ
الجنة وتعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ہذہ الامة

قوم یعتدون فی الطہور والدعاء **ترجمہ** ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہہ رہا
تھا اے پروردگار میں تجھ سے سفید محل چاہتا ہوں بہشت کی داہنی طرف عبد اللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت
میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اسیطرح دعا میں **ف** طہارت میں مبالغہ
یہ ہے جو اس زمانہ میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کر کے [illegible] ڈھیلا لینا گہر [illegible] سلہاتے
ہوئے پہرنا کھنگارنا الٹے پلٹے ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] پیشاب کے [illegible] قول سے
صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے باسناد ضعیف [illegible] حضرت عمر سے [illegible]
عبارت ہے و کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط [illegible] ثابت
ہوتا ہے کہ [illegible] ڈھیلا لے ہوئے پھرنا پانی [illegible] ڈھیلا [illegible] زیادہ بہانا
اسی طرح غسل میں پانی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یعنی پانی [illegible] [illegible] پانی
سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے۔ دعا میں مبالغہ یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارت [illegible] ہوئی
ہیں پڑھنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رای قوما وا عقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی تھیں آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی
جہنم کی آگ سے **ف** یعنی ایڑیاں وضو میں اگر سوکھی رہ جاوینگی تو جہنم میں جلائی جاوینگی [illegible] پورا کر وضو کو
باب الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن میں وضو کا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت ہے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کٹورے سے جو کانسی کا تھا **عن** عبد اللہ بن زید قال
جاء نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضا **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے
روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم نے پانی نکالا آپکے واسطے ایک پیتل کے پیالہ میں آپ نے
اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہوگا
اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے فرضیت

بسم اللہ کہنی کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علماء کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔ ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس نے وضو یا غسل مین نیت نہ کیجاوے وہ درست نہین ہوتا۔ مگر یہ تفسیر ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہین رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** فی الرجل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلھا جو شخص سو کر اوٹھے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو دھو لیوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاث مرات فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈبووے جبتک اسکو تین بار نہ دھو لیوے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبًا ہے اُس شخص کے لئے جو رات کو سو کر بیدار ہو اور باقی آئمہ کے نزدیک استحبابًا ہے اب اگر بغیر دھوئے ہاتھ پانی مین ڈالیگا تو اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے وہ پانی نجس ہو جاویگا اسکو بہا دینا چاہئے کیونکہ ایک روایت مین ہے اگر ڈبو دیا اُس نے ہاتھ اپنا دھونے سے پہلے تو بہا دے اُس پانی کو روایت کیا اس کو ابن عدی نے مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہین ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پھر کر ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اسواسطے آپنے ہاتھ دھونیکو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہو اور ہاتھ پھر جاوے۔ زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چھوٹے برتن مین ہے اگر بڑا حوض ہو تو اسمین ہاتھ ڈالنا ممنوع نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث قال مرتین او ثلاثا ولم یذکر ابا رزین **ترجمہ** ایک روایت مین ابوہریرہ کے یہ ہے جب تک اسکو تین بار یا دو بار نہ دھو لیوے شک کے طور پر **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلث مرات فان احدکم لا یدری این باتت یدہ او این کانت تطوف یدہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتھ برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو تین بار نہ دھولے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اسکا یا کدھر پھرتا رہا ہاتھ اسکا **باب** صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان قال رایت عثمان بن عفان توضاء فافرغ علی یدیہ ثلاثا فغسلھما ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجھہ ثلاثا وغسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح راسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضاء مثل وضوئی ھذا ثم قال من توضاء مثل وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین

لا یحدث فیهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** حمران ابن ابان سے روایت ہے مینے
حضرت عثمان کو دیکہا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتہون پر تین بار پانی ڈالا اور اون کو دہویا پہر کلی
کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر مونہہ کو تین بار دہویا اور داہنے ہاتہہ کو کہنی تک تین بار دہویا پہر بایان ہاتہہ کو اسی طرح پہر سر پر مسح کیا پہر داہنا
پانوں تین بار دہویا پہر بایان پانوں اسیطرح پہر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اسیطرح آپنے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرے پہر
دو رکعتین (تحیة الوضو) پڑہے اُن مین کچہہ دنیا کا خیال ور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اُسکے اگلے گناہونکو
عن حمران قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فذکر نحوه ولم یذکر المضمضة والاستنشاق وقال فیه
ومسح راسه ثلاثا ثم غسل رجلیه ثلاثا ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ هکذا وقال
من توضأ دون هذا کفاه ولم یذکر امر الصلوة **ترجمہ** دوسری روایت مین حمران سے ہے کہ مینے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکہا پہر ویسا ہی بیان کیا مگر کُلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اس روایت مین نہین ہے اور اس روایت
مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پہر دونوں پانوں تین بار دہوے بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکہا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دہو دیگا یا دو دو بار)
تو بہی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہین کیا **عن** عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکة عن الوضوء فقال
رأیت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاة فاصغاها علی یده الیمنی ثم ادخلها فی الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل یده الیمنی ثلاثا وغسل یده الیسری ثلاثا ثم ادخل
یده فاخذ ماء فمسح براسه واذنیه فغسل بطونهما وظهورهما مرة واحدة ثم غسل رجلیه ثم قال این السائلون
عن الوضوء هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو سے اُنہون نے کہا مینے حضرت عثمانؓ کو دیکہا اُن سے کسی نے وضو کو پوچہا اُنہون نے پانی منگوایا
ایک بدہنا آیا پہلے اُنہون نے اُس بدہنی کو اپنے داہنے ہاتہہ پر جہکایا (یعنی داہنا ہاتہہ دہویا) پہر داہنے ہاتہہ کو اُس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا اور تین بار مُنہ دہویا پہر داہنا ہاتہہ تین بار دہویا اور
بایان ہاتہہ تین بار دہویا پہر ہاتہہ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانون پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پہر کہا
کہان ہین پوچہنے والے وضو کے مینے اسی طرح دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ **کہا** ابوداود نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثین وضو کے باب مین مروی ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سر کے مسح مین
کوئی عدد بیان نہین کیا جیسے اور ارکان مین بیان کیا **عن** ابی علقمة ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بیده
الیمنی علی الیسری ثم غسلهما الی الکوعین قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ومسح براسه
ثم غسل رجلیه وقال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ مثل ما رأیتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث الزهری واتم

وانتم **ترجمہ** ابوعلقمہ سے روایت ہی حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو پہونچون تک دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح کیا سر پر پہر پانون دہوئے اور کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ نے جسطرح تمنے مجہے دیکھا وضو کرتے ہوئے اور بیان کیا مثل روایت زہری کے پورا پورا **عن** شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا ومسح رأسہ ثلاثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ھذا **ترجمہ** شقیق بن سلمہ سے روایت ہے مینے حضرت عثمان کو دیکھا اُنہون نے دونون ہاتھ وضو مین تین تین بار دہوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پہر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا **عن** عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی فدعا بطھور فقلنا ما یصنع بالطھور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یمینہ فغسل یدیہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح برأسہ مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو ھذا **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہی ہمارے پاس حضرت علی رضہ آئے اور آپ نماز پڑہ چکے تہے پانی منگوایا ہم لوگون نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑہ چکے ہین شاید ہمکو سکہانا مقصود ہی خیر ایک برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتہ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتہون کو پہونچون تک تین بار دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدہی مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین ڈالتے

ف ایک ہی چلو سے کلی بہی کرنا بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جائز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے

ت پہر تین بار مونہہ دہویا پہر تین بار داہنا ہاتہ دہویا اور بایان ہاتہ بہی تین بار دہویا پہر ہاتہ برتن کے اندر ڈالکر سر پر ایکبار مسح کیا پہر داہنا پانون تین بار دہویا اور بایان پانون تین بار دہویا پہر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنیسے خوش ہو تو وہ یہی ہے — دوسری روایت مین یون ہی کہ حضرت علی رضہ صبح کی نماز پڑہ کر رحبہ مین گئے (رحبہ ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانیکا بدہنا داہنے ہاتہ مین لیا اور بائین ہاتہ پر پانی ڈالا اور دونون پہونچونکو تین بار دہویا پہر داہنا ہاتہ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کی پہر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایکبار پہر اُسی طرح حدیث کو نقل کیا — تیسری روایت مین یون ہے عبد خیر نے کہا مینے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رضہ اُس پر بیٹھے پہر ایک کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتہ دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث تک — چوتھی روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رضہ سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تہے

پہر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تہا اور دونون پاؤن تین بار دہوی پہر
کہا ایسا ہی تہا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچوین روایت مین عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یون ہے مینے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو دیکہا انہون نے وضو کیا تو موںہہ کو تین بار دہویا اور ہاتہون کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پہر کہا کہ
ایسا ہی وضو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہٹی روایت مین ابی حیہ سے یہ ہے مینے حضرت علی کو دیکہا انہون نے
وضو کیا تو سارا وضو تین تین بار بیان کیا پہر مسح کیا سر پر پہر دہوی دونون پاؤن ٹخنون تک پہر کہا مجہی منظور تہا کہ
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکہلاؤن **عن** ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابی طالب وقد
اھراق الماء فدعا بوضوء فاتیناہ بتور فیہ ماء حتی وضعناہ بین یدیہ فقال یا ابن عباس الا اریک کیف کان یتوضا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یدہ فغسلھا ثم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بھا علی الاخری ثم غسل کفیہ
ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بھما حفنۃ من ماء فضرب بھا علی وجھہ ثم القم ابھامیہ
ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بکفہ الیمنی قبضۃ من ماء فصبھا علی ناصیتہ
فترکھا تستن علی وجھہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسہ وظھور اذنیہ ثم ادخل
یدیہ جمیعا فاخذ حفنۃ من ماء فضرب بھا علی رجلہ وفیھا النعل ففتلھا بھا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی
النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور استنجا کر چکے تہے انہون نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ مین پانی لیکر آئے
اور انکے سامنے رکہہ دیا انہون نے کہا اے ابن عباس مین تمہین بتلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تہے مینے کہا ہان حضرت
علی نے برتن کو جہکا کر ہاتہہ پر پانی ڈالا اور اسکو دہویا پہر داہنا ہاتہہ پانی کے برتن مین ڈالکر پانی لیا اور بائین ہاتہہ پر
ڈالکر دونون پہونچون کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر دونون ہاتہہ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بہر کر
پانی لیا اور اپنے موںہہ پر مارا **ف** پانی موںہہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہان مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت**
پہر دو انگوٹہون کو کانون کے اندر پہیرا یعنے سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موںہہ کے
ساتہہ کانون کے اندر کا رخ دہو لیوے پہر بعد مسح سر کے ان کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پہر دوسری بار ایسا ہی
کیا پہر تیسری بار ایسا ہی کیا پہر داہنے ہاتہہ مین ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب
معلوم نہین ہوتا کیونکہ جب تین بار موںہہ دہو چکے پہر چوتہی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ موںہہ کو
چار بار دہویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی مین سوکا رہگیا ہوگا اسوجہہ سے اسکو تر کر لیا۔ مترجم کہتا ہے
کہ یہہ تاویل بالکل غلط ہے اور لایق التفات نہین ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار موںہہ دہونیکے یہ بہی ایک سنت ہے کہ تہوڑا سا
پانی لیکر ماتہے پر بہا لیوے **ت** اور اسکو چہوڑ دیا وہ بہ رہا تہا موںہہ پر پہر دونون ہاتہہ دہوی کہنیون تک تین بار

۱۵ والفاظ مسلم عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی قال رایت علیا توضا فغسل وجھہ ثلاثا وغسل ذراعیہ ثلاثا ومسح براسہ واحدۃ ثم قال ھکذا توضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

۱۶ والفاظ عن ابی حیۃ قال رایت علیا توضا فذکر وضوءہ کلہ ثلاثا ثلاثا قال ثم مسح راسہ ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثم قال انما احببت ان اریکم طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

پہر مسح کیا سر پر اور کانون کی پشت پر پہر دونون ہاتہہ پانی مین ڈالکر ایک چلو بہر کر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا اور پاؤن
مین چپل پہنے تہے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب طرف
پہنچ گیا ہوگا **ت** پہر دوسرے پاؤن پر ایسی طرح مارا - مین کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مین
کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مین کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے **کہا**
ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت مین حجاج نے ابن جریج
سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی
المازني عن ابيه انه قال لعبد الله بن زيد وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ فقال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فافرغ على يديه فغسل يديه ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم
غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ
بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه **ترجمہ**
عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تہے عمرو بن
یحیی کے کیا تم مجہے دکہا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے
پانی منگوایا اور اپنے دونون ہاتہون پر پانی ڈالا پہر اُن کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر مونہہ کو دہویا
تین بار پہر دونون ہاتہہ دو دو بار دہوئے کہنیون تک پہر سر پر مسح کیا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے پیچہے کو اور پیچہے
سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتہون کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تہے پہر دونون
پاؤن دہوئے **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم بهذا الحديث قال فمضمض واستنشق من كف واحد يفعل
ذلك ثلثا ثم ذكر نحوه **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی
ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم المازني يذكر
انه رای رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر وضوءه قال ومسح راسه بماء غير فضل يديه وغسل رجليه حتى
انقاهما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتہہ دہونے کے بعد لگا رہ گیا تہا اور دونون پاؤن کو دہویا یہان تک کہ
اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معديكرب الكندي قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم
بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثلثا ثم
مسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا
پانی آیا آپ نے وضو کیا تو دونون پہونچے دہوئے تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور منہ [illegible] تین بار [illegible] دہویا پہر دونون

ہاتھ دھوئے تین تین بار پھر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر اور اندر۔ **ف** باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منہہ سے ملا ہوا ہے **عن** المقدام ابن معدیکرب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسہ وضع کفیہ علی مقدم راسہ فامرھما حتی بلغ القفاء ثم ردھما الی المکان الذی
بدأ منہ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے جب آپ
مسح کرنے لگے تو دونون ہتھیلیوں کو پیشانی پر رکھکر انکو لے چلے گدی تک پھر وہین لے آئے جہان سے لیگئے تھے
عن ... بہذا الاسناد قال ومسح باذنیہ ظاھرھما وباطنھما زاد ھشام وادخل اصابعہ فی صماخ اذنیہ **ترجمہ**
دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیون کو کان
کے سوراخ مین ڈالا **عن** المغیرۃ بن فروۃ ویزید بن ابی مالک ان معاویۃ توضأ للناس کما رای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتوضأ فلما بلغ راسہ غرف غرفۃ من ماء فتلقاھا بشمالہ حتی وضعہا علی وسط راسہ حتی قطر الماء
او کاد یقطر ثم مسح من مقدمہ الی مؤخرہ ومن مؤخرہ الی مقدمہ **ترجمہ** مغیرہ ابن فروہ اور یزید بن ابی ملک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگون کو دکھانے کے لئے جیسے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتھ سے چندیا پر ڈالا یہان تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پھر مسح کیا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک عن الولید بہذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجلیہ بغیر عدد **ترجمہ** ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونون پاؤن دھوئے بے گنتی **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتینا فحدثتنا انہ قال اسکبی لی وضوءا فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فیہ فغسل کفیہ
ثلاثا ووضأ وجھہ ثلاثا ومضمض واستنشق مرۃ ووضأ یدیہ ثلاثا ثلاثا ومسح براسہ مرتین یبدأ بموخر راسہ
ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیھما ظھورھما وبطونھما ووضأ رجلیہ ثلاثا ثلاثا **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لا اور انہون نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون پہونچے دھوئے تین بار اور مونہہ کو دھویا تین بار اور کلی کی اور ناک
مین پانی ڈالا ایک بار اور دھوئے دونون ہاتھ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچھے سے شروع کیا پھر آگے سے
پھر دونون کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونون پاؤن تین تین بار دھوئے۔ دوسری روایت مین یون ہے
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ
عندھا فمسح الراس کلہ من قرن الشعر کل ناحیۃ لمنصب الشعر لا یحرک الشعر عن ھیئتہ **ترجمہ** ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس تو سارے سر پر مسح کیا اوپر سے سر کے

مسح شروع کرتے تھے اور پھر کو نے مین نیچے تک لیجاتے تھے بالون کی روش پر اور نہین حرکت دیتے تھے بالون کو اپنی حالت سے

ف یعنی ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے اولٹ پلٹ نہین کیا **عن** الربیع بنت معوذ

بن عفراء قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح راسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ

واذنیہ مرۃ واحدۃ **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے

آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایکبار **عن** الربیع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح براسہ

من فضل ماء کان فی یدہ **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی

اُن کے ہاتھ مین **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فادخل اصبعیہ فی حجری اذنیہ

ترجمہ ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا

عن طلحۃ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح راسہ مرۃ واحدۃ

حتی بلغ القذال وھو اول القفا وقال مسدد مسح راسہ من مقدمہ الی موخرہ حتی اخرج یدیہ من تحت اذنیہ

ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہون نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یامی یا کعب

بن عمرو) کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے سر کا ایک بار یہان تک کہ گردن کے سرے تک پہونچ

جاتے تھے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپنے اپنے سر پر آگے سے پیچھے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو

ہاتھون کو کانون کے تلے سے **ف** بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال

درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانون کے مسح کے

بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا پورا ہوگا

تو ہاتھ گردن کے شروع تک آجاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ

صحابی تھے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام

نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث

جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہین وہ سب ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہین **کہا** مسدد نے مینے

حدیث یحیی سے بیان کی اُنہون نے اُسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد سے سنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے

اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحہ عن ابیہ عن جدہ **ف** یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونون مجہول الحال ہین

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلئے جمہور علماء

مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہین جانتے ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اونہے اسباب مین اعتماد کیا ہے او

اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انہ مسح راسہ حتی بلغ القذال اور یہ دونون امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے مین

عن ابن عباس رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فذكر الحديث كله ثلثا ثلثا قال ومسح برأسه
واذنيه مسحة واحدة ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری
حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار عن ابي امامة ذكر وضوء النبي صلى الله عليه وسلم
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح الماقين قال وقال الاذنان من الراس ترجمہ ابو امامہ نے
ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا دونوں کان سر میں
داخل ہیں۔ کہا حماد نے نہیں جانتا ہیں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا **باب** الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال
ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعا بماء في اناء فغسل كفيه ثلثا ثم
غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثم مسح براسه وادخل اصبعيه السباحتين في اذنيه ومسح بابهاميه
على ظاهر اذنيه وبالسباحتين باطن اذنيه ثم غسل رجليه ثلثا ثلثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص
فقد اساء وظلم او ظلم واساء ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد
بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے) انہوں نے اپنے دادا سے (عبد اللہ بن عمرو بن عاص ہے)۔ بہت محدثین نے اس روایت
کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ
وضو کیونکر کرنا چاہیے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پھر منھ کو تین بار دھویا
پھر دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں
سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پھر دونوں
پانوں تین تین بار دھوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑھاوے یا گھٹاوے اُس نے برا کیا اور حد سے گذرا
یا حد سے گذرا اور برا کیا **ف** شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑھانا تو مکروہ ہے مگر گھٹانا کیونکر برا ہوگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دہونا ثابت ہے اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایکبار کے
جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب اسکا یہ ہے کہ گھٹانیکا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت
میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑھاوے اُس نے برا کیا اور ظلم کیا اور یہ نہیں ہے جو اس سے گھٹاوے اُس نے برا کیا۔ بعضوں نے
کہا گھٹانے سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دہووے یا پورا نہ دہووے **باب** الوضوء مرتين مرتين دو دو بار وضو کرنیکا بیان
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار عن عطاء بن يسار قال قال لنا ابن عباس اتحبون ان اريكم كيف

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فدعا باناء فيه ماء فاغترف غرفة بيده اليمنى فتمضمض واستنشق ثم اخذ اخرى فجمع بها يديه ثم غسل وجهه ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليسرى ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض يده ثم مسح بها راسه واذنيه ثم قبض قبضة اخرى من الماء فرش على رجله اليمنى وفيها النعل ثم مسحها بيديه يد فوق القدم ويد تحت النعل ثم صنع باليسرى مثل ذلك

ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تہے پہر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر ایک اور چلو دونون ہاتہون مین لیکر منہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر بایان ہاتہہ دہویا پہر ایک مٹہی مین پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹہی پانی لیکر داہنے پانون پر چہڑک لیا اور جوتا پہنے ہوئے تہے پہر ایک ہاتہہ پانون کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائین پانون سے بہی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانون پر درست ہے شاید یہہ اُس حالت مین ہو جب وہ موزے پہنے ہوے تہے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمانے اور حضرت علی کی ہی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی

باب الوضوء مرة

ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون نے ایک ایکبار

باب في الفرق بين المضمضة والاستنشاق

کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہی سے کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات صحیحہ اسی کے موید ہین **عن** طلحة عن ابيه عن جده قال دخلت يعني على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ والماء يسيل على وجهه ولحيته على صدره فرايته يفصل بين المضمضة والاستنشاق **ترجمہ** طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور پانی آپ کی ڈاڑہی اور منہہ سے سینے پہ بہہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین

باب في الاستنثار

ناک چہنکنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينثر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنے ناک مین پانی ڈالے پہر ناک چہنکے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنثروا مرتين بالغتين او ثلاثا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق او فی وفد بنی المنتفق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نصادفہ فی منزلہ وصادفنا عائشۃ ام المؤمنین قال فامرت لنا بخزیرۃ فصنعت لنا قال واتینا بقناع ولم یقل قتیبۃ القناع والقناع الطبق فیہ تمر ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل اصبتم شیئا او امر لکم بشیٔ قال فقلنا نعم یا رسول اللہ قال فبینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا اذ دفع الراعی غنمہ الی المراح ومعہ سخلۃ تیعر فقال ما ولدت یا فلان قال بھمۃ قال فاذبح لنا مکانھا شاۃ ثم قال لا تحسبن ولم یقل لا تحسبن انا من اجلک ذبحناھا لنا غنم مایۃ لا نرید ان تزید فاذا ولد الراعی بھمۃ ذبحنا مکانھا شاۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امراۃ وان فی لسانھا شیئا یعنی البذاء قال فطلقھا اذا قال قلت یا رسول اللہ ان لھا صحبۃ ولی منھا ولد قال فمرھا یقول عظھا فان یک فیھا خیر فستفعل ولا تضرب ظعینتک کضربک امیتک فقلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے روایت ہے مین سردار تھا ان لوگون کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) مین سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یا ان لوگون مین تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہہ مین نہین ہین مگر ام المومنین عایشہ ؓ ہین انہون نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اسکو کہتے ہین گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑہا دین بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالین اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو اسکو عصیدہ کہتے ہین بعضون نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضون نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بنا دین تو حریرہ ہے اگر بھوسی کا بنا دین تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھہ کھایا یا یہہ فرمایا تمہارے کہانیکے واسطے کچھہ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ پھر ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواہا بکریان مراح کیطرف لیکر چلا (مراح اس جگہہ کو کہتے ہین جہان بکریان رات کو رہتی ہین) اور اسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بچی پیدا ہوئی (آپنے یہہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اس نے جواب دیا مادیان ہوئی) آپ نے فرمایا تو اسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا لا تحسبن نہ لا تحسبن **ف** مطلب یہہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب مین بھی فرق نہین کیا **ت** یعنی تو یہہ نہ سمجھہ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہین بلکہ ہمارے پاس سو بکریان ہین ہم بڑہانا نہین چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اسکے عوض مین ایک بکری کاٹ ڈالتے ہین لقیط نے کہا یا رسول میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک

میرا اسکا ساتہہ رہا اور میری اولاد بہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجہا اگر اسمین بھلائی ہے تو سمجہہ
جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ
کو درست ہی اگر کہنے اور سمجہانے سے نہ سمجہے **ت** مینے کہا یا رسول اللہ خبر کیجئے مجہہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو
کو اور خلال کر انگلیون مین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکہا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر جبکہ تو روزہ دار
ہو (اُسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) ــ دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط بن صبرہ
سردار تہے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تہوڑی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آگے کو جہکتے ہوئے **ف** یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین دامن
پانون مین پہنسے جاتے تہے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے **ت** اس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ
ہے یعنی عصیدہ تیار کرنیکا حکم دیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخلیل اللحیۃ ڈاڑہی کے
خلال کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضا اخذ کفا من ماء فادخلہ
تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اسکو تہوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑہی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
کیا مجہکو میرے پروردگار نے **باب** المسح علی العمامۃ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک
مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے
عن ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابہم البرد فلما قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین **ترجمہ** ثوبان سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا انکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے تو آپ نے انکو حکم کیا مسح کرنیکا عمامون اور موزون پر **عن** انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ فلم ینقض
العمامۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکہا وضو کرتے ہوے اور آپکے
سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تہا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتہہ عمامہ کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے
کے حصے پر مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پانون دہونیکا بیان **عن** المستورد بن شداد
قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضا یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ **ترجمہ** مستورد ابن شداد
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب وضو کرتے تہے تو اپنی پانون کی انگلیون کو ملتے تہے

چھنگلیا سے **ف** امام احمد بھی روایت مین ہی خلال کرتے تھے **باب** المسح علی الخفین **ف** موزون
پر مسح کرنیکا بیان - اہلسنت نی اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا
مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر
ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہو اُسپر کفر کا خوف ہی - امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر
نہین ہے جبتک موزے نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علما کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم
کے واسطے ایک دن رات تک درست ہی پہر اتارکر پانون دہونا چاہیے **عن** المغیرة بن شعبة یقول عدل رسول
الله صلی الله علیه وسلم وانا معه فی غزوة تبوك قبل الفجر فعدلت معه فاناخ النبی صلی الله علیه وسلم
فتبرز ثم جاء فسکبت علی یده من الاداوة فغسل کفیه ثم غسل وجهه ثم حسر عن ذراعیه فضاق کما
جبته فادخل یدیه فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما الی المرفق ومسح براسه ثم توضا علی خفیه ثم رکب
فاقبلنا نسیر حتی نجد الناس فی الصلوة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بهم حین کان وقت الصلوة
ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بهم رکعة من صلوة الفجر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصف مع
المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعة الثانیة ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی صلوته ففزع المسلمون فاکثروا التسبیح لانهم سبقوا النبی صلی الله علیه وسلم بالصلوة فلما سلم رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لهم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سی روایت ہی رسول الله صلی الله
علیہ وسلم راستہ چہوڑکر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا آپنے اونٹ بٹہلایا اور
پاخانہ پھرا پہر آئے تو مین نے چہاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتہہ پر آپنے دونون پہونچون کو دہویا پہر منہہ کو دہویا
پہر آپ نے دونون ہاتہہ آستین سے نکالنے چاہے مگر آستینین تنگ تہین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتہہ
نکال لئے اور دونون ہاتہون کو دہویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر سوار ہوئے اور ہم
چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پایا اور اُنہون نے امام بنایا تہا عبد الرحمن بن عوف کو
اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تہی معمولی وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑہا کرتے تہے وہ وقت آیا تو صحابہ
نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑہ چکے تہے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور مسلمانون
کے ساتہہ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑہی پہر عبد الرحمن نے سلام پہیرا
اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی پڑہنے کو کہڑے ہوئے مسلمان گہبرا گئے اسوجہہ سے
کہ اُنہون نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے آگے نماز پڑہ لی تو اُنہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال
سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم اشارہ کردین ہم پہر آپکے پیچھے پڑہ لیوین **ت**

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا **ف** اس حدیث
سے بہت سے مسایل معلوم ہوئے ایک یہہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے
دوسری افضل کی اقتدا اکمل کے پیچھے درست ہے تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہے بزار نے
ابوبکر صدیق سے مرفوعاً روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا جبتک اُسکا امام ایک اُمتی اسکا نہ ہوگیا چوتھی مسبوق جب
اُٹھے کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا۔ سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑہی ہو **عن** المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم توضأ ومسح بناصيته وذكر فوق العمامة وفي رواية اخرى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يمسح على الخفين وعلى ناصيته وعلى عمامته **ترجمہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزوں
اور پیشانی پر اور عمامے پر **عن** المغيرة بن شعبة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركب ومعي
اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقيته بالاداوة فافرغت عليه فغسل كفيه ووجهه ثم اراد ان يخرج ذراعيه
وعليه جبة من صوف من جباب الروم ضيقة الكمين فضاقت فادرعهما ادراعا ثم اهويت الى الخفين لا
نزعهما فقال لي دع الخفين فاني ادخلت القدمين الخفين وهما طاهرتان فمسح عليهما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چھاگل تھی
آپ حاجت کو جاکر آئے میں چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہہ کو دہویا پھر بانہیں نکالنا چاہیں
اور آپ ایک اونی جبہ روم کے جبوں میں سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تہیں تو ہاتھ آپکے انمیں سے نہ نکل سکے
آپ نے نیچے نکال لئے پھر میں جھکا موزے آپکے پانوں سے اُتارنے کو آپنے فرمایا چھوڑ دے موزوں کو
میں نے انکو طہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اُسوقت درست ہے جب پورا وضو کرکے یا وضو انکو پہنے **ت** پھر
آپ نے موزوں پر مسح کیا **عن** المغيرة بن شعبة قال تخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر هذه القصة
قال فاتينا الناس وعبد الرحمن بن عوف يصلي بهم الصبح فلما راى النبي صلى الله عليه وسلم اراد ان يتاخر
فاومى اليه ان يمضي قال فصليت انا والنبي صلى الله عليه وسلم خلفه ركعة فلما سلم قام النبي صلى الله
عليه وسلم فصلى الركعة التي سبق بها ولم يزد عليها شيئا قال ابوداود ابو سعيد الخدري وابن الزبير وابن عمر
يقولون من ادرك الفرد من الصلوة عليه سجدتا السهو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک بار پیچھے رہ گئے جماعت سے پھر بیان کیا یہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف
لوگوں کی امامت کر رہے ہیں فجر کی نماز میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

کیا پڑہانے جاؤ مغیرہ نے کہا پہر مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت
پڑہی جب عبد الرحمن نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑہ چکے تہے
اور کچہہ زیادہ نہین کیا - ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتہہ طاق رکعتین پاوے (مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتین)
تو ابو سعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تہے وہ دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ سہو
اِس صورتین لازم نہین آتا **عن** عبد الرحمن بن عوف یسال بلالاً عن وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یخرج یقضی حاجتہ فآتیہ بالماء فیتوضا ویمسح علی عمامتہ وموقیہ **ترجمہ** عبد الرحمن ابن عوف پوچہتے
تہے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تہے حاجت کو جب حاجت سے
ہو آتے پہر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر **عن** ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر ان
جریرا بال ثم توضأ ومسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدۃ **ترجمہ** ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ جریر بن عبد اللہ بجلی نے پیشاب کیا پہر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر اور کہا کیا وجہہ ہے جو مین مسح نہ کرون
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکہا لوگون نے کہا یہہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اُترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر مین اُتری ہے اور اسمین پانون دہونیکا حکم ہے **ت** جریر نے کہا مین تو اسلام لایا
بعد اُترنے سورہ مایدہ کے **ف** تو یہہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا - اِس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ مین جو آیت پانون دہونیکی ہے وہ خاص اُس صورت سے جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے
ہونگے تو موزون پر مسح درست ہی بدلیل احادیث صحیحہ متواترہ کے - ابوزرعہ عمرو کے بیٹے ہین اور عمرو جریر بن
عبد اللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ ہین تابعین مین سے اور انکے
دادا جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی مشہور ہین ۵۱ھ مین انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عن** بریدۃ بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسہما ثم توضا ومسح علیہما
ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہی کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پہر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزون پر - کہا ابوداؤد نے اِس حدیث کو صرف بصرہ والون
نے نقل کیا ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول اللہ
انسیت قال بل انت نسیت بہذا امرنی ربی **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزون پر مین نے کہا یا رسول اللہ آپ بہول گئے آپ نے فرمایا تو بہول گیا مجہکو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
مالک نے **باب** التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان **عن** خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة قال ابو داؤد رواه منصور بن معتمر عن ابراهيم
التيمي باسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا **ترجمہ** خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
موزون کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر
ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے **عن** ابي بن عمارة قال يحيى بن ايوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم القبلتين انه قال يا رسول الله امسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين
قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت **ترجمہ** ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور اونہون نے دونون قبلون کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ نماز پڑہی تہی) یا رسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پہر یحیی نے کہا ایکدن آنحضرت نے
کہا ایکدن تک پہر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پہر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن
تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا اور آپ
ہان فرمائے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اس حدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور یہہ روایت قوی نہین
ف بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رض سے پوچہا موزون پر مسح کرنیکو
انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے
لئے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابو بکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے
پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم مسافر
ہوتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے موزے نہ اتارنیکا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے
لیکن پائخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
المسح على الجوربين جراب پر مسح کرنیکا بیان **ف** قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پانون کے لفافہ کو جسکو ہندی
مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پانون سردی سے بچے **عن** المغيرة بن شعبة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر **ف** مثلاً جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونون پر یا مراد یہہ ہے
کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبہی جرابون پر مسح کیا کبہی جوتون پر۔ کہا ابو داؤد نے عبد الرحمن بن مہدی اس حدیث کو
بیان نہین کرتے تہے (اس لئے کہ یہہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

موزون پر اور ابو موسی اشعری سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جرابون پر مگر اسناد
اسکی متصل نہین ہے نہ قوی ہے البتہ جرابون پر مسح کیا ہے علی ابن ابیطالب اور ابن مسعود اور براء ابن عازب اور انس
بن مالک اور ابو امامہ و سہل ابن سعد اور عمرو بن حریث نے اور منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عباس سے
عن اوس بن ابی اوس الثقفی انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی کظامة قوم فتوضأ ومسح
علی نعلیه وقدمیه وقال عباد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی کظامة قوم یعنی المیضاة ولم
یذکر مسدد المیضاة والکظامة ثم اتفقا فتوضأ ومسح علی نعلیه وقدمیه **ترجمہ** اوس بن ابی اوس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر آئے (کظامہ اُن کنوؤن کو کہتے ہین جو ایک کے
پاس ایک کہود دے جاوین اور ہر ایک مین سے پانی جانیکی راہ دوسرے مین پہوڑ دی جاوے یہانتک کہ اخیر مین
پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپنے وضو کیا اور مسح کیا جوتون پر اور پانون پر مسدد کی روایت مین کظامہ کا ذکر
نہین ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسح کیا دونون جوتون اور دونون پانون پر **ف** بخاری نے کتاب الوضو
مین ایک باب منعقد کیا ہے اور اسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین
اور اسمین حدیث عبداللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری مین اس ترجمہ کے تحت مین لکھتے ہین اشارہ کیا
بخاری نے اسکے ساتھ اُس چیز کیطرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی وغیرہ صحابہ سے کہ انہون نے چپلون پر مسح
کیا پھر نماز پڑھی اور روایت کی گئی ہے اس باب مین حدیث مرفوع تخریج کی اسکی ابو داؤد وغیرہ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ
سے لیکن ضعیف کہا ہے اسکو عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے آئمہ مین سے انتہی ما فی الفتح یہان سے ثابت ہوا کہ حدیث
باب ضعیف ہو لایق احتجاج نہین **باب** کیف المسح موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیے عن المغیرة بن شعبة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یمسح علی الخفین وفی روایة علی ظهر الخفین **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے موزون پر دوسری روایت مین یون ہے مسح کرتے تھے موزون
کی پشت پر **ف** یعنی ظاہر پر نہ باطن پر ظاہر موزیکا وہ جانب ہے جو پانون کی پشت پر ہے اور باطن موزیکا وہ جانب ہے
جو تلوے کے نیچے ہے عن علی رضی الله عنه قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه
وقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے انہون
نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کیطرف مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر کیطرف سے حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے تھے موزون کے ظاہر پر۔ دوسری روایت مین یون ہے کہ مین ہمیشہ تلوون کا دہونا
مقدم سمجھتا تھا یہانتک کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزون کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے۔ تیسری روایت
مین یون ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوون کا مسح پانون کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسح کیا موزون کے ظاہر پر۔ چوتھی روایت مین یون ہے مین تلوون کا مسح پاؤن کے اوپر کے مسح سے
بہتر جانتا ہون یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے اوپر مسح کرتے دیکھا وکیع نے کہا یعنی موزون کے
اوپر پانچوین روایت مین عبد خیر سے یون ہے مینے حضرت علی کو دیکھا اُنہون نے وضو کیا تو دونو پاؤن کے اوپر
کی جانب دہوئے اور کہا اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک **عن**
المغیرة بن شعبة قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوك فمسح اعلی الخفین واسفلهما **ترجمہ**
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مینے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپ نے مسح کیا موزون
کے اوپر اور نیچے **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوة سے نہین سنا
ف ترمذی نے کہا یہہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچھا مینے ابا زرعہ اور محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
حال اُن دونون نے کہا یہہ حدیث صحیح نہین ہے **باب** فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا بیان
ف وضو کے بعد تھوڑا سا پانی پائجامہ کے میانی پر چھڑک لیوے تاکہ قطرے کا وسواس جاتا رہے یہہ وسوسہ
دور کرنیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی
او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح **ترجمہ** سفیان
بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چھڑک لیتے
اپنی شرمگاہ پر **کہا** ابو داؤد نے بعضون نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضون نے سفیان بن حکم
کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونون نام ہین اور راوی چوک گئے ہین اُسکے نام مین اور اُسکے باپ کے
نام مین منذری نے کہا اختلاف ہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے یا نہین ابن عبد البر نے کہا اُس
سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہان پانی چھڑکنے سے یہہ ہے کہ پانی
سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلون پر اکتفا کرتے تھے بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بعد استنجا کے تھوڑا سا پانی
شرمگاہ پر چھڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاهد عن رجل
من ثقیف عن ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجه **ترجمہ** مجاہد نے روایت
کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجه **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے
سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پانی چھڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے
روایت کیا زید بن حارثہ سے کہ اوائل زمانہ وحی مین جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکھایا اور نماز سکھائی

تو جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضاء وضوء

بعد کیا دعا پڑھے **عن** عقبة بن عامر قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعاية

رعاية ابلنا فكانت علي رعاية الابل فروحتها بالعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس

فسمعته يقول ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيركع ركعتين يقبل عليهما بقلبه ووجهه

الا فقد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود هذه فقال رجل من بين يدي التي قبلها يا عقبة اجود منها فنظرت فاذا هو

عمر بن الخطاب فقلت ما هي يا ابا حفص قال انه قال آنفا قبل ان تجيء ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول

حين يفرغ من وضوءه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له

ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹوں کو ایکدن میری باری

تھی میں انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے

کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھے دل لگاکر

نگاہ نیچے کئے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادھر ادھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے غرض

یہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ت** مگر جنت اسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا

واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس

سے بھی بڑھ کے تھا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمر رض کی)

انہوں نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو

کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہوکر کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله **ف**

اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين تو بدعا **ت** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھوں دروازے

جنت کے کھلے ہوں گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت میں اتنا اور ہے سبحانك

اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك پوری دعا کے معنی یہ ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات

کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات

میں نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اسطرح کوئی دیکھتا ہے)

اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے کر

اور پاک ہونیوالوں میں سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجہہ سے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجہہ سی - دوسری روایت
مین ابو داؤد کے اونٹون کے چرانیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچہی طرح وضو کرے پہر اپنی آنکہہ
آسمان کیطرف اُٹہاوے اور کہے اشہدان لا الہ الا اللہ آخر تک **ف** آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے کیونکہ ہمارا مالک
اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہ ہو جاوے **باب** الرجل یصلی الصلوات
بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سألت انس بن
مالك عن الوضوء فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة وكنا نصلي الصلوات بوضوء
واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچہا انس بن مالک رض سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے **عن** بريدة الحصيب
الاسلمي قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال
له عمر اني رأيتك صنعت شيئا لم تكن تصنعه قال عمدا صنعته **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رض نے اُن سے
کہا مینے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تہے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک
نماز کے لئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجہہ کر یہہ کام کیا ہے (تاکہ میری
اُمت پر آسانی ہو) **باب** تفريق الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان **عن** انس ان رجلا جاء
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد توضأ وترك على قدمه مثل موضع الظفر فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم ارجع فاحسن وضوءك **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کرکے اور ایک ناخون برابر اُس نے سوکہا چہوڑ دیا تہا اپنے پانون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچہی طرح وضو کر **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب
نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہہ ہے لوٹ جا اچہی طرح وضو کر
عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي وفي ظهر قدمه
لمعة قدر الدرهم لم يصبها الماء فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعيد الوضوء والصلوة
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے
اور اُسکے پاؤن مین ایک درم برابر سوکہا رہ گیا تہا آپنے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اس حدیث کی
اسناد ضعیف ہے **باب** اذا شك في الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد الله
بن زيد بن عاصم المازني شكى الى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يجد الشيء في الصلوة حتى يخيل اليه

عن طلق بن علی قال قدمنا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ
ما ترى فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ فقال هل هو الا مضغة منه او قال بضعة منه **ترجمہ**
طلق بن علی سے روایت ہی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے مین ایک شخص آیا گویا بدّو تہا اور پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چہوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے
آپنے فرمایا نہیں ہے ذکر مگر ایک مُضغہ یا ٹکڑہ اُسکے بدن کا **ف** یعنی جیسے اور بدن چہونیسے وضو نہیں جاتا اسیطرح
ہی ذکر کے بہی چہونیسے وضو نہیں جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث
کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک
اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت اور راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور
ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ بہی مختلف ہی اس مسئلے مین بعض قایل تھے اس امر کے کہ مس ذکر
سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض
کہتے تہے وضو لازم نہین آتا۔ جیسے حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو اللہ ان سب سے

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان **عن** البراء بن عازب
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منها وسئل عن لحوم الغنم
فقال لا توضأوا منها وسئل عن الصلوة فی مبارك الابل فقال لا تصلوا فی مبارك الابل فانها من الشياطين
وسئل عن الصلوة فی مرابض الغنم فقال صلوا فيها فانها بركة **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اُس سے
اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپنے فرمایا نہ وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا اونٹون کے
بیٹہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نہ نماز پڑہو اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین وہ شیطانون کی جگہہ ہے
ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہو یہ نماز پڑہتا ہو وہ اٹہین حرکت کرین یہ دب جاوے یا مار کہاوے **ت**
اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النیء وغسله کچے گوشت چہونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ آنیکا بیان
عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام وهو یسلخ شاة فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تنح حتی اریك فادخل یده بین الجلد واللحم فدحس بها حتی توارت الی الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ
قال ابو داؤد زاد عمرو فی حدیثه یعنی لم یمس ماء **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے
پر جو کہال اُتار رہا تہا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتہ

کہال اور گوشت کے اندر ڈالا تا کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دہویا **باب** ترك الوضوء من مس الميتة مردے کو چہوکر وضو نہ کرنیکا بیان

عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالية والناس كنفتيه فمر بجدي اسك ميت فتناوله فاخذ باذنيه ثم قال ايكم يحب ان هذا له وساق الحديث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں گئے آرہے تہے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گانو ہیں جو مدینہ کے اطراف میں ہیں بلندی کیطرف **ف** اور دونوں طرف لوگ آپ کے ساتہہ تہے راہ میں ایک بکری کا بچہ دونوں کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑکر اسکو اٹہایا اور فرمایا کون شخص تم میں سے اسکو لینا چاہتا ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم میں پوری حدیث یوں ہے حضرت نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ یہہ بکری کا بچہ مردہ چہوٹے کان والا اسکو ایک درم کے بدلے میں ملے صحابہ نے کہا ہم نہیں چاہتے کہ یہہ ہمکو کسی چیز کے بدلے میں ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمیں عیب تہا کہ اسکے کان نہایت چہوٹے ہیں یا ملے ہوئے ہیں یا مفقود ہیں یا کٹے ہوئے ہیں تو بہلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مردہ ہے اسمیں جان نہیں حضرت نے فرمایا خدا کی قسم بقدر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے بلہ تمام ہوا پارہ پہلا سنن ابوداؤد کے بتیس پاروں میں سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ دوسرا اسکے

فضل اور انعام پر اعتماد کرکے

تم الجزء الاول ويتلوه الجزء الثاني من تجزية الخطيب رحمه الله

فہرست ابواب پارۂ اول ابوداؤد مترجم

الجزء الثانی (پارہ دوسرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی ترك الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا **ف** ابتداے اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہوگیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ قال فجاء بلال فاذنہ بالصلوۃ قال فالقی الشفرۃ وقال ما لہ تربت یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ لی علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہوگیا اُسکو خاک آلودہ ہون ہاتہ اُسکے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری موچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک مونچہون کے تلے رکہہ کر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچہہ لیا اپنا ہاتہہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ بہ ثم صلی الظہر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **عن** جابر قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترك الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تہا کہ آگ کی

پکی ہوئی چیزون سے وضو نہین کرتے تھے کہا ابوداؤد نے یہہ خلاصہ ہو حدیث اول کا **عن** عبید
بن ثمامة المرادی قال قدم علینا مصر عبد الله بن الحارث بن جزء من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
فسمعته یحدث فی مسجد مصر قال لقد رایتنی سابع سبعة او سادس ستة مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداه بالصلاة فخرجنا فمررنا برجل وبرمته علی النار فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اطابت برمتك قال نعم بابی انت وامی فتناول منها بضعة فلم یزل یعلکها
حتی احرم بالصلاة وانا انظر الیه **ترجمہ** عبید بن ثمامة المرادی سے روایت ہو کہ عبداللہ بن حارث
بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تھے مسجد مین اُنہون نے کہا مجہہ سمیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات آدمی تھے یا چہہ ایک گہر میں اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم جب نکلے
راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اُس گوشت مین سے
ایک بوٹی لیا اور اُسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکہہ رہا تہا **باب** التشدید فی ذلك
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
ہوتا ہے اُس کہانیسے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرة انه دخل علی
ام حبیبة فسقته قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال توضؤوا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے اُنہون نے ایک پیالہ ستو کا اُن کو پلایا پہر ابوسفیان نے پانی منگا کر کلی
کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا ای بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اُن
کہانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کلی کرنیکا بیان **عن** ابن عباس
ان النبی صلی الله علیه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان له دسما **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے
باب الرخصة فی ذلك اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك یقول ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم شرب لبنا فلم یمضمض ولم یتوضأ وصلی قال زید دلنی شعبة علی هذا الشیخ **ترجمہ**
انس بن مالک کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بہی درست ہے ۔

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی غزوۃ ذات الرقاع فاصاب رجل امراۃ رجل من المشرکین فحلف ان لا انتھی حتی اھریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المھاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المھاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصہ عرف انہ ربیئۃ للقوم فرماہ بسھم فوضعہ فیہ فنزعہ حتی رماہ بثلثۃ اسھم ثم رکع وسجد ثم انتبہ صاحبہ فلما عرف انھم قد نذروا بہ ھرب ولما رأی المھاجری ما بالانصاری من الدم قال سبحان اللہ الا انبھتنی اول ما رمی قال کنت فی سورۃ اقرؤھا فلم احب ان اقطعھا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع مین ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کہائی مین باز نہ آؤنگا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کرونگا تو وہ ڈہونڈہنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل مین اُترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ گہاٹی کے سرے پر رہو دونون آدمی گہاٹی کے سرے پر پہنچے وہان جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کہڑی ہوکر نماز پڑہنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکہہ کر پہچانا یہہ محافظ ہی قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ انکو لگا اونہون نے نکال لیا یہان تک کہ اُس نے تین تیر مارے اُسوقت اونہون نے رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخصکو معلوم ہوگیا کہ یہہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بہاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچہا تونے پہلے تیر مین کیون مجہے ہوشیار نہین کیا انصاری بولا مین ایک سورت پڑہ رہا تہا میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز مین اگر خضوع خشوع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیون کا یہہ حال تہا تو اجلہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی ۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہین ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شغل عنھا لیلۃ فاخرھا حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوۃ غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز مین یہانتک کہ ہم سو رہے مسجد مین پہر جاگے پہر سو رہے پہر جاگے پہر سو رہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہین کرتا **ف** پہر آپنے نماز پڑہی عشا کی اور صحابہ نے بہی پڑہی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الآخرۃ حتی تخفق رؤسھم ثم یصلون ولا یتوضؤن
ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک کہ جھک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سوجاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے
عن انس بن مالک قال اقیمت صلوۃ العشاء فقام رجل فقال یارسول اللہ ان لی حاجۃ فقام یناجیہ حتی نعس القوم او بعض القوم ثم صلی بھم ولم یذکر وضوء ا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پھر آپنے نماز پڑھی اُن لوگون کے ساتھہ اور وضو کا ذکر نہین کیا
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ قال فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وھناد فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے اور سوجاتے تھے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے ایک بار مینے کہا آپنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے جوڑ ڈھیلے ہو جاوینگے **ف** اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیسے وضو نہین ٹوٹتا مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا چت سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے مین سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ کہا ابوداؤد نے وضو اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہہ حدیث منکر ہے **ف** یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا **ت** نہین روایت کیا اُسکو مگر یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس سے روایت کی مگر اُسمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے اُس خواب سے جیسا لوگ خواب کرتے ہین **ف** یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہوتی تھی **ت** اور حضرت عایشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون آنکھین سوتی ہین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سنی ہین ایک حدیث یونس بن متی دوسری حدیث ابن عمر صلوۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتھی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون منہم عمر وارضاہم عندی عمر **ف** اور یہہ حدیث بھی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث مین کہ منقطع ہے **ت** کہا ابوداؤد نے مین نے یہہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی اُنہون نے

مجھے جھڑک دیا اس معاملے کو بڑا سمجھ کر **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان مین گناہ لازم
آوے **ت** اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچھ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا **عن**
علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ**
علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈاٹ گویا آنکھین ہین (یعنی جبتک
آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطاء الاذی برجلہ آدمی نجاست پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
عبد اللہ کنا لا نتوضأ من موطئ ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا
ہم نہین وضو کرتے تھے پاؤن رکھنے مین چلکر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤن نہ دھوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین
کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تھے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد وغبار سے بچانیکے لئے) **باب** من یحدث
فی الصلاۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلاۃ **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیے کہ لوٹے اور وضو کرے
اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان مین **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع
کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو
بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق
ظہری فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا رایت
المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلاۃ فاذا فضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پھٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
نہاتے نہاتے پشت کی کھال ترخ گئی جیسے ہاتھ پاؤن سردی مین پھٹ جاتے ہین) تو مین نے یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرلے
جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اھلہ
فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضأ وضوءہ للصلاۃ

ترجمہ حضرت علی رضؓ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر
کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رضؓ) اسوجہہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھنے
مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے
ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دہو ڈالے اور وضو کرلے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا
ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈالے اور ابن اسحاق
کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے **عن** سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وکنت اکثر منہ الاغتسال
فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ فکیف بما
یصیب ثوبی منہ قال یکفیک بان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک حیث ترٰی انہ اصابہ **ترجمہ**
سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تہی مین اکثر نہایا کرتا تہا آخر مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین
جو لگ جاوے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اُس پر چھڑک دے جہان پر تجھے معلوم ہو
مذی لگ گئی ہے **عن** عبد اللہ بن سعد الانصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یوجب
الغسل وعن الماء یکون بعد الماء فقال ذاک المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک
وتوضأ وضوءک للصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانے کے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے
فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور
وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے **عن** حرام بن حکیم عن عمہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما یحل من امراتی وھی حایض قال لک ما فوق الازار وذکر مواکلۃ الحایض ایضا وساق الحدیث
ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب
میری بی بی حایضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجھے درست ہے **ف** یعنی بوسہ
اور کنار اور مساس چہاتیون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے **ف** اور بیان کیا حایضہ کو ساتہ کہلانے کا
اور ذکر کیا آخر حدیث تک **عن** معاذ بن جبل قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یحل للرجل
من امراتہ وھی حایض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے
کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فایدہ اُٹہانا درست ہے جب وہ حایضہ ہو آپ نے فرمایا ازار کے

اور میزہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بہی بچنا افضل ہے کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث قوی نہین ہی
واسکی اسناد مین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) **باب** فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر ڈالنے
سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہین **عن** ابی بن کعب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل ذلك
رخصة للناس فی اول الاسلام لقلة الثیاب ثم امر بالغسل ونهی عن ذلك **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
ابتدائے اسلام مین یہہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی
کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنیسے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء
من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین
دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
بیان کی گئی ہے وہ سمجہہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصة رخصها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد
ترجمہ ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتوی دیا کرتے تہے نہانا واجب جب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول الله
صلی الله علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے (بمجرد دخول کے اگرچہ
انزال نہ ہو) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قعد بین شعبها الاربع والزق الختان
بالختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹہہ
جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الماء من الماء وکان ابوسلمة یفعل ذلك **ترجمہ** ابوسعید خدری
سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے)
اور ابوسلمہ ایسا ہی کرتے تہے **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین
جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہی **عن** انس
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه فی غسل واحد **ترجمہ** انس سے روایت ہے
کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتون کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **عن** ابی رافع ان النبی
صلی الله علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت یا رسول الله الا تجعله غسلا
واحدا قال هذا ازکی واطیب واطهر **ترجمہ** ابورافع سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایکدن اپنی

تمام عورتون پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہوکر ایک بار
غسل کیون نہین کر لیتے آپ نے فرمایا یہہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہی یعنی ہر ایک جماع کے بعد
غسل کرنا۔ کہا ابو داوٗد نے یہہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابي سعيد الخدري عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم بدا له ان يعاود فليتوضا بينهما وضوءا **ترجمہ** ابو سعید
خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرے
پہر دوبارہ صحبت کرنا چاہی تو وضو کر لیوے **باب** الجنب ينام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہی تو کیا کرے
عن عبد الله بن عمر انه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة
من الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے حضرت عمر رضہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانیکی حاجت ہوتی ہے آپ نے
فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دہو لیا کر پہر سو رہا کر **باب** الجنب ياكل جنب کہانا کہاوے **عن** عائشة
قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت
مین تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین۔ دوسری روایت مین یون ہے واذا اراد ان ياكل وهو جنب
غسل يديه جب ارادہ فرماتے کہانیکا حالت جنابت مین تو دونون ہاتہہ دہو ڈالتے **باب** من قال الجنب
يتوضأ جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا اراد ان ياكل او ينام توضأ تعني وهو جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانیکا یا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت مین **عن** عمار بن
ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اكل او شرب او نام ان يتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی **ف**
یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا سو رہنا درست ہی۔ کہا ابو داوٗد نے اسکا اسناد منقطع ہے یحیی
بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ مین ایک شخص رہ گیا ہے اور حضرت علی رضہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
کہتے تہے جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** في الجنب يؤخر الغسل جنب نہانے
مین دیر کر سکتا ہے **عن** غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يغتسل من الجنابة في اول الليل او في آخره قالت ربما اغتسل في اول الليل وربما اغتسل في آخره قلت الله اكبر
الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر اول الليل ام في آخره

قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجہر بالقران ام یخفت بہ قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبہی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ وتر پڑہتے تہے اول شب مین اور کبہی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عایشہ نے کہا کبہی پکار کر پڑہتے اور کبہی آہستہ پڑہتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو ف خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا اگر مراد یہہ ہو جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے۔ اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہو اور جانورون اور کہیتون کے محافظت کو بہی نہو ورنہ درست ہے اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چہت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہے مجسم سے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وہو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے کہا ابوداؤد نے مجہسے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تہے یہہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے ف ترمذی نے کہا من غیر ان یمس آب یہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

باب فی الجنب یقرأ

جنب کلام اللہ نہ پڑہے عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت علی علی رض انا ورجلان رجل منا ورجل من بنی اسد احسب فبعثہما علی رض وجہا وقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القران فانكروا ذلك فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج من الخلاء فیقرئنا القران ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ وقال یحجزہ عن القران شئ لیس الجنابة **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے مین حضرت علی رض پاس گیا اور دو آدمی میری ساتھہ اور تہے ایک بنی اسد مین سے شاید اور ایک ہم مین سے حضرت علی نے اون دونو آدمیون کو ایک طرف بہیجا اور کہا تم قوی ہو زور آور تو قوت کرو اپنی دین کی لئی بعد اوسکے پاخانہ کو گئی پہر وہان سی آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سی منہ پونچہ کر قران پڑہنے لگی لوگون نے اسکو برا جانا جب حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑہاتے اور ہمارے ساتھہ گوشت کہاتے اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قران سے سوا جنابت کے **باب** فی الجنب یصافح جنب مصافحہ کرے **عن** حذیفة ان النبی صلی الله علیه وسلم لقیه فاهوی الیه فقال انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اونکے طرف جہکے یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا مین جنب ہون آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا یا مسلمان نجس نہین ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہین ہوسکتا اسی واسطے جنب کے ساتھہ ملنا بیٹھنا کہانا درست ہے **عن** ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طریق من طرق المدینة وانا جنب فاختنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت یا ابا هریرة قال قلت انی کنت جنبا فکرهت ان اجالسك علی غیر طهارة فقال سبحان الله ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر ثنا حمید حدثنی بکر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے راہ مین مدینہ کے اور مین جنب تہا تو مین پیچہی ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کرکے پہر آیا آپنے پوچہا تو کہان تہا اے ابو ہریرہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جنب تہا تو مجہے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھون بغیر طہارت کی آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہین ہوتا **ف** اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یون فرماتا فلا تمسوہم یعنے اون سے مت لگو حالانکہ یہہ فرمایا وہ قریب نہون گے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت مین بتون کو نجس فرمایا فاجتنبوا الرجس من الاوثان اجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا میسری آیت مین فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ۔ اگر کافر نجس حقیقی ہوتا تو بدون دہوتے سے ہی پاک نہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہوجاتا ہے

حاشیہ: انما المسلم لا ینجس

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقۃً نجس ہے جیسے سور ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے او
حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا
عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت
کے پکہال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہائی یہود یہ کی اور آپ قبول کرتے
تہے کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم **باب** الجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین
نہ جاوے **عن عائشۃ** تقول جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ
فی المسجد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع القوم
شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصۃ فخرج الیہم بعد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد فانی
لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو دیکہا اصحاب کے گہرون کے رخ مسجد کے طرف ہین - یعنی دروازے اون گہرون
کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکین اور ایک رخ والے دوسری رخ
والے مکانون مین مسجد سے ہو کر چلے جاوین - آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پہیر دو
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابہی تک کچہہ نہین کیا تہا اس امید سے کہ شاید
اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کے
طرف سے پہیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کی واسطے **ف** اور جب
گہرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہو کر ایک گہر سے
دوسرے گہرون کو جاوینگی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وہو ناس جنب بہول سے نماز
پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی
صلوۃ الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء ورأسہ یقطر فصلی بہم **ترجمہ** ابو بکرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کر دی پہر ہاتہہ سے اشارہ کیا تم سب
اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گہر مین) پہر آئے اور بالون سے آپ کی پانی ٹپک رہا تہا - آپ
نہانا بہول گئے تہے اسواسطے نہا کر آئے - بعد اوسکے آپ نے نماز پڑہائی - دوسری روایت مین یہہ
ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تہے پہر جب آپ نے دوبارہ آنکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے
فرمایا مین بہی آدمی ہون مجہے نہانے کی حاجت تہی تیسری روایت جو یون ہے ابو ہریرہ سے
کہ آپ کہڑے ہوے مصلی مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جمے ہو

چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پہر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھہ جاؤ آپ گئے اور غسل کرکے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطا ابن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک عن ابی هریرة قال اقیمت الصلوٰة وصف الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قام فی مقامه ذکر انه لم یغتسل فقال للناس مكانكم ثم رجع الى بيته فخرج علينا ينطف رأسه قد اغتسل ونحن صفوف وهذا لفظ ابن حرب قال عياش فی حديثه فلم نزل قياما ننتظره حتى خرج علينا وقد اغتسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کہڑی ہوئی اور لوگون نے صفین باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کہڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مین نے غسل نہین کیا آپ نے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پہر آپ گہر مین گئے جب گہر سے آئے تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تہا اور ہم صف باندہے کہڑے تہے یہہ ابن حرب کی روایت عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کہڑے کہڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ نکلے تو غسل کرکے نکلے باب فی الرجل یجد البلة فی منامه آدمی سوکر جب اوٹھے اور ازار مین تری دیکہے تو غسل کرے عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انه قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل عليه فقالت ام سليم المرأة ترى ذلك اعليها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک شخص بیدار ہوکر تری دیکہے اور خواب یاد نہو آپنے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکہے آپ نے فرمایا اوسپر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بہی مثل مرد کے دیکہے (یعنے اوسکو بہی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی ف یعنی مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدائی آفرینش مین باب المرأة ترى ما یری الرجل عورت کو احتلام ہونیکا بیان عن ام سليم الانصارية وهي ام انس بن مالك قالت يا رسول الله ان الله عز وجل لا يستحيى من الحق ارأيت المرأة اذا رأت فی النوم ما يرى الرجل اتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عائشة فاقبلت عليها فقلت لها اف لك وهل ترى ذلك المرأة فاقبل علی رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینك یا عایشة ومن این یکون الشبہ ترجمہ ام سلیم نے
جو ماں ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم
کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہیں
آپ نے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا مین ام سلیم پاس
آئی اور کہا وای ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے داہنے ہاتھہ کو ای عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب
مین موضوع ہی بد دعا کی لیئے یعنی تجھپر محتاجی آوی اور فقیری مگر یہان پر مراد بد دعا نہین ہے بلکہ تعجب
ہے **ف** پہر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو ماں سے) **ف** یعنی کبھی بچہ ماں
کے مشابہ ہوتا ہی کبھی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا
ہے جو غالب ہوا بچہ اوسیکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب**
مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لئے کافی ہے اوسکا بیان **عن** عایشة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ہو الفرق من الجنابة ترجمہ
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک
برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہے
اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہے سات سیر پانی کے ہوا اسی روپیہ
کے سیر سے - اس حدیث سے مراد یہہ ہے کہ آپ ایسے برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی
آتا یہ مقصود نہین کہ اوس بہر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی
ہوگا دوسری حدیث کی کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
آپ ایک صاع سے نہاتے ہون گے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہون گے
یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک فرق سے نہاتے ہون گے - جیسے
کہا ابو داؤد نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تہا کہا ابو داؤد نے ابن
عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہی - کہا ابو داؤد نے مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے
فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تہا (یہی صاع ہے
اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین)

اور جسنے کہا صاع آٹھہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینے مین) بھاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم نہین

باب فی الغسل من الجنابۃ غسل جنابت کیونکر کرے

عن جبیر بن مطعم انہم ذکروا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیہما **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشی نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبدا بشق راسہ الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیہ فقال بہما علی راسہ **ترجمہ** ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودھ نچوڑنے کا برتن پھر پانی اپنے ہاتھہ مین لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پھر بائین جانب پر پھر دونون ہاتھون سے پانی لیکر بیچ سر پر ڈالتے **ف** حلاب اس حدیث مین حاے حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے جسمین اونٹنی کا دودھ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ باب مین یہہ بھی ذکر کیا ہے بعضون نے اوسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جمیع بن عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی وخالتی علی عایشۃ رض فسالتہا احدیہما کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا وضوءہ للصلوۃ ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرات ونحن نفیض علی رءوسنا خمسا من اجل الضفر **ترجمہ** جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتھہ حضرت عایشہ پاس گیا اونمین سے ایک نے حضرت عایشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تھین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے تھے چوٹیون کے سبب سے **ف** یعنی ہماری سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور چوٹیان بندہی رہتین تھین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تھے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پھونچ جاوے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ قال سلیمان یبدا فیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی

ثم اتفقا فیغسل فرجہ قال مسدد یفرغ علی شماله وربما کنت عن الفرج ثم یتوضاء وضوءہ
للصلوٰة ثم یدخل یدہ فی الاناء فیخلل شعرہ حتی اذا رای انہ قد اصاب البشرة او انقی البشرة
افرغ علی رأسه ثلاثا فاذا فضل فضلة صبها علیه ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلی داہنے ہاتہہ سے
بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتہہ دہوتے برتن کو داہنے ہاتہہ پر ڈالتے پہر شرمگاہ
دہوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین کر ہاتہہ پر پانی ڈالتی کبھی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ
کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین پہر دونو ہاتہہ برتن مین
ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف
ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے عن
عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدا بکفیه یغسلها
ثم غسل مرافغه وافاض علیه الماء فاذا انقاهما اهوی بهما الی حائط ثم یستقبل الوضوء
ویفیض الماء علی راسه بالغین المعجمة ترجمہ حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو پہونچون کو دہوتے پہر جوڑون کو دہوتے (جیسے
چڈہی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے یہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین
مرافغه ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقه ہے یعنے کہنیون کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح
ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتے انکو دیوار پر ملتے پہر وضو شروع کرتے اور
اپنے سر پر پانی ڈالتے عن عایشة قالت لان شئتم لاریتکم اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فی الحایط حیث کان یغتسل من الجنابة ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ کا نشان تبلا دون دیوار مین جہان آپ غسل
کیا کرتے تہے جنابت کا عن میمونة قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیه وسلم غسلا یغتسل
به من الجنابة فاکفا الاناء علی یدہ الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثا ثم صب علی فرجه فغسل
فرجه بشماله ثم ضرب بیدہ الارض فغسلها ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه
ثم صب علی راسه وجسدہ ثم تنحی ناحیة فغسل رجلیه فناولته المندیل فلم یاخذہ
وجعل ینفض الماء عن جسدہ فذکرت ذلک لابراهیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل باسا
ولکن کانوا یکرهون العادة ترجمہ ام المومنین میمونہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہانے کا پانی رکہا جنابت سے نہانے کے واسطے آپنے برتن کو جہکا کر داہنے ہاتہہ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوسکو دہویا پہر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتہہ سے شرمگاہ کو دہویا پہر اپنا بایان ہاتہہ زمین پر ملکر دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتہہ دہوئے پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانوٗن دہوئے مین نے کپڑا دیا بدن پونچنے کو آپ نے نہ لیا **ف** اس لیئے کہ پونچہنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے یا وقت گرمی کا تہا ترادت اوس وقت اچہی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست کا اس سے پونچہنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی **د ت** اور اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچہنا برا نہین سمجہتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے **عن شعبة** قال ان ابن عباس كان اذا اغتسل من الجنابة يفرغ بيده اليمنى على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل فرجه فنسي مرة كم افرغ فسالني كم افرغت فقلت لا ادري فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدري ثم يتوضاء وضوءه للصلوة ثم يفيض على جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتطهر ترجمہ شعبہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتہہ سے پانی ڈالتے بائین ہاتہہ پر سات بار پہر شرمگاہ دہوتے ایک بار وہ بہول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجہہ سے پوچہا مین نے کتنے بار پانی ڈالا مین نے کہا مجہے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو **ف** یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لا ام لک لا اب لک **ت** تو نے کیون یاد نہ رکہا پہر وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتی ہین پہر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پہر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح طہارت کرتے تہے **عن عبد الله** بن عمر قال كانت الصلوة خمسين والغسل من الجنابة سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال حتى جعلت الصلوة خمسا والغسل من الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دہونیکا حکم تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ رہ گئین اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دہونا ایک بار رہ گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دہو ڈالنا کافی ہے **عن** ابی ہریرہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دہو بالون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابوداود نے حارث بن وجیہ اسکے اسناد مین ضعیف ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلہا فعل بہا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ لا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اور صبح کی نماز پڑہتے تہے مگر مین اونکو غسل کے بعد پہر تازہ وضو کرتے نہ دیکہتی تھی ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود تھی باب المراۃ ہل تنقض شعرہا عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنے بال جو گندہے ہوے ہون نہ کہولے عن ام سلمۃ قالت ان امراۃ من المسلمین قال زہیر انہا قالت یا رسول اللہ انی امراۃ اشد ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاثا وقال زہیر تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدک فاذا انت قد طہرت ترجمہ ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچہا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندہتی ہون کیا غسل جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو بہر کر پانی سر پر ڈال پہر سارے بدن پر پانی بہا بس تو پاک ہوگئی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈالکر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال عن عائشۃ قالت کانت احدانا اذا اصابتہا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات ہکذا تعنی بکفیہا جمیعا فتصب علی راسہا واخذت بید واحدۃ فصبتہا علی ہذا الشق والاخری علی الشق الآخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم بہن سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتھہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے **عن** عایشة قالت کنا نغتسل و علینا
الضماد و نحن مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم محلات و محرمات **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوئے (سر پر بالون کے جانے کے لیئے یا
خوشبو کی واسطے یا پٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتھہ احرام مین اور غیر احرام مین **عن**
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثہم انہم
استفتوا النبی صلی الله علیه وسلم عن ذالك فقال اما الرجل فلینثر راسه فلیغسله
حتی یبلغ اصول الشعر واما المرأة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات
بکفیها **ترجمہ** شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ پانی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برا نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتھون سے ڈال
لیوے **باب** فی الجنب یغسل راسه بالخطمی ایجزیه ذالك جنب اپنا سر خطمی سے دہو ڈالے
تو کافی ہے **عن** عایشه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی وهو
جنب یجتزی بذالك ولا یصب علیه الماء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پھر پانی نہین بہاتے
تھے **باب** فیما یفیض بین الرجل والمرأة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بہے
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہاتے مین جو پانی ہاتھہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے ۔ بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم **عن** عایشة فیما یفیض بین الرجل
والمرأة من الماء قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبه علیه **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بہے ۔ انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پھر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے **ف**
تو چلو لینے سے وہ پانی چلو کا گندا نہین ہو گیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچھہ نقصان ہے
سواے ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے معالم السنن مین احسن

متعلق کچھہ نہین لکھا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھاہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی اس حدیث کے یہ ہین جب آپکے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈال لیتے پھر دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈال لیتے تاکہ خوب صاف ہوجاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض ومجامعتہا حایضہ عورت کے ساتھہ کہانا کہانا یا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخرجوھا من البیوت ولم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسألونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوھن فی البیوت واصنعوا کل شیٔ غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ھذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجآء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارھما فسقاھما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہود کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتھہ کہلاتے نہ ساتھہ پلاتے نہ اوسکے ساتھہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اتارین پوچہتی ہین تجہسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور ست جماع کرو ان سے جبتک وہ پاک ہوون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتھہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتھہ کہاؤ پیو بیٹہو اوٹہو پیار مساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چہوڑے جسمین ہمارا خلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم حایضہ عورتون کے ساتھہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھہ ارتکاب معصیت کے جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو ان دونو آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بہیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون پر نہ تہا **عن** عایشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیه وضعت و اشرب الشراب فاناوله فیضع فمه فی الموضع الذی
کنت اشرب منه ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت میں
پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا موہنہ اوس ہڈی مین اوسی مقام
پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا موہنہ اوسی
جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع
راسه فی حجری فیقرء وانا حایض ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکہکر (قرآن شریف) پڑہتے اور مین حایضہ ہوتی **باب**
الحایض تناول من المسجد حایضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے باہر رہ کر تو درست ہی عن
عایشة قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حایض
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضتك لیست فی یدك ترجمہ حضرت عایشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین
حایضہ ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے **باب** فی الحایض لا تقضی الصلوة
حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیے عن معاذة ان امرأة سألت عایشة
اتقضی الحایض الصلاة فقالت احروریة انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء ترجمہ معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچھا حضرت عایشہ سے
کیا حایضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی
نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہین حرورا کیطرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے کے
اونکا سردار وصم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا مقاتلہ کیا۔ کہا کہ **ت** ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تہا قضا کا دوسری روایت مین یون
ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا **باب** فی اتیان الحایض حیض
مین جماع کرنیکا کفارہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراته وهی حائض
قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے
یا آدہا دینار عن ابن عباس قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف
دینار ترجمہ ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہوتے وقت تو آدہا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باھلہ وھی حایض فلیتصدق بنصف دینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کری اپنی عورت سی حیض مین تو آدہا دینار صدقہ کرنے - کہا ابوداؤد نی علی بن بذیمہ نے مقسم سی انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہی اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سی انہون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا اور یہہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئی ہین ایک مقسم دوسری ابن عباس **باب** فی الرجل یصیب منھا مادون الجماع جماع کی سوا اور سب کام حایضہ سے کر سکتا ہی **عن** میمونۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأۃ من نسائہ وھی حائض اذا کان علیھا ازار الی نصف الفخذین او الرکبتین تحتجز بہ **ترجمہ** حضرت میمونہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتون سی مباشرت کرتی تہی (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حایضہ ہوتین تہین - جب ایک تہ بند باندہ لیتی تہین نصف رانون تک یا گہٹنون تک آڑ کر لیتی تہین اوس سے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر احدنا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یضاجعھا زوجھا وقال مرۃ یباشرھا **ترجمہ** حضرت عایشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہ بند باندہنے کا پہر اوسکے ساتہہ لیٹنے اور مباشرت کرنی کی اوسکے خاوند کو اجازت دیتی **عن** عایشۃ تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حایض طامث فان اصابہ منی شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سی روایت ہی مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے مین رات کو رہا کرتے اور مین حیض سے تہی اگر میرا خون آپ کی بدن مین لگ جاتا تو آپ صرف اوسی مقام کو دہو ڈالتی پہر نماز پڑہتے اور اگر کپڑے مین آپ کی لگ جاتا تو آپ اوسی جگہہ کو فقط دہو کر پہر اوسی کپڑے مین نماز پڑہتے **عن** عمارۃ بن غراب قال ان عمۃ لہ حدثتہ انھا سالت عایشۃ قالت احدنا تحیض ولیس لھا ولزوجھا الا فراش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضی الی مسجدہ تعنی مسجد بیتہ فلم ینصرف حتی غلبتنی عینی واوجعہ البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض فقال وان اکشفی عن فخذیک فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرہ علی فخذی وحنیت علیہ حتی دفئ ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پہوپہی نے حضرت ام المومنین عایشہ رض سے پوچہا ہم مین سے کسی کو

حیض آتا ہو اور اوسکے پاس جورو اور خاوند کے لئے ایک ہی بچھونا ہوتا ہے وہ کیا کرے حضرت عایشہ نے کہا مین تجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گہر مین تشریف لائے اور نماز پڑہنے کی جگہہ مین چلے گئے پہر آپ
فارغ نہین ہوئے یہان تک کہ مین اونگہنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میرے پاس آ اور مین حایضہ تھی (جب آئی)
تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کہول مین نے اپنی ران کہولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکھہ دیا اور مین اوپر سے
آپ پر جہک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے **عن** عایشة انها قالت كنت اذا حضت نزلت
عن المثال على الحصير فلم نقرب رسول الله صلى الله ولم ندن منه حتى نطهر **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عایشہ صدیقہ رض سے روایت ہے مین جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریے پر چلی آتی پہر ہم آپ سے
نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی **عن** بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا اراد من الحايض شيئا القى على فرجها ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی روایت ہے آپ جب بی بی سے حالت حیض مین کچھہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج
پر ایک کپڑا ڈالدیتے **عن** عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا في فوح حيضنا
ان نتزر ثم يباشرنا وايكم يملك اربه كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يملك اربه **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے حیض کے شروع مین جب شدت
ہوتی تھی تہ بند باندہنے کا پہر ہمسے مباشرت کرتے تہے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکہتے تہے **ف** اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے
روکنے پر قادر نہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو نہ رکسکے **باب** في المراة تستحاض و
من قال تدع الصلوة في عدة الايام التي كانت تحيض استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین
نماز مین چہوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری
مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پہر پڑہا کرے **عن**
ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان امراة كانت تهراق الدماء على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاستفتت لها ام سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدة الليالي والايام التي
كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت
ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون
بہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہوگیا تہا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے او تنے دنون ہر مہینے مین نماز چہوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین
تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس
سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی — دوسری روایت مین ہے جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو
غسل کرے **عن** عايشة انها قالت ان ام حبيبة سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن الدم فقالت
عايشة رايت مركنها ملان دما فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك
حيضتك ثم اغتسلي **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے خون آنے کا حضرت عایشہ نے کہا مین نے اونکا پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس
کثرت سے خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجہے
حیض نماز سے روکتا تہا اوتنے دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمة بنت ابي حبيش انها سالت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكت اليه الدم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق
فانظري اذا اتى قرءك فلا تصلي فاذا مر قرءك فتطهري ثم صلي ما بين القرء الى القرء **ترجمہ**
فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے
ف یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے **ت** تو دیکہا کر
جب تیرے حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر
نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک **عن** عروة بن الزبير قال حدثتني فاطمة بنت ابي حبيش انها امرت
اسماء او اسماء حدثتني انها امرتها فاطمة بنت ابي حبيش ان تسال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فامرها ان تقعد الايام التي كانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ
بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسما نے مجہسے حدیث بیان کی
اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے
حیض کے لیے بیٹہتی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کرلیوے کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ
نے عروہ بن الزبیر سے اونہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپ نے
حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا
ابوداؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین انہون نے عمرہ سے اونہون نے
عایشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابوداؤد نے

یہہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتون مین زہری سے نہین ہی مگر سہیل بن
ابی صالح کی روایت مین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا او سمین یہہ نہین ہے کہ نماز
چہوڑ دے ایام حیض مین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عایشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز
چہوڑ دے ایام حیض مین پہر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا ایام حیض مین اور ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے
ابو الیقظان سے انہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چہوڑ دے پہر غسل کرے اور نماز پڑہے اور علا بن حبیب
نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپنے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئے غسل
کرنیکا اور نماز پڑہنے کا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین بیٹہی
رہے (یعنی نماز نہ پڑہے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور
ایسا ہی روایت کیا او سکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو
سے انہون نے حضرت عایشہ سے کہا ابو داؤد نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب و عطا اور مکحول
و ابراہیم و سالم او قاسم کا کہ مستحاضہ ایام حیض مین نماز چہوڑ دیوے کہا ابو داؤد نے قتادہ نے عروہ سے
نہین سنا عن عایشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ
استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ قال انما ذالک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی
الصلاۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی
حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبہی پاک نہین ہوتی کیا
مین نماز چہوڑ دون آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب
حیض کے دن نکل جاوین تو خون دہو کر نماز پڑہ دوسری روایت مین جب حیض کے دن آوے تو نماز چہوڑ
پہر جب اوس قدر دن اندازے سے گذر جاوین تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ عن بہیۃ قالت سمعت امرأۃ
تسال عایشۃ عن امرأۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک الایام ثم لتدع الصلاۃ
فیہن او بقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عایشہ سے
پوچہا جس عورت کا خون بگڑ جاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا ہم

تم اُسکو حکم کیا اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اُسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اُسکا درست
تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چہوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے
اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے **عن** عائیشۃ قالت ان ام حبیبۃ بنت جحش ختنۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و تحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ
رہا سات برس تک آپ نے فرمایا یہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ **کہا** ابو داود نے
دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر
اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا
البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چہوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہ وہم ہے اُن سے
انتہی مختصراً **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان دم الحیضۃ فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الاخر
فتوضای وصلی فانما ھو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیاہ
ہوتا ہے تو نماز چہوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک
رگ سے آتا ہے **کہا** ابو داود نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے
اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اونہون نے عروہ
سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے **کہا** ابو داود نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت
کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحرانی فلا تصلی واذا رات الطہر ولو ساعۃ فلتغتسل وتصلی
یعنی جب خون دیکہے نہایت سُرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہے
تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چہپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ
اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے **کہا** ابو داود نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت
کیا اُنہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑہے اور سمی وغیرہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے ۔ کہا ابوداود نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب حایضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑہ جاوے تو وہ نماز پڑہے کہا تیمی نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑہے تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اونہون نے کہا عورتین اسکو خوب جانتی ہین عن حمنة بنت جحش قالت کنت استحاض حیضة کثیرة شدیدة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم استفتیه واخبره فوجدته فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول الله انی امرأة استحاض حیضة کثیرة شدیدة فما تری فیها قد منعتنی الصلوٰة والصوم فقال انعت لك الکرسف فانه یذهب الدم قالت هو اکثر من ذلك قال فاتخذی ثوبا فقالت هو اکثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سامرك بامرین ایهما فعلت اجزأ عنك من الاخر وان قویت علیهما فانت اعلم فقال لها انما هذه رکضة من رکضات الشیطان فتحیضی ستة ایام او سبعة ایام فی علم الله ثم اغتسلی حتی اذا رایت انك قد طهرت واستنقأت فصلی ثلاثا وعشرین لیلة او اربعا وعشرین لیلة وایامها وصومی فان ذلك یجزئك وکذالك فافعلی کل شهر کما تحیض النساء وکما یطهرن میقات حیضهن وطهرهن وان قویت علی ان تؤخری الظهر وتعجلی العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلاتین الظهر والعصر وتؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان قدرت علی ذلك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذا اعجب الامرین الی **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تہا تو آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون مین اُن سے اور خبر دون مین انکو تو آنحضرت مجھکو میری بہن کے گھر مین ملے جنکا نام زینب بنت جحش تہا پھر مینے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہین مجھے تو اُس نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکھا کر وہ خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھا کر

حمنہ نے کہا اس سے بہی کچہہ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین تجہہ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور
جو دونون کر سکے تو تجہے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی
لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب شیطان تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور
ضرر پہنچاتا ہے **ت** تو چہہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف**
شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہون گی یا اُنکو شک ہوگیا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹہرا دئے اکثر عورتون کی عادت چہہ سات دن ہوتی ہے بلاد
عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہے جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے
اور شمالی غربی مین چہہ سات روز کی اس سے کم وبیش بھی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تو سمجہے
مین پاک اور صاف ہوگئی تو تئیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پاے یا چاند اونتیس کا ہو)
یا چوبیس رات دن (اگر عادت چہہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑہ اور روزے رکہہ تجہے
کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجہہ سے
ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کرکے دونو نمازین پڑہ لے ظہر اور عصر اور دیر
کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پہر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پہر غسل کر فجر کے واسطے
اور روزہ رکہہ اور اگر تجہے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ مجہے بہت
پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف
امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرکے پہر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو
ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے
کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک
ہوتے وقت غسل کرلے پہر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بہی یہہ آسان ہے کہ ایک
وضو سے ظہر اور عصر پڑہ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے
ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمرو
بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجہے بہت پسند ہے
نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **باب** ما روی ان المستحاضة تغتسل لکل صلوٰة
مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحت
عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ذلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولكن هذا عرق
فاغتسلی وصلی قالت عایشة فكانت تغتسل فی مركن فی حجرة اختها زینب بنت جحش
حتی تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک
استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچہا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہی
ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑہا کر حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے
کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتے
دوسری روایت مین ہے قالت عایشة فكانت تغتسل لكل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ
غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا
ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا
انکو حکم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استحیضت سبع سنین فامرها رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لكل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنیکا
وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لئے **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استحیضت فی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها بالغسل لكل صلوة وساق الحدیث **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔
کہا ابوداود نے روایت کیا اسکو ابو الولید طیالسی نے پر مین نے اُن سے نہین سُنا اونہون نے
سلیمان بن کثیر سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا
استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا غسل کر ہر نماز کیواسطے اور
بیان کیا حدیث کو۔ کہا ابوداود نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُس مین ہے
کہ وضو کر واسطے ہر نماز کے مگر یہہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ابی سلمة ان امرأة

ثم راق الدم وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلي واخبرني ان ام بكر اخبرته ان عايشة قالت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المراة ترى ما يريبها بعد الطهر انما هي وقال
انما هو عرق او قال عروق **ترجمه** يحيى بن كثير سے روايت ہے اُنہون نے سُنا ابو سلمہ سے
اُنہون نے کہا خبر دی مجھکو زينب بنت ابی سلمہ نے کہ ايک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن
بن عوف کے نکاح مين تہين تو رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے اُنکو ہر ايک نماز کے لئے غسل
کرنے کا اور غسل کرکے نماز پڑہنے کا حکم ديا يحيی بن ابی کثير نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ نے کہا
خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عايشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا اُس عورت
کو جب وہ شک مين پڑے بعد طہر کے (يعنی حيض کے ايام گذر جانيکے بعد پہر جو خون آوے)
وہ ايک رگ ہے يا رگين ہين۔ **کہا** ابو داوٗد نے ابن عقيل کے حديث مين دو امر (جنمين رسول
اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے اختيار ديا تہا) يہہ تہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہين
تو جمع کرلے جيسے قاسم نے اپنی حديث مين ذکر کيا ہے اور يہ قول مروی ہے سعيد ابن جبير
سے اونہون نے حضرت علی اور ابن عباس سے روايت کيا **باب** من قال تجمع بين
الصلوتين وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ايک غسل سے **عن** عايشة
قالت استحيضت امراة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر و
تؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ **ترجمه** حضرت عايشہ سے روايت ہے ايک
عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم کے زمانہ مين اُسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
پڑہے اور ظہر کی نماز مين دير کرے اور دونون نمازون کے لئے ايک غسل کرلے اور دير کرے
مغرب مين اور جلدی کرے عشا مين اور دونون کے لئے ايک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
ايک غسل کرے شعبہ نے کہا مينے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کيا يہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم سے روايت
کرتے ہو اونہون نے کہا مين رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم سے نہين نقل کرتا **ف** يعنی مين يہہ نہين کہتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے ايسا حکم کيا تہا مگر آپ کے زمانہ مين اُس عورت کو ايسا حکم ہوا
تہا ايک نسخہ مين يہ ہے کہ مين تجھے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم کی حديث سناتا ہون **عن**

لا احدثك الخ

عایشة قالت ان سھلة بنت سھیل استحیضت فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان تغتسل عند کل صلاۃ فلما جھدھا ذالک امرھا ان تجمع بین الظھر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا ہر نماز کے واسطے جب یہ ان پر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے اور مغرب عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمة بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ھذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رأت صفرة فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فیما بین ذالک **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوگیا ہے اتنی مدت سے اوس نے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر ہے ایک نہالی مین بیٹھ جاوے جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکے درمیان مین وضو کرتی رہے **کہا** ابوداؤد نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طھر الی طھر یعنی مستحاضہ حیض سے پاک ہو تو غسل کرے پھر جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کرلیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضة تدع الصلاۃ ایام اقرائھا ثم تغتسل وتصلی والوضوء عند کل صلوۃ **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کیا کرے ہر نماز کے واسطے **کہا** ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکھے اور نماز پڑھے **عن** عایشة قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر خبرھا وقال ثم اغتسلی ثم توضئ لکل صلاۃ وصلی **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پھر ان کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل
کر پھر وضو کیا کر ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑھا کر **عن** عایشۃ فی المستحاضۃ تغتسل یعنی مرۃ واحدۃ
ثم توضا الی ایام اقرائھا **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل
کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشۃ مثلہ
ترجمہ حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ کہا ابوداؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور
یہ حدیثین عایشہ رض کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے
اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب
موقوف ہین اُسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل
کرنا بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بھی غسل معروف ہے انتہی مختصراً **باب** من قال
المستحاضۃ تغتسل من ظہر الی ظہر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ
مین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید
بن المسیب یسألہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من ظہر الی ظہر وتوضاء لکل صلوۃ
فان غلبھا الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن
المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر
تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ کہا
ابوداؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک
اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے اُنہون نے ایک عورت سے اونہون نے قمیر
سے اُنہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر۔ یہی مذہب
ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجھتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث
یون ہوگی غسل کرے ایک طہر سے دوسری طہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم
ہوگیا مسور بن عبد الملک نے من طہر الی طہر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اُسکو من ظہر الی
ظہر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرۃ ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل
کیا کرے **عن** علی قال المستحاضۃ اذا انقضی حیضھا اغتسلت کل یوم واتخذت صوفۃ
فیھا سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل
کیا کرے۔ اور ایک کپڑا گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے کیونکہ

یہہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہے خون نکلنے کا نرم کر دیگا **باب** من قال
تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال
القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل فتصلی ثم
تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اونہون نے
کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑہے پہر غسل کرے ایام مین **باب**
من قال توضأ لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمۃ بنت
ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض
فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضی وصلی
ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا
جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفا روایت کیا ہے۔
باب من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
نہین مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** عکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت
جحش استحیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائہا ثم تغتسل
وتصلی فان رات شیئا من ذلک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت
جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرنیکا پہر غسل
کر کر نماز پڑہنے کا اگر کوئی حدث دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری
علی المستحاضۃ وضوء اعند کل صلاۃ الا ان یصیبہا حدث غیر الدم فتوضأ **ترجمہ**
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدث
ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داود نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
یہہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر
عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکھے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ
سے روایت ہے اس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو
حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچھ نہ سمجہتے تہے **ف** یعنی حیض مین شمار نہ کرتے تہے **باب** المستحاضۃ

یغشاها زوجها مستحاضہ سے اسکا خاوند جماع کر سکتا ہے عن عکرمة قال کانت ام حبیبة
تستحاض فکان زوجها یغشاها ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تھین اور خاوند
اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے عن حمنة بنت جحش انها کانت مستحاضة وکان زوجها
یجامعها ترجمہ حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ؞ ؞

باب ما جاء فی وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان

عن ام سلمة قالت کانت النفساء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم تقعد بعد
نفاسها اربعین یوما او اربعین لیلة وکنا نطلی علی وجوهنا الورس یعنی من الکلف ترجمہ
ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس
دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھین اور ہم اپنے مونہہ پہ ورس (ایک گھاس ہے
خوشبودار) ملا کرتے تھے چھائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہ سے) عن
مسة الازدیة قالت حججت فدخلت علی ام سلمة فقلت یا ام المومنین ان سمرة بن
جندب یامر النساء تقضین صلاة الحیض فقالت لا تقضین کانت المرأة من نساء
النبی صلی الله علیه وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلة لا یامرها النبی صلی الله علیه وسلم
بقضاء صلاة النفاس ترجمہ مسة الازدیہ سے روایت ہے مینے حج کیا تو ام سلمہ رض پاس گئی اور
مینے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رض حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کے نمازون کو قضا کرنیکا
ام سلمہ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین کوئی عورت بیٹھتی تھی نفاس مین
چالیس راتون تک آپ اسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تھے

باب الاغتسال من الحیض حیض کا
خون کیونکر دہووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے

عن امیة بنت ابی الصلت عن امراة من
بنی غفار قد سماها لی قالت اردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی حقیبة رحله قالت
فوالله لنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبة رحله فاذا بها دم
منی وکانت اول حیضة حضتها قالت فتقبضت الی الناقة واستحییت فلما رای رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما بی ورای الدم قال لعلک نفست قلت نعم قال فاصلحی من نفسک
ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیه ملحا ثم اغسلی ما اصاب الحقیبة من الدم ثم عودی
لمرکبک قالت فلما فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر رضخ لنا من الفیء قالت وکانت
لا تطهر من حیضة الا جعلت فی طهورها ملحا واوصت به ان یجعل فی غسلها حین ماتت

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہی انہون نے ایک عورت سی سُنا بنی غفار مین سے
(نام اُنکا لیلی تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہی اپنے پیچہے
اونٹ پر چڑہا لیا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اُسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچہے پالان کے آخر
مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہہ جاوے **ف** پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت
جب اُونٹ آپنے بہٹایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض
تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا
اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجہے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلی
(یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون
بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو
ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین
نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عایشة
قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل
احدانا اذا طہرت من الحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضأ ثم تغتسل رأسہا وتدلکہ
حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا
قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عایشة فعرفت الذی یکنی عنہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت لہا تتبعین بہا آثار الدم **ترجمہ** اسما بنت شکل انصاریہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل
کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اُسکو ملے یہانتک کہ
پانی بالون کے جڑہون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر
(فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اُونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے
اُسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون
اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
(یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) **عن** عایشة انہا ذکرت
نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا قالت دخلت امرأة منہن علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابو عوانۃ یقول فرصۃ وکان ابو الاحوص یقول قرصۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر **ف** سارے جہان کی عورتون پر انہون نے دین کی بات مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل پوچہے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتلائے **ت** ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پہر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسدد نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے قرصہ یعنی تہوڑا سا ٹکڑا **عن** عایشۃ ان اسماء سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ قالت کیف اتطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری بہا واستتری بثوب وزاد وسالتہ عن الغسل من الجنابۃ فقال تاخذین ماءک فتطہرین احسن الطہور وابلغہ ثم تصبین علی راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شوءون راسک ثم تفیضین علیک الماء قال وقالت عایشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعہن الحیاء ان یسالن عن الدین و یتفقہن فیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ اسما بنت شکل نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک لگا ہو لے وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور ایک کپڑا اوڑہانپ لے اِس روایت مین اتنا زیادہ ہے مینے آپ سے پوچہا غسل جنابت کو آپ نے فرمایا پانی لے اور اچہی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچہا وضو کر) پہر سر پر پانی ڈال پہر بالون کو مل یہانتک کہ مانگون مین پہنچ جاوے پہر اپنے بدن پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچہی عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجہنے اور پوچہنے مین شرم نہ کرتین تہین

باب التیمم

تیمم کا بیان **عن** عایشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر واناسا معہ فی طلب قلادۃ اضلتہا عایشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فانزلت آیۃ التیمم زاد ابن نفیل فقال لہا اسید بن حضیر یرحمک اللہ مانزل بک امر تکرہینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولک فیہ فرجا **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو انکے ساتہہ بہیجا ہار ڈہونڈہنے کو جو حضرت عایشہ سے گم کر دی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز

پڑہی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابہی تک اُتری نہین تہی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص نہ وضو کر سکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ت** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تم پر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم برا جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اُسمین بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انہم تمسحوا وہم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالصعید لصلوۃ الفجر فضربوا باکفہم الصعید ثم مسحوا وجوہہم مسحۃ واحدۃ
ثم عادوا فضربوا باکفہم الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیہم کلہا الی المناکب والآباط من
بطون ایدیہم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتہیلیون کو مارا مٹی پر اور موہنہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتہون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتہیلیون سے **ف** شاید یہہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے فقام
المسلمون فضربوا باکفہم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوہ مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتہیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتہون کا کہنیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومعہ عایشۃ فانقطع
عقد لہا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدہا ذلک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس
ماء فتغیظ علیہا ابوبکر وقال حبست الناس ولیس معہم ماء فانزل اللہ تعالی علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم رخصۃ التطہر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا
بایدیہم الی الارض ثم رفعوا ایدیہم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بہا وجوہہم وایدیہم
الی المناکب ومن بطون ایدیہم الی الآباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینہ
کے درمیان بعضون نے اُسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتہ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جو ظفار عقیق کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر) گر پڑی اُسکی تلاش نے لوگون

کو روک رکھا یہان تک کہ روشنی ہوگئی اور اُن سے ساتھہ پانی نہ تھا ابوبکر صدیق رضہ حضرت عائشہ
پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے لوگون کو روک رکھا ہے اور اُن کے ساتھہ پانی نہین ہے اُسوقت
اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکی آیتین اوتارین مسلمان کہڑے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اُنہون نے اپنی ہاتھون کو زمین پر مارا پہر ہاتھہ اُٹہا لیے مٹی نہ اُٹہائی
اور موہنہ پر پہیرا اور ہاتھون پر مونڈہون تک اور ہتہیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن یحیی
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈہون تک مسح کرین انہون نے
اپنی رای سے ایسا کیا) ایک روایت مین دو بار ہاتھہ مارنا بہی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
کنت جالسا بین عبد اللہ و ابی موسیٰ فقال ابو موسی یا ابا عبد الرحمن ارایت لو ان رجلا اجنب
فلم یجد الماء شہرا اما کان یتیمم فقال لا و ان لم یجد الماء شہرا فقال ابو موسی فکیف
تصنعون بہذہ الآیۃ التی فی سورۃ المائدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال
عبد اللہ لو رخص لہم فی ھذا لاوشکوا اذا برد علیہم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ
ابو موسیٰ و انما کرھتم ھذا لہذا قال نعم فقال لہ ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ
الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تصنع
ھکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضہا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ و یمینہ علی شمالہ علی الکفین
ثم مسح وجہہ فقال لہ عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضہ کے ابو موسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن
(کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پہر تم کیا
کرتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو
یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پہر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پہر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹہنڈا ہو
تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسی نے کہا تو اس لئے تمنے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف**
اصل یہ ہے کہ عمر رضہ کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

تہے عبداللہ بن مسعود بہی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تہے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تہے بلکہ بوس وکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تہا اور احادیث بہی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے۔ ت ابو موسے نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سُنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے جب آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا اس طرح کرنا پہر آپ نے مارا ہاتہ زمین پر مارا اور مٹی پہونک دی پہر بائین ہاتہ کو داہنے ہاتہ پر مارا اور داہنی کو بائین پر دونون پہونچون پر پہر مسح کیا منہ کا ف یعنی ایک ہاتہ زمین پر مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتہ کی ہتیلی سے بہی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پہر اونہی ہاتہون کو موہنہ پر پہیر لیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم مین ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونون پہونچون کا اور موہنہ کا مسح کرلے کہنیون تک مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہین ہے ت عبداللہ نے کہا کیا تم نہین دیکہتے حضرت عمر نے اس باب مین عمار کے قول پر قناعت نہ کی ف اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجہتے تہے اور عبداللہ بن مسعود بہی ایسا ہی کہتے تہے لیکن اور جمہور صحابہ نے اُسکو جایز رکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہو سکتی اسیواسطے جمہور علماء نے تیمم جنب کے لئے جایز رکہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبہی بڑے بڑے عالم اور مجتہدون پر بعضی ادنی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہہ مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نکون بالمکان الشھر او الشھرین فقال عمر اما انا فلم اکن اصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا و انت فی الابل فاصابتنا جنابۃ فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول ھکذا وضرب بیدہ الی الارض ثم نفخھما ثم مسح بھما وجھہ و یدیہ الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لم اذکرہ ابدا فقال عمر کلا واللہ لنولینک من ذلک ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کبہی ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑہتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم اونٹون
مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین
پر مارنے پہر انکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرے اور دونون ہاتہون پر آدہی ہاتہہ تلک حضرت عمر
نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اس حدیث کو کبہی
بیان نہ کرون عمر نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اُسکو تجہی پر ڈالین گے **عن** عمار بن یاسر
فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیك هکذا ثم ضرب بیدیه الارض ثم ضرب
احداهما علی الاخری ثم مسح وجهه والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین
ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ
پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون
ہاتہون پر آدہی بانہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایک ہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بهذه القصة
فقال انما کان یکفیك وضرب النبی صلی الله علیه وسلم بیده الی الارض ثم نفخ فیها ومسح
بها وجهه وکفیه شك سلمة قال لا ادری فیه الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت
مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو
پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت
مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبة باسناده بهذا الحدیث قال ثم نفخ فیها
ومسح بها وجهه وکفیه الی المرفقین او الذراعین قال شعبة کان سلمة یقول الکفین و
الوجه والذراعین فقال له منصور ذات یوم انظر ما تقول فانه لا یذکر الذراعین غیرك
ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مار کر پہونکا اور مونہہ پر
مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا باہنون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون
پر اور مونہہ پر اور باہنون پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی
باہنون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی هذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی الله علیه
وسلم انما کان یکفیك ان تضرب بیدیك الی الارض فتمسح بهما وجهك وکفیك وساق
الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون
ہاتہہ مارنا زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین پر

مارے اور انکو پہونچا تک **عن** عمار بن یاسر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی
بضربة واحدة للوجه والکفین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم دیا ایک بار ہاتھ مارنیکا مونہہ اور پہونچوں کے لیے **ف** اہل حدیث
کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ دو ضربیں
لگاوے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونو ہاتھوں پر کہنیوں تک مگر روایات
ان کے ضعیف ہیں **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین **ترجمہ**
عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا دونوں کہنیوں تک اسکی اسناد مجہول ہے قتادہ سے
اسمین تدلیس کے ہے

باب التیمم فی الحضر

حضر میں تیمم کرنیکا بیان **عن** عمیر
مولی ابن عباس انه سمعه یقول قبلت انا و عبد اللہ بن یسار مولی میمونة زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجهیم بن الحرث بن الصمة الانصاری فقال ابو الجهیم اقبل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیه السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجهه ویدیه ثم رد علیه السلام **ترجمہ** عمیر سے جو مولی
ہیں عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے میں اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تھے حضرت میمونہ ام المومنین
کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل
(ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک
تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتھوں پر پھر سلام کا جواب دیا۔
عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجته فکان من حدیثه
یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکة من السکک وقد خرج من
غائط او بول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب بیدیه
علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال
انه لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ
بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اُسدن عبد اللہ بن عباس
یہہ حدیث بیان کرتے تھے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ میں اور آپ پاخانہ
یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ میں
غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونو ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پھر مارے دوسری بار

اور مسح کیا دونون ہاتہون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا تجہہ کو کہ مین طاہر نہ تہا - کہا ابو داؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سُنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابو داؤد نے کہا اور کسی نے محمد ثابت کی متابعت نہین کی اور دو بار مارنا نقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے **عن** ابن عمر قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بیر جمل فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الحائط ثم مسح وجہہ ویدیہ ثم رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ ہو کر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہان تک کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتہون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس شخص کو **باب** الجنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہی جب پانی نہ ملے **عن** ابی ذر قال اجتمعت غُنَیمۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر ابدُ فیہا فبدوت الی الربذۃ فکانت تصیبنی الجنابۃ فامکث الخمس والست فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر فسکت فقال ثکلتک امک ابا ذر لامک الویل فدعا بجاریۃ سوداء فجاءت بعس فیہ ماء فسترتنی بثوب واستترت بالراحلۃ واغتسلت فکانی القیت عنی جبلا فقال الصعید الطیب وضوء المسلم ولو الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک فان ذلک خیر وقال مسدد غنیمۃ من الصدقۃ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابو ذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجہے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چہہ چہہ روز یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابو ذر مین چپ ہورہا آپ نے فرمایا کہودے تجہہ کو مان تیری اور خرابی ہو تیری **ف** یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس کے وقت کہا کرتے ہین اِس سے بد دعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر **ف** پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا گویا پہاڑ میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اُسکو اپنے بدن پر لگالے یہہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین
سے ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی
فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینة فامرلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذود
وبغنم فقال لی اشرب من البانها قال واشك فی ابوالها هذا قول حماد فقال ابوذر فکنت
اعزب عن الماء ومعی اهلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر طهور فاتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم بنصف النهار وهو فی رهط من اصحابه وهو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم هلکت
یارسول الله قال وما اهلکك قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اهلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر
طهور فامرلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بماء فجاءت به جاریة سوداء بعس یتخضخض
ما هو بملآن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یا اباذر ان الصعید الطیب طهور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسه
جلدك **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تہا روایت ہی (وہ ابوالمہلب جرمی ہے)
مین مسلمان ہوا مجھے دین کے کامون کے سیکہنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا اونہون نے
کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجھے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودہ پینے کا حماد نے کہا مجھ شک سے شاید یہ بھی کہا
اُن کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتہ میرے گہر کے
لوگ بہی تہے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا اور آپ چند صحابہ کے ساتہ بیٹھے تہے مسجد کے سایہ مین آپنے
فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور
تہا میرے ساتہ میری بی بی بہی تہی مجھے نہانیکی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے
آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا
پیالہ بہرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پہر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے
ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن
پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اُسمین پیشاب
پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت
کیا ہے **باب** اذا خاف الجنب البرد اپنے جسم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے

نماز پڑہ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت في ليلة باردة في غزوة ذات
السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت ثم صليت باصحابي الصبح فذكروا
ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا عمرو صليت باصحابك وانت جنب فاخبرته
بالذي منعني من الاغتسال وقلت اني سمعت الله يقول ولا تقتلوا انفسكم ان الله
كان بكم رحيما فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيئا **ترجمہ** عمرو
بن العاص سے روایت ہے مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل
مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤنگا مین نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑہائی
اپنے ساتھہ والون کی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھہ سے فرمایا
اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہائی تو نے اپنی لوگون کی مین نے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مین نے
کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہنسنے لگے اور کچھہ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا
غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کر لے نماز قضا نہ کیے دوسری
روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلى بهم اپنے چڈے دہوئے
اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا **باب** المجروح يتيمم زخمی تیمم
کر سکتا ہے **عن** جابر قال خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه في راسه ثم احتلم فسال اصحابه
فقال هل تجدون لي رخصة في التيمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل
فمات فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا
سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر او يعصب شك
موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم
سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اس کا سر پہوٹ گیا پہر اسکو احتلام ہوا اس نے لوگون
سے پوچہا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب
تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان
کیا آپ نے فرمایا ناحق ان لوگون نے اوسکو قتل کیا اللہ ان کو قتل کرے جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تہا
تو پوچہ لیتا تہا کیونکہ نہ جاننے کا علاج پوچہنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کر لینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑہ
باندہ کر اس پر مسح کرنا اور باقی سارا بدن دہو ڈالنا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی نہانے کے ساتہہ

بدن کا دہونا ہی ضرور ہوا عن عبد الله بن عباس قال اصاب رجلا جرح فی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم
ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلك رسول الله صلعم فقال قتلوہ قتلہم الله الم یکن شفاء العی السؤال
ترجمہ عبد الله بن عباس سے روایت ہی ایک شخص زخمی ہوگیا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو احتلام ہوا
لوگون نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو اُسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
مار ڈالا اُسکو مارے انکو الله کیا نہ جاننے کا علاج پوچہنا نہین ہے ف یعنی اُن لوگون کو جنہون نے
خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہکر حکم دینا تہا بے سمجہے پوچہے فتوی دیدیا اور ایک
شخص کا خون ہوگیا باب المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے
نماز پڑہ لیوے پہر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے عن ابی سعید الخدری قال خرج
رجلان فی سفر فحضرت الصلوٰۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا
الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوٰۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول الله صلی الله
علیہ وسلم فذکرا ذلك فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتك صلوتك وقال للذی
توضأ واعاد لك الاجر مرتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا
وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونون نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے
وضو کیا اور نماز پہر پڑہی دوسرے نے پہر نہ پڑہی بعد اُسکے دونون رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس
آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اُس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا
اور تیری پہلی نماز کافی تہی اور جس شخص نے وضو کرکے پہر پڑہی تہی اُس سے فرمایا تجہے دوہرا ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پہر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابو داؤد
نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے اُن کا
نام نہین لیا بلکہ اُسکو مرسلاً روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے باب فی الغسل للجمعۃ جمعہ
کے غسل کا بیان عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ھو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل
فقال عمر اتحبسون عن الصلوٰۃ فقال الرجل ما ھو الا ان سمعت النداء فتوضأت فقال
عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے دن
اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رُک گئے وہ شخص بولے
مین نے کچہ دیر نہین کی مگر اتنی ہے کہ اذان سنکر مینے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ نقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تمنے سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اُسے نہانا لازم ہے۔ کہا ابو داؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو یعنی پھر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا۔ ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے پاس ہو تو لگاوے پھر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پھاندے (یعنی جہان جگہہ ملے وہان ٹھیر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکھا ہے اُسقدر نماز پڑھے اور چپ رہے جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اِس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین ف یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی لم

یرکب دنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها ترجمہ
اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہی سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص
نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلادے آپ بھی
نہاوے) پھر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزون کا اور شب بیداری کا عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال من اغتسل یوم الجمعة ومس من طیب امراته ان کان لها ولبس من صالح ثیابه ثم لم
یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظة کانت کفارة لما بینهما ومن لغا وتخطی رقاب الناس
کانت له ظهرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے
پھر لوگون کی گردنین نہ پہاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہ
کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پہاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیو اسطے
تیسرے پچھنے لگاکر چوتھے میت کو نہلاکر عن علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن هذا القول
غسل واغتسل قال غسل راسه وجسده ترجمہ علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچھا
اوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل و اغتسل اسکے کیا معنے ہین اُنہون نے کہا دہووے
اپنے سر کو اور بدن کو سعید نے بھی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے
ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة
فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة
الرابعة فکانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملئکة
یستمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرة سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے نہاتا ہے

سے کے لئے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا پاک صاف کرکے اور ہر جگہہ پانی پہنچایا پہر دوپہر ڈہلتی اول وقت
مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے ایک گائی قربانی
کی اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہڑی مین آیا تو اُس نے
جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب
امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سُننے کو دروازہ چہوڑکر مسجد مین آجاتی ہین
ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پہ لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے
اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین
جتنا جلد آوینگے اُتنا بہت ثواب پاوینگے **باب** الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة جمعہ کے
دن نہ نہانیکی اجازت **عن** عایشة قالت کان الناس مهان انفسهم فیروحون الی الجمعة بهیئتهم
فقیل لهم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لئے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر تہا
عن عکرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا
قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب سأخبرکم کیف
بدأ الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب
السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك
الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم
تلك الریح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دهنه
وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
بعض الذی کان یوذی بعضهم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کچہہ لوگ عراق کے رہنے
والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین
تمکو بتاتا ہون کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کمبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹہون پر بوجہہ
لادتے تہے مسجد بہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین
ایک کو دوسرے کی وجہہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا ای لوگو

جب دن ہوا کرے یعنی جمعہ کا تو نہایا کرے اور اچھی سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کرے ابن عباس نے کہا پھر اللہ نے لوگون کو مالدار کر دیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت بھی نہ رہی یعنی غلام لونڈیون ہی کام لینے لگے) اور مسجد بھی کشادہ ہوگئی اور وہ جو پسینے کی بو سی ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اسواسطے اب غسل مین اختیار ہے مگر غسل کرنا اولی ہے لیکن واجب نہین ہے **عن سمرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضا فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا دن جمعہ کے (ترمذی) لوا سنے رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے واللہ ولی التوفیق

تم الجزء الثانی ویتلوه الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قیس ابن عاصم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارید الاسلام فامرنی ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثیم ابن کلیب عن ابیہ عن جدہ انہ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الق عنک شعر الکفر یقول احلق قال واخبرنی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لآخر معہ الق عنک شعر الکفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُس نے اپنے دادا سے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداؤد کے اور کسی نے اِس سے روایت نہین کی اور ابوداؤد نے بہی یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تہا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر

باب المراۃ تغسل ثوبہا الذی تلبسہ فی حیضہا عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دہووے یا نہ دہووے **عن** معاذۃ قالت سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن الحائض یصیب ثوبہا الدم قالت تغسلہ فان لم یذہب اثرہ فلتغیرہ بشیء من صفرۃ قالت ولقد کنت احیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث حیض جمیعا لا اغسل لی ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مینے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حائضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے اُنہون نے کہا اُسکو دہو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تہوڑی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو مین تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دہوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بہرتا تہا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دہونا ضرور نہین صرف اِس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تہا کیونکہ حائضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاہد قال قالت عائشۃ ما کان لاحدنا الا ثوب واحد تحیض فیہ

ضعیف ہے اِس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا
اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سُنا اُنہون نے محمد بن سیرین
سے اِس حدیث کو پوچھا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تہا معلوم نہین
جس سے سنا تہا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة فی ذلك عورتون کے کپڑون پر
نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی وعلیه مرط وعلی بعض ازواجه
منه وهی حائض وهو یصلی وهو علیه **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہکر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف**
یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ انہین سے آپ اوڑہے ہوے نماز پڑہتے
تہے **عن** عایشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبه وانا حائض
وعلی مرط وعلیه بعضه **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی
تہی کچہہ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے **عن**
همام بن الحارث انه کان عند عایشة فاحتلم فابصرته جاریة لعایشة وهو یغسل اثر الجنابة من
ثوبه او یغسل ثوبه فاخبرت عایشة فقالت لقد رأیتنی وانا افرکه من ثوب رسول الله صلی الله علیه
وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عایشہ رض پاس تھی انکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ
کی اُنکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تو نے
مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی
تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا
کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہیے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہی جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
قول ہے **عن** عایشة قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیصلی فیه
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی
تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة تقول انها کانت تغسل المنی من ثوب
رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ثم اری فیه بقعة او بقعا **ترجمہ** حضرت عایشہ کہتی ہین مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ
کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کر دے تو کیا کرنا

چاہیے عن ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ ترجمہ ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابھی کھانا نہین کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اُسکو اپنی گود مین بٹھایا اُس نے آپ کے کپڑون پہ پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور دہویا نہین ف یہ حدیث اور اسکے سوائی بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دہونا پڑے صرف پانی چھڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہیے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دہوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دہونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتے ہین عن لبابۃ بنت الحارث قالت کان حسین بن علی رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر ترجمہ لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھے ہوے تھے اُنہون نے آپ پر پیشاب کر دیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے مین دہو ڈالون آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دہونا چاہیے اور لڑکے کے موت سے پانی چھڑک دینا کافی ہے عن ابی السمح قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی قفاک فاولیہ قفائی فاسترہ بہ فاتی بحسن او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فجئت اغسلہ فقال یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام ترجمہ ابو السمح (انکا نام ایاد ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ موڑ کر کھڑا ہو جا مین پیٹ موڑ کر کھڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا مین دہونے کے لئے آیا آپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دہونا چاہیے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داود نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین عن علی رض قال یغسل بول الجاریۃ وینضح بول الغلام ما لم یطعم ترجمہ حضرت علی رض نے کہا لڑکی کا پیشاب دہویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دہونا ضرور نہین) پانی اسپر چھڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کھانا نہ کھاوے دوسری روایت مین مالم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہ حکم جب تک ہے کہ دونون کھانا نہ کھاتے ہون جب کھانا کھانے لگین تو دونون کا پیشاب دہونا

ضرور ہے **عن** الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب علی بول الغلام ما لم یطعم فاذا طعم
غسلته وکانت تغسل بول الجاریة **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی مان سے انہون نے دیکھا
حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تہین جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے
لگتا تو اسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتین **باب** الارض یصیبها البول زمین پر پیشاب
پڑجاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** ابی هریرة ان اعرابیا دخل المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس
فصلی قال ابن عبدة رکعتین ثم قال اللهم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبی صلی الله علیه
وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیة المسجد فاسرع الناس الیه فنهاهم النبی
صلی الله علیه وسلم وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین صبوا علیه سجلا من ماء او قال ذنوبا
من ماء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی[1] مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ہوئے تہے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجہہ پر اور کسی پر ہمارے ساتہ
رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب
کو شامل تھی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیون سے) تھوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے
اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا
(اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہہ گندی
ہوئی یا پیشاب رُکنے سے اُسکو کچھ عارضہ ہو جاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بہیجے گئے کہ آسانی کرو لوگو
پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** صحیحین کی روایت مین
ہے آپ نے اُسکو پہر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے
واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین **ف** دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا
وہان کی مٹی اٹہا کر پہینکدو اور اُسجگہہ پانی بہا دو مگر یہہ روایت مرسل ہے عبد اللہ بن معقل نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا **باب** فی طهور الارض اذا یبست زمین سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے
عن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا
وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے
آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر
اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد مین

[1] جنگلی گنوار ۱۲

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل پلو مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد
لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف انہا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
انی امراۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یطھرہ ما بعدہ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلو
بہت لنبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اُس پلید جگہہ کے
آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اس حدیث سے
بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراۃ من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان
لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدھا طریق ھی اطیب منہا قالت
قلت بلی قال فھذہ بھذہ **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اُس سے
آگے پھر کوئی پاک راستہ ہی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا بس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اُس راستے
مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل
جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
وطیٔ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی
مین کسی قسم کے نجاست بھر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پہنکر نماز پڑہنا درست
ہے یہی مذہب ہے علما محققین کا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال اذا وطیٔ
الاذی بخفیہ فطھورھما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بھر جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی ایسا
ہی روایت ہی **باب** الاعادۃ من النجاسۃ یکون فی الثوب نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑہنے
کا بیان **عن** ام جحدر العامریۃ انہا سالت عائشۃ عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلی الغداۃ ثم جلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذہ لمعۃ من دم
فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلیہا فبعث بہا الی مصرورۃ فی ید الغلام فقال اغسلی

هذا او اجفيها ثم ارسلی بها الی فدعوت بقصعتی فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلی الله عليه وسلم بنصف النهار وهی عليه **ترجمہ** ام محمد عامریہ نے پوچھا حضرت عایشہ سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہی اپنا کپڑا اوڑہی ہوئے تہی اور اوپر سے ایک کمبل ڈال لیا تہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کمل کو اوڑہکر چلیگئے اور صبح کی نماز پڑہی پہر آپ بیٹہے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اُسکے آس پاس مٹہی سے پکڑ کے غلام کے ہاتہہ مین دیکر اُسی طرح میرے پاس بہیجا اور کہا اسکو دہوکر سکہا کر میرے پاس بہیجدو بینے پانی کا کونڈہ منگا کر اسکو دہویا پہر سکہلایا بعد اُسکے آپ کو بہجوادیا پہر آپ دوپہر کو تشریف لائے وُہی کمل اوڑہے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عایشہ کہرمین تہین انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے نماز تو آپ کے پیچہے پڑہی ہوگی پہر نماز لوٹانے کا حکم بتانا ضرور تہا بعضون نے کہا شاید اونہون نے اُسدن نماز آپ کے ساتہہ نہ پڑہی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تہی اُس سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے بے خبری مین نماز پڑہ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق يصيب الثوب تہوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی نضرة قال بزق رسول الله صلی الله عليه وسلم فی ثوبه وحك بعضه ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تہوکا اور اُسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے اونہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطهارة تمام ہوئی کتاب طہارت کی ٭

بسم الله الرحمن الرحيم

اول کتاب الصلوة نماز کی کتاب شروع ہوئی

عن طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الی رسول الله صلی الله عليه وسلم من اهل نجد ثاير الراس يسمع دوی صوته ولا يفقه ما يقول حتی دنا فاذا هو يسال عن الاسلام فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم خمس صلوات فی اليوم والليلة قال هل علی غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلی الله عليه وسلم صيام شهر رمضان قال هل علی غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلی الله

علیہ السلام الصدقۃ قال فھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید
علی ھذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ روایت
ھی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھی پر بات سمجھ مین نہین آتی تھی یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نے پوچھا اسکے سوا اور کچھہ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہی اکثر علمائی محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو رمضان کے روزی بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئے روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہی سنت ہی **ت** راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھہ موڑ کر چلا اور کہنے لگا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتا ہی تو مراد پائی قسم میرے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
ف خطابی نے کہا شاید یہہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کہاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور رہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شئے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضی لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھہ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے مین یہہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہوسکتی ہی جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہائی البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نے سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتہہ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہوگئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون

کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرائیل علیہ السلام عند
البیت مرتین فصلی بی الظھر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظھر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

الی ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک و
الوقت ما بین هذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی
میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دوبار **ف** تو آپ نے نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑھی یا ایکبار عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت مین گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہین ہی **ت** تو نماز پڑھی ظہر کی جب آفتاب
ڈہل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوسکا اوس کے برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہی **ت** اور نماز پڑھی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کھولتا
ہی اور نماز پڑھی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی آگئی **ت** اور نماز پڑھی فجر کی جب روزہ
دار کو کھانا پینا حرام ہوجاتا ہی (یعنی صبح صادق نکلتی ہے) پھر دوسری روز نماز پڑھی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر
ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہوگیا سایہ اصلی سمیت **ت** اور نماز پڑھی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو اتنا
ہوا اور نماز پڑھی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہی اور نماز پڑھی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھی فجر کی روشنی مین پھر میری
طرف متوجہ ہوئے (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی وقت ہی تیری پہلے پیغمبرونکا اور نماز کا وقت ان دونوں
وقتون کے درمیان مین ہی **ف** ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سب نمازون کو اول وقت پڑھا دوسری روز آخر وقت
اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہو جاوے **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر
العصر شیئا فقال له عروة بن الزبیر اما ان جبرئیل علیه السلام قد اخبر محمدا صلی الله علیه وسلم بوقت الصلوٰة
فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبرئیل صلی الله علیه وسلم فاخبرنی بوقت الصلوٰة فصلیت معه
ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات فرایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی الظهر حین تزول الشمس وربما اخرها حین یشتد الحر ورایته یصلی العصر والشمس مرتفعة
بیضاء قبل ان تدخلها الصفرة فینصرف الرجل من الصلوٰة فیاتی ذا الحلیفة قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرها حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرة بغلس
ثم صلی مرة اخری فاسفر بها ثم کانت صلاته بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہون نے عصر کی نماز مین دیر کی عروہ
بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نے
کہا سمجھکر کہو **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہہ ہوا اس روایت مین کیونکہ عروہ نے اسکو بلا سند بیان کیا یا یہہ شبہہ ہوا کہ
کہین روایت ضعیف نہو یا یہہ شبہہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط شب معراج مین بتلائے

حضرت جبرئیل کا نو دیعہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام تبلیغ مین جناب رسالتمآب سے کم تھی اسواسطے عروہ نے پھر اس روایت کو سند کی ساتہہ بیان کرنا شروع کیا **ت**
عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے مین نے ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے حضرت جبرئیل اوترے اور اونہون نے مجہے نماز کا وقت بتلایا مین نے اونکے ساتہہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھ
نماز پڑہی پھر اونکے ساتہہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتہہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتہہ نماز پڑہی اونگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نمازون کا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے ظہر کے نماز پڑھی آفتاب ڈہلتے ہی اور کبھی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتے
اور مین نے دیکہا آپ کو عصر کے نماز پڑہتے ہوئی اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئی تہے آدمی عصر کی نماز سے آپ
کے ساتہہ فارغ ہوکر ذوالحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے **ف** حالانکہ ذوالحلیفہ دو فرسخ ہے مدینے سے یعنی چہہ میل **ت**
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتے ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنارون مین آسمان کے سیاہی جاتی اور کبھی عشا مین دیر کرتے
لوگون کے جمع ہونے کے لیے اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑھی مگر بعد اسکے آپ ہمیشہ اندہیری مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نے کبھی روشنی مین نہین پڑہی **ف** ایک بار آپ نے روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے پھر ہمیشہ
افضل وقت مین پڑہا کیے

عن ابی موسی ان سائلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجہ صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من الی جنبہ ثم امر بلالا فاقام
الظہر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النہار وہو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ
وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر
وانصرف فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او
قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ
الوقت فیما بین ہذین **ترجمہ** ابی موسے سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (نماز کے وقتونکا) پوچہا آپ نے
جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوسکا مونہہ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنے پہلو مین جو شخص ہوتا اوسکو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہ کہنے والے نے کہا کیا دوپہر ہوگئے اور آپ خوب جانتے تہے (یعنی آفتاب ڈہلتے ہی نماز ظہر کے شروع کی یہان
تک کہ بعض لوگون کو شبہہ رہا دوپہر ہونیکا وہ پوچہنے لگے) پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تہا
پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑہے بعد فراغت کے ہم کہنے لگے کیا آفتاب نکل آیا (آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کے پڑہی تہی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب زرد ہوگیا

یا شام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا تہائی رات کو پڑہی پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کی اوقات
پوچہتا تھا وقت ان دونو کے بیچ مین ہے **ف** ایک روز آپنے سب نمازین اول وقت پڑہین دوسرے روز سب آخر وقت پڑہین تا
لوگون کو نماز کیوقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو جاوی - یہہ تعلیم کیواسطے تہا پھر کبھی آپنے فجر روشنی مین نہین پڑہے نہ ظہر کی
تاخیر کی اسقدر نہ عصر کی نہ مغرب کی **کہا** ابو داؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہون نے جابر سے انہون نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مغرب مین ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑہی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی
روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انه قال وقت الظهر ما لم یحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم یسقط ثور الشفق و
وقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہو اور مغرب کا وقت جبتک
ہے کہ شفق کی روشنی نہ جاوے اور عشا کا وقت نصف شب تک ہے اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے **باب**
وقت صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتوں کا بیان اور کیونکر
آپ پڑہتے تہے **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس مین مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے
جن وقتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تہے اور اون وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہے **عن** محمد بن عمرو
بن الحسن قال سالنا جابرا عن وقت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظهر بالهاجرة والعصر و
الشمس حیة والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن سے
روایت ہے ہم نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہون نے کہا ظہر کی
نماز دوپہر ڈہلے پڑہتے تھے اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتے کہ آفتاب مین جان ہوتی تہے (یعنے اوسکی تیزی اور حرارت باقی
ہوتی تہی) اور مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتے تو جلدی پڑہتے تہے اور جب
کم ہوتے تہے تو دیر مین پڑہتے تہے اور صبح کو اندہیری مین پڑہتے تہے **عن** ابی برزة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الظهر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا لیذهب الی اقصی المدینة ویرجع والشمس حیة ونسیت المغرب
وکان لا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکره النوم قبلها والحدیث بعدها
وکان یصلی الصبح وما یعرف احدنا جلیسه الذی کان یعرفه وکان یقرء فیها من الستین الی المائة **ترجمہ** ابی برزہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تہے عصر کی اوس وقت کہ ہم مین کا
کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہو کر آ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا مین مغرب کو اور عشا کی دیر
کرنے مین آپکو باک نہ تہا تہائی رات تک کبھی آدہی رات تک اور برا جانتے تہے آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف** شرح السنہ مین ہے

کہ اکثر علمائی مکروہ رکھتی ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی اور عبد اللہ بن عمر سویا کرتی تھی عشا سی
پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین نوومی نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو سونے
مین مضایقہ نہین **ف** اور باتین کرنیکو عشا کے بعد **ف** یعنی دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بھی ایک قسم کی موت ہی
تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے ۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتی ہین اور بعضون نی رخصت دی ہی خصوصاً گھر والون یا مہمان
کی ساتھ باتین کرنیکے واسطے **ف** اور آپ نماز پڑھتے تھے صبح کے ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتھی کو نہ پہچانتا جسکو خوب
پہچانتا ہے **ف** اندہیری کے وجہ سے **ف** اور فجر کے نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتی **باب**

وقت صلوة الظھر نماز ظہر کا وقت **عن** جابر بن عبد الله قال کنت اصلی الظھر مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم
فاخذ قبضة من الحصا لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدة الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہی مین نماز پڑھتا تھا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور ایک مٹھی کنکریان اوٹھا لیتا وہ ٹھنڈی ہو جاتین میری
مٹھی مین جب سجدہ کرتا تو اونکو پیشانی کے تلے رکھ لیتا اون پر سجدہ کرتا بسبب گرمی کے وجہ سی **عن** عبد الله بن مسعود قال
کانت قدر صلوة رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام و فی الشتاء خمسة اقدام
الی سبعة اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین
تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطابی نے کہا یہہ امر مختلف ہی باعتبار اختلاف
اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسی حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین
اون مین بھی حکم چل سکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکھنو وغیرہ اون مین
اس سے زیادہ سائے پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سی کم مین
یہ وقت آ جاویگا ۔ حاصل یہہ کہ کمی اور قصر سائے کا اوسی قدر ہوگا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہوگا اور جتنا مائل ہوگا
سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لنبا ہوگا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقة الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے
وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بھی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈھل گیا ۔ بھرحال اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑھتی تھی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے
کبھی آدھی مثل پر پڑھتی تھی کبھی اس سے زیادہ **عن** ابی ذر یقول کنا مع النبی صلی الله علیہ وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن
الظھر فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد مرتین او ثلاثا حتی رأینا فیء التلول ثم قال ان شدة الحر من فیح
جھنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی
موذن نے چاہا کہ ظہر کے اذان کہے آپ نی فرمایا ٹھنڈک ہونے دی پھر اوسنے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پھر آپ نی فرمایا ٹھنڈک ہونی دو
اسیطرح دو بار یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلون کا سایہ ہم نے دیکھا پھر آپ نی فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بھاپ سی ہوتی ہی جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑہو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑہو کیونکہ گرمی کے شدت جہنم کے وبال سے ہی ف بعضون نی اسکو معنی حقیقی اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت مین صحیحین کے ہے جہنم کی آگ نی شکایت کی پروردگار سے میری بعض جز بعض کو کہا گئے (شدت سی گرمی کی اور گہبت سے) پروردگار نے اوسکو اجازت دی دو سانس کے ایک جاڑی مین ایک گرمی مین جاڑی مین سانس اندر لیتی ہے اور گرمی مین باہر لیتی ہو۔ بعضون نی کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہی یعنے دنیا کی گرمی بھی جہنم کا ایک نمونہ ہے ایسے وقت مین نماز پڑہنی سی آنے والون کو تکلیف ہوتی ہی اور نماز مین خشوع نہین ہوتا۔ ان حدیثون سی یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ گرمی کی شدت مین ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے وسکی تعجیل سے مگر یہ نہین نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑہے اس لیے کہ حدیث سی مقصود یہی کہ بہ نسبت دوپہر کی کچہہ ٹھنڈک ہو جاوی اور جب آفتاب زیادہ ڈہل جاتا ہی تو دوپہر کی نسبت کچہہ خنکی ہو جاتی ہی یہ غرض نہین کہ بالکل ٹھنڈک ہو جاوی وہ تو شام تک بھی نہین ہوتی البتہ آدہی رات کی بعد ہو جاتی ہی عن جابر بن سمرۃ ان بلالا کان یؤذن الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سی روایت ہی بلال رضہ اذان دیا کرتی تہی ظہر کے جب آفتاب ڈہل جاتا

باب

وقت العصر نماز عصر کا وقت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ حیۃ ویذہب الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے نماز ایسی وقت پڑہتی تہی کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تہا اور آدمی نماز عصر کی پڑہ کر عوالی کو جاتا وہان پہونچ جاتا (صحیحین) اور آفتاب بلند رہتا عن الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثۃ قال واحسبہ قال او اربعۃ ترجمہ زہری نے کہا عوالی مدینہ سی دو میل یا تین میل ہین راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا ف عوالی اون قریون کو کہتی ہین جو مدینہ کے بلندی پر واقع ہین صحیحین مین ہی کہ وہ مدینے سی چار میل پر مین یا ننددسکی مجمع البحار مین ہی کہ عوالی مین قریب سے قریب جو قریہ ہی وہ چار میل پر اور دوری دور نجد کیطرف آٹھ میل پر عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتہا قبل ان تظہر ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی عصر کے اور دہوپ حجرہ مین ہوتی دیوارون پر چڑہنی سی پہلے ف اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑہنا ثابت ہوتا ہی عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ ترجمہ علی بن شیبان سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینی مین آئی آپ دیر کرتی تہے عصر پڑہنی مین جبتک آفتاب سفید اور صاف رہتا ف یہانتک دیر کرنی مین کچہہ قباحت نہین ہے عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملا اللہ بیوتہم وقبورہم نارا ترجمہ حضرت علی رضہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خندق کی روز فرمایا روک دیا ہمکو انہون نے (کافرون نی) صلوۃ الوسطی سی عصر کی نماز سے بہر دیوی اللہ اونکی گہرون کو اور قبرون کو جہنم

کی اگ ہی **ف** جنگ خندق مین آپ نی مدینہ منورہ کے گرد خندق کہودی تھی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تھے اور کفار اوسکی پرے تھے بسبب شدت اوسکے آپکی کئی نمازین قضا ہوگئین ظہر عصر مغرب پھر آپ نی اون سب کو عشا کیوقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کھڑے ہو

اللہ کیواسطے چپ چاپ یا خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوۃ الوسطی بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہی۔ اکثر کی نزدیک عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کی نزدیک فجر کی نماز مراد ہی اور بعضون کے نزدیک مغرب کی اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کی غرض وہ مجمل رہی اسواسطی کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطی سمجھین اور خوب اوسکی حفاظت کرین

عن ابی یونس مولی عائشۃ انہ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الآیۃ فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فلما بلغتہا آذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین ثم قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی یونس مولی حضرت عائشہ کی کہتی ہین مجھی حضرت عائشہ نی ایک کلام اللہ لکھنیکا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچے حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی تو مجھے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سے کہا انہون نی کہا یون لکھ حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پھر حضرت عائشہ نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی

عن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلاۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلاتین وبعدہا صلاتین **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تھے اور یہہ نماز سب لوگون پر نمازون سے زیادہ سخت تھی اوس وقت یہ آیت اوتری حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی (تو صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ٹھہری) زید نی کہا یہہ وسطی اسواسطی ہی کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکی بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسرے مغرب

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر کے ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سے پہلی اوسنے پالیا عصر کی نماز کو اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالیوی آفتاب نکلنے سے پہلی تو اوسنے پالیا فجر کی نماز کو **ف** یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا سمجھی جاوینگی نہ قضا۔ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پھر مغرب کا وقت شروع ہوتا ہی مگر بعد آفتاب کے زرد ہوجانیکی پڑہنا مکروہ ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوی سفید اور صاف اور بلند رہی۔ ابوحنیفہ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سی اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہی وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکہی جاوی اسواسطی حنفیہ کو اس باب مین اپنی امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل

کرنا چاہیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا على انس بن مالك بعد الظهر فقام يصلي العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا
تعجيل الصلوة او ذكرها فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافقين تلك صلوة المنافقين تلك
صلوة المنافقين يجلس احدهم حتى اذا اصفرت الشمس وكانت بين قرني شيطان او على قرني الشيطان قام فنقر اربعا
لا يذكر الله فيها الا قليلا **ترجمہ** علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے گئے انس بن مالکؓ پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنی تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہونے
لگے اور شیطان کی دونو چوٹیوں کے بیچ میں آجاوے یا اوسکی چوٹیوں پر ہو **ف** خطابی نے کہا علما نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے
بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کیوقت اور طلوع کیوقت اپنا سر آفتاب پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی
وہ اس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکی تابعین ہیں
جو آفتاب کو پوجتے ہیں **ت** اوس وقت کھڑا ہوا اور چار ٹکریں لگالیوے یا چار ٹھونگیں دیوے **ف** جیسے پرندہ ٹھونگیں دیتے
لگاتا ہے بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھہرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے **ت**
اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی **ف** جلدی کی وجہ اور بے عقلی سے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی رہے **ف** یعنی آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے **ت** گویا اوسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا
مال لٹ گیا **ف** یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے
میں بھی اوس سے بچے ابوداؤد نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے **باب**
وقت المغرب مغرب کا وقت **عن** انس بن مالك قال كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم نرمي فيرى احدنا موضع نبله
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہمکو تیر گرنے
کی جگہ دکھلائی دیتی تھی **عن** سلمة بن الاكوع كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے مغرب کی آفتاب ڈوبتے ہی جب ڈوب جاتا اوپر کا کنارہ اوسکا **عن** مرثد بن عبد الله قال لما قدم علينا
ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلوة يا عقبة فقال شغلنا قال اما سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتي بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب الى ان تشتبك النجوم **ترجمہ** مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابوایوب ہمارے
پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر اون دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابوایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے اے عقبہ عقبہ نے
کہا ہمکو کام ہو گیا ابوایوبؓ نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

رہیگی یا اصلی جاوے پڑہنی جبتک مغرب پڑھ نہ لیوین گے نماز پیشک آنی تک **باب** وقت العشاء الآخرة عشا کی نماز
کا وقت **عن** النعمان بن بشير قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الآخرة كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں خوب جانتا ہوں عشا کی نماز
کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئے اسکو پڑہتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے **ف**
یعنے نو بجے کے وقت تخمیناً **عن** عبد الله بن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة
العشاء فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل او بعده فلا ندري اشيء شغله ام غير ذلك فقال حين خرج انتظرون
هذه الصلوة لولا ان تثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة **ترجمہ** عبد الله
بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہوئے عشا کی نماز کیواسطے آپ نکلے تہائی
رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہیں آپ کسی کام میں مشغول تھے یا یونہیں دیر کی جب آپ نکلے تو آپ نے فرمایا تم انتظار کرتے ہو اس
نماز کا اگر میری امت پر گران نہ گزرتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑہا کرتا پھر آپ نے حکم کیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی نماز کے
عن معاذ بن جبل يقول ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتاخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج و
القائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه
الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز میں آپ نے دیر کی یہانتک کہ کسی نے سمجھا آپ نکلینگے اور کسی نے کہا آپ پڑھ چکے ہم اسی خیال
میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگوں نے جیسا کہہ رہے تھے آپ سے بھی کہا آپ نے فرمایا دیر کر کے پڑہو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے
فضیلت دیے گئے سب امتوں پر کسی امت نے تمہارے پہلے اس نماز کو نہیں پڑہا **عن** ابي سعيد الخدري قال صلينا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا
فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف
وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے نماز عشا کی پڑہنا چاہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے یہانتک کہ آدہی رات کے قریب گذری بعد اوسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھے
رہو ہم وہیں بیٹھے رہے تب آپنے فرمایا لوگوں نے (یعنے اور بندوں نے خدا کے سوا اس امت کے) نماز پڑہ لی اور اپنی سونے کی جگہوں میں
سو رہے اور تم نماز ہی میں ہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتے ہوگے اور اگر مجھے ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں
اس نماز میں دیر کرتا آدہی رات تک **باب** وقت الصبح فجر کا وقت **عن** عائشة انها قالت ان كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے فجر کی نماز بعد اوسکے عورتیں نماز سے فارغ ہوکر لپٹی تھیں چادریں لپیٹے اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں تھیں

اندھیری سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندھیری مین پڑھا کرتے تھے اول وقت **عن** رافع
بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم واعظم للاجر **ترجمہ** رافع بن خدیج
سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی مین نماز پڑھو فجر کی) اوس مین زیادہ ثواب ہے **ف**
جو لوگ فجر کی نماز روشنی مین پڑھنا بہتر جانتے ہین وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین دوسری روایت مین اسفروا بالفجر تیسری مین
ہے نوروا بالفجر معنے ایک ہین یعنی روشن کرو فجر کو - بعضون نے اس حدیث کے یہہ معنی کیے ہین کہ قرات لنبی پڑھو نماز فجر مین یہانتک کہ روشنی
ہوجاوے - بعضون نے لکھا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہہ ہے کہ صبح صادق کیوقت نماز پڑھو فجر کے اس مین زیادہ اجر ہے اس صورت مین یہہ
حدیث دلیل ہوگی اون لوگون کے جو تاریکی مین پڑھنا بہتر جانتے ہین

باب المحافظة علی الصلوات

نماز کی محافظة کا بیان **عن** عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادة بن الصامت کذب ابو محمد اشہد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضهن اللہ تعالی من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن
واتم رکوعهن وخشوعهن کان له علی اللہ عهد ان یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی اللہ عهد ان شاء غفر له و
ان شاء عذبه **ترجمہ** عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہین نام اونکا مسعود بن زید ہے یا مسعود
بن اوس یا قیس بن عبابہ) یہہ بات عبادہ بن الصامت رض کو پہونچی انہون نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہون مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو فرض کیا اللہ عز وجل نے جو شخص اچھی طرح ان کے واسطے وضو کریگا اور وقت
پہ ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑھیگا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ
کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہین ہے چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے **عن** ام فروة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال الصلوة فی اول وقتها **ترجمہ** ام فروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون سا عمل
افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑھنا **عن** فضالة بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ
علی الصلوات الخمس قال قلت ان هذه ساعات لی فیها اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلته اجزا عنی فقال حافظ علی
العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها **ترجمہ** فضالہ بن عبید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا مجکو تو یہہ بھی سکھایا محافظت کر پانچون نمازون پر مین نے کہا ان وقتون مین مجکو بہت
کام ہوتے ہین تو ایک ایسی بات بتلائیے جب مین اوسکو کرون کافی ہوجاوے آپ نے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان مین عصرین مروج
نہ تھا مین نے پوچھا عصرین کیا ہے آپ نے فرمایا دو نمازین ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) **عن**
ابی بکر بن عمارة بن رویبة عن ابیه قال ساله رجل من اهل البصرة فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعته
منه ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعته اذنای ووعاه قلبی فقال الرجل وانا سمعته صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچھا تم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہی اُنھون نے کہا مین نے آپ سے سنا فرماتی تہی کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز
پڑہا کرے آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اوس شخص نے کہا تم نے سنا ہے تین بار اُنھون نے کہا ہر بار ہان مین نے
سنا میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے اوسکو یاد رکھا پھر وہ شخص بولا مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
بھی فرماتی تھی **عن** ابی قتادة بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل انی فرضت علی امتك
خمس صلوات وعهدت عندی عهدا انه من جاء یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته الجنة ومن لم یحافظ علیهن
فلا عهد له عندی **ترجمہ** ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مین
نے تیری امت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہے جو شخص انکے محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت
مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا مین عہد نہین کرتا **ف** یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابو الدرداء کی حدیث
کے بعد ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکی حاشیہ پر کسی نے لکھدی ہی اور اکثر نسخون مین ابو داؤد کی یہہ حدیث اور
ابو الدرداء کی حدیث جو آگے آتی ہے پائی جاتی مگر جن نسخون مین یہہ حدیثین مین وہ باب المحافظة علی الصلوات مین ہین نہ باب اذا
اخر الامام الصلوة عن الوقت جو آگے آتا ہی نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثون کو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلطی ہی **عن**
ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات الخمس
علی وضوئهن ورکوعهن وسجودهن ومواقیتهن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیه سبیلا واعطی الزکوة
طیبة بها نفسه وادی الامانة قالوا یا ابا الدرداء وما اداء الامانة قال الغسل من الجنابة **ترجمہ** ابو الدرداء سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتھ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کرے
پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے اور زکوة
دیوے خوشی سے اور ادا کرے امانت کو لوگون نے کہا یا ابو الدرداء امانت داری کرنے سے کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے **باب**
اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت جب امام نماز مین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیك امراء یمیتون الصلوة او قال یؤخرون الصلوة قلت یا رسول اللہ
فما تامرنی قال الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصله فانها لك نافلة **ترجمہ** ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا ای ابا ذر تو کیا کریگا جب تیرے اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے یا نماز
کو مار ڈالینگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہین (اوس وقت مین) آپ نے فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑہ لیجیو پھر اگر
اونکے ساتھہ بھی پڑہ لیگا تو وہ تیرے لیے نفل ہو جاوے گے **ف** ایسا وقت کی فضیلت بھی ہاتھہ سے نہ جاوے گی اور جماعت کا ثواب بھی ملجاویگا
ظاہر حدیث عام ہی ہر نماز کیواسطے خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہے ظہر اور عشا سے اور فجر کے بعد اور عصر کے بعد

نفل پڑہنا درست نہین رکہا اور مغرب کو مکرر پڑہنے سے وہ جفت ہوجاویگی جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیث لا صلوۃ بعد الفجر حتی تطلع
الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اوس سے یہہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑہنا چاہیے نہ وہی نماز واسطے فضیلت حاصل
کرنی وفضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہہ ہے کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہوچکی ہون اور یہان کامل طور سے ادا نہین
ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہوگئی تہی یہہ بہی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسی ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز مین کچہہ بہول جاوے اور پہر
اوسکا اعادہ کرے یہہ بالاتفاق درست ہے اور مغرب جفت نہین ہوسکتے کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہہ نفل نفل فرض سے مل نہین
سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتین کیونکر ہوسکتی ہین جواب یہہ ہے کہ اوس مین کچہہ استبعاد نہین ہے وتر نفل ہے محققین علما کے نزدیک
اور اوسکی تین رکعتین اور پانچ رکعتین ہوسکتی ہین بلکہ ایک رکعت بہی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہین اون کے دلیل
مضبوط نہین ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے یہہ تحقیق ہے ہمارے مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سینہ بسینہ
چلی آتے ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الینا قال فسمعت تکبیرہ مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیہ محبتی فما فارقته حتی دفنته بالشام میتا ثم نظرت
الی افقه الناس بعدہ فاتیت ابن مسعود فلزمته حتی مات فقال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت
علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتها قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ
لمیقاتها ولیجعل صلوتک معهم سبحة **ترجمہ** عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس معاذ بن جبل یمن مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے مین نے فجر کی نماز مین اونکی تکبیر سنی ایک آدمی تہے موٹے آواز والے مجکو اون سے محبت ہوگئی
مینے اونکو نہ چہوڑا جیتے دم تک یہانتک کہ مین نے اونکو شام مین دفن کیا بعد اون کے مین نے سوچا اب سب لوگون مین زیادہ
فقہ جاننے والا کون ہے تو مین عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور اونکو نہ چہوڑا یہانتک کہ وہ مرگئے انہون نے مجہہ سے کہا رسول اللہ صلعم
نے مجہسے فرمایا تم کیا کروگے جب تیر ایسے امیر ہون گے جو نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑہین گے مین نے کہا جب ایسا زمانہ میرے اوپر آوے تو مجہے
آپ کیا حکم فرماتے ہین آپ نے فرمایا نماز پڑہ اپنے وقت مین اور اون کے ساتہہ بہی نفل سمجہہ کر پڑہ لیا کر عن عبادة بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها ستکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلوۃ لوقتها
حتی یذهب وقتها فصلوا الصلوۃ لوقتها فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معهم قال نعم ان شئت وقال سفیان
ان ادرکتها معهم اصلی معهم قال نعم ان شئت **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد تمہارے اوپر ایسے امیر ہون گے جو وقت پر نماز پڑہنے سے اونکو اونکے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گزر جاویگا تو تم وقت پر نماز
پڑہ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اونکے ساتہہ نماز پڑہون آپ نے فرمایا ہان پڑہ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت مین
ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نماز کو اونکے ساتہہ پاؤن تو اون کے ساتہہ پڑہ لون آپ نے فرمایا ہان پڑہ لے عن قبیصة
بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوۃ فهی لکم وهی علیهم فصلوا

معهم ما صلوا القبلة **ترجمہ** قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسے امیر ہونگے جو نماز دیر میں پڑہیں گے وہ نماز تمہاری لیے فائدہ ہوگے (کیونکہ تم اپنے نماز اول وقت پڑھ چکے ہوگے اب اونکے ساتھہ پڑہنی میں دوہرا ثواب ہوگا) اور اون پر وبال ہوگے اون کے ساتھہ نماز پڑہا کرنا جبتک وہ قبلے کے طرف نماز پڑہیں **باب** فیمن نام عن صلوٰۃ او نسیها جو شخص سو جاوے نماز سے یا بہول جاوے اوسکو توکیا کرے **عن ابی هریرة** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قفل من غزوة خیبر فسار لیلة حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناه وهو مستند الی راحلته فلم یستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابه حتی ضربتهم الشمس فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اولهم استیقاظا ففزع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول الله فاقتادوا رواحلهم شیئا ثم توضأ النبی صلی الله علیه وسلم وامر بلالا فاقام لهم الصلوٰة وصلی بهم الصبح فلما قضی الصلوٰة قال من نسی الصلوٰة فلیصلها اذا ذکرها فان الله تعالی قال اقم الصلوٰة لذکری قال یونس وکان ابن شهاب یقرأها کذلک قال احمد قال عنبسة یعنی عن یونس فی هذا الحدیث للذکری قال احمد الکری النعاس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلے جب سب کو نیند آنے لگی تو آپ اوتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات کا خیال رکہنا بلال کے بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے نہ اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دہوپ پڑنے لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اٹھے اور گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ کر کہا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک کہا آپ کے جان کو **ف** یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سلا رکہا اور غافل کر دیا مجھ بھی اوسی نے سلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھپر بھی غلبہ کیا **ت** فدا ہوں میرا باپ اور ماں آپ پر اے رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک آپنے اونٹوں کو وہاں سے لیکر چلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہے پھر نماز پڑہائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا جو شخص بہول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے اوسکو جب یاد آوے اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوے تمہکو ابن شہاب یوں ہی پڑہتے تھے اس آیت کو یعنے بجای لذکری کے للذکری پڑہتے تہے۔ مشہور قرات میں یوں ہے لذکری یعنے قائم کرو نماز کو میری یاد کیواسطے **عن ابی هریرة** فی هذا الخبر قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحولوا عن مکانکم الذی اصابتکم فیه الغفلة قال فامر بلالا فاذن واقام وصلی **ترجمہ** ابے ہریرہ سے روایت ہے اسی حدیث میں یہہ ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جگہہ سے چلنے کو فرمایا جہاں یہہ غفلت ہوئی تہی پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی آپنے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبد الرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے کسی نے اذان کا ذکر نہیں کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے **عن ابی قتادة** ان النبی صلی الله علیه وسلم کان

فی سفر له فمال النبی صلی الله علیه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راکب هذان راکبان هؤلاء ثلثة حتی صرنا سبعة فقال احفظوا علینا صلوتنا یعنی صلوة الفجر فضرب علی اذانهم فما ایقظهم الا حر الشمس فقاموا فساروا هنیة ثم نزلوا فتوضؤا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضهم لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظة فاذا سهی احدکم عن صلوة فلیصلها حین یذکرها ومن الغد للوقت

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھی آپ ایکطرف کو مائل ہوئی مین بھی اوسی طرف چلا آپ نی فرمایا دیکھ مین نے کہا یہہ ایک سوار ہی یہہ دو مین یہہ تین مین یہانتک کہ ہم سات آدمی ہوگئی آپ نے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکی کان بند ہوگئی (یعنی سو رہے) کسی چیز نی اونکو نہ جگایا مگر آفتاب کے تیزی نی پھر اوٹھی اور تھوڑی دیر چلی بعد اوسکی اوتری اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتوں کو سب نے پڑھا پھر فرض پڑھی اور سوار ہوئی اب ایک دوسری سی کہنی لگا ہم نے وضو کیا نماز مین آپ نے فرمایا سونی مین کچھہ قصور نہین قصور یہی ہی کہ جاگتا ہو اور نہ پڑھے جب تم مین سی کوئی نماز کو بھول جاوی تو جسوقت یاد کری اوسکو پڑھ لیوی اور دوسری دن بھی اپنی وقت پر پڑھی **ف** یعنی پھر دوسری دن احتیاطاً وقت پر ہی اوسکو پڑھ لیوی اسکی وجوب کا کوئی قائل نہین ہوا یا مطلب یہ ہی کہ دوسری دن خیال رکھی ایسا نہو کہ پھر قضا ہو جاوی یا قضا کرنیکی عادت ہو جاوی

عن ابی قتادة الانصاری فارس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم جیش الامراء بهذه القصة قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلین لصلاتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم رویدا رویدا حتی اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان منکم یرکع رکعتی الفجر فلیرکعهما فقام من کان یرکعهما ومن لم یکن یرکعهما فرکعهما ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینادی بالصلوة فنودی بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نکن فی شیء من امور الدنیا یشغلنا عن صلاتنا ولکن ارواحنا کانت بید الله عز وجل فارسلها انی شاء فمن ادرک منکم صلوة الغداة من غد صالحا فلیقض معها مثلها

ترجمہ ابی قتادہ انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابو قتادہ نی کہا ہمکو کسی چیز نی ہوشیار نہین کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھی گھبرائی ہوئی نماز کے واسطی آپ نے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہو گیا آپ نے فرمایا جو شخص تم مین سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتی تھی وہ اونہین ادا کرین تو سب لوگ کھڑی ہوگئی جو پڑھا کرتے تھی اور جو نہین پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اوسکی آپنی حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپ کھڑی ہوئی اور نماز پڑھائی جب فارغ ہوئی نماز سی آپ نی فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہین اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام مین نہین پھنسی تھی جس نے ہمکو نماز سی باز رکھا لیکن روحین ہماری اللہ جل جلالہ کی ہاتھ مین تھین جب اوس نے چاہا چھوڑا تو جو شخص تم مین سے کل صبح کے نماز اچھی وقت پر پاوی وہ کل کے نماز کی ساتھہ ایک اور نماز دوسری پڑھ لیوی

عن ابی قتادة فی هذا الخبر قال فقال ان الله قبض ارواحکم حیث شاء وردها حیث شاء قم فاذن بالصلوة فقاموا فتطهروا حتی اذا ارتفعت الشمس قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس

ترجمہ ابو قتادہ سے اسی حدیث مین مروی ہی اللہ جل جلالہ

نی روک رکہا تمہاری روحون کو جسطرح چاہا اور چہوڑا جب چاہا کہڑا ہوا در اذان دی نماز کے تو سب لوگ قضا سے ہوئے اور وضو کیا جب آفتاب
بلند ہوگیا آپ ہی کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی دوسری روایت مین ہے آپ نے وضو
کیا جب آفتاب بلند ہوگیا اور نماز پڑہی **عن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی
الیقظة ان تؤخر صلوة حتی یدخل وقت اخری **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے مین
کچہہ قصور نہین ہے بلکہ قصور جاگنے مین ہے کہ نماز مین دیر کرے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے **عن** انس بن مالک ان النبی
صلی الله علیہ وسلم قال من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بہول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوے اسکو پڑہ لیوے سوا اسکے اور کچہہ کفارہ اسکا نہین **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پر پہر اوسکو پڑہنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله
علیہ وسلم کان فی مسیر له فناموا عن صلوة الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم امر مؤذنا
فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سفر مین تہے لوگ سو رہے فجر کے نماز کو نہ اوٹہے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پہر تہوڑی دور چلے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوگیا
بعد اوسکے آپنے مؤذن کو حکم دیا اوسنے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین سنت کی پڑہین پہر اوسنے تکبیر کہی آپ نے فجر کی نماز
پڑہی **عن** عمرو بن امیة الضمری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بعض اسفاره فنام عن الصبح حتی طلعت
الشمس فاستیقظ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال تنحوا عن هذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضئوا و
صلوا رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم صلوة الصبح **ترجمہ** عمرو بن امیہ الضمری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے کسی سفر مین آپ سو گئے فجر کے نماز کو نہ اوٹہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پہر آپ جاگے
آپ نے فرمایا یہان سے چلدو بعد اوسکے آپنے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پہر سبنے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتین سنت ادا کین پہر
بلال کو حکم دیا انہون نے تکبیر کہی آپنے صبح کی نماز پڑہائے **عن** ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی الله علیہ وسلم
فی هذا الخبر قال فتوضأ یعنی النبی صلی الله علیہ وسلم وضوءا لم یلث منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم
قام النبی صلی الله علیہ وسلم فرکع رکعتین غیر عجل ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلی الفرض وهو غیر عجل
ترجمہ ذی مخبر الحبشی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قصہ مین روایت ہے آپ نے وضو کیا اسقدر پانی سے کہ زمین مین
کیچڑ نہین ہوئے پہر حکم کیا بلال کو اونسے اذان دی بعد اوسکے آپ اوٹہے اور دو رکعتین پڑہین بغیر جلدی کے پہر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ
پہر فرض پڑہے بغیر جلدی کے **ف** یعنی آہستہ آہستہ ٹہر ٹہر کر اطمینان سے پڑہی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے تا اذن
وهو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے **عن** عبد الله بن مسعود قال اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم
زمن الحدیبیة فقال رسول الله صلی الله من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلی الله علیہ

فقال افعلوا کما کنتم تفعلون قال ففعلنا قال فکذالک فافعلوا لمن نام او نسی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے صلح حدیبیہ کے زمانے مین آپنے فرمایا کون ہمکو جگاویگا بلال نے کہا مین پھر سو رہے یہانتک
تک کہ آفتاب نکل آیا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپنے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے (یعنی معمول کے موافق نماز پڑہو)
ہم نے ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپنے جو کوئی سو جایا کرے یا بہول جاوے وہ ایسا ہی کرے

باب فی بناء المسجد مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیہود
والنصاری **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہین ہوا مسجدون کے بلند کرنیکا ابن عباس نے
کہا تم مسجدونکو ایسا آراستہ کروگے جیسا یہود اور نصاری نے کیا ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی
یتباهی الناس فی المساجد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی جبتک لوگ مسجدون پر فخر
نکرینگے **ف** یعنی ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے۔ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدون
کی آرایش کرنا اور نقش کرنا ممنوع ہے۔ بڑی آرایش مسجد کی یہہ ہے کہ وہان پنجوقتہ نماز با اذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا
کرے اور ایسے شخصکو مقرر کرے جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نلیوے **عن** عثمان بن ابی العاص ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجعل مسجد الطائف حیث کان طواغیتهم **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو حکم کیا طائف مین مسجد بنانیکا جہان پر مشرکونکے بت ہوا کرتے تھے **عن** عبد اللہ بن عمر ان المسجد کان علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مبنیا باللبن والجرید قال مجاہد عمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیئا و زاد فیہ عمر وبناہ علی بنائہ
فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللبن والجرید واعاد عمدہ قال مجاہد عمدہ خشبا وغیرہ عثمان فزاد فیہ زیادۃ
کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ المنقوشۃ والقصۃ وجعل عمدہ من حجارۃ منقوشۃ وسقفہ بالساج قال مجاہد وسقفہ
الساج **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کچی اینٹ اور کھجور کی شاخون
سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اوسکے ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابو بکر نے اوس مین کچھ نہ بڑھایا حضرت عمر نے اوس کو
بڑھایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی ویسی ہی رکھے یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخون کی اور اوسکے
ستون نئی لکڑی کے لگائے اور حضرت عثمان نے اوسکو بالکل بدلدیا اور بہت بڑھایا اور اوسکی دیوارین چونے اور پتھرون کی تیار کین
جسمین نقش بنے ہوئے تھے اور اوسکے ستون نقشی پتھرون کے لگائے اور اوسکی چھت ساگوان کی لکڑی کا بنایا **عن** ابن عمر ان المسجد
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت سواریہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جذوع النخل اعلاہ مظلل بجرید النخل ثم انها نخرت
فی خلافۃ ابی بکر فبناها بجذوع النخل وبجرید النخل ثم انها نخرت فی خلافۃ عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتۃ
حتی الآن **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھجور کے لکڑی کی تھی اور چھت
سایہ کر دیا تھا کھجور کے شاخون سے وہ گل گئین ابو بکر رض کی خلافت مین انہون نے اور لکڑیان کھجور کے نئے لگائین اور شاخین بھی نئے

لگائین پھر وہ بھی گل گئین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے مسجد کو بنایا ایٹون سے بنایا اور اب تک قائم ہے • انس بن مالك رضي الله عنهم قال قدم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المدينة فنزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى بني النجار فجاؤا متقلدين سيوفهم فقال انس فكأني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملأ بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب وكان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي حيث ادركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى بني النجار فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله عز وجل قال انس وكان فيه ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه حجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله عليه وآله وسلم معهم وهو يقول + اللهم لا خير الا خير الآخرة + فانصر الانصار والمهاجرة ترجمہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کر کے) تو مدینہ کے بلند جانب مین اترے ایک محلے مین جنکو بنی عمرو بن عوف کہتے تھے وہان چودہ راتین رہے پھر آپ نے کسیکو بنو النجار کے پاس بھیجا وہ آئے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے انس نے کہا گویا مین دیکھہ رہا ہون اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ساتھہ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب کے صحن مین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑہ لیتے تھے اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بھی نماز پڑہ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے بنی النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اونہون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہ لین گے مگر اللہ جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین مین جو چیزین تھین وہ مین تم سے کہی دیتا ہون اوسمین قبرین تھین مشرکون کی اور کئی گہورے تھے اور کچھہ درخت تھے کھجور کے آپ نے حکم کیا مشرکون کی قبرین کہودی گئین (تاکہ اوس مین سے اونکی ہڈیان نکلوا کر پھینک دیے جاوین) اور گہورے صاف کیے گئے اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اسکے دروازے کی چوکھٹ پتھرون سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونکے ساتھہ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھہ نہین

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان
موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین
وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانصر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد
نبوی کی جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تھی اور مشرکون
کی قبرین تھین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو انہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے
تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالیگئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا
اوپر گزرا اگر اس حدیث مین مدد کرکے جگہہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین
کو **باب** اتخاذ المساجد فی الدور گہرون مین مسجد بنانے کا بیان **عن** عائشہ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانیکا گہرون مین (یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے
کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا **عن**
سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا با
لمساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو
لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین
اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا **باب** فی السراج فی المساجد مسجد مین چراغ جلانے کا بیان **عن** میمونۃ
مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ
فصلوا فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ
ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو
آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس مین نماز پڑہو اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے
فرمایا اگر وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجو واوسکی قندیلون مین جلایا جاوے **باب** فی حصی
المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان **عن** ابی الولید قال سالت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا
ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا **ترجمہ** ابی الولید سے روایت ہے مینے ابن عمر سے
پوچہا مسجد کے کنکریون کو انہون نے کہا ایکرات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہوگئی ایک شخص کپڑے

مین کنکریان لا کر زمین پر بچھاتا تھا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عن** ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا اخرج الحصے من المسجد یناشدہ **ترجمہ** ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریون کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے یہ انسان کو جو عقل اور سمجھ رکہتا ہے اتنی بہی اُلفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاۃ لتناشد الذی یخرجھا من المسجد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد مین جھاڑو دینے کا بیان **عن** انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت کے تو نہ دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پہر اوسکو بہلا دے (یعنے دیکھکر بہی نہ پڑھ سکے) **باب** فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اورون نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سُنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہر اوس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے **عن** نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینھی ان یدخل من باب النساء **ترجمہ** نافع رض سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردون کو باب النساء مین ہو کر جانے

(کیونکہ وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا عورتون کے جانے آنے کے واسطے) باب ما یقول الرجل عند دخولہ المسجد یعنی مسجد مین جاتے وقت کیا کہے عن ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم لیقل اللہم افتح لی ابواب رحمتک فاذا خرج فلیقل اللہم انی اسألک من فضلک ترجمہ ابی حمید یا ابی اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو سلام بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر کہے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اے پروردگار کھولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے پھر جب نکلے تو کہے اللہم انی اسئلک من فضلک اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون عن حیوۃ بن شریح قال لقیت عقبۃ بن مسلم فقلت لہ بلغنی انک حدثت عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم ترجمہ حیوۃ بن شریح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا مین نے اون سے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اونہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کے جو بڑا ہے اور ساتھہ اسکے منہہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتھہ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبہ نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھسے بچ گیا تمام دن تک باب ما جاء فی الصلوۃ عند دخول المسجد تحیۃ المسجد کا بیان عن ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین پڑھ لیوے عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ زاد ثم لیقعد بعد ان شاء اولیذہب لحاجتہ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے جب رکعتین پڑھ چکے پھر اگر چاہے بیٹھے چاہے اپنے کام مین چلا جاوے باب فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹھے رہنے کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلعم قال الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی صلی فیہ ما لم یحدث او یقوم اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کے لیے جو تم مین سے بیٹھا رہتا ہے اپنی مصلے مین جہان وہ نماز پڑھتا ہے جب تک بے وضو نہو یا اٹھہ کھڑا ہو فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم

الله علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما کانت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوٰۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تم میں سے وہ شخص نماز ہی میں رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی رہے
اپنے گھر میں نہ جا سکے نماز کے خیال سے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال العبد فی الصلاۃ ما کان
فی مصلاہ ینتظر الصلاۃ تقول الملائکۃ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو
او یضرط ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جبتک اپنے مصلے (نماز کی
جگہہ) میں بیٹھا انتظار کرتا رہے فرشتے کہا کرتے ہیں خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ نہ ہو اور بے وضو نہ ہو یا حدث
نہو لوگوں نے کہا حدث سے کیا مراد ہے کہا پہسکی مارے یا گوز لگاوے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی
المسجد لشیء فہو حظہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں آوے جس کام کے لیے ویسا ہی بدلا پاوےگا
ف یعنی اگر عبادت کو آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا کے کاموں کیواسطے آوے تو وبال ہوگا باب فی کراہیۃ انشاد
الضالۃ فی المسجد مسجد میں گمی ہوئی چیز نہ ڈہونڈہنا چاہیے عن ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا اداہا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لہذا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص سنے کسیکو گمی ہوئی چیز ڈہونڈہتے ہوئے مسجد میں تو کہے خدا
کرے تیری چیز کبہی نہ ملے مسجدیں اسواسطے نہیں بنی ہیں باب فی کراہیۃ البزاق فی المسجد مسجد میں تہوکنے کی کراہت عن
انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التفل فی المسجد خطیئۃ وکفارتہ ان تواریہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تہوکنا خطا ہے اور کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو چہپا دیوے ف جو مسجدیں خام ہوتے
ہیں وہاں تہوکنے میں اندیشہ نہیں تہوک کر اوسکو مٹی میں دبا سکتے ہیں مگر جس مسجد کا صحن پختہ ہو وہاں تہوکنا منع ہوا اپنے کپڑے
یا جوتی میں تہوکا لیوے کیونکہ لوگوں کو تکلیف ہوگی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البزاق فی المسجد خطیئۃ
وکفارتہا دفنہا ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہی ہے اوسکو
دبا دیوے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النخاعۃ فی المسجد فذکر مثلہ ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد میں ڈالنا گناہ ہے اوسکو دبا دینا یہ کفارہ ہے اوس کا عن ابی ہریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل ہذا المسجد فبزق فیہ او تنخم فلیحفر فلیدفنہ فان لم یفعل فلیبزق
فی ثوبہ ثم لیخرج بہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد میں پہر تہوکے یا بلغم حلق
سے تو چاہیے مٹی کرید کر اوسکو دبا دیوے اگر ویسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تہوک کر اوسکو لیکر نکلے عن طارق بن عبد اللہ المحاربی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل الی الصلوٰۃ او اذا صلی احدکم فلا یبزق امامہ ولا عن یمینہ
ولکن عن تلقاء یسارہ ان کان فارغا او تحت قدمہ الیسری ثم لیقل بہ ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھے تو اپنے آگے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف اگر جگہ ہو تو تھوکے
بائیں یا بائیں قدم کے تلے تھوک کر اوسکو مل دیوے عن ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذ رأی نخامة
فی قبلة المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکها قال واحسبه قال فدعا بزعفران فلطخه به وقال ان اللہ تعالی
قبل وجه احدکم اذا صلی فلا یبزق بین یدیه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھ رہے تھے ایک ہی بیکا قبلے کی دیوار میں بلغم لگا ہوا دیکھا **ف** اس حدیث میں قبلہ سے مراد محراب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلعم
کے عہد مبارک میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں محراب بنانیکا دستور نہ تھا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر
بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کیے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں **ت** آپ غصے ہوئے لوگون
پر پھر اوسکو کھرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس میں لتھیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم میں سے
نماز پڑھے (یعنی اوس کے رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسرے روایت میں ہے فان الرحمة تواجهه خطابی) تو اپنے سامنے نہ تھوکے
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یدہ منها فدخل المسجد فرأی نخامة
فی قبلة المسجد فحکها ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال أیسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل القبلة
فانما یستقبل ربه عز وجل والملک عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره وتحت
قدمه فان عجل به امر فلیقل هکذا ووصف لنا ابن عجلان ذلک ان یتفل فی ثوبه ثم یرد بعضه علی بعض
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے شاخونکو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھ میں ایک شاخ
رہتی ایکبار آپ مسجد میں آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کھرچ ڈالا پھر لوگون پاس آئے غصے میں اور فرمایا کیا تمکو اچھا
معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر تھوکنا جب تم میں سے کوئی قبلے کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنے رب عز وجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتے اوسکے داہنی طرف
رہتے ہیں تو نہ تھوکے داہنی طرف اور سامنے قبلے کیطرف بلکہ تھوکے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے
اوسکو یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اوسکو الٹ پلٹ کر ڈالے عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال اتینا جابرا
یعنی ابن عبد اللہ وهو فی مسجده فقال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا هذا وفی یده عرجون ابن طاب
فنظر فرأی فی قبلة المسجد نخامة فاقبل علیها فحتها بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنه ثم قال ان
احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبزق عن یساره
تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هکذا ووضعه علی فیه ثم دلکه ثم قال ارونی عبیرا
فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعله علی رأس
العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة قال جابر فمن هناک جعلتم الخلوق فی مساجدکم **ترجمہ** عبادہ بن ولید سے روایت ہے
ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس اور وہ اپنے مسجد میں تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ کے

ہاتہہ مین ایک ٹہنی تہی ابن طاب کی جو ایک قسم کے کہجور ہے آپنے دیکہا تو مسجد کی قبلی مین بلغم لگا ہوا ہی آپنے اوسکو چہیل دیا اللہ کی
سی پہر فرمایا تم مین سی کون یہہ چاہتا ہے کہ اللہ اوسکی طرف سی منہہ پہیر لی پہر فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز کو کہڑا ہو تو اللہ جل جلالہ
اوسکی سامنی ہوتا ہے (یعنی قبلہ کا اوسکی سامنی ہوتا ہی۔ خطابی) تو سامنی نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ تہوکی بائین طرف بائین
پانون کی تلی اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑی سی اسطرح کری پہر آپنے کپڑے کو اپنی منہ پر رکہا پہر اوسکو مل دیا بعد اوسکی فرمایا عبیر لاؤ ایک جوان
اوٹہا دوڑتا ہوا گیا اپنی گہر مین اور اپنی ہتیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لیکر لکڑی کے نوک مین لگایا اور
جہان بلغم لگا تہا وہان مل دیا جابر نے کہا اسی واسطی تم اپنی مسجدون مین خوشبو لگایا کرتے ہو **عن** ابی سہلۃ السائب بن
خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لہم فمنعوہ واخبرہ بقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ
ورسولہ **ترجمہ** ابی سہلہ سائب بن خلاد (احمد نے کہا صحابی ہین) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی اور
تہوکا قبلی کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہی تہی جب وہ نماز سی فارغ ہوا تو آپنے قوم سے کہدیا اب تمہاری امامت
نکری بعد اوسکی اوسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی اوسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا ہان مین نی منع کیا ہے راوی نی کہا مجہکو گمان ہی آپ نی یہہ بہی فرمایا تو نی ایذا دی
اللہ کو اور اوسکی رسول کو **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری
ترجمہ مطرف سی روایت ہی اونہون نے سنا اپنی باپ (عبد اللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ نماز پڑہ رہی تہے آپنے تہوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہی پہر اپنی جوتے سی مل ڈالا **عن** ابی سعید قال
رایت واثلۃ بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحہ برجلہ فقیل لہ لم فعلت ھذا قال لانی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہی مین نی واثلہ بن اسقع کو دیکہا دمشق کے مسجد مین اونہون نے تہوک دیا بوریے
پر پہر پانون سی مل ڈالا لوگون نی اون سی کہا تم نی ایسا کیون کیا اونہون نی کہا اسواسطی کہ مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
ایسا کرتی ہوئے **باب ماجاء فی المشرک یدخل المسجد** مشرک مسجد مین جا سکتا ہی **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما
المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدہ اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکونکا عمل اور تصرف مسجد حرام مین کبہی
نہوگا نہ بطور منع کے اسیطرح نجاست سی مراد نجاست معنوی ہی جو اوسکی قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مشرکہ عورت کی مشک سی وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہ موجود ہی فاجتنبوا الرجس من
الاوثان یعنی تم نجاست سے بتون کے الگ رہو بتونکو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن** انس بن مالک یقول
دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکی بین ظہرانیھم

فقلنا له هذا الابيض المتكئ فقال له الرجل يا ابن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اجبتك فقال
له الرجل يا محمد اني سائلك وساق الحديث ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اوس نے اونٹ
مسجد مین بٹھایا پھر اوسکو باندہ دیا بعد اوسکے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اون کے
بیچ مین ہم نے کہا یہ شخص سفید رنگ ہین اور تکیہ لگائے ہوئے ہین پھر اوس شخص نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے آپ نے فرمایا مین تو
تجھے جواب دے چکا یا دے رہا ہون یا سن رہا ہون کہہ کیا کہتا ہے پھر وہ شخص بولا یا محمد مین تم سے پوچھتا ہون آخر حدیث
تک **ف** حالانکہ وہ شخص مشرک تہا اور مسجد مین آیا آپ نے منع نکیا **عن** ابن عباس قال بعث بنو سعد بن بكر ضمام
بن ثعلبة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدم عليه فاناخ بعيره عند باب المسجد ثم عقله ثم دخل المسجد فذكر
نحوه قال فقال ايكم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب قال يا ابن عبد المطلب و
ساق الحديث **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنی سعد نے اپنے طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بھیجا وہ آئے انہون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اوسکو باندہ دیا پھر مسجد مین گئے بعد اوسکے ویسا ہی بیان کیا (جیسا
اوپر گزرا) راوی نے کہا انہون نے کہا عبد المطلب کے بیٹے تم مین سے کون صاحب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون انہون نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عن** ابي هريرة قال اليهود اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم وهو جالس في المسجد في اصحابه فقالوا يا ابا القاسم في رجل وامراة زنيا منهم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اپنے لوگون مین اور کہا اے ابو القاسم مسئلہ پوچھا ایک مرد اور عورت
کا انہی مین سے جنہون نے زنا کیا تہا **ف** اس حدیث سے کافرون کا مسجد مین جانا ثابت ہوتا ہے **باب في المواضع التي نهي**
فيها الصلوة اون مقامون کا بیان جہان نماز پڑہنا منع ہے **عن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي
الارض طهورا ومسجدا **ترجمہ** ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے زمین پاک کرنیوالی ہے **ف** یعنے
ہر جگہ زمین پر تیمم درست ہے اور مسجد ہے **ت** **عن** ابي صالح الغفاري ان عليا رضي الله عنه مر ببابل وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذنه
بصلاة العصر فلما برز منها امر المؤذن فاقام الصلاة فلما فرغ قال ان حبيبي صلى الله عليه وسلم نهاني ان اصلي في المقبرة
ونهاني ان اصلي في ارض بابل فانها ملعونة **ترجمہ** ابی صالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گذرے بابل پر
(بابل ایک شہر تہا عراق کے ملک مین اب مدت سے تباہ ہو گیا بغداد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر جنوب کے جانب مین اب وہان حلہ آباد ہے) اور آپ
جا رہے تھے اتنے مین موذن آیا عصر کے اذان دینے کو جب آپ بابل کے زمین سے پار ہو گئے اوس وقت آپ نے موذن کو حکم دیا اوس نے تکبیر کہی جب
نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجکو نماز پڑہنے سے مقبرے مین **ف** مقبرے مین
نماز پڑہنا بعضون کے نزدیک مکروہ ہے تحریمی بعضون کے نزدیک تنزیہی اور ظاہر حدیث مذہب اول کو موید ہے بعضون نے کہا اگر قبرستان
مین کوئی جگہ علیحدہ نماز کے لیے بنی ہو جہان قبر نہ ہو تو وہان نماز درست ہے **ت** اور منع کیا مجکو نماز پڑہنے سے بابل کی زمین

اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہے **ف** کیونکہ وہان بڑی بڑی کافر بادشاہ رہے اور اللہ کا غضب اُسپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہو گیا خطابی نے
کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہے اسکی حدیث صحیح ہے جسمین
کل روئی زمین مین نماز پڑہنا درست ہوتا ہے بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود ہے کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کرے بعضون نے
کہا یہ ممانعت خاص تھی علی سے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہان کے لوگون سے علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اُسی ملک مین ابن ملجم ملعون
کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر اور اہل بیت پر آپ کے اوسی ملک مین بڑی بڑی صدمے پہونچے **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الارض کلہا مسجد الا الحمام والمقبرۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین
نماز پڑہنے کی جگہہ ہے سوا حمام اور مقبرہ کے **باب** النہی عن الصلوۃ فی مبارک الابل اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑہنی کے
ممانعت **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی
مبارک الابل فانہا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ **ترجمہ**
براء بن عازب سے روایت ہے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹون کی رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کا آپ نے منع فرمایا وہان
نماز پڑہنے سے کیونکہ وہ شیاطین کی جگہہ ہے **ف** وہان نماز پڑہنے مین خوف ہے صدمے پہونچنے کا کوئی اونٹ اوٹھے یا چلے یا لات
مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاوے گی **ت** اور سوال ہوا بکریون کی مربض مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا ہان
نماز پڑہو برکت کی جگہہ ہے **باب** متی یومر الغلام بالصلوۃ لڑکے کو نماز پڑہنی کا حکم کب کیا جاوے **عن** سبرۃ بن معبد الجہنی
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا **ترجمہ**
سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑہنی کا جب سات برس کا ہو اور جب دس برس کا ہو تو نماز
پڑہنی کے لیے مارو **ف** یہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہے اسیطرح لڑکی کا بھی حکم ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر وفرقوا بینہم فی
المضاجع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا جب وہ
سات برس کے ہون اور مارو انکو نماز کی واسطے جب وہ دس برس کے ہون (اور نماز نہ پڑہین) اور جدا سلاؤ انکو دوسرے
روایت مین اتنا زیادہ ہے واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ **ترجمہ** اور
جب نکاح کر دے کوئی تم مین سے اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا نوکر سے پھر اوسکے ناف کے نیچے اور گھٹنون کے اوپر نہ دیکھے **عن** ہشام بن
سعد حدثنی معاذ بن عبد اللہ بن خبیب الجہنی قال دخلنا علیہ فقال لامرأتہ متی یصلی الصبی فقالت کان رجل منا
یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ہشام بن سعد سے
روایت ہے ہم گئے معاذ بن عبد اللہ جہنی کے پاس انہون نے اپنے عورت سے کہا لڑکا کب نماز پڑہے وہ بولی ہم مین سے کوئی شخص بیان کرتا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال ہوا آپنے فرمایا جب وہ داہنا ہاتھ تمیز کرنے لگے بائین ہاتھ سے اوس وقت اوسکو نماز کا حکم کرو +

باب بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوئی **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبی صلی الله علیه وسلم
للصلوة کیف یجمع الناس لها فقیل له انصب رایة عند حضور الصلوة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلك قال
فذکر له القنع یعنی الشبور وقال زیاد شبور الیهود فلم یعجبه ذلك وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو
من امر النصاری فانصرف عبد الله بن زید وهو مهتم لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره یا رسول الله انی لبین نائم
ویقظان اذ اتانی آت فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد رآه قبل ذلك فکتمه عشرین یوما قال ثم اخبر النبی
صلی الله علیه وسلم فقال له ما منعك ان تخبرنی فقال سبقنی عبد الله بن زید فاستحییت فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرك به عبد الله بن زید فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان
الانصار تزعم ان عبد الله بن زید لولا انه کان یومئذ مریضا لجعله رسول الله صلی الله علیه وسلم مؤذنا **ترجمہ**

فاری الاذان فی منامه فغدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہوں نے سُنا اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب کا کہ نماز کیواسطے
کیونکر لوگونکو جمع کیا کریں **ف** یہ اہتمام ۲ ہجری میں ہوا قبل اسکے بغیر اذان کے نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع
ہوجایا کرتے تھے **ت** لوگوں نے کہا ایک جھنڈا بلند کر دیا کیجیے نماز کے وقت اوسکو دیکھکر ایک دوسری کو خبر کریگا **ف** کہ نماز کا وقت
آگیا **ت** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند نہ آئی **ف** اسواسطے کہ اس میں بڑا حرج تھا سفر اور حضر میں ہر ایک مسجد کے
واسطے ایک جھنڈا ضرور تھا دوسری یہہ کہ جھنڈا مکانوں کے اندر سے کیسے نظر آتا اور ان لوگوں کو بھی دکھلائی نہ دیتا جو زمین پر ہوتے
یا بستی سے دور ہوتے **ت** پھر کسی شخص نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سنگا بنا لیجیے **ف** اوسکو نماز کے وقت پھونک دینی سب کو آواز پہنچ
جایا کریگی اور لوگ مطلع ہو جاوینگے **ت** آپ کو یہہ تجویز بھی پسند نہیں آئی **ف** اس وجہ سے کہ اس میں یہود کی مشابہت تھی اور
آپ عبادات میں اہل کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے دوسری یہہ کہ اس میں بھی ایک حرج تھا ہر ایک مسجد کیواسطے ہر ایک قوم کو
ایک سینگ رکھنا ہوتا سفر میں بھی ساتھ لینا پڑتا **ت** اور آپنے فرمایا یہہ تو یہودیوں کا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے استدلال
کیا ہے یہود اور نصاریٰ کی مشابہت منع ہوتی ہے مگر جب ضرورت آن پڑے چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آخر آپنے مجبور ہو کر ناقوس بنانے کا
حکم دیا جو نصاریٰ میں مروج ہے **ت** پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا **ف** وہ دو لکڑیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی بڑی کو چھوٹے
سے مارتے ہیں اوس سے آواز پیدا ہوتی ہے بجائے **ت** آپنے فرمایا یہہ تو نصاریٰ کا کام ہے پھر عبداللہ بن زید **ف** بن عبد ربہ
بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد نے **ت** وہاں سے لوٹے لیکن سب کا خیال تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تھا
انکو خواب میں اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے کہا یا رسول اللہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا
اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی راوی نے کہا حضرت عمر نے اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب میں دیکھا تھا لیکن انہوں نے
کسی سے نہیں کہا جب عبداللہ بن زید کہہ چکے تو انہوں نے بھی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے پہلے کیوں نہ کہا انہوں نے
کہا مجھ سے پہلے عبداللہ بن زید نے بیان کر دیا اسواسطے مجکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اوٹھ جو عبداللہ

بن زید کہین اوس طرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نے بیان کیا انصار یہ سمجھتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار نہ ہوتے اوس دن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونہی کو مؤذن بناتے **ف** لیکن وہ اتفاق سے اون دنون بیمار تھے اور یہہ فضیلت بلال کے قسمت مین تھی اونہی کو ملی پھر ہمیشہ وہی مؤذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک **باب** کیفیت الاذان اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یده فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع به فقلت ندعو به الی الصلوة قال افلا ادلک علی ما هو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰه الا اللہ قال ثم استاخر عنی غیر بعید ثم قال وتقول اذا اقمت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاة حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰه الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاخبرته بما رأیت فقال انها لرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیه ما رأیت فلیؤذن به فانه اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤذن به قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وهو فی بیته فخرج یجر رداءه ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ لقد رأیت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فللہ الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکے واسطے مجھے سوتے مین ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ مین ناقوس لیے ہے مین نے اوس سے کہا اے خدا کے بندے ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم کیا کروگے مین نے کہا ہم اوس سے لوگون کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا مین تمکو ایسی چیز نہ بتادون جو اس سے بہتر ہے **ف** اوس مین کچھ پیسے کے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہین ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہہ ہے کہ ناقوس بجانے مین ثواب نہین ہے اوسمین ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے **ت** مین نے کہا کیون نہین اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰه الا اللہ پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا مگر دور نہین گیا اور کہا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الٰه الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰه الا اللہ جب صبح ہوئی تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو مین نے خواب مین دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا یہہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ اور جو تو نے سنا ہے اوسکو بتادے وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند آواز ہونا بہتر ہے **ت** مین بلال کے ساتھ اوٹھ کھڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تھا وہ پکارتے جاتے تھے جب عمر بن خطاب نے یہہ سنا وہ اپنے

پھر مین بھی جلدی سے چادر کھینچتے ہوئی نکل آئے اور کہنے لگے قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یا رسول اللہ مین نے بھی خواب مین اسی
طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہہ فرمایا شکر ہی خدا کا **ف** ایک اور گواہ ہوگیا اب خواب کے سچے ہونے مین کوئی
شبہہ نہین رہا عن ابی محذورة قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسی قال تقول اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادة اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة
حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوة الصبح قلت الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر
من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ (اونکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلمان ہے بن معیر یا عمیر بن لوذان
کلی جمحی ہے) سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے اذان سکھلاؤ کیونکر کہتے ہین آپ نے میری سر کے اگلی جانب مین ہاتھ پھیرا **ف**
نسخہ مطبوعہ مصر یہ اور مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم راسہ ہے اوسکے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا یہ اتفاقات سے ہوگا دوسرے یہہ کہ ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کیواسطے تاکہ اذان یاد
رہے **ف** اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے پھر آہستہ سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** اس حدیث سے ترجیع یعنی تکرار شہادتین کے بخوبی ثابت ہوئی اور رد ہوگئی وہ تاویل کہ یہہ واسطے
تعلیم کے تہا نہ تقریر کے **ف** حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کے اذان ہو تو اسکے بعد دوبار کہہ الصلوة
خیر من النوم الصلوة خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پھر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ دوسری روایت
مین بھی اسیطرح ہے اوس مین یہہ بھی ہے الصلوة خیر من النوم پہلی اذان مین ہے فجر مین کہا ابوداؤد نے مسدد کی روایت
اس سے زیادہ صاف ہے اوس مین یہ ہے کہ تکبیر آپ نے دو دو بار سکھائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عبدالرزاق نے کہا جب تکبیر کہو تو دوبار کہہ قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة تو نے سنا ہے ابو محذورہ اپنی پیشانی کے بال نہین
کتراتے تھے نہ اونکو جدا کرتے تھے اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوس جگہہ پھیرا تھا عن ابی محذورة ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی
الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والاقامة اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی

الفلاح حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ترجمہ ابو محذورہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اذان سکھلائی انیس کلمے اس طرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اور پھر چار بار شہادتین پھر حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور اقامت اس طرح سے سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوة
قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے **عن** ابی محذورة قال القى على

رسول الله صلى الله عليه وسلم التاذين هو بنفسه فقال قل الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله قال ثم ارجع فمد من صوتك اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
مجھکو اذان بتائی فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان
محمد رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول
اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے

عن ابی محذورة يقول القى على رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان حرفا حرفا الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح قال و
كان يقول في الفجر الصلوة خير من النوم **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اور بھی
کہا فجر میں کہتے تھے الصلوة خیر من النوم **عن** ابی محذورة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه الاذان يقول الله اكبر الله اكبر

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله ثم ذكر مثل اذان حديث ابن جريج عن عبد العزيز بن عبد الملك ومعناه
في حديث مالك بن دينار قال سالت ابن ابي محذورة قلت حدثني عن اذان ابيك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر فقال
الله اكبر الله اكبر قط وكذلك حديث جعفر بن سليمان عن ابن ابي محذورة عن عمه عن جده الا انه قال ثم ترجع فترفع صوتك
الله اكبر الله اكبر **ترجمہ** ایک روایت میں ابی محذورہ سے شروع اذان میں دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر آیا ہے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اور
میں ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں ہے کہ پہلے دوبار یوں کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر

ف گویا تکبیر مین بھی تربیع ہے اسوجہسے چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے **عن ابن ابی لیلی** قال احیلت

الصلوۃ ثلاثۃ احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوۃ المسلمین او قال

المؤمنین واحدۃ حتی لقد هممت ان ابث رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلوۃ وحتی هممت ان آمر رجالا یقومون علی

الآطام ینادون المسلمین بحین الصلوۃ حتی نقسوا او کادوا ان ینقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ انی لما رجعت

لما رأیت من اهتمامک رأیت رجلا کان علیه ثوبین اخضرین فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدۃ ثم قام فقال مثلها الا انه

یقول قد قامت الصلوۃ ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنی ان تقولوا لقلت انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم وقال ابن المثنی لقد اراک اللہ عز وجل خیرا ولم یقل عمرو لقد اراک اللہ خیرا فمر بلالا فلیؤذن قال فقال عمر اما انی قد رأیت مثل

الذی رأی ولکنی لما سبقت استحییت قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا جاء یسأل فیخبر بما سبق من صلاته وانهم قاموا مع

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من بین قائم وراکع وقاعد ومصل مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ابن المثنی قال عمرو وحدثنی بها

حصین عن ابن ابی لیلی حتی جاء معاذ قال شعبۃ وقد سمعتها من حصین فقال لا اراه علی حال الی قوله کذلک فافعلوا ثم رجعت

الی حدیث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا الیه قال شعبۃ وهذه سمعتها من حصین قال فقال معاذ لا اراه

علی حال الا کنت علیها قال فقال ان معاذا قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه

وسلم لما قدم المدینۃ امرهم بصیام ثلاثۃ ایام ثم انزل رمضان وکانوا قوما لم یتعودوا الصیام وکان الصیام علیهم شدیدا

فکان من لم یصم اطعم مسکینا فنزلت هذه الآیۃ فمن شهد منکم الشهر فلیصمه فکانت الرخصۃ للمریض والمسافر فامروا

بالصیام قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا افطر فنام قبل ان یاکل لم یاکل حتی یصبح قال فجاء عمر بن الخطاب

فاراد امراته فقالت انی قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتی نسخن

لک شیئا فنام فلما اصبحوا انزلت علیه هذه الآیۃ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے

روایت ہے کہ نماز کی تین حالتین بدلین ہماری لوگون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات بھلی

معلوم ہوتی ہے کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کرین اور ایک جماعت ہوا کرے یہانتک کہ مین نے قصد کیا لوگونکو بھیجا کرون پکارا کرین

گھرون پر نماز کا وقت آگیا اور مین نے یہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کھڑے ہوکر مسلمانون کو پکار دیا کرین نماز کا وقت آگیا

یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا قریب ہوئے ناقوس بجانے کو اتنے مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب مین آپ پاس سے

گیا مجھے اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کر رہے تھے مین نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوئے ہے وہ مسجد پر کھڑا

ہوا اوس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تھے وہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوۃ زیادہ کیا اور

اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہین تو مین یہ کہہ سکتا ہون مین جاگتا تھا سوتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے

بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دیوے اتنے مین حضرت عمر نے کہا مین نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکے اسواسطے

مین نے کہنے مین شرم کی۔ اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکھتا جماعت ہو رہی ہے
تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین مین ف اوس شخص سے پوچھتا جو پہلے سے مسجد مین آیا ہے لیکن ابھی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑہنے
والون سے پوچھ لیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا ف پھر وہ اسقدر نماز پڑہ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پیچھے لوگون کے حال مختلف ہوتے کوئی کھڑا ہے کوئی رکوع مین ہے کوئی قعدہ مین ہے کوئی آپکے ساتھ پڑہ رہا ہے ف حاصل یہ ہے
کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کر کے پھر آپکے ساتھ شریک ہوتا یہ نہ تھا کہ آج ہے امام ساتھ شریک ہو کر جب امام سلام پھیرے تو اوس وقت گئی ہوئی
نماز ادا کر لیوے ف اتنے مین معاذ بن جبل رضہ آئے اونہون نے کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا وہی کرونگا
یعنی اوسی ہی نماز مین شریک ہو جاونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمہارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو ف
جب سے یہ دستور ہوا کہ مسبوق اگر نماز مین شریک ہو جاوے پھر امام کی فرغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑہ لیوے ف اور میری لوگون نے
مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے اونکو تین روزونکا حکم کیا پھر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور
اون لوگون کو روزون کی عادت نہ تھی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا ف
اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض اختیاری تھا خواہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا ف پھر یہ آیت اوتری
جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکھے پھر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا
اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کہولکر سو رہتا اور کہانا نہ کہاتا تو پھر دوسری روزے
کی افطار تک اوسکو کہانا درست نہوتا ایکبار حضرت عمر رضہ نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولین مین سو گئی تھی ف روزہ کہول کر
تو اب وطی ناجائز ہے ف حضرت عمر یہ سمجھے بہانہ کرتی ہے اونہون نے اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کہانے کا ارادہ کیا
بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرہ ٹھہرو ہم کہانا گرم کر لین وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو یہ آیت اوتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنی حلال ہے تمہاری
واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے عن معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام
ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنی منہ قصۃ صلاتھم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شہرا فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیۃ
قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا
وجوہکم شطرہ فوجہہ اللہ تعالی الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید
رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
ثم امہل ہنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنہا بلالا فاذن بہا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصوم ثلاثة ايام من كل شهر ويصوم يوم عاشوراء فانزل الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من

قبلكم الى قوله طعام مسكين فكان من شاء ان يصوم صام ومن شاء ان يفطر ويطعم كل يوم مسكينا اجزاه ذلك

فهذا حول فانزل الله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن الى ايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشهر وعلى المسافر ان

يقضي وثبت الطعام للشيخ الكبير والعجوز اللذين لا يستطيعان الصوم وجاء صرمة وقد عمل يومه وساق الحديث

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزے کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سے اور ابن

مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے آپنے

بیت المقدس کیطرف تیرہ ۱۳ مہینے تک نماز پڑھی پھر اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹھانا آسمان کیطرف دیکھتے ہین اب

ہم بدلی دینگے تجھے تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہان پر تم ہوا اوسی طرف منہ پھیرو تو اللہ جل جلالہ

نے منہ آپکا کعبے کیطرف کر دیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک

شخص تھے انصار مین سے اس روایت مین یہہ ہے کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلے کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد

ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر تھوڑی دیر تک ٹھیرا رہا بعد اوسکے کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کہا راوی

نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسسے کہا بلال کو یہہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزے مین یون بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری فرض ہوے تمپر روزے جیسے فرض

ہوے اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ بچو تم گناہون سے چند دنون تک تو جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرلے اور

دنون مین اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دین ایک مسکین کا کھانا۔ پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا

روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نرکھتا تھا ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا تھا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ

نے یہہ حکم اوتارا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الآیہ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس مین قرآن اوترا عرش سے آسمان دنیا پر لاکر

رکھا گیا) جو ہدایت ہے لوگون کے واسطے اور دلیلین ہین ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم مین سے پاوے اس مہینے کو

وہ روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرلے اوتنے دنون کے حساب سے اور دنون مین پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص پر

جو پاوے ماہ رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈھے یا بڈھیا کیلیے جو روزہ نرکھ سکتے ہون آخر حدیث تک

باب فی الاقامۃ تکبیر کے بیان مین **عن** انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیثہ

الا الاقامۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا **ف** یعنی ایک ایک بار کہنے کا یہ مذہب

ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین مین سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا **ف** حماد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے سوا اقامت کے **ف**

یعنی قد قامت الصلوۃ کو وہ دو بار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر مین دو دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار اسطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اکبر الله اکبر
لا اله الا الله عن ابن عمر قال انما کان الاذان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم مرتین مرتین والاقامة مرة مرة غیر انه
یقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة فاذا سمعنا الاقامة توضانا ثم خرجنا الی الصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کہ اوسکو دو بار کہتی
تو جب ہم تکبیر سنتے وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے **باب** الرجل یؤذن ویقیم آخر ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے درست ہے **عن**
عبد الله بن زید قال اراد النبی صلی الله علیه وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منها شیئا قال فاری عبد الله بن زید
الاذان فی المنام فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال القه علی بلال فالقاه علیه فاذن بلال فقال عبد الله انا
رایته وانا کنت ارید قال فاقم انت ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مین چند کامون کے
کرنیکا قصد کیا (جیسے ناقوس بوق جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہین کیا پھر عبد اللہ بن زید کو خواب مین اذان دکھلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو سکھا دی انہون نے بلال کو سکھا دیا عبد اللہ نے کہا مین نے
خواب مین اذان دیکھی تھی مین چاہتا تھا خود کہون آپ نے فرمایا تکبیر کہو **عن** زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول اذان
الصبح امرنی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول الله فجعل ینظر الی ناحیة المشرق الی الفجر فیقول لا
حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الی وقد تلاحق اصحابه یعنی فتوضا فاراد بلال ان یقیم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم
ان اخا صداء هو اذن ومن اذن فهو یقیم قال فاقمت ترجمہ زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی مین نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اوسکی مین تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کیطرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہین
جب فجر ہو گئی تو آپ اوترے اور وضو کیا آپ کے اصحاب آ کر آپ سے ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپ نے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان
دے وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے اگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہین **ت** صدائی نے کہا پھر مین نے تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المؤذن یغفر له مدی صوته
ویشهد له کل رطب ویابس وشاهد الصلوة یکتب له خمس وعشرون صلوة ویکفر عنه ما بینهما ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہانتک اوسکی آواز جاتی ہے **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکی لیے ہوتی
ہے یا اتنے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہین جو اتنی جگہ تک سماوین **ت** اور گواہ ہو جاتی ہین اوسکے لیے سب چیزین تر اور خشک اور جو
شخص جماعت مین حاضر ہوتا ہے اوسکے واسطے پچیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اوسکے معاف ہو جاتے ہین
عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا نودی بالصلوة ادبر الشیطان وله ضراط حتی لا یسمع التاذین
فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوة ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه ویقول اذکر
کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان یدری کم صلی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

ہوتی ہی تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ہو جاتی ہی پھر آتا ہی جب تکبیر ہوتی ہی پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہی
جب تکبیر ہو جاتی ہی پھر آتا ہی آدمی کی دل مین ادھر ادھر کے خیالات ڈالتا ہی جو اسکو کبھی نہ آئی تھی یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہی کتنی رکعتین پڑھین **باب**

ما علی المؤذن من ھذا ھذا قت الی مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام
ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیوں کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہی اسکو چاہیے طہارت مین احتیاط کری اور شرائط
نماز کے جیسی طرح ادا کری یہ مراد نہیں ہی کہ اوس پر تاوان لازم ہوگا **ت** اور مؤذن کی امانت سپرد ہی **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کرتی
ہین نماز پڑھ لیتی ہین روزہ کھول لیتی ہین اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان نہ دے نہ دیر کری **ت** اے پروردگار
ہدایت کر تو اماموں کو (توفیق دے اونکو علم اور عمل کی) اور بخش دے تو مؤذنوں کو (جو اون سے قصور ہو جاوے بھول چوک مین) **باب الاذان**

فی المنارۃ منارہ کی اوپر اذان دینی کا بیان **عن امرأۃ من بنی النجار** قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد وکان بلال یؤذن علیہ
الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰہ تمطی ثم قال اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک
قالت ثم یؤذن قالت واللہ ما علمتہ کان ترکھا لیلۃ واحدۃ ھذہ الکلمات **ترجمہ** ایک عورت سے بنی نجار کی روایت ہی میرا گھر سب
گھروں مین جو مسجد کے گرد تھی اونچا تھا اور بلال اوس پر آن کر فجر کی اذان دیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بلند جگہہ پر اذان دینا جیسے
مینار پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچی **ت** تو وہ پچھلی سے آکر وہان بیٹھتے صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتے یا جماہی (کیونکہ بیٹھے بیٹھے
تھک جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار مین تیرا شکر کرتا ہون اور تجھ سے مدد مانگتا ہون قریش پر تاکہ وہ قائم کرین تیرے دین کو
(یعنی مسلمان ہو جاوین) پھر اذان دیتے تھے قسم خدا کی مین نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہین (یعنی) ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے بے
ناغہ نہیں کرتے تھے **ف** قریش اوس زمانے میں عرب کے ملک مین نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ دین مین کافر تھے اسوجہ سے دین
اسلام کو قوت نہ ہوتی تھی بلکہ ضرر پہونچتا رہتا تھا بعد کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت دن مین سے مسلمان ہو گئے اور کچھ مارے گئے
کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب المؤذن یستدیر فی اذانہ** مؤذن اذان مین گھوم جاوے گھومنے کا **عن**

ابی جحیفۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وھو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ ھھنا وھھنا
قال ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ حلۃ حمراء برود یمانیۃ قطری وقال موسی قال رایت بلالا خرج الی الابطح
فاذن فلما بلغ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح لوی عنقہ یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزۃ وساق
الحدیث **ترجمہ** ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ بن وہب سوائی معروف بہ وہب الخیر) سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکہ مین آیا ایک
ڈیری مین تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے انہوں نے اذان دی مین اونکے منہ کو دیکھتا تھا ادھر ادھر دونو طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلعم نکلے
اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے چادرین یمن کی گویا قطر کی بنی ہوئی تھین انہین تھے موسی بن اسمعیل کی روایت مین یہ بھی ہی بلال کو
دیکھا ابطح کیطرف نکلے جب حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنی بائین پھیرے اور گھومے نہین پھر گئے اور برچھی لیکر

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو ترمذی نے **باب** فی الدعا بین الاذان والاقامۃ اذان اور اقامت کے بیچ میں دعا کرنیکا بیان **عن**

انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ میں دعا رد نہیں کیجاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دنیا میں یا آخرت میں اوسکا ثواب ملتا ہے

باب ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم

النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو

جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوے وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہے یا حی علی الفلاح تو

سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے اور جب الصلوۃ خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت و بررت و بالحق نطقت (مرقاۃ)

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ

من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا ینبغی الا لعبد من عباد

اللہ وارجوان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو میری اوپر جو شخص میرے اوپر ایکبار درود

بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکے اللہ جل جلالہ سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت

مین جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھے امید ہے وہ بندہ میں ہونگا **ف** یہ آپ نے اوسوقت فرمایا تھا جب آپ پر وحی نہ اوتری تھی بعد

اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میرے ہی واسطے ہے اب دعا سے یہ فائدہ ہے کہ اوس درجے مین اور ترقی ہو نووی نے کہا وسیلہ ایک

مرتبہ ہے جیسے وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا

یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے (تو ہمکو بھی کوئی کام بتایئے جسکی وجہ سے ہم اونکے درجہ کو پہونچیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ

ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر

یہ کہے مین بھی گواہ ہوں اس بات کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اوسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں راضی ہوا

مین اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** جسوقت شہادتین سنے

یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئے فرماتے اور مین بھی گواہ ہوں مین بھی

گواہ ہوں **عن** عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم اذا قال

اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله

ثم قال حی علی الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم

قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل

الجنة **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا

بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے یہ بھی اشہد

ان محمدا رسول اللہ کہے پھر جب وہ حی علی الصلوة کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ پھر جب وہ حی علی الفلاح کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ پھر جب وہ اللہ اکبر

اللہ اکبر کہے یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے اپنے دل سے تو جنت میں جاویگا **باب** ما یقول اذا سمع الاقامة

جب اقامت سنے تو کیا کہے عن ابی امامة او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامة فلما ان قال قد

قامت الصلوة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها اللہ وادامها وقال فی سائر الاقامة کنحو حدیث عمر فی الاذان

ترجمہ ابو امامہ اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سہل سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے تکبیر شروع کی جب وہ

قد قامت الصلوة کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامها اللہ وادامها یعنی قائم رکھے نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ رکھے اسکو باقی

کلموں میں تکبیر کے اسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمر کی حدیث میں گذرا **باب** ما جاء فی الدعاء عند الاذان اذان کے بعد کیا

دعا پڑھے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

والصلوة القائمة ات محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة

یوم القیمة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اللهم رب

هذه الدعوة التامة الخ تو اوسکو قیامت میں میری شفاعت پہونچیگی یعنی میں اوسکو بخشواؤن گا۔ اس دعا کے یہ معنی ہیں اے خدا اس پوری

پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تو نے وعدہ کیا ہے۔ پوری پکار یعنی ثواب

کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف ہوگا وسیلہ بہشت میں بہت اچھا مکان ہے کہ وہ خاص حضرت

کی واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہون گے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ

کر سکیں گے اوس وقت ہماری حضرتؐ دیر تک خدا کے سامنے سجدے میں جاوینگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اوٹھا جو تو مانگیگا ہم دین گے اور جسکی سفارش

کریگا ہم قبول کرینگے اوس وقت آپ سر اوٹھاوینگے اور گنہگاران امت کے شفاعت فرماوین گے۔ یا اللہ تو اپنے ایسے بندے اور رسول احمد حبیب

پہ اپنی رحمت کا نزول فرما اور انکی شفاعت سے ہمکو محروم نہ فرما۔ بیہقی کی روایت میں بعد وعدته کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہ جو

لوگ زیادہ کرتے ہیں وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین یہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے (تحفة الاخیار و مظاہر حق) عن ام سلمة

قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال لیلک وادبار نهارک

واصوات دعاتک فاغفرلی **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سکھایا میں کہا کرون

مغرب کے اذان کے وقت یا الٰہی یہہ وقت ہی تیری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا آوازین

ہین تیری پکارنے والون کی تو بخش مجہکو۔ ظاہر یہہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب

دینے اذان کے پڑہی یا اثنای جواب مین پڑہے ۔ فقط فقط فقط

تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میں

سی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع

ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکی

فضل اور انعام پر اعتماد

کرکر وہی اتمام

کرنیوالا ہے

اور وہی تمام کرنے والا ہا

ہے

الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الرابع

پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب التشديد الاجر على التاذين اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی العاص قال یا رسول اللہ اجعلنی امام قومی
قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانه اجرا **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول اللہ
مجھکو امام بنا دیجئے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو اونکا امام ہے لیکن رعایت کر اوس کی جو سب سے کمزور ہو **ف** یعنی جو مقتدیوں سے
زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قراءت کیا کر کہ وہ بھی جماعت مین شریک ہو سکے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتین پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور
قوت اور ضعف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیوے **باب** فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے
اذان دینی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابن عمران بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا
ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے بلال نے اذان
دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا پکارو کہ بندہ سو گیا تہا یہ بندہ سو گیا تہا اس وجہ سے غلطی ہو گئی
موسی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور پھر پکارا **عن** مؤذن لعمر یقال له مسروح اذن قبل الصبح فامره عمر فذکر
نحوه **ترجمہ** ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تہا اوس نے اذان دی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا
عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر هکذا ومد یدیه عرضا **ترجمہ** بلال سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جبتک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پھیلائے ہاتھ کو اپنے عرض مین
باب الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان **عن** عائشة ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو اعمی
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد اللہ ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے **باب** الخروج
من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلجانا منع ہے **عن** ابی الشعثاء قال کنا مع ابی هریرة فی المسجد فخرج رجل
حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو هریرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم علیہ السلام **ترجمہ** ابی الشعثا سے روایت ہے کہ
ہم مسجد مین ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے تب باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کی آنے کا انتظار کرے **عن** جابر بن سمرة قال
کان بلال لا یؤذن ثم یمهل فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوة **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال نے
اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے **باب** فی التثویب تثویب کا بیان **ف**
تثویب کہتے ہین اذان کے بعد پھر لوگونکو آگاہ کرنا نماز کیواسطے جیسے اس زمانے مین دستور ہے مؤذن امرا یا حکام کے دروازون پر تکبر
کہتے مین الصلوة رحمکم اللہ یا مسجد مین اذان اور اقامت کے بیچ مین لوگون سے اسطرح کہتے مین کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے مین کبھی الصلوة خیر
من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہے اور الصلوة خیر

من النوم فجر کی اذان میں سنت ہے اور نمازوں میں کہنا بدعت ہے **عن مجاهد** قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر او العصر قال
اخرج بنا فان هذه بدعة **ترجمہ** مجاہد روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا ایک شخص نے تثویب کہی ظہر یا عصر میں یعنی بعد اذان
کے پھر اعلام کیا اور الصلوة یرحمکم اللہ کہا یا الصلوة خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت
میں ہے نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی ہی بری ہو اور کیسی ہی
علما نے اوسپر اتفاق کیا ہو یا کیسی ہی زمانی میں نکالی گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہیں ہو سکتی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ صحابہ رض کو بدعت سے کتنی نفرت تھی اتنی ادنی بات پر اوس مسجد سے چلے گئے اور مجاہد کو بھی نکال لیگئے **باب** في الصلوة تقام
ولم يات الامام ينتظرونه قعودا جب تکبیر ہو جاوے اور امام نہ آوے تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کریں کھڑے ہوں **عن** ابی قتادة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھکو دیکھو اور دوسری روایت میں ہے آرام کرو اطمینان کو نہ چھوڑو **عن** ابی ہریرة
ان الصلوة كانت تقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم فياخذ الناس مقامهم قبل ان ياخذ النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو لوگ اپنی اپنی مقام پر جم جاتے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
جگہ پر آویں **عن** حميد قال سالت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد ما تقام الصلوة فحدثني عن انس اقيمت الصلوة فعرض
لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما اقيمت الصلوة **ترجمہ** حمید سے روایت ہے میں نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص
بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انھوں نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو
روکے رہا بعد تکبیر کے (اور باتیں کیا کیا) **عن** كهمس بن الحسن قال قمنا الى الصلوة بمنى والامام لم يخرج فقعد بعضنا فقال لي شيخ من
اهل الكوفة ما يقعدك قلت ابن بريدة قال السمود فقال الشيخ حدثني عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب قال كنا نقوم
في الصفوف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا قبل ان يكبر قال وقال ان الله وملائكته يصلون على الذين يلون
الصفوف الاول وما من خطوة احب الى الله من خطوة يمشيها يصل بها صفا **ترجمہ** کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کھڑے ہوئے منا
میں اور امام نہیں نکلا تھا بعض لوگ ہم میں سے بیٹھ گئے (میں بھی بیٹھ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنے والا بولا تو کیوں بیٹھ گیا میں نے کہا
ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار میں کھڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہیں **ف** اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ
جانتے تھے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکھا لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اونکا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہے میں تمکو سمود کرتے
ہوئے دیکھتا ہوں کلام ختم ہوئی وانتم سامدون ای مستکبرون **ف** وہ شخص بولا مجھسے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہوں نے
سنا براء بن عازب سے کہا ہم کھڑے ہوتے تھے صفوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیر تک آپکی تکبیر کہنے سے پہلے **ف** مگر اس سے
ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے شاید یہ فعل آپکے حضور میں نہ ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی کا مجہول ہے
تو نہ معارض ہوگی اوس حدیث کے لا تقوموا حتی ترونی **ف** اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اون لوگوں کے

لیے جو نزدیک ہوتی ہین پہلے صفون کی اور اللہ کے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہین ہے کہ صف مین ملنے کے لیے چلے

عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتین کر رہے تھے مسجد کے کونے مین آپنے نماز شروع کی یہانتک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقام الصلوٰۃ فی المسجد اذا راٰھم قلیلا جلس
لم یصل واذا راٰھم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتے لوگ
کم آئے ہین تو بیٹھ جاتے نماز نہین شروع کرتے اور جب دیکھتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے

باب التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت کی تاکید

عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیک
بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑھین تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھو جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسے
بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسکو بہکاتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہین چلتا عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد هممت ان آمر بالصلوٰۃ فتقام ثم آمر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معہم حزم من حطب الی قوم لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم بالنار ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا حکم دون مین نماز کھڑا کرنے کا اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا بعد اوسکے مین جاؤن کچھ آدمیون
کو لیکر جنکے ساتھ لکڑیون کے گٹھے ہون ان لوگون پاس جو جماعت مین نہین آئے اور جلا دون اونکے گھر آگ سے عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد هممت ان آمر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم آتی قوما یصلون فی بیوتہم لیست
بہم علۃ فاحرقہا علیہم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعۃ عنی او غیرہا قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا ہریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا اپنے جوانون کو لکڑیون کی گٹھڑ جمع کرنیکا حکم دون پھر مین اون لوگون پاس آؤن جو بغیر عذر کے
اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتے ہین اونکے گھر اونکو جلا دون یزید بن یزید نے کہا مین نے یزید بن الاصم سے پوچھا کہ ابا عوف کیا ابوہریرہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جماعت سے جمعہ کی اونہون نے کہا میرے کان بہرے ہو جاوین اگر مین نے نہ سنا ہو ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے وہ رسول اللہ
صلعم سے اونہون نے جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسی طرح جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے مگر جسپر
عذر کے کوئی اکیلا گھر مین نماز پڑھیگا تو درست ہوگی یہہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن
حبان کا اور اسیکے قائل ہین اہل ظاہر اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کے نماز ہوتی ہی نہین اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی کا
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین علما اور مالکیہ کا قول یہہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے عن عبد اللہ

بن مسعود قال حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله شرع لنبيه صلى الله عليه
وسلم سنن الهدى ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ولقد رأيتنا وان الرجل ليهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف وما منكم من احد الا وله مسجد فى بيته ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه
وسلم ولو تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم لكفرتم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا محافظت کرو پانچوں
نمازوں پر اذان کیوقت کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ جماعت میں کوئی غیر حاضر نہ ہوتا تھا سو امنافق کے جسکا نفاق
کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ بعضے آدمی کو دو آدمیوں پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کی) لاتے تھے اور اوسکو صف میں کھڑا کر دیتے
تھے اور تم میں سے ایسا کوئی نہیں ہے جسکے مسجد میں اوسکے گھر میں نہ ہو لیکن اگر تم گھروں میں نماز پڑھا کرو اور مسجدوں کو چھوڑ دو تو چھوڑ دو گے
تم اپنے نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دو گے تم اپنے نبی کے طریق کو تو کافر ہو جاؤ گے **ف** یعنی کافروں کا سا حال تمہارا بھی ہو جاوے گا
جیسے اونکو رسول اللہ صلعم کی سنتوں سے کچھ کام نہیں ہے تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ اس حدیث سے بھی جماعت کی تاکید ثابت ہوئی **عن**
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض
لم تقبل منه الصلوة التى صلى **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے
پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوے لوگوں نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی
عن عبد الله بن ام مكتوم انه سأل النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رجل ضرير البصر شاسع
الدار ولى قائد لا يلاومنى فهل لى رخصة ان اصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لك رخصة
ترجمہ عبد اللہ بن ام مکتوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اندھا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے
وہ میری تابعداری نہیں کرتا ہے آپ مجھکو اجازت دیتے ہیں گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا
پھر تو تیرے لئے رخصت نہیں ملتی **عن** ابن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع فقال النبى صلعم
تسمع حى على الصلوة حى على الفلاح فحى هلا **ترجمہ** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینے میں کیڑے اور درندے بہت ہیں (تو آپ مجھکو
اجازت دیجئے گھر میں نماز پڑھنے کی کیونکہ میں اندھا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سنتا ہے تو
آ ضرور **باب** فى فضل الجماعة جماعت کے فضیلت کا بیان **عن** ابى بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات على المنافقين
ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا على الركب وان الصف الاول على مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته
لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل وما
كثر فهو احب الى الله تعالى **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فجر کی تو فرمایا
کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی نام اسکا لیا صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا

محقیق بھیدونو نمازین - یعنی فجر اور عشا بہت بہاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ
آتی تم ان دونو نمازون کو اگرچہ گہٹنون کے بل چلتے ہوئے اور تحقیق پہلے صف مثل فرشتونکی صف کی ہے - یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا
ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین پہونچنے کے لیے اور نماز ایک شخص کے دوسرے کے ساتھہ بہتر ہے اکیلے سے اور نماز اوسکی دو
شخصون کے ساتھہ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھہ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے عن عثمان ابن عفان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ کان کقیام نصف لیلۃ ومن صلی العشاء والفجر فی جماعۃ
کان کقیام لیلۃ **ترجمہ** عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے
گویا اوس نے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اوس نے گویا ساری رات عبادت کی **باب**
ما جاء فی فضل المشی الی الصلوۃ نماز کو پیدل جانیکی فضیلت عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد
من المسجد اعظم اجرا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب
بڑہتا ہے **ف** کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکھی جاتے مین ؏ ابی بن کعب قال کان
رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلۃ من اھل المدینۃ ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئہ
صلاۃ فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبہ فی الرمضاء والظلمۃ فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فنمی
الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن قولہ ذلک فقال اردت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب لی اقبالی الی
المسجد ورجوعی الی اھلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کلہ انطاک اللہ جل عز ما احتسبت کلہ اجمع **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے میری نظر مین مدینے کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نتھا جتنا ایک شخص کا تھا اور پہر اوسکی جماعت
ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوسپر سوار ہوکے آیا کرو گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اوس نے
کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے آپنے اوس شخص سے پوچھا
تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہہ تھی کہ مجہے مسجد مین آنیکا اور پہر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپنے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے تجہے یہہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خدا کیواسطے کیا عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیتہ
متطہرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر و
صلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے
گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلے گا تو اوسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلے احرام باندہے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور اوسی
کے لیے تکلیف اوٹہاوے اوسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی برا کام نہو تو وہ لکھی جاوے گی علیین مین
ف علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم کا جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتی ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوۃ الضحی کہتے ہین مراد اوس سے
وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتی ہے جسکو بعض لوگ اشراق کے نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑہا کرتی ہین اور اوس

چاشت سمجھی مین احادیث صحیحہ سے نہین ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی
صلاته فی بیته وصلاته فی سوقه خمسا وعشرین درجة وذلک بان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یرید
الا الصلوۃ ولا ینهزه الا الصلوۃ لم یخط خطوة الا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطیئة حتی یدخل المسجد فاذا
دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ هی تحبسه والملائکة یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسه الذی صلی فیه یقولون
اللهم ارحمه اللهم تب علیه ما لم یؤذ فیه او یحدث فیه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
نماز جماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑھنے سے گھر یا بازار مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی اپنی دکان مین جہان تجارت کے لیے بیٹھا ہی
ت پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیواسطے نہ اور کسی کام کے لیے تو ثواب
ہر ایک قدم کے بدلی مین اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد مین پہونچے جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑہ رہا ہی جبتک
نماز کیواسطے رکا ہوا ہی اور فرشتے دعا کرتے ہین اوسکے لیے جبتک اوسی جگہ بیٹھا رہی جہان اوس نے نماز پڑہی کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار
رحم کر اوس پر اے پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسی کو ایذا نہ دے **ف** یعنی ایذا نہ دی یا جھگڑے یا گالی دے یا مارے بیٹھے **ت** یا وضو
نہ ٹوٹے **ف** جب کسیکو ایذا دیوی یا وضو ٹوٹ جاوے یا اوس جگہ سے اوٹھکر اور کہین جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہو جاوے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعة تعدل خمسا وعشرین صلاة فاذا صلاها
فی فلاة فاتم رکوعها وسجودها بلغت خمسین صلاة **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہی اور جب نماز جنگل مین پڑہی جاوی اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازون کا ثواب ملیگا
ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑھے اسواسطے کہ فرشتے اوسکے ساتھ شریک ہو جاتے ہین **باب** ما جاء فی المشی الی الصلوۃ
فی الظلم اندہیری راتون مین مسجد مین جانیکی فضیلت عن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد
بالنور التام یوم القیامة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی اندہیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت
کے دن پوری روشنی کی **ف** یہ اشارہ ہی اس آیت کیطرف نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور ان
مومنون کے آگے اور داہنے اونکی کہین گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **باب** ما جاء فی الهدی فی المشی الی الصلوة جب وضو کرکر
مسجد کو نماز کے لیے جاوی تو کس طرح جاوے عن ابی ثمامة الحناط ان کعب بن عجرة ادرکه وهو یرید المسجد ادرک احدهما صاحبه
قال فوجدنی وانا مشبک بیدی فنهانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم
فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیه فانه فی صلوة **ترجمہ** ابو ثمامہ سے روایت ہی کعب بن عجرہ نے اونکو
پایا مسجد مین جاتے ہوئے اور وہ تشبیک کیے ہوئے تھے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کے انگلیون مین
ڈالنا جیسے ٹھٹھا نے کے لیے یا بیکار رہنے کے سبب سے **ت** انہون نے منع کیا اس سے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین
سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز ہی مین ہی **ف** یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا او

نماز کا ثواب ملتا ہے گویا نماز دیرہ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نکریں جسکی ضرورت نہو **عن** سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰۃ لم یرفع قدمہ الیمنیٰ الا کتب اللہ عزوجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسریٰ الا حط
اللہ عزوجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم ولیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفرلہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوٰۃ کان کذلک **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہی کہ ایکمرد انصاری مرنے لگا اوس نے کہا مین نے تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون خدا کی واسطے جسکو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے جب کوئی تم مین سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹہاتی وقت اوسکی لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایان قدم رکھتے وقت ایک برائی اوسکے میٹ دیگا اب اختیار ہے تم مین سی جسکا جی چاہے مسجد سی دور رہے یا نزدیک رہے **ف**
یعنی دوری مین ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہون گی اوتنی نیکیان زیادہ لکھی جاوینگے اور اوتنی ہی برائیان محو ہون گے **ف**
پھر جب وہ مسجد مین آیا اور جماعت سی نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اسوقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تھے اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھی اور کچھ باقی تھے اوس نے جتنی پائی جماعت کی ساتھ پڑہی جتنی نہ پائے اوسکو بعد پڑھ لی تب بہی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اوسوقت آیا جب
جماعت بالکل ہوگئے اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑہی تب بھی بخشدیا جاویگا **باب** فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بہا جو شخص
نماز کے لیے جاوی پھر دیکھی جماعت ہوگئی ہو تو اوسکو بہی جماعت کا ثواب میلگا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاہا وحضرہا لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھے طرح سے وضو کری پہر مسجد کو چلے جب وہان
پہونچے تو دیکھی جماعت ہو چکی ہو اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہی جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ کم
نہوگا **باب** ما جاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد مین عورتونکا جانا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وہن تفلات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیون کو مسجدون مین جانے سے لیکن وہ جب نکلین کہ خوشبو نہ لگا ئین ہون **ف** عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا ناجائز
ہے اور بغیر خوشبو لگا ئی نکلنا مختلف فیہ ہی بعضون نے مطلقا جائز رکھا ہے بعضون نی جوان عورتونکو منع کیا ہے بڑہیون کو جائز
رکھا ہے بعضون نی فجر اور عشا کی نماز مین جائز رکھا ہے بعضون نی مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہہ زمانہ فساد کا ہی دوسری یہہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین عورتون کا جانا مسائل دین سیکہنی کی لیی ضرورت تہا اب وہ ضرورت جاتی رہی **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کے مسجدون مین جانے سے **عن** ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء کم
المساجد وبیوتہن خیر لہن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتون

کو مسجد مین جانے سے لیکن اونکی گھر اونکے لیے بہتر ہین **ف** نماز ادا کرنیکی واسطی مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطی مسجد مین
جانا چاہیے اس حدیث کو ابو داود نے ضعیف نہین کیا نہ منذری نی بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کے شرط پر **عن مجاهد قال قال عبد الله**
بن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء الى المساجد بالليل فقال ابن له والله لا ناذن لهن فيتخذنه
دغلا والله لا ناذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن
لهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانیکی رات کو
ایک بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر کرینگی (رات کو مسجد کے بہانے سی اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے عبد اللہ بن عمر نی اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصے ہوئی کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہون اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہی ہم اجازت نہ دینگے **ف** گویا تو مقابلہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین
کفر کا خوف ہے افسوس ہی اپنی زمانی مین لوگون کو کچھ پاک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجای تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتی ہین اور صاف یہ کہتی ہین ہم اس حدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نی اسپر عمل نہین کیا۔ میری نزدیک
یہ کلمہ بہت برا ہی کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ اونکی امامونکا خود یہی قول تھا جب حدیث پاؤ میرا قول چھوڑ دو پھینک دو
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسی مقلد اپنی امام کے طریقے پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحةً اپنی امام کے ارشاد سے
خلاف کرتی ہین جسکے دل مین امام کی قول کے وقعت حدیث سی زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھی کہ اوسکی امام کے موافق
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھی وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین مین کچھ حظ نہین ہے۔ **عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك**
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعه نساء بني اسرائيل قال يحيى فقلت لعمرة امنعه نساء
بني اسرائيل قالت نعم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتی جو اب عورتون نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتی اونکو مسجد مین آنے سے جیسی منع کی گئی تھین بنی اسرائیل کے عورتین یحیی نے کہا مین نے عمرہ سی کہا کیا
بنی اسرائیل کے عورتین منع کی گئی تھین انہون نے کہا ہان۔ **عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرأة في بيتها**
افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اوسکی نماز سی گھر مین اور نماز اوسکی چور خانے مین بہتر ہی اوسکے
نماز سی کوٹھری مین **ف** یعنی جہانتک پردہ اور ستر ہو سکے وہین تک بہتر ہی گھر سی زیادہ کوٹھری ہی کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہی جو
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہی اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین
چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑھا کرون آپنے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہی حجرے سی اور حجری مین بہتر ہی آنگن سے اور
آنگن مین اپنے گھر کے بہتر ہے محلے کی مسجد سی اور محلے کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لو تركنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم يدخل منه ابن عمر حتى مات ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اگر اوس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبد اللہ بن عمر مرتے دم تک اوس دروازے
سے نہ گئے **ف** سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا
اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے نافع سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم
عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب السعی الی الصلوۃ** نماز کیواسطے دوڑنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما
ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر
ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پھر جتنی پاؤ پڑھ لو اوسکو جو جاتی رہے **باب فی
الجمع فی المسجد مرتین** مسجد مین دوبار جماعت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی
وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہین دیتا یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا پچیس نمازون کا
ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے مین ستائیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے **باب فیمن صلی فی منزلہ ثم
ادرک الجماعۃ یصلی معھم** جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود
انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بھما
فجئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانہا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونے مین بیٹھے رہے انھون
نے نماز نہین پڑھی تھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلیے کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز
کیون نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم مین سے کوئی اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے
پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھ پڑھ لیوے وہ نفل ہوجاویگی **عن** یزید بن عامر قال جئت والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم
قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوۃ فوجدت الناس فصل معھم
وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا اور اونکے ساتھ نماز مین شریک نہین ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپ نی یزید کو بیٹھا دیکھکر بلایا اور کہا
ای یزید تو مسلمان نہین ہوا مین نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ مین تو اسلام لایا ہون آپ نے فرمایا پھر تو لوگون کے ساتھ نماز مین
کیون شریک نہین ہوا مین نے کہا مین اپنے مکان مین نماز پڑھ چکا تھا اور مجھے یہ گمان تھا کہ لوگ بھی پڑھ چکی ہون گے آپنے فرمایا
جب تو لوگون پاس آوی اور اونکو نماز پڑھتے ہوئی دیکھے تو اونکے ساتھ نماز پڑھ لے اگرچہ پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہو جاوی گے
یہ فرض ہوگے **عن** رجل من بنی اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزله الصلاة ثم
یاتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی الله
علیه وسلم فقال ذلک له سهم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ مین سے ہے) روایت ہی مین نی ابو ایوب انصاری
سے پوچھا ایک شخص ہم مین سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوی پھر مسجد مین آئے وہان تکبیر ہوا اگر مین اونکے ساتھ پھر پڑھون تو میری دل کو اس مین
ایک شبہہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نی فرمایا اوسکو لیے ایک حصہ ہی غنیمت کا (یعنے
اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہین ہے) **باب** اذا صلی فی جماعة ثم ادرک جماعة بعید اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو
تو پھر دوبارہ دوسری جماعت مین شریک ہو یا نہ ہو **عن** سلیمان یعنی مولی میمونة قال اتیت ابن عمر علی البلاط وهم یصلون
فقلت الا تصلی معهم قال قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصلوا صلاة فی یوم
مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہین میمونہ کے روایت ہی مین آیا عبد اللہ ابن عمر پاس بلاط مین (ایک مقام ہی مدینہ مین) اور لوگ
نماز پڑھ رہے تھے مین نے کہا آپ کیون نہین شریک ہوتے اونکے ساتھ انھون نی کہا مین پڑھ چکا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تھی ایک نماز ایک دن مین دو بار مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے حسین معلم عمرو بن
شعیب سے تقریب مین ہے کہ حسین بن ذکوان معلم البصری ثقہ ہین مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہی بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے
اوس صورت پر کہ جب ایک بار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھی مین کہتا ہون معارض ہے اسکی حدیث صحیح سے جابر
ابو سعید خدری کی جس مین آپ نے فرمایا کون صدقہ کرتا ہی اس پر مگر یہ جواب ہو سکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا
چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکی ساتھ شریک ہو سکتا ہی واللہ اعلم **باب** فی اجماع الامامة وفضلها امامت کے
فضیلت کا بیان **عن** عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فله ولهم
ومن انتقص من ذلک شیئا فعلیه ولا علیهم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی
تھے جو شخص امامت کری لوگون کی وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اور مقتدیون کو بھی اور جو وقت مین دیر کری تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا
نہ مقتدیون پر **باب** فی کراهیة التدافع عن الامامة امامت کرنی مین ایک دوسرے سے جھگڑنا نہین **عن** سلامة بنت الحر
قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یصلی
بهم **ترجمہ** سلامہ بنت الحر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھی قیامت کی نشانی ہے یہ بات کہ

ایک دوسری سے امامت کیواسطے کھینچیگی کوئی امام اونکو نہ ملیگا جو نماز پڑھا دے **ف** جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے انکار کرنا
اور خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہے **باب من احق بالامامة** امامت کا مستحق کون ہے **عن** ابی مسعود البدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله واقدمهم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة
فان کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم اکبرهم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسمعیل ما تکرمته قال فراشه **ترجمہ** ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءة میں برابر ہوں تو امامت
کرے جسنے اون میں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو اون میں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے آدمی دوسرے
کے گھر میں نہ اسکی حکومت کی جگہہ میں اور نہ بیٹھے اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکی اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ میں تہا اب اوسکا خیال نہیں بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچھی طرح پڑھتا ہو
جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پھر جسکا سن زیادہ ہو بعضوں کی نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ رکھتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قرأت میں کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا **عن** ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة ولم یقل فاقدمهم قراءة
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے اسی حدیث میں اگر قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمیں بھی برابر
ہوں تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جسکی قرأت قدیم ہو **عن** عمرو بن سلمة قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرآنا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
فعلمهم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرأهم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمهم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قاریکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین **ترجمہ**
عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم ایسے مقام میں تھے جہاں لوگ آتے جاتے ٹھہرتے تھے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتے ہماری پاس ہو کر جاتے تو ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور میں اوس زمانے میں لڑکا تھا
اچھے حافظے والا تو میں نے وے سن سنکر بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرے باپ چند لوگوں کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گئے آپ نے اونکو نماز سکھلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب میں زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور میں سب سے زیادہ قرآن جانتا تہا کیونکہ
مجھے بہت یاد تہا اون لوگوں نے مجھے امام بنایا میں اونکی امامت کرتا تہا اور ایک چادر چھوٹی زرد رنگ موٹی تہا جب میں سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کھلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کے شرمگاہ ہم سے چھپاؤ اونہوں نے میری واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک شہر ہے

عمر مین تہا) بنا ہوا خرید امین کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوا سوا اسلام کے جتنا اُس کُرتے سے خوش ہوا تو مین اونکی امامت کرتا تہا اور مین سات برس کا تہا یا آٹھ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہی فرض اور نفل مین اور یہی قول شافعی کا ہے اور جن لوگون کے نزدیک لڑکے کی امامت فرض مین درست نہین ہی وہ یہ کہتے ہین کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاع سے نہ تہا نہ آپ کے حکم سے تو کچھ حجت نہین ہی اس مین اصل یہ ہی کہ یہ اختلاف متفرع ہی دوسری اختلاف پر وہ یہ ہی کہ فرض پڑھنیوالے کی اقتدا نفل پڑھنیوالے کے ساتھ درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک درست ہی بعضون کے نزدیک درست نہین ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید مین مذہب اول کی **عن عمرو** بن سلمة بهذا الخبر قال فكنت اؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت اذا سجدت خرجت استي **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے دوسری روایت مین ہی اونکی امامت کیا مین کرتا تہا ایک چادر سے جسمین جوڑ لگا تہا اور پھٹی ہوئے تھی جب مین سجدہ کرتا تو میری کانڈ کھل جاتی **عن عمرو بن سلمة** عن ابيه انهم وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فلما ارادوا ان ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال اكثركم جمعا للقران او اخذا للقران فلم يكن احد من القوم جمع ما جمعته قال فقدموني وانا غلام وعلي شملة لي فما شهدت مجمعا من جرم الا كنت امامهم وكنت اصلي على جنائزهم الى يومي هذا **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے روایت ہی انہون نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امامت کون کرے آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تہا انھون نے مجھکو آگے کیا اور مین ایک تہ بند باندہے تہا پھر مین کسی قبیلے کے مجمع مین اونکے نہوتا مگر مین ہی اونکا امام ہوتا اور مین اونکے جنازون پر نماز پڑہاتا رہا آجکے دن تک۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہون نے عمرو بن سلمہ سے اوس مین اون کے باپ کا ذکر نہین ہے اور یہی صحیح ہی کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تہے نہ اونکے باپ) **عن ابن عمر** انه لما قدم المهاجرون الاولون نزلوا العصبة قبل مقدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وكان اكثرهم قرانا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وابو سلمة بن عبد الاسد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جب مہاجرین مدینہ منورہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچنے سے پہلے آئے تو عصبے مین اوترے عصبہ ایک مقام ہی مدینے مین متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولی تھے ابو حذیفہ کے کیا کرتے تہے اور اونکو سب سے زیادہ قرآن یاد تہا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون مین عمر بن الخطاب اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی موجود تہے (حالانکہ عمر بن الخطاب کے درجے کا کوئی شخص انمین نہ تہا مگر اونکو امام نہ بنایا) **عن مالك بن الحويرث** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له او لصاحب له اذا حضرت الصلاة فاذنا ثم اقيما ثم ليؤمكما اكبركما وفي حديث مسلمة قال وكنا يومئذ متقاربين في العلم وقال في حديث اسماعيل قال خالد قلت لابي قلابة فاين القران قال انهما كانا متقاربين **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یا اونکے ساتھی کو کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت وہ کرے جو تم دونون مین بڑا ہو (یعنی عمر مین) مسلمہ کی روایت مین ہی اون دونون مین ہم دونون علم مین برابر تھے (اسلیے آپ نے سن کی رعایت کی) اور اسمعیل کے روایت مین ہی خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے کہا

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کیون نہ فرمایا وہ امامت کرے جو تم دونون میں قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن
جاننے مین دونو برابر تھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون (یعنی وقت کو خوب
پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرات کو خوب جانتے ہون **ف** قرات مین کم سے کم دو باتون
کی رعایت ضرور ہی ایک یہہ کہ حروف کو اپنے مخارج سے نکالی دوسری یہہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی رکھے اور اوقاف کو خوب
پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہو جاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف
بہت کیا کرتی تھی اکثر حروف مین تمیز آسان ہی مگر ضاد مین اور ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہی تو نماز
ہو جاتی ہی کیونکہ یہہ دونو حرف صفات مین بہت مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہہ غلط ہے
اس مین نماز جانیکا خوف ہی جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہ لیوے۔ اس زمانے مین یہہ بلا بہت پہیلی ہے
اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پر کر دیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتی **باب**
امامۃ النساء عورتون کی امامت کا بیان **عن** ام ورقۃ بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت لہ یا رسول
اللہ ائذن لی فی الغزو معک امرض مرضاکم لعل اللہ ان یرزقنی شہادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ تعالی یرزقک
الشہادۃ قال فکانت تسمی الشہیدۃ قال وکانت قد قرأت القرآن فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارہا
مؤذنا فاذن لہا قال وکانت دبرت غلاما لہا وجاریۃ فقاما الیہا باللیل فغماہا بقطیفۃ لہا حتی ماتت وذہبا فاصبح عمر
فقام فی الناس فقال من عندہ من ہذین علم او من راہما فلیجئ بہما فامر بہما فصلبا فکانا اول مصلوب بالمدینۃ
ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجئے آپ کے ساتھ
جہاد مین چلنے کی جو مجاہدین مین بیمار ہونگے اونکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ مجھکو بھی شہادت عنایت فرماوے آپ نے فرمایا
تو اپنے گھر مین بیٹھی رہ اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اوس روز سے
اونکا نام شہیدہ ہو گیا اونہون نے قرآن پڑہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی
اپنے گہر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی اونہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تہا
(یعنے اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کر دیا تہا) وہ دونو رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گہونٹا
یہانتک کہ وہ مر گئین پہر دونو چلدیے (یعنے بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی
خلافت کا زمانہ تہا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پہر وہ پکڑے
ہوئے آئے) حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولے دیے گئے مدینے مین پہلے سولے اونہی کو
ہوئے دوسرے روایت مین یہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فی بیتہا وجعل

لها مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا رأيت مؤذنها شيخا كبيرا **ترجمہ** رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتے اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کردیا تھا جو اذان کہا کرتا تھا اور وہ امامت کرتی تھیں
اپنے گھر والوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والوں کی
درست ہے اگرچہ اوس میں مرد بھی ہوں کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر سے
نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اوسکی ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہیں ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہیں عورت کو مردوں کی امامت درست نہیں ہے لیکن عورتوں کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت میں
عورت کو صف کے بیچ میں مقتدیوں کے برابر کھڑی ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت
عائشہ رض سے انھوں نے امامت کی عورتوں کی اور کھڑی ہوئیں درمیان میں صف کے اسیطرح مرد کو نری عورتوں کی امامت درست ہے
ابی بن کعب نے امامت کی عورتوں کی تراویح میں روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

باب الرجل یؤم القوم وهم له كارهون جب مقتدی ناراض ہوں کسی کی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہیں **عن** عبد اللہ بن
عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثة لا یقبل اللہ منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل
اتی الصلاة دبارا والدبار ان یاتیها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی نماز خدا قبول نہیں کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہوں دوسرے وہ شخص جو
نماز کو آوے وقت قضا ہوجانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالیوے آزاد عورت کو یا غلام بنالیوے آزاد مرد کو

باب امامة البر والفاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المكتوبة واجبة
خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب
ہے ہر مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اوسکے سب طرق ضعیف ہیں بدعتی اور
فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہیں ہے وہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے دیکھو تم خیارکم امامت کریں تم میں وہ لوگ جو
بہتر ہوں تم میں روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دارقطنی نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگوں کو کرو اور بعض علما کے نزدیک
نماز درست ہوجاویگی لیکن مکروہ ہوگی اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط

باب امامة الاعمی اندھے کی امامت کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمی **ترجمہ** انس سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے میں جب آپ جنگ تبوک میں جانے لگے) وہ لوگوں کی امامت کیا کرتے
تھے حالانکہ وہ اندھے تھے

باب امامة الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو لیے آوے وہ اونکی امامت نہ کرے **عن** ابی عطية
قال كان مالك بن الحويرث يأتينا الى مصلانا هذا فاقيمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال لنا قدموا رجلا منكم
يصلي بكم وسأحدثكم لم لا اصلي بكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل

منهم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہی مالک بن الحویرث رض ہماری نماز پڑہنی کیجگہہ مین آتے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نی کہا امامت کرو اُنھون نی کہا تم اپنے لوگون مین سے کسیکو کہو جو نماز پڑہاوی اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز نہین پڑہاتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوی وہ اون کا امام نہ بنے بلکہ وہ مین سے کوئی امامت کری **ف** اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے اسکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت کری

باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہون تو کیسا ہے

عن ہمام ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ من صلاتہ قال الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک قال بلی قد ذکرت حین مددتنی **ترجمہ** ہمام سے روایت ہی حذیفہ نی امامت کی لوگون کی مدائن مین (ایک شہر تہا کوفی کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہو کر (اور لوگ نیچے تھی) ابو مسعود نی اونکا کرتہ پکڑ کر اونکو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تھی انہون نی کہا ہان مجہی بھی یاد آیا جب تم نی مجھی پکڑ کر گھسیٹا **ف** امام مقتدیون سے اونچی جگہہ پہ ٹہرا نہو اس مین مشابہت ہے یہود سے اونکی امام ایک چبوتری پر کھڑی ہوتے مین اور مقتدی نیچی اور امام مقتدیون سے نیچی کھڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اسمین امام کی ذلت ہی جس صورت مین امام کے ساتھہ کچھ مقتدی بھی اونچی یا نیچی پر ہون پھر مکروہ نہین ہے

عن عدی بن ثابت الانصاری حدثنی رجل انہ کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوۃ فتقدم عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامھم او نحو ذلک قال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہی مجھسی ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تہا مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دوکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑہنی لگی اور لوگ نیچے تھی حذیفہ آگے بڑہے اور عمار کی دونون ہاتھہ پکڑے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئی حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتی تھی جب کوئی امامت کری کسی قوم کی تو اون سے بلند مقام مین کھڑا نہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسیواسطی مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میری ہاتھہ پکڑے

باب امامۃ من صلی بقوم قد صلی تلک الصلوۃ جو شخص نماز پڑہ کر آوی پھر وہی نماز اپنی لوگون کو جا کر پڑہا دے **ف** یعنی پہلا اوسنے نماز کو نیت کر لیا اب پھر اوسی نماز مین دوسری جگہہ امامت کری

عن جابر بن عبد اللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یاتی قومہ فیصلی بھم تلک الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی معاذ بن جبل رض نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑہاتے **ف** تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتے اور مقتدیونکی فرض اسحدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنیوالی کی اقتدا نفل پڑہنیوالی کے پیچھے درست ہے

عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤم قومہ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہی اُنہون نی سنا

جابر بن عبد اللہ سے کہتی تھی معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتی اور اپنی قوم کی امامت
کرتی

باب الامام یصلی من قعود

امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما انصرف
قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله
لمن حمده فقولوا ربنا ولک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پھر گر پڑے آپ گھوڑے سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ کی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے
بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے
تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے
تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو **ف** خطابی نے کہا ابو داؤد نے اسبات میں حدیثیں
بیان کیں وہ اوائل بیان کیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے
کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو عن جابر قال رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرسا بالمدینة فصرعه علی جذم نخلة فانفکت قدمه فاتیناه نعوده فوجدناه فی مشربة لعائشة یسبح
جالسا قال فقمنا خلفه فسکت عنا ثم اتیناه مرة اخری نعوده فصلی المکتوبة جالسا فقمنا خلفه فاشار الینا
فقعدنا قال فلما قضی الصلوة قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما
ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس بعظمائها **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر مدینہ میں
اوس نے آپکو گرا دیا ایک درخت کے جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کی کوٹھڑی میں
تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھکر ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو رہے آپ چپکے رہے پھر دوسری بار عیادت کو آئے تو آپ نے فرض نماز بیٹھکر ادا کی ہم
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو اور جب امام
کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں **ف** وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ
کھڑے رہتے ہیں عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا
حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لک الحمد قال مسلم
ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا
قعودا اجمعون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر
کہے تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ

کہے تم اللهم ربنا لك الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللهم ربنا ولك الحمد کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جبتک وہ سجدہ نہ کرے
تم بھی نکرو جب وہ کہڑے ہوکر نماز پڑہے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑہو جب وہ بیٹھ کر پڑہے تم بھی سب بیٹھ کر پڑہو دوسری روایت
مین اتنا زیادہ ہے واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑہے تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے نزدیک
وہم ہوگیا ہے ابو خالد سے عن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو جالس فصلى وراءه
قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا
رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اپنی گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر پڑہے آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام
اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھکر نماز پڑہے
تم بھی بیٹھکر پڑہو عن جابر قال اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر رض يكبر يسمع
الناس تكبيره ثم ساق الحديث ترجمہ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے
پیچھے نماز پڑھے اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر تکبیر کہتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک عن اسيد بن حضير
انه كان يؤمهم قال فجاء رسول الله صلعم يعوده فقالوا يا رسول الله ان امامنا مريض فقال اذا صلى قاعدا فصلوا قعودا
ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ امامت کیا کرتے تھے (ایک بار بیمار ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے
اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑہے تم بھی بیٹھکر پڑہو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہیں ہے

باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہان کہڑا ہو

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام حرام فاتوه بسمن وتمر فقال ردوا هذا في وعائه وهذا في
سقائه فاني صائم ثم قام فصلى بنا ركعتين تطوعا فقامت ام سليم وام حرام خلفنا قال ثابت ولا اعلمه الا قال اقامني
عن يمينه على بساط ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام
الانصاری خالہ ہین حضرت انسؓ کے) پاس انھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نے فرمایا کھجور کو اپنی برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک
مین بھردو مین روزے سے ہون پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین نفل پڑہین ہم کو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انسؓ
کی اونکا نام سھلہ ہے یا رمیلہ یا ریشہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نے کہا مین یہی سمجھتا ہون
کہ انس نے یہ کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنی طرف کھڑا کیا فرش پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ
ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل پڑہنا جماعت سے درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو عذر کر
دینا درست ہے اگرچہ افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ ڈالے دعوت کے لیے مگر یہان دعوت نہ تھی اسواسطے آپ نے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف
عورتون اور بچون کی امامت کرسکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین عن انس ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم أنه وامرأة منهم فجعله عن يمينه والمرأة خلف ذلك **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو انکو اپنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا **عن** ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة

فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم من الليل فاطلق القربة فتوضأ ثم اوكأ القربة ثم قام الى الصلوة فقمت فتوضأت كما

توضأ ثم جئت فقمت عن يساره فاخذني بيميني فادارني من ورائه فاقامني عن يمينه فصليت معه **ترجمہ** عبد اللہ

بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور مشک کا منہ کھولکر وضو کیا پھر

اوسمیں ڈاٹ لگا دیا بعد اوسکے نماز کیواسطے کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تھا پھر آیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا

آپ نے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کر پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف کھڑا کیا میں نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فاخذ براسي

اویدوابتي فاقامني عن يمينه آپ نے میرا سر یا بال پکڑ کر مجھے داہنی طرف اپنے کھڑا کیا **باب** اذا كانوا ثلثة كيف يقومون جب

تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں **عن** انس بن مالك قال ان جدته مليكة دعت رسول الله صلی الله علیه وسلم لطعام صنعته

فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول

الله صلی الله علیه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس بن

مالک سے روایت ہے اسحق بن عبد اللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کی ماں ہیں یا اونکی دادی ہیں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

کھانے کیلیے جسکو تیار کیا تھا انھوں نے آپ نے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تمکو نماز پڑھاؤں یا تمھارے واسطے نماز پڑھوں (تاکہ برکت تمھارے

گھر میں) انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو مدت کے کام میں آنے سے کالا ہو گیا تھا اوس پر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر

کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فارغ ہوئے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم نہو اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا

کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو **عن** عبد الرحمن بن الاسود قال استاذن علقمة والاسود

على عبد الله وقد كنا اطلنا القعود على بابه فخرجت الجارية فاستاذنت لهما فاذن لهما ثم قام فصلى بيني وبينه

ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل **ترجمہ** عبد الرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر

آنیکی عبد اللہ بن مسعود کے گھر پر اور وہ دیر تک ٹھیرے رہے اونکے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اور اوس نے اطلاع کی انکی انھوں نے اجازت

دی پھر عبد اللہ بن مسعود نے نماز پڑھی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے

ہوئے) بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا **ف** معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو خواہ امام

آگے بڑھ جاوے اور دونوں کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنے بائیں اونکو کھڑا کرے آپ بیچ میں کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو امام کا آگے بڑھنا

ضروری **باب** الامام ينحرف بعد التسليم بعد سلام کے امام قبلے کیطرف سے پھر جاوے **عن** يزيد بن الاسود قال صليت خلف رسول

الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا انصرف انحرف **ترجمہ** یزید بن اسود سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ جب

نماز سے فارغ ہوئے تو قبلہ کیطرف سے پھر گئے عن البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا
ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے
تو ہم یہ چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منھ کرتے تھے (سلام کے بعد اور قبلہ کیطرف پیٹھ کرتے) **باب**
لا الامام یتطوع فی مکانہ امام نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے ہیں وہاں نفل نہ پڑھے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑھا وے پھر وہاں نماز نہ پڑھے جبتک اوس جگہ سے ہٹ نہ جاوے۔ کہا ابو داؤد نے عطا خراسانی نے مغیرہ
بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ جب امام اخیر رکعت کے سجدہ سے فارغ ہو کر سر
اٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اوسکو حدث ہو تو نماز پوری ہوگئی یا نہیں **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قضی الامام الصلوۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلاتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کر چکے پھر اوسکا وضو ٹوٹ جاوے کلام
کرنیسے پہلے اوسکی نماز تمام ہوگئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہوگئی جو پورا کر چکے ہیں اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام فرض نہیں ہے یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل اونکی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عن**
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنی جب تکبیر کہی
تو جو کام نماز کے منافی تھے وہ حرام ہو گئے اسی واسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں **ف** اور تحلیل نماز کی سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پھیرا تو اب جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤمر بہ
المأموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مہما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر میں تم سے اول رکوع
میں جاؤنگا اوتنا تم پالوگے جب میں تم سے پہلے سر اوٹھاونگا کیونکہ میں موٹا ہوگیا ہوں **ف** تو جبتک میں سر رکوع سے اوٹھاؤں
گا تم رکوع ہی میں رہوگے یہ عوض ہو جاویگا اوس قدر دیر کا جو تم بعد میری رکوع میں گئے تھے **عن** البراء انہم کانوا اذا رفعوا رؤسہم
من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا رأوہ قد سجد سجدوا ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ
صحابہ رکوع سے سر اوٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تھے جب دیکھتے تھے آپ سجدہ میں گئے اوس وقت سجدہ کرتے تھے
عن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظہرہ حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع
ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹھ خم نہ کرتا تھا رکوع کیواسطے جبتک آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع مین عن البراء انہم کانوا یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال
سمع اللہ لمن حمدہ لم نزل قیاما حتی نراہ قد وضع جبہتہ بالارض ثم نتبعہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ
کھڑے دیکھتے رہتے تھے جب آپ سجدے مین جالیتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے **باب** التشدید فیمن یرفع قبل الامام او یضع
قبلہ جو شخص امام کے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھ دے اوسکو عذاب کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی
او لا یخشی احدکم اذا رفع رأسہ والامام ساجد ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار او صورتہ صورۃ حمار **ترجمہ**
ابوہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا تم مین سے کوئی جب اوٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدے مین ہوتا ہے اس
بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کر دیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہو جاوے **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا مین نقل ہے
کہ ایک شخص نے امتحان کیواسطے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منہ گدہے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ **باب** فیمن ینصرف قبل
الامام امام سے پہلے اوٹھ کر چلی جانے کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضہم علی الصلوۃ ونہاہم ان ینصرفوا
قبل انصرافہ من الصلوۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا اونکو
امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھ کر ٹھہر رہتے جب عورتین چلی جاتین اوسوقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتون سے جا ملین
نہین اور اسی مردون کو اپنے پہلے اوٹھنے سے منع کیا خطابی **باب** جماع اثواب ما یصلی فیہ کتنے کپڑون مین نماز درست ہے
عن ابی ہریرۃ ان سائلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ**
ابوہریرۃ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے مین نماز درست ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے لیکن دو کپڑون مین نماز پڑھنا افضل ہے **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیہ منہ شیء **ترجمہ**
ابوہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندہے پر اوسکی کچھ نہو **ف**
بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس مین ایسا کرے جیسے آگے حدیث مین آتا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیہ علی عاتقیہ **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائین کندہے پر ڈال لیوے اور بائین کو داہنے پر **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے کہ اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تہا اسطرح کہ بایان کنارہ اوسکا بائین بغل کے نیچے
سے لیجا کر داہنے کندہے پر ڈالا اور داہنا کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر بائین کندہے پر ڈال لیا تہا اسی کو اشتمال کہتے ہین اور توشیح بھی کہتے ہین دونو
کنارون کو ملا کر سینے پر گرہ دیتے ہین **عن** طلق بن علی قال قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فقال یا نبی اللہ ما تری

في الصلوة في الثوب الواحد قال فاطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ازاره طارق به رداءه فاشتمل بهما ثم قام فصلى

بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما ان قضى الصلاة قال اوكلكم يجد ثوبين **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے مین ایک شخص آیا اور بولا اے نبی اللہ کیا فرماتے مین آپ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے

اپنے تہ بند اور چادر کو ایک کر لیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کر لیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ

چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم مین سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے مین نماز درست

کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا

عن سهل بن سعد قال لقد رأيت الرجال عاقدي ازرهم في اعناقهم من ضيق الازر خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم

في الصلوة كامثال الصبيان فقال قائل يا معشر النساء لا ترفعن رؤسكن حتى يرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت

ہے مین نے لوگون کو دیکھا اپنی ازارین (تہ بند) اپنی گردنون پر باندھے ہوے تھے اسقدر تنگ نہین (اگر کشادہ ہوتین تو سینے پر باندھ کر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکون کیطرح ایک شخص بولا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹھایا کرو جبتک مرد سر نہ اٹھا دین (ورنہ شاید ستر

پر نظر پڑ جاوے) **باب** الرجل يصلي في ثوب بعضه على غيره ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین جس مین سے کچھ دوسرے شخص پر

ہو **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب بعضه علي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز پڑھی ایک کپڑے مین جسمین کا ایک حصہ مین اوڑھے تھی **باب** الرجل يصلي في قميص واحد ایک کرتہ ہی پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے

عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد افاصلي في القميص الواحد قال نعم وازرره ولو بشوكة

ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین شکاری ہون ایک کرتہ مین نماز پڑھا کرون آپ نے فرمایا ہان لیکن اوسکو بند

لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کھل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابي بكر قال امنا جابر بن عبد الله في قميص ليس له رداء فلما

انصرف قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في قميص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر

بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہین پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے مین نماز پڑھتے دیکھا **ف**

کرتہ جب بڑا ہو کہ ستر اوس سے بخوبی ڈھنک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہین اوسے سے نماز درست ہے **عن** عبادة بن الوليد بن عبادة

بن الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله قال سرت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فقام يصلي وكانت علي بردة

ذهبت اخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها لا تسقط

ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي فادارني حتى اقامني عن يمينه فجاء ابن صخر حتى قام

عن يساره فاخذنا بيديه جميعا حتى اقامنا خلفه قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمقني وانا لا اشعر ثم فطنت

به فاشار الي ان اتزر بها فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قال قلت لبيك يا رسول الله قال اذا كان

واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدده على حقوك **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس انھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا پھر آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے اونکو الٹنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہے (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوسمین کنارے
لگی تھی مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکو دبا رکھا کہین گر نہ پڑے پھر مین آیا آپ کے بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے میرا
ہاتھ پکڑ کے مجھکو گھما کر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے دونو ہاتھ سے ہم دونون کو پکڑ کر پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور داہنی بائین جو کھڑا ہونا درست ہے **ف** اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیون سے مجھکو دیکھتے تھے مین سمجھا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپ نے اشارہ کیا تہ بند باندھنے کا کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اوسطرح
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا کھلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہ بند کر لے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے جابر مین نے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جو تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہ بند لٹکاوے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے اللہ تعالی نہ اوسکو واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوسپر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامونسے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اوسکو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابو داود نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفا اون مین سے ہے حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابو الاحوص اور ابو معاویہ

باب من قال یتزر بہ اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہ بند کر لے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
کسیکے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہ بند باندھ لیوے اور اوسکو یہود کیطرح نہ لٹکاوے **ف** یہودی کپڑے
کو لپیٹ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کیوقت **عن** بریدۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یصلی فی لحاف لا یتوشح بہ والآخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیہ رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے
سے ایک چادر مین جب توشح نہ کیجاوے (توشح کے معنی یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کے بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈالے اور جو بائین
کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینے پر گرہ دیویں) اور منع کیا آپ نے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن** ابی ہریرۃ
قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء ثم قال اذہب
فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ ما لک امرتہ ان یتوضا فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ و
ان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنی ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ گیا وضو کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپ نے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کی نماز

جو اپنی ازار لٹکا دی **ف** وضو کا حکم اسوطی دیا کہ دل اوسکا ناپاک تھا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی **باب** فی کم تصلی المرأة عورت کتنی کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ
عن امه انها سالت ام سلمة ماذا تصلی فیه المرأة من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظهور
قدمیها **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچھا عورت کتنی کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہی انھون نی کہا ایک
سربند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چھپے ہین **عن** ام سلمة انها سالت النبی
صلی الله علیه وسلم اتصلی المرأة فی درع وخمار لیس علیها ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظهور قدمیها **ترجمہ** ام سلمہ نی
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لی ایک سربند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چھپا لیے اوسکے پانون کو
(تو ازار کی ضرورت نہین ہے ازار نماز ہو جاوی گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابو داؤد نی اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذیب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نی اپنی مان سے انہون نی ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول ان نہین کیا **باب** المرأة تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سر ڈہانکے نماز درست نہین ہے **عن**
عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یقبل الله صلوة حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے
ابو داؤد نی کہا سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان
عائشة نزلت علی صفیة ام طلحة الطلحات فرات بنات لها فقالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل وفی حجرتی
جاریة فالقی لی حقوه وقال شقیه بشقتین فاعطی هذه نصفا والفتاة التی عند ام سلمة نصفا فانی لا اراها
الا قد حاضت او لا اراهما الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہی حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکھا
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجری مین تشریف لائی میری پاس ایک لڑکی تھی آپ نی اپنی لنگی مجھے دی اور کہا اسی پھاڑ
دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑا اس لڑکے کو دی اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دی جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو اور ان دونون کو جوان سمجھتا ہون
باب السدل فی الصلوة سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہ ہی کہ کپڑے کو چھوڑ دے کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور
اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اوسکو کہتی ہین کپڑا اوپر سے اوڑھ کر چھوڑ دی جیسے چھوڑ دی کیا کہ تے مین بعضون نی کہا سر پر چادر اوڑھ
کر اوسکو لٹکنی دی بکل نہ مارے بعضون نی کہا سدل جسم مین یہ ہی کہ اوسکو اوڑھ لی اور ہاتھ آستینون کے اندر نہ کرے **عن** ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن السدل فی الصلوة وان یغطی الرجل فاه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع کیا سدل نماز مین اور منہ کیا منہ بند کرنے سے نماز مین **ف** جاہلیت کی عادت ہے عمامہ سے منہ پر ڈھاٹا باندھ لیا کرتے تھے ابن جریج نے کہا مین نے
عطا کو دیکھا سدل کرتے تھے نماز مین وہ سدل کو مکروہ جانتے تھے کہ مصلی پر اور کپڑا ہو **باب** الصلوة فی شعر النساء عورتوں کے کپڑے پر نماز نہ پڑہنا **عن**
عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبید الله شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندرونی کپڑون یا چادرون پر نماز نہین پڑھتے تھے **ف** یہہ حدیث کتاب الطہارت مین مع
فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلہا ابو رافع فالتفت
حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک
کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے امام حسن علیہ السلام پر گذرے اور وہ کھڑے تھے
نماز مین انھون نے اپنے بالون کا جوڑا گردن کے پیچھے باندھ لیا تھا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصہ سے دیکھا
ابو رافع نے کہا نماز پڑھو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی
ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام ورائہ فجعل یحلہ واقر لہ
الاخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا
مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن الحارث
کو نماز پڑھتے دیکھا اور اونکے سر مین پیچھے جوڑا بندھا تھا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوکر
ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرے سر کو کیون چھوا انھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بالونکا جوڑا
باندھ کر نماز پڑھے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کسیکی ہاتھ پیچھے بندھے ہون اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوۃ فی النعل جوتی اوتار
کر اور جوتون سمیت نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع
نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ جسدن فتح
ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اوسکی بعد کے حدیث اس شک کے مناسبت سے
بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی
کا ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین
حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز پڑھائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورۃ مومنون کو جب موسی اور ہارون کے قصے پر پہونچے یا عیسی کے راوی کو شک ہی یا اوس
نے اختلاف سے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ ہین انہون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کھانسی آئی آپنے قرات چھوڑی
اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ
قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے
ساتھ نماز پڑھتے تھے آپنے اپنے جوتی اوتاری اور بائین طرف رکھدی جب لوگون نے یہ دیکھا اُنھون نے بھی اپنی جوتی نکالڈالی **ف**
اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑھنا منع ہوگیا **ف** جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیون اوتاری
اُنھون نے کہا ہم نے دیکھا آپنے جوتے اوتارے تو ہم نے بھی اوتار ڈالی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے انھون نے بیان
کیا کہ تمھاری جوتون مین نجاست لگی ہی **ف** اسواسطے مین نے اوتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی
یا نجس جگہہ پر نماز پڑہ لیوے تو نماز ہوجاویگی یہے قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہی اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکھے اپنی جوتون کو اگر ان مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر انکو پہنکر نماز پڑہ لیوے
عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم **ترجمہ** شداد
بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑہتے اپنی جوتون اور موزون میں **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی دیکھا مین نے رسول صلعم کو نماز پڑہتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پانون

باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما

نمازی اپنی جوتون کو اگر اوتارے تو کہان رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ
عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے تو اپنی جوتی داہنے طرف نہ رکھے بائین طرف نہ ہو تو بائین طرف
رکھ لیوے بلکہ جوتون کو دونون پانو کے بیچ مین رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم
فخلع نعلیہ فلا یوذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دیوے ان جوتون کے سبب سے بلکہ انکو اپنے دونون پانون کے
بیچ مین رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑھے

باب الصلوۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

عن میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی
الخمرۃ **ترجمہ** میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے برابر ہوتی تھی حالت حیض مین کبھی آپکا
کپڑا مجھسے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑہتے تھے چھوٹے بوریے پر

باب الصلوۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

عن انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما
ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان
بن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص انصاری نے

کہا یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں مجھے اتنی طاقت نہیں کہ آپکے ساتھ نماز پڑہا کروں اوس نے آپکے واسطے کہانا تیار کیا اور اپنے گھر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہاں آپ نماز پڑہیے تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کسطرح نماز پڑہتے ہیں میں آپکی پیروی کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بوریے کا کنارہ
دہویا آپنے کھڑے ہوکر اوسپر دو رکعتیں پڑہیں ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوٰۃ الضحی پڑہتے تھے اونھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
اوس دن کے کبھی پڑہتے نہ دیکھا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکه الصلوٰۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وهو حصیر ننضحه بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑہ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دہو ڈالتیں عن المغیرۃ بن شعبة قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہو نماز پڑہتے تھے باب الرجل یسجد علی ثوبه کپڑے پر سجدہ کرنیکا بیان عن انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجهه من الارض بسط ثوبه فسجد علیه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں جب کوئی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا زمین پر
گرمی کی وجہ سے تو اپنا کپڑا بچھا کر اوسپر سجدہ کرتا باب تسویة الصفوف صفوں کے برابر کرنیکا بیان عن جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربهم قلنا وکیف تصف الملائکة عند ربهم قال
یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفیں
نہیں باندہتے جیسے فرشتے صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا فرشتے کیونکر صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس
آپنے فرمایا پہلے پورا کرتے ہیں صف اول کو پھر اوسکے بعد والی پھر اوسکے بعد والی کو اسیطرح اور صف میں ایکدوسرے سے ملکر کھڑے
رہتے ہیں عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجهه فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه
وکعبه بکعبه ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفوں
کو قسم خدا کی اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالی تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
کندہے سے کندہا اور ٹخنے سے ٹخنا ملاکر کھڑا ہوتا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنه وفقهنا اقبل ذات یوم بوجهه اذا رجل
منتبذ بصدره فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوهکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہماری صفوں کو ایسے برابر کرتے تھے جیسے تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایکبار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص کا سینہ نکلا ہوا ہے آپنے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمہارے ارادوں میں ف
یعنی مخالفت ظاہری موجب ہے مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہے اوسکا۔ افسوس اس زمانے میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالی

اوسکو عوض مین اونکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی اندر آتی تھی ادھر ادھر سی اور ہماری سینون اور مونڈھون کو
برابر کرتی تھی اور فرماتی تھی آگی پیچھی مت ہو تمھاری دل بھی مختلف ہو جاوینگے اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہی اور فرشتی دعا کرتی
ہین پہلی صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا
کبر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفونکو جب ہم کھڑی ہوتی تھی نماز کیواسطی جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتی عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن
قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈھون
کو اور بند کرو اون جگہونکو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاو اپنی بھائیون کی ہاتھون مین ف یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سی آگی بڑھا دے
یا پیچھی ہٹاوی تو بڑھ جاو یا ہٹ جاو سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطی صفون کی بیچ مین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملاوے گا
اللہ بھی اوسکو ملا دیگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنی رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانہا الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خوب ملکر کھڑی ہو صفون مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکی قبضی مین میری جان ہی مین دیکھتا ہون شیطان کو
صف کی اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان سی گھس آتا ہی گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفین
کو کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجھو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ایسی ہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑھ دیتا ہی مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے کی لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑی ہین اور صفین
بھی ٹیڑھی ہین سیدھے آگے پیچھے بیچ مین جا بجا فرجہ کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہی عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورۃ
قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال ہل تدری لم صنع ہذا العود فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضع یدہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہی مین نے نماز پڑھی انس بن مالک کی پہلو مین
انہون نے کہا تجھی معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکھی ہی مین نے کہا نہین انہون نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتی تھی اور
فرماتی تھی برابر ہو جاو اور سیدھا کرو صفونکو۔ دوسری روایت مین ہی ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوۃ اخذہ بیمینہ

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذه بیساره فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کھڑے ہوتی اُس لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لیکر متوجہ ہوتی اور فرماتی سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفوں کو پھر بائیں ہاتھ
میں لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف میں رہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جنکے مونڈہے نرم ہیں نماز میں ف
یعنی کوئی بڑہاتا ہی تو بڑہ جاتی ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہیں بعضوں نی کہا مراد یہ ہی کہ ادہر ادہر نہیں دیکھتی قبلے کیطرف دیکھا کرتے
ہیں یا دوسری نمازیوں کو تکلیف نہیں دیتے باب الصفوف بین السواری ستونوں کے بیچ میں صف کرنیکا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتأخرنا فقال انس کنا
نتقی ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہی ہم نی انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑہا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونوں کے بیچ میں ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہوگئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب رہیں وہ لوگ جو بالغ ہیں عقلمند پھر جو اُن سے قریب ہیں پھر جو اُن سے
قریب ہیں عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ زاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہی اسمیں اتنا زیادہ ہی کہ اختلاف نکرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں بھی
اختلاف ہوجاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانی سے یعنی مسجدوں میں غل مت کرو ہنسنے سے اگر ضرورت ہو تو بات کرلو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اُتارتا ہی صف کے داہنی جانب میں اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں
ف یعنی حتی المقدور صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں داہنا جانب ملجاوی تو نور علی نور ہے باب مقام
الصبیان من الصف لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں عن ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوٰۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نی کہا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردوں کی صف باندہی پھر لڑکوں کی بعد اوسکے آپ نے نماز پڑہی پھر فرمایا میری اُمت کی نماز بھی یہی ہے باب
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتوں کی صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا وخیر صفوف النساء آخرہا وشرہا اولہا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردون کی صفون مین بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتون سے) اور برے
پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتون سے اور عورتون کی صفون مین بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردون سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردون سے) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم
یتاخرون عن الصف الاول حتی یوخرہم اللہ فی النار ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہین گے یہانتک کہ اللہ بھی انکو جہنم مین سب سے پیچھے کریگا ف وہان عذاب کی شدت زیادہ ہوگے
بہ سبب آگے کے اس حدیث سے صف اول مین شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا فائتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون یوخرہم اللہ
عز وجل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہین وہ تمہاری پیروی کرین اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی پھر انکو پیچھے ڈالدیگا

باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگھون
کو

باب الرجل یصلی خلف الصف وحدہ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوکر نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہین ہوتے عن وابصۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید قال سلیمان الصلوۃ ترجمہ وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دہرانے کا حکم کیا ف کیونکہ جو شخص صف مین
ہوسکے شریک ہو اور پیچھے اکیلا کھڑے ہوکر پڑھے اوسکی نماز درست نہوگی امام احمد رح کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین درست ہوجاوے گے
مگر مکروہ ہے

باب الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع مین دیکھکر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع نکرے عن
ابی بکرۃ انہ دخل المسجد ونبی اللہ صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا
ولا تعد ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد مین آئے دیکھا تو آنحضرت رکوع مین ہین انہون نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کرلیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کے) پھر ایسا نہ کرنا عن الحسن ان ابا بکرۃ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی
الی الصف فقال ابو بکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد ترجمہ حسن سے روایت ہے ابو بکرہ آئے رسول اللہ
رکوع مین تھے انہون نے صف کے پیچھے رکوع کرلیا پھر صف مین ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم مین سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف مین ابو بکرہ نے کہا مین نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا ف بعضون نے لاتعد کے معنی یہہ کیے ہین
اب مت دوڑنا بعضون نے یہہ کیا ہے اب دیر کیجیو نماز مین آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہین جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نکرنا

کہ صف کے پیچھے سے رکوع کر لی بلکہ جبتک صف میں شریک نہو جاوے رکوع نکرے

باب ما یستر المصلی

سترے کا بیان

عن طلحة بن عبید الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرة الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ لیا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تب تجھے سامنے سے جانیوالے کا نقصان نہ پہنچاویگا **ف** یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانیوالا گدہا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد کے نزدیک عورت اور گدہے کے سامنے گذرنے سے نماز مشکوک ہوجاتی ہے اور کالے کتے کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہے اور کتے تینوں کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ سامنے جانیوالا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے۔ سترہ کھڑا کرنے سے یہہ سب ایسا برقرار رہتا ہے میں نماز پڑھنیوالے کے نماز نقصان نہیں ہوتی اور سامنے جانیوالا جو سترہ کے پار جاوے گنہگار نہیں ہوتا

عن عطاء قال آخرة الرحل ذراع فما فوقه **ترجمہ** عطا نے کہا پالان کے پیچھے کی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہے یا اس سے کچہہ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربة فتوضع بین یدیه فیصلی الیها والناس وراءه وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذها الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانے کا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اسکی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے اور آپ یہہ سفر میں کرتے اسکو اسی وجہہ سے برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا کیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بھول گئے اور جو تبعی تھی اوسکو ضرور سمجھہ لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیوں کیواسطے بہی

عن ابی جحیفة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی بهم بالبطحاء وبین یدیه عنزة الظهر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزة المرأة والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا میں اور آپکے سامنے ایک برچھی تہی ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں برچھی کے اوس پار عورتیں جاتی تہیں اور گدہے جاتی تھے

باب الخط اذا لم یجد عصا

جب لکڑی نہو تو ایک لکیر کرلی زمین پر

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مر امامه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے تو اپنے منہہ کے سامنے کوئی چیز رکھہ لیوے اگر کچہہ نہ پاوے تو ایک لکڑی کھڑی کرلے اگر لکڑی بھی نہو تو ایک لکیر کھینچ لیوے پھر جو چیز سامنے سے جاوے گی اوسکو نقصان نہ پہونچاویگی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اسپر بھی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضوں کے نزدیک لکیر کھینچنا کافی نہیں ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلی یا یہہ مصلی یا یہہ مصلی کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل ایسی نہ پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں اور یہہ حدیث نہیں روی ہے مگر اسی اسناد سے

عن سفیان بن عیینة قال رأیت شریکا صلی بنا فی جنازة العصر فوضع قلنسوته بین یدیه یعنی فی فریضة حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا۔ اونہوں نے ہمارے ساتھ ایک جنازے میں عصر کی نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھہ لی

باب الصلوة الی الراحلة

اونٹ کیطرف نماز پڑھنے کا بیان

عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی الی بعیره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑہتی تہی **باب** اذا صلی الی ساریة او نحوها این یجعلها منه ستری کو کس جانب مقابل کری **عن** المقداد بن

الاسود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایمن او الایسر ولا یصمد

له صمدا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنی داہنی

ابرو یا بائین ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو اپنی دونو انکہون کے بیچ مین نہ کرتے **ف** تاکہ بت پرستون کے مشابہ نہو۔ اسناد اس حدیث

کی ضعیف ہی **باب** الصلوة الی المتحدثین والنیام جو شخص باتین کرتا ہو یا سوتا ہو اوسکے پیچھے نماز پڑہنا کیسا ہی **عن** عبد اللہ

بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑہو اوس شخص کے پیچھے جو سوتا ہو یا باتین کرتا ہو **باب** الدنو من السترة سترہ سے نزدیک کھڑے

ہونیکا بیان **عن** سهل بن ابی حثمة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم الی سترة فلیدن منها لا یقطع الشیطان

علیه صلاته **ترجمہ** سهل بن ابی حثمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سترہ کی آڑ مین نماز پڑہے

تو سترہ سے نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے **ف** کیونکہ اگر سترہ سے دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدہا اوسکے

اندر ہو کر جاویگا **عن** سهل قال کان بین مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین القبلة ممر عنز **ترجمہ** رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہہ ہتی **باب** ما یؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیه اگر کوئی

نمازی کی سامنے سے جانی لگے تو اوسکو روکے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم

یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیه ولیدرأه ما استطاع فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانی نہ دے اور جہانتک ہو سکے روکے

اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہی **ف** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہی کہ سے بھی نہین مانتا اوسکو مارنا بھی جائز ہی **عن**

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترة ولیدن منها ثم ساق معناه

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے تو سترہ کی آڑ مین پڑہے اور اوس سے نزدیک

کھڑا ہو پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی اوپر گزری **عن** ابی عبید حاجب سلیمان قال رأیت عطاء بن یزید اللیثی قائما یصلی

فذهبت امر بین یدیه فردنی ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع

منکم ان لا یحول بینه وبین قبلته احد فلیفعل **ترجمہ** حاجب بن سلیمان سے روایت ہی مین نے عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے

ہوئے نماز پڑہتے دیکھا مین انکے سامنے سے جانی لگا انہون نے مجھے پھیر دیا پھر کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے یہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ مین سے نجانے دے تو وہ کرے **عن** ابی صالح قال رأیت

ابو سعید علی مروان فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یستره من الناس فاراد

احد ان یجتاز بین یدیه فلیدفع فی نحره فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان **ترجمہ**

١٧٨

پاس گئے اور کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص تم مین سے ستری کی آڑ مین نماز پڑہتا ہے پھر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** لڑنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے سمجہا
دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارہ سے منع کرے **باب** ما ینہی عنہ من المرور بین یدی المصلی نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن** بسر
بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیر لہ من
ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے ابو الجہیم پاس بھیجا کہ پوچہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کہڑا رہنا بہتر ہو سامنے سے جانے سے ابو النضر نے کہا مجہے یاد نہین اونہون نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب** ما یقطع الصلوۃ کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ
الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید آخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سألتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی برابر نہ ہو اور گدہا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے مین نے کہا کالی کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید ہو کیسا ہو اونہون نے کہا اے بہتیجے میرے بہائی کے تو نے مجہسے وہ بات پوچہی جو مین نے رسول اللہ سے پوچہی تہی آپنے
فرمایا کالا کتا شیطان ہے **عن** ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حائض عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو سعید نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے
مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر
والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا مین سمجہتا
ہون رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدہے اور سوءر اور یہودی اور پارسی اور عورت کے
سامنے نکل جانے سے البتہ اگر یہ چیزین ایک ڈہیلے کی پہینک سے پرے ہو کر نکلین تو نماز ہو جاویگی **عن** یزید بن نمران قال رأیت رجلا بتبوک مقعدا فقال
مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وہو یصلی فقال اللہم اقطع اثرہ فما مشیت علیہا بعد **ترجمہ** یزید بن نمران سے روایت ہے
مین نے ایک شخص کو تبوک مین دیکہا جو لنجا تہا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑہ رہے تہے مین گدہے پر سوار ہو کر آپکے سامنے سے گزرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ
دے پاؤن اوسکا پہر مین اوسپر نہ چل سکا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوس نے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اوسکا **عن** غزوان انہ
نزل بتبوک وہو حاج فاذا ہو برجل مقعد فسألہ عن امرہ فقال سأحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ہذہ قبلتنا ثم صلی الیہا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینہ
وبینہا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیہا الی یومی ہذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اترے تبوک مین حج کے

اراد ی سے اُنہون نے ایک لنجا آدمی دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا مین تم سے ایک بات کہتا ہون بشرطیکہ جبتک مین زندہ رہون تم اوسکو کسی سے بیان نکرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین اوترے تھے ایک درخت کی آڑ مین اور آپنے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اوسطرف مین آیا دوڑتا ہوا درمیان سے اسکے بیچ
سرکا تہا یہانتک کہ آنحضرتؐ اور درخت کے بیچ مین سے ہو کر گزری آپنے فرمایا توڑدی اس نے نماز ہماری کاٹدے اللہ نشان اسکا اوسوقت سے مین کھڑا نہ
ہو سکا (لنجا ہو گیا) **باب** سترة الامام سترة من خلفه امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية اذاخر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهيمة
تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه او كما قال مسدد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ اوترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکہ مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑہی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اوسکو روکتے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگادیا (تاکہ وہ سامنے سے نجا سکے) آخر وہ آپ
کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اوسکو روکتے رہے **باب** من قال المرأة لا تقطع
الصلوة عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین بیچ مین رسول اللہؐ اور قبلے کے تھی شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا
اور مین اوس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابو داؤد نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اوس مین یہ نہین ہے مین حائضہ تھی **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد
ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ
مین لیٹی رہتین اوس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تھے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑھ لیتین **عن**
عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد
ان يسجد غمز رجلي فضممتها الي ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کردیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہ کہا کہ عورت اور
گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) مین نے رسول اللہؐ کو دیکھا نماز پڑہتے تھے آپ اور مین آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ کرنے
لگتے میرے پاؤن دبا دیتے مین پاؤن ہٹا لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت اكون نائمة ورجلاي بين يدي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد ضرب رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی رہتی تھی اور پاؤن
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑہا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤن کو مار دیتے مین اونکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
امامه اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم اتفقا فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑھا کرتے اور مین آپکی گور ہوتی جب آپ وتر پڑھنے لگتے فرماتے سرکجا **باب** من قال الحمار لا يقطع الصلوة گدہے کے سامنے جانے

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابن عباس** قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بالناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک احد **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب بلوغ تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں تو سامنے سے صف کے گزرا پھر
میں اترا اور گدھی چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجھ پر انکار نہیں کیا **ف** شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہو کر وہ گدھی
نہیں نکلی تھی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اس وجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدھی کے سامنے جانے کو وہ لوگ مفسد نماز نہ
سمجھتے ہوں گے **عن ابی الصہباء** قال تذاکرنا ما یقطع الصلوۃ عند ابن عباس فقال جئت انا وغلام من بنی عبد المطلب علی حمار
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فنزل ونزلت وترکنا الحمار امام الصف فما بالاہ وجاءت جاریتان من بنی عبد المطلب فدخلتا بین الصف فما بالی
ذلک **ترجمہ** ابو الصہباء سے روایت ہے ہم نے ابن عباس کے سامنے ذکر کیا ان چیزوں کا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس نے کہا میں اور
ایک لڑکا عبد المطلب کی اولاد سے گدھے پر آئے اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے تو ہم اترے اور گدھے کو صف کے آگے چھوڑ دیا
آپ نے کچھ پرواہ نہ کی پھر دو لڑکیاں آئیں عبد المطلب کی اولاد سے وہ صف میں گھس گئیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی دوسری روایت میں ہے فجاءت
جاریتان من بنی عبد المطلب اقتتلتا فاخذهما قال عثمان ففرع بینهما وقال داود فنزع احداهما عن الاخری فما بالی ذلک **ترجمہ**
دو لڑکیاں عبد المطلب کی اولاد میں لڑتی ہوئی آئیں آپ نے ان کو جدا کر دیا اور کچھ پرواہ نہ کی **باب** من قال الکلب لا یقطع
الصلوۃ کتے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن الفضل بن عباس** قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیۃ لنا ومعہ عباس
فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ سترۃ وحمارۃ لنا وکلبۃ تعبثان بین یدیہ فما بالی ذلک **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلعم ہمارے پاس آئے جنگل میں آپ کے ساتھ عباس بن عبد المطلب تھے آپ نے جنگل میں نماز پڑھی اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور گدھی اور کتیا ہماری آگے
کھیلتی تھیں آپ نے کچھ پرواہ نہ کی **باب** من قال لا یقطع الصلوۃ شیء کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابی سعید** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلوۃ شیء وادرءوا ما استطعتم فانما هو شیطان **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن جہاں تک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے **عن ابی الوداک** قال مر شاب من قریش بین یدی ابی سعید الخدری وهو یصلی
فدفعه ثم عاد فدفعه ثلاث مرات فلما انصرف قال ان الصلوۃ لا یقطعها شیء ولکن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرءوا
ما استطعتم فانه شیطان **ترجمہ** ابو الوداک سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے لگا نماز میں ابو سعید نے اوس کو روکا پھر آیا پھر روکا پھر آیا
پھر روکا تین بار جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے کہا ابو داود نے
جب دو حدیثیں متعارض ہوں تو اصحاب کا فعل دیکھا جائے گا۔ صحابہ بھی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شے کے سامنے جانے سے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ
چوتھا سنن ابی داود کا جس میں پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام پر توکل کر کے بعونہ وتعالی

تم الجزء الرابع ویتلوہ الجزء الخامس ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابو داود

تم الفہرس للجزء الرابع

بعون اللہ تعالی

الجزو الخامس
پارہ پانچوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوٰۃ نماز شروع کرنیکا بیان **باب رفع الیدین** دونو ہاتہہ اوٹھانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ
سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ اوٹہانا کئی مقامون پر ثابت ہی پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسری رکوع کرتی وقت تیسری رکوع سی
کھڑی ہوتی وقت چوتھی تیسری رکعت کی ہاتہہ باندہنے سی پہلے اور جو روایتین اسکی خلاف مین آئی ہین وہ ضعیف ہین دوسری یہ کہ اون روایات سی
رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات مین ثابت ہوتا ہی۔ یہ نہین نکلتا کہ رفع یدین درست نہین ہی یا کبھی نکرنا چاہیے البتہ یہ روایات اوس وقت ہمارے
خلاف ہوتین جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہین پھر استحباب کا ثبوت صاف عیان ہی جب احادیث صحیحہ سی
کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہی **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح
الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع وقال سفیان مرۃ واذا رفع
راسہ واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتہہ اوٹھاتے مونڈہون تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے
اور نہین ہاتھ اوٹھاتے تھے دونو سجدون کے بیچ مین **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ
رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وھما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبہ رفعھما حتی تکونا حذو منکبیہ
ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ویرفعھما فی کل تکبیرۃ یکبرھا قبل الرکوع حتی تنقضی صلاتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونون ہاتہہ اوٹھاتے مونڈہون تک پھر تکبیر
کہتے اور ہاتہہ ویسے ہی رہتے پھر رکوع کرتے پھر جب سر اوٹھاتے رکوع سے ہاتھون کو اوٹھاتے مونڈہون تک پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور
نہین ہاتہہ اوٹھاتے تھے دونون سجدون مین بلکہ اوٹھاتے تھے ہر رکعت مین جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکے لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکی
عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیہ قال ثم التحف ثم اخذ شمالہ
بیمینہ وادخل یدیہ فی ثوبہ قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیہ ثم رفعھما واذا اراد ان یرفع راسہ من الرکوع رفع
یدیہ ثم سجد ووضع وجہہ بین کفیہ واذا رفع راسہ من السجود ایضا رفع یدیہ حتی فرغ من صلاتہ قال محمد
فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال ہی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ من فعلہ وترکہ من ترکہ **ترجمہ** وائل
بن حجر سی روایت ہی مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپنے جب تکبیر کہی دونون ہاتہہ اوٹھائے پھر دونون ہاتہہ اندر کرلیے کپڑے
کے **ف** یعنی ہاتہہ اوٹھاتی وقت دونو ہاتھون کو باہر نکالا کپڑے سی پھر باندہتی وقت اندر کرلیے سردی کے سبب سے **ت** پھر داہنے
ہاتھ سے بائین ہاتہہ کو پکڑا اور دونون ہاتہہ کپڑے کی اندر کرلیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونون ہاتہہ باہر نکال کر اونکو اوٹھایا اسی طرح جب رکوع سے

سر اوٹھانی لگی دونون ہاتون کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونون ہونچون کے بیچمین کیا اور جب سجدہ سی سر اوٹھایا دونو
ہاتون کو اوٹھایا **ف** صحیح روایت مین سجدہ کے بیچ مین ہاتہہ اوٹھانا نہین ہی اکثر علماکے نزدیک منسوخ ہے **ت** محمد نے کہا ہمنے
پھر حسن بن ابی الحسن سے کہا انہون نی کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالون نی ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالون نے چھوڑدیا **عن**
وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر **ترجمہ** وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتہ
اوٹھاتے دیکھا تکبیر کیوقت **عن** وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ
وحاذی بابہامیہ اذنیہ ثم کبر **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کو کہڑے ہوے
دونو ہاتھ اپنی اوٹھائی مونڈھون تک اور انگھوٹے کانون کے برابر کیے پھر تکبیر کہی **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ
شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذالک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل
ذلک فلما سجد وضع راسہ بذالک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری
وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار
بالسبابۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصد ادیکھا آپ کیونکر پڑہتے ہین تو پہلے آپ
کہڑے ہوے اور قبلہ کیطرف مونھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتہ اوٹھائی کانون تک پہر بائین ہاتہہ کو داہنے ہاتہہ سی پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتون کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتون کے بیچ مین رکہا پہر بیٹھے تو بائین پیر کو بچھایا اور بایان ہاتہہ اپنی بائین ران پر رکہا
اور داہنے ہاتہ کی کہنی داہنے ران سی جدا رکھی اور دو انگلیون کو بند کرلیا اور ایک حلقہ بنالیا (بیچ کی انگلی اور انگھوٹے سی) اور دیکھا مینے
انکو اسطرح کہتے تھی اور بشر نے بتایا انگھوٹے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کے انگلی سی اشارہ کیا - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد قال فیہ ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیہ برد شدید فرایت
الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب **ترجمہ** پھر داہنا ہاتہہ بائین کف پر رکہا بائین پہونچے پر بائین بانہہ پر اس روایت
مین یہ بھی ہے پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگون کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئی اوسکے اندر انکی ہاتہہ ہلتے تھے (رفع یدین کیوقت)
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتہم فرایتہم
یرفعون ایدیہم الی صدورہم فی افتتاح الصلوۃ وعلیہم برانس واکسیۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہی مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک وائل نے کہا پہر جو مین آیا تو مینے لوگون کو دیکھا اپنی ہاتہ
اوٹھاتی تھی سینے تک نماز شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑہے تھی

باب افتتاح الصلوۃ نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیہم فی ثیابہم فی الصلوۃ **ترجمہ** وائل ابن
حجر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مینے دیکہا آپکے اصحاب کو اوٹھاتے تھی اپنی ہاتہہ کپڑون کے اندر **ف** سردی

کی وجہ سے باہر نہ نکالتے تھے کیونکہ ہاتھون کا باہر نکالنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا فلم فوالله
ما کنت باکثرنا له تبعة ولا اقدمنا له صحبة قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی
الصلوة یرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعه معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیه
حتی یحاذی بهما منکبیه ثم یرکع ویضع راحتیه علی رکبتیه ثم یعتدل فلا یصب رأسه ولا یقنع ثم یرفع رأسه
فیقول سمع الله لمن حمده ثم یرفع یدیه حتی یحاذی منکبیه معتدلا ثم یقول الله اکبر ثم یهوی الی الارض فیجافی یدیه عن
جنبیه ثم یرفع رأسه ویثنی رجله الیسری فیقعد علیها ویفتخ اصابع رجلیه اذا سجد ویسجد ثم یقول الله اکبر ویرفع
ویثنی رجله الیسری فیقعد علیها حتی یرجع کل عظم الی موضعه ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه کما کبر عند افتتاح الصلوة ثم یصنع ذلک فی بقیة صلاته حتی اذا
کانت السجدة التی فیها التسلیم اخر رجله الیسری وقعد متورکا علی شقه الایسر قالوا صدقت هکذا کان یصلی
صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوئے تھے اون مین ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا
مین تم سب سے زیادہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہون اون لوگون نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیرو نہین
کرتے تھے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت مین آئے تھے ابو حمید نے کہا ہان یہ ٹھیک ہے **ف** مگر یہ ضرور ہے
کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت رکھتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے مین نے خوب غور کیا ہوا اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تمکو
خیال نہ رہا ہو **ت** اون لوگون نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اٹھاتے
اپنے مونڈھون تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آجاتی اعتدال سے تو آپ قرات شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اٹھاتے
مونڈھون تک پھر رکوع کرتے اور دونو ہتھیلیان اپنی اپنے گھٹنون پر رکھتے اور پیٹھ سیدھے کرتے اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے نہ جھکاتے
نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے سمع الله لمن حمده پھر دونو ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈھون تک سیدھے کھڑے ہوکر پھر الله اکبر کہتے اور زمین
کیطرف جھکتے تو دونو ہاتھون کو اپنے پہلوؤن سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے اور بائین پاؤن کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اور سجدہ کیوقت اپنی
انگلیون کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے الله اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدے سے اور بائین پیر کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے آجاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتون سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے الله اکبر
کہتے اور دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھاتے تھے پھر باقی نماز مین ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدے سے
فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتے بائین کولے پر۔ اون صحابہ نے یہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول الله صلی
الله علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے **عن** محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فتذاکروا
صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض هذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیه من رکبتیه

فرج بين اصابعه ثم هصر ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى
ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ محمد بن
عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے انکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے
کہا کچھ تھوڑی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر پیٹ کو
خم کیا اور سر کو نہ اونچا نہ نیچا رکھا نہ کسی طرف داہنی بائیں منہ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلے کی طرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں
پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پاؤں کو
ایکطرف نکالدیا عن محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابعه القبلة ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہے اور اس میں یہ ہے جب آپنے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو بچھایا
زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منہ قبلے کی طرف کیا عن عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه
وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص
قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب
على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم
يتورك ثم ساق الحديث قال ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين
الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں
انکے باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپ نے
سر اٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین
پر اپنی ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سروں کو سجدے میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی
اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور کھڑے ہو گئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہاں تک کہ کہا بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اٹھنے
کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کہتے ہیں سرین پر بیٹھنے کو اور
دونوں پاؤں ایکطرف نکالدینے کو) عن عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فتجافى عن جنبيه قال ثم سجد
فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في
موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى
وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ جانتا ہوان آپ کی نماز
کو پھر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکی کہا پھر آپ نے رکوع کیا اور دونو ہاتھونکو دونو گھٹنیون پر رکہا گویا اونکو پکڑ لیا اور دونو ہاتھون کو
سیدہا کیا گویا کمان کر چلی ہو گئی اور جدا رکہا پہلوؤن سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونو ہاتھون کو
جدا رکہا پہلوؤن سے اور دونو ہتھیلیون کو مونڈہون کے برابر رکہا پھر سر اوٹہایا یہان تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹہکانے پر آ گئی
پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئے پھر بیٹھے بایان پانون بچہا کر اور داہنی پانون کو کھڑا کیا اور اوسکی انگلیون کو قبلہ کی
طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گھٹنی پر رکہا اور بائین ہتھیلی کو بائین گھٹنی پر رکہا اور اونگلی سے اشارہ کیا **عن** ابی
حمید بہذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شیء من فخذیه **ترجمہ** دوسری روایت
مین ہے جب سجدہ کیا تو دونو زانون کو کشادہ رکہا اور پیٹ کو رانون سے نہ لگایا **عن** وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی
هذا الحدیث قال فلما سجد وقعتا رکبتاه الی الارض قبل ان تقع کفاه قال فلما سجد وضع جبهته بین کفیه
وجافی عن ابطیه قال حجاج وقال همام وحدثنا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
بمثل هذا وفی حدیث احدهما واکبر علمی انه حدیث محمد بن جحادة واذا نهض نهض علی رکبتیه واعتمد علی فخذه **ترجمہ**
وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث مین جب آپ سجدہ کرتے تو گھٹنے آپکے زمین پر ہاتھون سے پہلے لگتے جب سجدے مین جاتے تو اپنی پیشانی دونو
ہاتھون کے بیچ مین رکہتے اور اپنی بغلین کہلی رکھتے دوسری روایت مین ہے جب آپ اوٹہتے تو اپنی گھٹنون پر اوٹہتے اور بوجہہ ڈالتے رانون پر **عن**
وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرفع ابهامیه فی الصلوة الی شحمة اذنیه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت
ہے (مینے دیکہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتے تھے اپنی دونو انگھوٹون کو (ہاتھ کے) کانو کے لو تک **ف** نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ
کا بھی قول ہے **عن** ابی هریرة انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کبر للصلوة جعل یدیه حذو منکبیه
واذا رکع فعل مثل ذلك واذا رفع للسجود فعل مثل ذلك واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلك **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونو ہاتھ مونڈہون تک اوٹہاتے جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے
فارغ ہو کر سیدہے کھڑے ہوتے سجدے کیواسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتین پڑہ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتے **عن** میمون المکی
انه رای عبد الله بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم
فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلاة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه
الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبیر **ترجمہ**
میمون مکی سے روایت ہے اونہون نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکہا نماز پڑہائی اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے رفع یدین کیا کھڑے
ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدے کے وقت اور پھر کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہوے اور اشارہ کیا ہاتھون سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس
اور اون سے کہا مین نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑہتے دیکہا کہ کسیکو اسطرح پڑہتے نہ دیکہا اور مین نے بیان کیا ہاتھون سے اشارہ

گزر چکا عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی **عن**
النضر بن كثير يعني السعدي قال صلى الى جنبي عبد الله بن طاوس في مسجد الخيف فكان اذا سجد السجدة الاولى فرفع رأسه
منها رفع يديه تلقاء وجهه فانكرت ذلك فقلت لوهيب بن خالد فقال له وهيب بن خالد تصنع شيئا لم ار احدا
يصنعه فقال ابن طاوس رايت ابي يصنعه وقال ابي رايت ابن عباس يصنعه ولا اعلم الا انه قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم يصنعه **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے میری پہلو میں نماز پڑھی عبد اللہ بن طاوس نے مسجد خیف میں جب انہوں نے سجدہ
کیا پہلا اور اپنا سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے منہ کے سامنے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے ذکر کیا وہیب بن خالد نے
عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاوس نے کہا میں نے اپنے باپ طاوس کو یہ کرتے دیکھا
اور طاوس نے کہا میں نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکھا اور میں نہیں جانتا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
تھے **ف** اوائل میں پھر آپ نے سجدوں کے بیچ میں ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا **عن** ابن عمر انه كان اذا دخل في الصلوة كبر ورفع
يديه واذا ركع واذا قال سمع الله لمن حمده واذا قام من الركعتين رفع يديه ويرفع ذلك الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور بیان کرتے اس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث
موقوف صحیح ہے مرفوع نہیں ہے دوسری روایت میں یوں ہے واذا قام من الركعتين يرفعهما الى ثدييه جب دو رکعتیں پڑھ کر
کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے چھاتیوں تک تیسری روایت میں ہے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر پہلی بار میں ہاتھ اونچے اٹھاتے
تھے میں نے کہا مجھکو بتاؤ انہوں نے اشارہ کیا چھاتیوں تک یا اس سے بھی کچھ نیچے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا ابتدأ
الصلوة يرفع يديه حذو منكبيه واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما دون ذلك **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر
جب نماز شروع کرتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے مونڈھوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس سے کم ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے۔ کہا ابو داؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس سے کم اٹھاتے تھے **ف** بلکہ اور لوگوں
نے یکساں روایت کیا ہے جتنا شروع میں اٹھاتے تھے اتنا ہی بیچ میں **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
في الركعتين كبر ورفع يديه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تکبیر کہتے اور
دونوں ہاتھ اٹھاتے **عن** علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع
يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قرأته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء
من صلوته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ
کرتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے اور ....

جب رکوع سے سر اوٹہاتی تو اسیطرح ہاتہونکو اوٹہاتے اور بیٹھنے کیحالت مین ہاتہ دنکو نہ اوٹہاتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹھتی تو دونو ہاتھ اسی
طرح اوٹہاتے اور تکبیر کہتے۔ کہا ابوداؤد نی ابوحمید ساعدی کی حدیث مین ہی جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑی ہوتے تو تکبیر کہتی اور دونو ہاتھ
اوٹہاتے مونڈہون تک جیسی تکبیر کہی تہی شروع نماز مین۔ اسکو بیان کرنیسے یہہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنے واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے ؛ مالک بن الحویرث قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع حتی یبلغ بھما فروع اذنیہ **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت
ہی دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتہہ اوٹہاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے
یہانتک کہ پہونچتی دونو ہاتھ کانون کی لو تک **عن** بشیر بن نہیک قال قال ابوھریرۃ لو کنت قدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرأیت
ابطیہ زاد ابن معاذ قال یقول لاحق الا تری انہ فی الصلوۃ لا یستطیع ان یکون قدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وزاد موسی یعنی اذا کبر رفع یدیہ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکہتا (یعنی اپنا
ہاتہہ اپنا الگ رکہتے تھے) لاحق نے کہا بہلا نماز مین ابوہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہو سکتے تہے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتی
تو دونو ہاتھ اوٹہاتے **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فکبر ورفع یدیہ فلما
رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک
علی الرکبتین **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکہائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھ اوٹہائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتہون کو جوڑ کر دونو گہٹنون کی بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تہا پہر منسوخ ہو گیا) جب یہہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی اونہون نے کہا سچ کہا میرے بہائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلی ہم ایسا ہی کیا
کرتے تہے پہر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گہٹنون پر رکہنے کا **باب** من لم یذکر الرفع عند الرکوع رکوع کیوقت ہاتھ نہ
اوٹہانیکا بیان **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم
یرفع یدیہ الا مرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رض نی کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑہ کر نہ بتاؤن پہر اونہون نے
نماز پڑہی تو ہاتہہ نہین اوٹہائے مگر ایکبار **ف** یعنی شروع نماز مین امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہو سکتی اون احادیث صحیحہ
کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہی اسواسطی کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ترک بہی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو بھی یاد رہا دوسری یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکہنی سے الزام نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو جاوی
کیونکہ جلیل صحابہ نی رفع یدین نقل کیا ہی اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی رض اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون
نی کہا کہ عشرہ مبشرہ نی اسکو روایت کیا ہی بخاری نی کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہی کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہی اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئے ہین شاید یہہ بھی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق کا منسوخ

ہونا وغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کسیکو عبد اللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور افقہ ہونی مین رضی ہو اللہ عنہ
اور تمام صحابہ سے۔ دوسری روایت مین ہی فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنی ایک ہی بار ہاتھ اوٹھایا یا
پہلی بار مین ہاتھ اوٹھایا عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب اذنیہ ثم
لایعود ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھاتی دونو ہاتھ اپنی کانون کی قریب تک پھر اوٹھاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کیا ابن مدینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نی اور اسکی اسناد مین شریک ہی جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نی غلطی سی ثم لایعود کا لفظ کہدیا سفیان نی روایت کیا یزید سی اوس مین نہیں ہی ثم لایعود لیکن سفیان
نی کہا بعد کو یزید نی کہا کوفے مین ثم لایعود کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سی اور ثم
لایعود نہین کہا بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لایعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان
نی بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لایعود کی زیادت منکر ہی۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادت
ثقہ کی مقبول ہوتی ہی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ ثم
لم یرفعہما حتی انصرف ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہا دیکھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھ اٹھائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹھائے نماز سی فارغ ہونی تک ف ابو داؤد نی کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکی صحیح نہونی کے
کوئی وجہ بیان نہین کی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوٰۃ رفع یدیہ مدا ترجمہ ابو ہریرہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبی کرکے

باب وضع الیمنی علی الیسرے فی الصلوٰۃ

داہنا بائین ہاتھ پر رکھنا نماز مین عن زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع
الید علی الید من السنۃ ترجمہ زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین عبد اللہ بن الزبیر سی سنا کہتی تھی برابر رکھنا قدمونکا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکھنا سنت ہی عن ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی
علی الیسری ترجمہ ابن مسعودؓ سی روایت ہی وہ نماز پڑھتی تھی اونہون نی اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھدیا عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی
الکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃ ترجمہ ابی جحیفہ سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنت ہی رکھنا پہونچی کا دوسری
پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے ف روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ آپنے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے۔ بہرحال سینے پر ہاتھ باندھنا حدیث
صحیح سی ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہ ہی کہ پورا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نہ رکھی اسطرحسی کہ داہنی ہاتھ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھ کے کہنی پر

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتے ہی جسکو بخاری نے روایت کیا **عن** جریر الضبی قال رأیت علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہی حضرت علی رض کو دیکھا وہ بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑتی تھے پہونچی کو ناف کے اوپر **ف** یعنی ناف کے اوپر اور سینے کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہے۔ کہا ابو داؤد نی سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہی اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہی اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہی مگر وہ قوی نہین

عن ابی وائل قال قال ابو ہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا ہتھیلی پر ہتھیلی پکڑ رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے **ف** اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہی۔ کہا ابو داؤد نی مین نے احمد بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتی تھی عبد الرحمن ابن اسحاق کوفی کو

باب ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کے شروع مین کون سی دعا پڑہی جاوی

عن علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السموت والارض وما بینہما وملأ ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال اللہم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ فصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ فتبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک۔ مین نے اپنا منہ کیا اوسکی طرف جس نے بنائی آسمان اور زمین ایکطرف کا ہوکر اور نہین ہون مین ساجہا رکھنیوالون مین سے **ف** یعنی سوا خدا کے کیسکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک ساجہی کیسکو سمجہتا ہون **ت** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو مالک ہی ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجہے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون ای خدا تو ہی بادشاہ ہی کوئی معبود نہین سچا سوا تیری تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو میری سب گناہون کو تہین بخشتا اور مجہے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجہہ سے بری عادتون کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیری مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بہلائی ہی سب تیرے اختیار مین ہی مین تیرا ہون اور میرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہی اور بہت اونچے درجے والا ہی بخشش چاہتا ہون تجہسے

اور توبہ کرتا ہون تجہہ پاس آ- اور جب رکوع کرتی تو فرماتے اللہم لک رکعت اخیر تک - ای خدا مین تیری لیے جہکا اور تجہپر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی مین ہے تیرے واسطی کان میرا اور آنکہہ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میری اور جب سر اوٹہاتی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ
اخیر تک سنتا ہے اللہ اوس شخص کی جو اوسکی تعریف کری ای پروردگار ہمارے تیری لیے ہے سب تعریف بہرنا آسمانون بہر اور زمین بہر اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچہہ ہے اوس بہر اور پہر جس چیز کو تو چاہے بعد اسکی اور جب سجدہ کرتے تو فرماتی اللہم لک سجدت اخیر تک ای پروردگار مین نے تیرے واسطے
ماتہا زمین پر رکہدیا اور تجہپر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سی لگ گیا اوس شخص کیواسطی جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی پہر اچہی صورت بنائی اور کان آنکہہ کہولی بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچہا بنانی والا اور جب سلام پہیرتے تہے فرماتی
اللہم اغفرلی ما قدمت اخیر تک ای خدا بخش میری اگلی اور پچہلی اور چہپی اور کہلی گناہ اور جو زیادتی کے مین نے اور جسکو تو مجہہ سی زیادہ جانتا ہے
تو ہی آگے کرنیوالا ہے تو ہی پیچہے کرنیوالا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا تیرے عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام
الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر و رفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع
ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وہو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک
وکبر ویدعو نحو حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیء ولم یذکر والخیر فی یدیک والشر لیس الیک
وزاد فیہ ویقول عند انصرافہ من الصلاۃ اللہم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت واعلنت انت الہی لا الہ
الا انت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کہڑی ہوتی تکبیر کہتی اور دونو ہاتہہ اوٹہاتی مونڈہون
تک اور ایسا ہی کرتے جب قراءت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب رکوع سے سر اوٹہاتے اور قعدہ کی حالت مین
ہاتہہ نہ اوٹہاتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑی ہوتے دونو ہاتہہ اسی طرح اوٹہاتی اور تکبیر کہتی اور دعا مانگتی جیسی اوپر گذری کچہہ کم
بیش اسمین یہہ نہین ہے والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک اور اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جب نماز سے فارغ ہوتی تو کہتی اللہم اغفرلی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الہی لا الہ الا انت عن شعیب بن ابی حمزۃ قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ وغیرہما
من فقہاء اہل المدینۃ فاذا قلت انت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین **ترجمہ** شعیب
بن ابی حمزہ سے روایت ہے مجہسی ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکی اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑہے تو بجای وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑہہ **ف** اسلیے کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نہ ہر شخص عن انس بن مالک ان رجلا
جاء الی الصلوۃ وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتہا
فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایہم یرفعہا وزاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمشی
فلیصل ما ادرکہ ولیقض ما سبقہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص آیا نماز کو اور اسکی سانس پہول گئی تہی (دوڑتا
ہوا آیا تہا) وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکی آپنے فرمایا کس نے یہ کہا تہا اوس نے کچہہ برا

نہین کہا (یہہ اسواسطے آپ نے فرمایا تاکہ کہنیوالا اقرار کرلی اور ڈرے نہین) وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے کہا تہا مین آیا اور میری سانس
پہول گئی تہی تو مین نے اسکو کہا آپنے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کر رہے تہے کون ان کلمونکو اوٹہا لیجاوے **ف** اللہ جل جلالہ
پاس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہہ چاہتا ہے مین اسکو اوٹہا کر اللہ کے پاس لیجاؤن **ف**
حمید نے اتنا زیادہ کیا پہر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو آوے تو معمولی چال سے چلے جو ملے اوسکو پڑہ لیوے اور جو نہ ملے وہ اسکو بعد ادا
کر لیوے **عن** جبیر بن مطعم انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال عمرو لا ادری ای صلاۃ ھی فقال اللہ اکبر
کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان
من نفخہ ونفثہ وھمزہ قال نفثہ الشعر ونفخہ الکبر وھمزہ الموتۃ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑہنے لگے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تہی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ
کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کے غرور اور اشعار اور وسوسے سے۔ دوسری روایت مین ہے کہ آپ نفل نماز مین یہہ کہتے تہے **عن** عاصم بن حمید قال سألت عائشۃ بای
شیء کان یفتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت لقد سألتنی عن شیء ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وھلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامۃ **ترجمہ** عاصم بن حمید سے روایت ہے انہون نے پوچہا حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سے شروع کرتے تہے رات کے نفلونکو انہون نے کہا تم نے مجہ سے ایسی بات پوچہی جو کسی نے نہین پوچہی تم سے پہلے آپ جب کہڑے
ہوتے تو دس بار تکبیر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ کہتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے اور دس بار استغفار پڑہتے اور
فرماتے اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتے تہے قیامت کے دن کہڑے ہونیکی تنگی سے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن
عوف قال سألت عائشۃ بای شیء کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاتہ اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہون نے حضرت عائشہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کہڑے
ہوتے تو پہلے کیا دعا پڑہتے انہون نے کہا یہہ پڑہتے اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ابو داؤد نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچہ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کرے یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین **عن** رفاعۃ بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من المتکلم بها آنفا فقال
الرجل انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سی روایت ہی ہم نماز پڑہ رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نی سر اوٹہایا رکوع سی فرمایا سمع اللہ
لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تہا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپنے فرمایا کس شخص نے یہہ کہا تھا
وہ شخص بولا مین نے یا رسول اللہ کہا تہا آپنے فرمایا مین نی تیس پر کئی فرشتونکو دیکہا جلدی کر رہی تھی کون اسکو پہلی لکہی **عن** ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوة من جوف اللیل یقول اللهم لک الحمد انت نور السموت والارض ولک الحمد
انت قیام السموت والارض ولک الحمد انت رب السموت والارض ومن فیهن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاءک
حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک
حاکمت فاغفرلی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهی لا اله الا انت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑہنے کی لیے تو فرماتے اللهم لک الحمد اخیر تک دوسری روایت مین ہی جب تہجد کی لیے اوٹہتے تو اللہ اکبر کہکی یہی
دعا پڑہتی **عن** رفاعة بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رفاعة لم یقل قتیبة رفاعة فقلت
الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف
فقال من المتکلم فی الصلوة ثم ذکر نحو حدیث مالک واتم منه **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سی روایت ہی مین نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجہکو چھینک آئی مین نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئی آپنے کہا کس نے یہہ کہا تہا پہر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اوس سے بھی زیادہ **عن** عامر بن ربیعة قال عطس
شاب من الانصار خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الصلوة فقال الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی
ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والاخرة فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من القائل الکلمة قال فسکت الشاب
ثم قال من القائل الکلمة فانه لم یقل بأسا فقال یا رسول اللہ انا قلتها لم ارد بها الا خیرا قال ما تناهت دون عرش
الرحمن تبارک وتعالی **ترجمہ** عامر بن ربیعہ سی روایت ہی ایک جوان انصار مین سی چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین تو اوسنے
نی کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرة جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئی پوچہا کس نے یہہ کہا تہا اور کچہہ برا نہین کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین نے کہا تہا نیک نیتی سے آپنے فرمایا یہہ
کلمہ جل جلالہ چلا گیا اور کہین نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سی لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا **باب** من رأی الاستفتاح
بسبحانک جن لوگون کی نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللهم پڑہنا چاہیے اونکی دلیل **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک
ثم یقول لا اله الا اللہ ثلاثا ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثلاثا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفخه

ونفثہ ثم یقرأ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے
سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرأت کرتے۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے
تھے علی بن علی وفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کے علی بن علی کے وکیع اور ابن معین اور
ابو زرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک
ولا الہ غیرک **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللھم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین
کیا سو طلق بن غنام کے اور بدیل سے سوا عبدالسلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبدالسلام
بن حرب کو تقریب مین لکھا ہے ثقہ حافظ منا کیر عبدالسلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
شاید یہہ حدیث بھی اون مین سے ہو اور شاید نہ ہو اسیواسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے

باب السکتۃ عند الافتتاح

نماز کی شروع کرنیوقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ
چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
کرلین اور تکبیر کہہ لین اور اونکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسرے سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس
سکتے مین سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کے ہوتا رکوع کرنیسے پہلے یہی مذہب ہے امام احمد و اسحاق
اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنے کیواسطے **عن** الحسن قال قال
سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ
عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ **ترجمہ**
حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنے دو جگہ چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت
تک دوسرے جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب مین لکھا مدینہ
مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت
سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلہا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے
کرتے ایک شروع نماز مین دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین
تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ

اذا فرغ من قراۃ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فحفظ ذلک سمرۃ وانکر علیہ عمران بن حصین فکتبنا
فی ذلک الی ابی بن کعب فکان فی کتابہ الیہما او فی ردہ علیہما ان سمرۃ قد حفظ **ترجمہ** حسن سے روایت
ہے کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں
ایک سکتہ تکبیر تحریمہ کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نمانا دونوں نے ابی بن کعب کو کہا بھیجا انہوں
نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا **عن** سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فیہ قال سعید قلنا لقتادۃ ما ھاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلاتہ واذا فرغ من القراءۃ ثم قال
بعد واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے مجھے دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کرے دوسرے جب قرات سے فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرات سے فارغ ہونے سے بھی مقصود ہے کہ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلوۃ سکت بین التکبیر والقراءۃ
فقلت لہ بابی انت وامی ارأیت سکوتک بین التکبیر والقراءۃ اخبرنی ما تقول قال اللہم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم نقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللہم اغسلنی
بالثلج والماء البرد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر
پھر قرات کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللہم
باعد بینی آہ **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری ومسلم نے اور مسلم میں بجای نقنی کے نقنی ہے یوں اللہم نقنی من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح
ہے اور ہمارے شائخ نے اس دعا کو اختیار کیا ہے **باب** من لم یر الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہے باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایت کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون
القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قراۃ شروع
کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسہ ولم یصوبہ
ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع راسہ من السجود لم یسجد حتی یستوی
قاعدا وکان یقول فی کل رکعتین التحیات وکان اذا جلس یفرش رجلہ الیسری وینصب رجلہ الیمنی وکان ینھی
عن عقب الشیطان وعن فرشۃ السبع وکان یختم الصلوۃ بالتسلیم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تھی قرات کو الحمد للہ رب العلمین سے اور جب رکوع کرتی تھی تو نہ سر کو اونچا رکھتی نہ نیچا۔ بلکہ درمیان مین اور جب رکوع سے سر اٹھاتی تھی تو سجدہ نہ کرتی تھی جبتک سیدھی نہ کھڑی ہو جاتی اسی طرح جب ایک سجدہ کرکے سر اوٹھاتی تھے تو پھر سجدہ نہ کرتے تھے جبتک سیدھی بیٹھ نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے جب بیٹھتے تو بایان پانوں بچھاتے اور داہنا پانوں کھڑا کرتے اور منع کرتی تھی شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہہ ہے دونون پانوں کھڑی کردی اور چوتڑ زمین پر لگاوی جیسے کتا بیٹھتا ہے بعضون نے کہا مراد یہہ ہے دونون پانوں کی ایڑیون پر سرین رکھے اور پانو کو کھڑا رکھے جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ت** اور جانور کیطرح ہاتھ بچھا دینی سے **ف** سجدے کے اندر یعنی ہاتھونکو زمین پر لگاوے اور کتے کیطرح زمین پہ پڑجاوے **ت** اور ختم کرتی تھی نماز کو سلام سے **عن** انس بن مالک یقول

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علی آنفا سورۃ فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی ختمہا قال ھل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے ابھی اوتری ہے میری اوپر ایک سورت پھر پڑھا اوسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر اخیر تک پھر لوگون سے پوچھا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے اُنھون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے میری پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا جز ہے تو اوسکو پکار کر پڑھنا چاہیے مگر یہہ استدلال جب صحیح ہوسکتا ہے کہ آپنے تبرک اور استحباب کے طور پر نہ پڑھا ہو اور جو اسوجہ سے پڑھا ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑھنا مسنون ہے تو پھر اس استدلال کو گنجایش نہین اسیواسطے اسکے بعد کی حدیث لایا کہ وہان رسول اللہ صلعم نے کلام اللہ پڑھا اور بسم اللہ نہ پڑھی جواب یہہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت مین آپ پڑھا کرتے تھے فصل کیواسطے تاکہ معلوم ہو یہہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن** عروۃ عن عائشۃ وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وکشف عن وجھہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الایۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے اُنھون نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ انکے تہمت کا اُنھون نے کہا رسول اللہ بیٹھے اور اپنا منہہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ کوثر مین بسم اللہ جز ہے سورے کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑھتے تو یہان بھی پڑھتے۔ کہا ابوداود نے یہہ حدیث منکر ہے اسکو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا اُنھون نے اسطرح نقل نہین کیا اور مین ڈرتا ہون کہ اعوذ باللہ شاید حمید کا قول ہو

باب من جھر بھا بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا **عن** یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان

ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وھی من المئین والی الانفال وھی من المثانی فجعلتموھا فی السبع الطوال ولم تکتبوا

بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما ینزل علیہ الایات فیدعو بعض من

کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الایۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا وتنزل علیہ الایۃ والایتان فیقول

مثل ذلک وکانت الانفال من اوائل ما انزلت علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من اخر ما نزل من القرآن وکانت قصتہا

شبیہۃ بقصتہا فظننت انہا منہا فمن ہناک وضعتہا فی السبع الطول ولم اکتب بینہما سطر بسم اللہ

الرحمن الرحیم **ترجمہ** یزید فارسی سے روایت ہی میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورہ

برأت کو جو مئین میں سے ہے **ف** مئین وہ سورتیں ہیں جنکی آیتیں سو سے زیادہ ہیں **ف** انفال سے ملا دیا حالانکہ

وہ مثانی میں سے ہے **ف** مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں **ف** اور تم نے انفال کو سبع طول سورتوں میں کر دیا **ف**

سبع طوال یہ ہیں بقرہ - آل عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - توبہ - یا - یونس - ملک کہتے ہیں

اسیوجہ انفال چھوٹی سورت تھی دوسری سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ یا **ت** اور انفال اور برأت کے بیچ میں بسم اللہ کیوں

نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں

رکھ جس میں فلانی قصہ ہے اور جب ایک آیت اترتی آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کو آنیکے بعد پہلے اتری

اور برأت اخیر میں اتری اور برأت کا قصہ انفال کے مشابہ ہی (دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہی)

تو مجھے گمان ہوا کہ برأت **ت** شاید انفال میں داخل ہے اسوجہ سے انفال کو سبع طوال میں کہا اور دونوں کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن

الرحیم نہیں لکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جزو ہی ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور اسکی

جو وہ دی ہی جواب یہ ہو کہ وہ جزو ہو یا نہیں لکھنا بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوا ہو جیسا آگے آتا ہی - دوسری روایت میں

قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انہا منہا رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں

کیا کہ سورہ برأت انفال میں سے ہی - کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہاں تک کہ سورہ نحل اتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ نمل کے جزو ہی

اور سورتوں کے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی تنزل علیہ بسم اللہ

الرحمن الرحیم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کسی سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن

الرحیم آپ پر اترتی **باب** تخفیف الصلوۃ للامر یحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع

بکاء الصبی فاتجوز کراہیۃ ان اشق علی امہ **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا

ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرأت زیادہ کرنیکا (یعنی طول صلوۃ کا) پھر بچے کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق

نہ گزری اسکی ماں پر **باب** ما جاء فی نقصان الصلوۃ نماز میں کمی ہونیکا بیان **عن** عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ الا عشر صلاتہ تسعہا ثمنہا سبعہا سدسہا خمسہا ربعہا

ثلثہا نصفہا **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتی تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہی حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نوان حصہ کبھی آٹھوان حصہ یا ساتوان حصہ یا چھٹا یا پانچوان یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اوسکے واسطے لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جب نماز مین
کسیطرحکا قصور اوسکی شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع مین ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہین لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوتا ہے
کبھی نماز بالکل اولٹ کر منھ پہ پھینک دیجاتی ہے نعوذ باللہ منہ

باب تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان

عن جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرأ البقرۃ فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرأ بسورۃ البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرأ بکذا اقرأ بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلی والیل اذا یغشی فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ

ترجمہ روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کی ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ کر ہماری امامت کیا کرتی یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالے کے اقتدا نفل پڑھنیوالے کو بھی درست ہے **ت** ایکبار رسول اللہ نے رات کو نماز مین دیر کی ایک روایت مین ہے عشا کی نماز مین دیر کی معاذ نے رسول اللہ کی ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی آئے تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا (اور سلام پھیر کر اپنی) نماز پڑھ لی (اکیلے) لوگون نے کہا تو منافق ہوگیا اوسنے کہا مین کبھی منافق نہین ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھ نماز پڑھ کے یہان سے جاتے ہین اور ہماری امامت کرتے ہین اور ہم لوگ دن بھر اونٹون سے پانی سینچتے ہین اور ہاتھون سے محنت کرتے ہین (تھکے ماندہ ہوتے ہین) اُنہون نے آکے سورہ بقرہ شروع کیے رسول اللہ نے معاذ سے فرمایا اے معاذ تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا پڑھ فلان فلان سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین مین ہے والشمس وضحٰھا اور دوسری روایت مین ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج والطارق

عن حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وہو یصلی بقوم صلوٰۃ المغرب فی ہذا الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر

ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑھا رہے تھے مغرب کی اسی حدیث مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے معاذ تو فتنے مین مت ڈال لوگون کو تیرے پیچھے بڈھے اور ضعیف اور کام کاج والے اور مسافر نماز پڑھتے ہین

عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد واقول اللہم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہا ندندن

ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز مین کیا کہتا ہے وہ بولا مین تشہد پڑھتا ہون پھر کہتا ہون یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم سے لیکن مین نہین سمجھتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

یعنی نماز میں آپ اور معاذ کون سے دُعا مانگتے ہیں صرف آواز آتی ہے لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آتے) آپ نے فرمایا ہم بھی جنت
اور جہنم کے گرد پھرتے ہیں ف یعنی اسی قسم کی دُعا مانگتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے جنت کا طلب کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا عن
جابر فی قصة معاذ قال قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرأ بفاتحة الکتاب واسأل
اللہ الجنة واعوذ به من النار وانی لا ادری ما دندنتك ولا دندنة معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی و معاذ حول هاتین او نحو هذا ترجمہ جابر سے روایت ہے انہوں نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے
بھتیجے میرے بھائی کے تو کیا کرتا ہے جب نماز پڑھتا ہے وہ بولا میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے
پناہ مانگتا ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا آپ کے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپ نے فرمایا میں اور معاذ دونوں اسی کے گرد میں یا اسکی مانند
کچھ کہتے ہیں عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم السقیم والشیخ الکبیر
وذا الحاجة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا دے تو ہلکی نماز پڑھے
اسواسطے کہ مقتدیوں میں بعضے بیمار ہوتے ہیں بعضے بوڑھے ہوتے ہیں بعضے ضرورت والے باب القراءة فی الظهر ظہر کی قرات کا
بیان عن عطاء بن ابی رباح ان ابا هریرة رض قال فی کل صلوة یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز
میں قرات کرتے تھے جس میں آپ نے پکار کر پڑھا اور ہمکو سنایا ہم نے بھی تمکو سنایا اور جس میں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا عن
ابی قتادة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظهر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحة الکتاب وسورتین
ویسمعنا الایة احیانا وکان یطول الرکعة الاولی من الظهر ویقصر الثانیة وکذلك فی الصبح ترجمہ ابو قتادہ روایت
ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے کبھی ہمکو ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے ف
جو لوگ نمازی میں پکار کر نکلجاتی قصداً آپ جہر نہ کرتے تھے ظہر اور عصر میں ف اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی ہوتی دوسری رکعت سے اور ایسا ہی
آپ صبح کی نماز میں کرتے ف تاکہ لوگوں کو جماعت ملجاوے اسواسطے پہلے رکعت میں قرات زیادہ کرتے تھے اور دوسری رکعت میں کم دوسری روایت
میں اتنا زیادہ ہے ویقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب یعنی پچھلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے ۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ پہلی رکعت
میں طول کرتے تھے اور اتنا دوسری رکعت میں نہیں کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں کرتے تھے عن ابی قتادة
قال فظننا انه یرید بذلك ان یدرك الناس الرکعة الاولی ترجمہ ابو قتادہ نے کہا پہلی رکعت میں طول کرنے سے یہ غرض تھی کہ لوگ
پہلی رکعت پالیویں عن ابی معمر قال قلنا لخباب هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم
تعرفون قال باضطراب لحیته ترجمہ ابی معمر سے روایت ہے میں نے خباب سے کہا رسول اللہ صلعم ظہر اور عصر میں قرات کرتے تھے انہوں
نے کہا ہاں میں نے کہا تمھیں کیونکر معلوم ہوا انہوں نے کہا آپ کے ریش مبارک ہلتی تھی عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقوم فی الرکعة الاولی من صلوة الظهر حتی لا یسمع وقع قدم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ

کھڑے ہوتے تھے پہلی رکعت میں ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ آتی یعنی جماعت میں آنیوالے سب آ چکتے کوئی باقی نہ رہتا **باب** تخفیف الاخریین پچھلی دو رکعتوں میں طول نہ کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاك الناس فی کل شیء حتی فی الصلاة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا آلو ما اقتدیت به من صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذاك الظن بك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات میں یہانتک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا میں تو پہلے دو رکعتوں کو لمبا پڑھتا ہوں اور پچھلی رکعتوں کو چھوٹا اور میں کوتاہی نہیں کرتا رسول اللہ کی پیروی میں حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة وحزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلك وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلك **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے انداز کیا رسول اللہ کتنی دیر کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر میں تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر میں کوئی تیس آیتیں پڑھے جیسے سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھے اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کے پچھلی رکعتوں کے برابر اور پچھلی رکعتوں میں اسکی نصف **باب** قدر القراءة فی الظهر والعصر ظہر اور عصر میں کون سی سورتیں پڑھے **عن** جابر بن سمرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور انکے برابر سورتیں پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی والعصر کذلك والصلوات کلها الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے اور جیسی واللیل اذا یغشی ہے ایسی سورتیں پڑھتے عصر کو بھی مثل ظہر کے اور سب نمازوں کو بھی مگر فجر کے اوس میں طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فرأینا انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر امیة احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا فقیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا هذه شر من الاولی کان عبدا مامورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقة ولا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کے پاس بنی ہاشم کی کئی جوانوں کے ساتھ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے ابن عباس نے کہا نہیں نہیں لوگوں نے کہا شاید چپکے چپکے پڑھتے ہوں گے انہوں نے کہا تیرا منہ خدا کرے گھر جاوے (یہ بد دعا ہے) یہ تو پہلی سے

بھی پڑہی آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگون کو پہونچا دیا اور نہ عباس بینے ہاشم کو کوئی حکم نہین دیا سوا تین باتون کے ایک تو وضو
کامل کرنیکا دوسری زکوۃ نہ لینیکا تیسری گدہی کو گھوڑی سے جفت نہ کرنیکا **ف** ابن عباس بوجہ کم سنی کے پیچھے دور کھڑے ہوتے ہونگے اونکو معلوم
نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہین ظہر اور عصر مین **عن** ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مجھے نہین معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین کچھ پڑہتے تھے یا نہین **ف**
یعنی اسقدر آہستہ پڑہتے تھے بالکل آواز نہین آتی تھی یہ حدیث موید ہے اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی **باب** قدر القراءۃ فی المغرب

مغرب مین کون سی سورتین پڑہی **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ انھا لآخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھا فی المغرب **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے تم نے مجھے یاد دلا دیا اس سورت کو پڑہ کر مین نے
یہ سورت سب سے آخر مین سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب مین پڑہتے تھے **ف** ابن ماجہ کی روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلعم جمعہ کے رات کو مغرب کے نماز مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے **عن** جبیر بن مطعم انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورہ طور پڑہتے تھے مغرب مین **عن** مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخری
الانعام وسألت انا ابن ابی ملیکۃ فقال لی من قبل نفسہ المائدۃ والاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب مین چھوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب مین دو لمبی چوڑی سورتین پڑہتے دیکھا مروان نے
کہا وہ کون سے سورتین ہین اونہون نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتین کون سے ہین اونہون نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف **باب** من رأی التخفیف فیہا مغرب مین چھوٹی سورتین پڑہنے کا بیان **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ
کان یقرأ فی صلاۃ المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوہا من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونکے باپ عروہ بن الزبیر رضہ
مغرب کے نماز مین ایسے ہی سورتین پڑہتے تھے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی۔ کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثین سورہ
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہین اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے اوس سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال ما من المفصل
سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بہا فی المکتوبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل مین (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتین ہین چھوٹی یا بڑی مین نے ایک ایک اون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا پڑہتے فرض نماز مین **عن** ابی عثمان النہدی انہ صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل ہو اللہ احد **ترجمہ** ابی عثمان
نہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کے نماز پڑہائی اوس مین قل ہو اللہ احد پڑہی **باب** الرجل یعید سورۃ واحدۃ
فی الرکعتین پہلے رکعت مین جو سورہ پڑہی اوسیکو دوسری رکعت مین پڑہنیکا بیان **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدًا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو جہینہ میں سے تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑہا دو نو رکعتوں میں یہی سورت پڑہی لیکن معلوم نہیں آپ نے بہولکر ایسا کیا یا قصدًا کیا

باب القراءة في الفجر فجر میں کون سے سورتیں پڑہے **عن** عمرو بن حريث قال كاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑہتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ف** یعنی یہی آیت پڑہتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑہتے تہے

باب من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑہے یا قرارت نہ کرے اوسکا حکم **عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا پڑہنے کا فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑہنیکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوکہ پکار آدمیں میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **عن** ابي هريرة قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله وهذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بغیر سورہ فاتحہ کے اوسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبہی میں امام کے پیچہے ہوتا ہوں انہوں نے میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل میں پڑہ لے اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچہے ہو تو آہستہ پڑہ لے — اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ سورہ فاتحہ پڑہے امام کے پیچہے سری اور جہری نماز میں — دوسرے یہ کہ سری میں پڑہے جہری میں نہ پڑہے — تیسرے یہ کہ امام کے پیچہے کسی نماز میں نہ پڑہے ان تینوں میں کا

پہلا مذہب ہے اور وہی احوط ہے **ف** کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے نماز بانٹ دی گئی ہے یا میں نے اسکو بانٹ دیا ہے اپنے اور بندے کے درمیان میں آدھوں آدھ آدھی میری ہے اور آدھی بندے کیواسطے ہے اور میرے بندے کو جو کچھ مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین – سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا – اللہ جل جلالہ کہتا ہے میری بندے نے تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مجھکو سراہا میری بندے نے – پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھ کو پوجتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں – یہ آیت میری اور بندے میرے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگیگا میں دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدھی سیدھی راہ صراط الذین انعمت علیہم ان لوگونکی راہ جن پر تونے احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تونے غصہ کیا اور نہ ان لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئے یہ تینوں باتیں میرے بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادة بن الصامت يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعدا قال سفيان لمن يصلي وحده **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اس شخص کی جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے سفیان نے کہا یہ حدیث اسکے واسطے ہے جو تنہا نماز پڑھے **عن** عبادة بن الصامت قال كنا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الفجر فقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فثقلت عليه القراءة فلما فرغ قال لعلكم تقرؤن خلف امامكم قلنا نعم هذا يا رسول الله قال لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے فجر کی آپ نے قراءت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑھنا قرآن کا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا شاید تم پڑھا کرتے ہو اپنے امام کے پیچھے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا مت پڑھا کرو سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہیں ہوتی **عن** نافع بن محمود بن الربيع الانصاري قال نافع ابطأ عبادة بن الصامت عن صلاة الصبح فاقام ابونعيم المؤذن الصلاة فصلى ابونعيم بالناس واقبل عبادة وانا معه حتى صففنا خلف ابي نعيم وابونعيم يجهر بالقراءة فجعل عبادة يقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتك تقرأ بام القرآن وابونعيم يجهر قال اجل صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض الصلوات التي يجهر فيها القراءة قال فالتبست عليه القراءة فلما انصرف اقبل علينا بوجهه وقال هل تقرؤن اذا جهرت بالقراءة فقال بعضنا انا نصنع ذلك قال فلا وانا اقول ما لي ينازعني القرآن فلا تقرؤا بشيء من القرآن اذا جهرت الا بام القرآن **ترجمہ** نافع محمد بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت نے دیر کی فجر کی نماز کے واسطے نکلنے میں تو ابونعیم مؤذن نے تکبیر کہہ کر نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں عبادہ آئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا ہم نے صف باندھی ابونعیم کے پیچھے اور ابونعیم پکار کر قراءت کر رہے تھے عبادہ سورہ فاتحہ پڑھنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے عبادہ سے کہا میں نے تم کو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا حالانکہ ابونعیم پکار کر قراءت کرتے تھے عبادہ نے کہا ہاں البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرات سے رکنے لگی (لوگون کی قرات کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئی تو ہماری
طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کیا تم پڑہا کرتی ہو جب مین پکار کر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے
ہین آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چہینے لیتا ہے قرآن مجہہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین
جہر کیا کرون سوا سورہ فاتحہ کے **عن** عبادة نحو حديث الربيع بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء
والصبح بفاتحة الكتاب في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب وسكت
سرا فان لم يسكت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تتركها على حال **ترجمہ** عبادہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہے
راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تہے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے
جہری نماز مین تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتہہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ لے
چہوڑ دے **باب** من رأى القراءة اذا لم يجهر جہری نماز مین قرات نکرنیکا بیان **عن** ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم آنفا فقال
رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول ما لي انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما جهر فيه النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم مین سے میری ساتہہ
قرات کی تہی ابہی ایک شخص بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی قرآن مجہسے چہینے لیتا ہے
راوی نے کہا پہر لوگ باز آئی قرات سے جہری نماز مین جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی سوا سورہ فاتحہ
کی اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہین ہے اس مین اوس شخص کے لیے جو فاتحہ
پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچہے **عن** ابي هريرة يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن انها الصبح
بمعناه الى قوله ما لي انازع القرآن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے
پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو مین چہینا جاتا ہون قرآن سے مسدد کی روایت مین
ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر رسول الله صلى الله عليه وسلم لوگون نے قرات چہوڑ دی جہری نماز مین ابن سرح نے
معمر سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت مین یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون
بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم یعنی اوس وقت سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین
قرات نہ کرتے تہے۔ کہا ابوداؤد نے مین نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تہے فانتهى الناس زہری کا کلام ہے **باب** من
رأى القراءة اذا لم يجهر جب جہر نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر
فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے انکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کسی نے قرآن مجھسے
چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہوں
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت صلعم نے قرأت کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے عن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بهم الظهر فلما انفتل
قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیها ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے
پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھسے کلام اللہ چھینا جاتا ہے باب ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ امی اور عجمی کو
کتنی قرأت کافی ہے ف امی وہ شخص جو ان پڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے اور ملکوں کا ہے عن جابر بن عبد اللہ
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن و
سیجیء اقوام یقیمونه کما یقام القدح یتعجلونه ولا یتأجلونه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو سب
اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنی تجوید میں مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھیں گے اور پھل
اوسکا جلدی دنیا میں لینگے اوسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں اونکو ثواب نہ ملیگا عن سهل بن سعد الساعدی قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم
الاسود اقرؤه قبل ان یقرأه اقوام یقیمونه کما یقوم السهم یتعجل اجره ولا یتأجله ترجمہ سہل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور تم میں لال سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کے لوگ ہیں پڑھو اوسکو اوس سے پہلے کہ کئی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کریں گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا میں
اوسکا بدلا لینگے عقبے کے لیے نہ رکھینگے عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا
استطیع ان آخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منه فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوة الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا للہ فما لی قال قل اللهم ارحمنی وارزقنی وعافنی واهدنی
فلما قام قال هکذا بیده فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما هذا فقد ملأ یده من الخیر ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھے کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن
سے کافی ہو آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہوئی میرے فائدہ کے لیے بتلائیے آپنے فرمایا کہہ اللهم ارحمنی وارزقنی وعافنی واهدنی اے پروردگار مجھپر رحم کر اور مجھے روزی دے اور تندرستی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھہ سی اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا آپ نی اس شخص نے اپنا ہاتھہ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکی وہ نماز مین بھی پڑہ لیا کری نماز درست ہو جاوی گی بعضون نے کہا یہہ ورد وظیفی کیواسطی ہے نماز مین قرآن تھوڑا بہت پڑہنا ضروری ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما و قعودا و نسبح رکوعا و سجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نمازمین کھڑی اور بیٹھی دعا کیا کرتی تھی اور رکوع سجدی مین تسبیح پڑہتی تھے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرارت فرض نہین ہی دوسری روایت مین ہی قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما او خلف امام بفاتحۃ الکتاب و یسبح و یکبر و یھلل قدر قاف والذاریات **ترجمہ** حسن قرارت کرتی تھی ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کی پیچھی ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتی تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک **باب** تمام التکبیر تکبیر کون کون سی مقام مین کہنی چاہئیں

عن مطرف قال صلیت انا و عمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر و اذا رکع کبر و اذا نھض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ھذا او قال لقد صلی بنا ھذا قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سی روایت ہی مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑہی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتی تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتی تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹھتے تکبیر کہتی جب ہم نماز سی فارغ ہوئی تو عمران نی میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا انہون نی ایسی نماز پڑہی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تھے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن و ابی سلمۃ ان ابا ھریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ و غیرھا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبھا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت لھذہ صلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سی روایت ہی کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتی تھے ہر نماز مین فرض ہین یا غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑی ہوتی تھی پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتی تھی پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتی بعد اسکی ربنا ولک الحمد سجدی سے پہلی جب سجدی کو جھکتی اللہ اکبر کہتی پھر جب سجدی سی سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتی پھر جب سجدی مین جانی لگتی اللہ اکبر کہتی پھر جب سجدی سے سر اوٹھاتی اللہ اکبر کہتی پھر جب دو رکعت پڑہ کر قعدہ کرکی اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتی ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سی فارغ ہونی تک بعد اسکی کہتی قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے یہی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا

عن عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہی انہون نی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ وہ تمام نہین کرتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نی اسکا مطلب یہ ہی کہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہین کہتی تھی (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتی) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتی تو تکبیر نہین کہتی تھی نہ جب سجدی سے کھڑی ہوتی

ف پر اس روایت پر عمل نہین ہی سوا رکوع سی سر اوٹہانی کیوقت اور سب تکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہی **باب کیف یضع**
رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرتی وقت پہلی گہٹنون کو زمین پر رکھی یا ہاتہون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہی کہ پہلی ہاتہونکو زمین پر رکھی پہر گہٹنونکو اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہی کہ پہلی گھٹنون کو
زمین پر رکہی پہر ہاتہونکو سجدہ کرتی وقت **عن وائل بن حجر** قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل
یدیہ واذا نہض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونو گھٹنی ہاتہون سی پہلی زمین پر رکہتے اور جب اوٹھتی تو ہاتہ پہلی اٹہاتی گہٹنون سی دوسری روایت مین ہی فلما
سجد وقعت رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتی تو آپکی گہٹنی زمین پر پہلے پڑتی ہاتہون سی ایک روایت مین ہی واذا
نہض نہض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ یعنی جب سجدہ سی کہڑی ہوتی تو تکیہ کرتے اپنی دونو رانون پر اور گہٹنون کی پر اوٹہتی **عن ابی ہریرۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ نی فرمایا جب کوئی تم مین سی سجدہ کری تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھی بلکہ اپنی ہاتہ گہٹنونکی پہلی رکہی **ف** یہہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے کرمانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکی ثقات ہین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہی۔ اگر کوئی کہی وائل کی حدیث کی اسناد مین شریک قاضی ہی جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہی کہ شریک سے روایت کیا مسلم نی
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نی پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہی اور اس حدیث کی دوسری اور تیسری طریقی مین شریک نہین ہی **سفر السعادت**
مین ہی کہ ابوہریرہ کی حدیث مخالف ہی آخر اوسکا اوسکی اول سی اسلیی کہ جب ہاتہونکو گھٹنی سی پہلی رکہیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیی کہ
اونٹ پہلی ہاتھ ہی رکہتا ہی جواب یہ ہی کہ چارپایون مین اونکی چارون پانون گنی جاتے مین عرف کی اعتبار سی تو جب گھٹنی پہلی رکھی
اونٹ سی مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلی اپنی پانون رکہتا ہی جنکو تم نی ہاتہ سمجہا ہی - بعضون نی ابوہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہی ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلی ہم ہاتہ گہٹنون کی پہلے رکہتے تھے پھر حکم ہوا گہٹنی پہلی رکہنی کا واللہ
اعلم **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاتہ فیبرک کما یبرک الجمل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تم مین سی کوئی شخص نماز مین سطرح بیٹھتا ہی جسطرح اونٹ بیٹھتا ہی **باب النہوض فی**
الفرد یعنی اول اور تیسری رکعت پڑہ کر کسطرح اوٹھی **ف** جب پہلی اور تیسری رکعت کی اخیر سجدہ سی سر اٹہاوی تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوی پھر
اٹھے اوس جلسے کو جلسہ استراحت کہتی مین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سی اوٹہکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدہ کھڑی ہوجانا چاہیے اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سی ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین تھی
ایک ابوہریرہ کی حدیث ہی جسکو ترمذی نی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کنارے پر اوٹھتی تھی کہا ترمذی
نی اسی پر عمل ہی اہل علم کا مگر یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب خالد بن ایاس کے **عن ابی قلابۃ** قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلاۃ ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابة کیف صلی قال مثل صلوٰة شیخنا هذا یعنی عمر بن سلمة امامهم وذکر انه کان اذا رفع رأسه من السجدة الاخرة

فی الرکعة الاولی قعد ثم قام **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہی ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد مین آئے اُنہون نے کہا قسم خدا کی مین

نماز پڑہونگا اور مین نہین پڑہتا ہون مگر اس ارادے سے کہ تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑہتے تہے ایوب نے کہا مین نے

ابو قلابہ سے پوچہا پھر کیونکر نماز پڑہے مالک بن الحویرث نے اُنہون نے کہا جیسے ہمارے امام عمرو بن سلمہ پڑہتے ہین اُنہون نے یہہ بھی بیان کیا

کہ جب وہ اپنا سر اُٹہاتے تھے دوسرے سجدے سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے **عن** ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث

الی مسجدنا فقال واللّٰہ انی لاصلی وما ارید الصلوٰة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد

فی الرکعة الاولی حین رفع رأسه من السجدة الاخرة **ترجمہ** ابو قلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد مین مالک بن الحویرث آئے اور کہا مین نماز

پڑہونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤن کس طرح دیکہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب سر اُٹہایا

اخیر سجدے سے **عن** مالک بن الحویرث انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوٰته لم ینهض حتی یستوی قاعدًا

ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اُٹہتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدہے بیٹھ نہ

لیتے **باب** الاقعاء بین السجدتین دونو سجدون کے بیچ مین اقعا کرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہان اقعا سے یہہ مراد ہے

کہ سجدے سے اوٹہکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونو سرین کو ایڑیون پر رکھے اور پنجون کو کھڑا کر لے ۔ مشہور معنی اقعا کے یہہ ہین دونو پیڈلیان

اور رانین کھڑی کر دے اور سرین زمین سے لگا دے ۔ بہرحال اکثر علمانے اس فعل کو نماز مین مکروہ رکہا ہے اور تاویل کے ہے اس حدیث

کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف مین یہہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہہ بھی ہے جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علیؓ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی مین جو اپنے لیے پسند کرتا ہون تیرے واسطے پسند کرتا ہون اور جو اپنے لیے بُرا جانتا ہون

تیرے واسطے بُرا جانتا ہون تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدون کے بیچ مین ۔ طاؤس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین

فی السجود فقال هی السنة قال قلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**

طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے مین اُنہون نے کہا یہہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے تھے پانون

پر **ف** کیونکہ پانون پر بار زور پڑتا ہے اور نیچے کھڑے رہنے کے سبب سے پانون کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس نے کہا یہ سنت

ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا رفع راسه من الرکوع جب رکوع سے سر اُٹہاوے تو کیا کہے **عن** عبد اللّٰہ

بن ابی اوفی یقول ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع یقول سمع اللّٰہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد

ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹہاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **عن**

ابی سعید الخدری ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللّٰہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السماء وفی

مؤمل ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطيت زاد محمود ولا معطي لما منعت ثم اتفقوا ولا ينفع ذا الجد منك الجد وقال بشر ربنا لك الحمد لم يقل اللهم لم يقل
محمود اللهم قال ربنا لك الحمد **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللہم ربنا لک الحمد
یا ربنا لک الحمد ملأ السماء یا ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت الخ **عن ابی هريرة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال
الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کے
قول سے لڑ جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن عامر** قال لا يقول القوم خلف الامام سمع الله لمن حمده ولكن يقولون
ربنا لك الحمد **ترجمہ** عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں **باب الدعاء بين السجدتين**
دونو سجدوں کے درمیان کونسی دعا مانگے **عن ابن عباس** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفر لي وارحمني
وعافني واهدني وارزقني **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدوں کے بیچ میں فرماتے تھے
اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی **باب** رفع النساء اذا كن مع الامام رؤسهن من السجدة عورتیں جب جماعت میں
ہوں تو مردوں کے بعد سر اوٹھاویں سجدے سے **عن اسماء بنت ابي بكر** قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان
منكن يؤمن بالله واليوم الآخر فلا ترفع رأسها حتى يرفع الرجال رؤسهم كراهية ان يرين من عورات الرجال **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو عورت تم میں سے ایمان لائی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اٹھاوے جب تک مرد اپنا
سر اٹھاویں تا کہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر **ف** اوس وقت میں تہبند باندہتے تھے اور تہبند میں سجدے کی حالت میں کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہے
اسواسطے عورتوں کو مردوں سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا **باب** طول القيام من الركوع وبين السجدتين رکوع سے اوٹھ کر کتنی
دیر تک کھڑا رہے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنا بیٹھے **عن البراء** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان سجوده وركوعه و
قعوده ما بين السجدتين قريبا من السواء **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدوں کے
بیچ میں بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا **ف** یعنی جتنی دیر میں آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدے سے اوٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا
سجدہ کرتے **عن انس بن مالك** قال ما صليت خلف رجل اوجز صلوة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يكبر ويسجد وكان يقعد بين السجدتين حتى نقول
قد اوهم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے کسیکے پیچھے نماز میں پڑہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پھر پوری
نماز پڑہتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضوں میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑہتے اور پوری ہوتی یعنی ارکان کو اچھی
طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدہے کھڑے ہوتے اور ٹہرتے تہوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدوں کے بیچ میں بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے
تھا کرتے بعضوں نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ
وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بہول گئے

ف یعنی رکوع بہول گئی پہر قیام مین مصروف ہوئی **ف** پہر آپ تکبیر کہتی اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اتنا بیٹہتے
ہم سمجھتی آپ بہول گئے **عن** البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوۃ فوجدت قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ
ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داود قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ
فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہی مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکہا تو مین نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدی کے مانند اور دونو
سجدون کے درمیان مین بیٹہنا پہر سجدہ کرنا پہر سلام تک بیٹہنا سب قریب برابر برابر کے پایا **ف** یعنی کچہ بہت فرق نہ تہا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچہی طرح ادا کرتی تہے اور خوب فاصلہ کرتے تہے درمیان رکوع اور سجدی کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچ مین
شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہی بغیر اسکی نماز درست نہین ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہی واجب
بہی مثل فرض کے ہے عمل مین **باب** صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود جو شخص نماز مین اچہی طرح ٹہر کر رکوع
اور سجدہ نہ کری اوسکی نماز نہین ہوتی **عن** ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ
الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود **ترجمہ** ابو مسعود بدری سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کی نماز درست
نہین ہوتی جبتک اپنی پیٹ سیدہی نہ کری رکوع اور سجود مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد
فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل
فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق
ما احسن غیر ہذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک
کلہا قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ہذا فقد تمت صلاتک
وما انتقصت من ہذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تہی اوس شخص نے نماز پڑہی پہر نماز پڑہ کر آیا اور آپکو
سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی ہے وہ شخص گیا اور پہر پڑہ کر آیا جیسے پہلی پڑہی تہی
اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا جب وہ شخص بولا قسم اوس
شخص کی جس نے آپ کو بہیجا ہی سچا نبی کرکے مین تو دوسری طرح نماز پڑہنا نہین جانتا مجہے سکہا دیجیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے
لیے اوٹہی تکبیر کہہ پہر جو کچہ ہو سکی قرآن مین سی پڑہ پہر رکوع کر اطمینان سی پہر اوٹہ سیدہا کہڑا ہو جا پہر سجدہ کر اطمینان سی پہر بیٹہ اطمینان

سے پھر ایسا ہی کر ساری نماز مین قعنبی کی روایت مین ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کچھ کم کیا تو اپنی
نماز مین سے کم کیا اور اوس مین کچھ بھی ہے سے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے - دوسری روایت مین ہے ان رجلا دخل المسجد ذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا
تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ و
یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی
قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر ویرفع رأسہ حتی یستوی قاعدا ثم
یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع رأسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ **ترجمہ**
ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہین ہوتی جبتک وضو نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑھے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آجاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹھاوے یہانتک کہ سیدھا بیٹھہ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پھر سر اٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکی نماز پوری ہوگئی **عن رفاعۃ بن رافع** بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ
ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم
یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ہمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر
فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ہکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی
یفعل ذلک **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تم مین سے نماز پوری
نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دہووے منہہ اپنا اور ہاتھونکو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو
اور (دہووے) دونو پانون کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اوسکی پھر جہان تک ہوسکے قرآن پڑہے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکی کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگا دے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پاوین اور ڈہیلے ہوجاوین پھر تکبیر کہے اور سیدھا بیٹھے اپنی بیٹہک پر اور پیٹ کو سیدھا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون
رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کے تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہے **عن رفاعۃ بن رافع**
بہذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجہت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت
فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے بھی قصہ اس مین یہہ بھی جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلے کیطرف تکبیر کہہ اور سورۂ فاتحہ پڑہ اور جو اللہ چاہے قرآن

مین بہی پڑہ جب رکوع کری تو اپنی دونو ہتھیلیون کو اپنی گھٹنیون پر رکھ اور اپنی پیٹ کو پہیلا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کری تو ٹھہر جا اپنی
سجدی مین جب سر اوٹہا تو بیٹھ اپنی بائین ران پر۔ تیسری روایت مین ہی عن رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
في وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے بہی قصہ اوس مین یہ ہے جب تو نماز کو کہڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عز وجل کے پہر جو کچہہ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑہ کہا راوی
نے جب بیٹہو تو پہلے قعدے مین تو اطمینان سے بیٹہ اور بائین ران کو بچہا دے پہر تشہد پڑہ پہر جب کہڑا ہو تو ایسا ہی کر یہان تک
کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت مین ہی عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہ ہے
آپنے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجہکو حکم دیا پہر تشہد پڑہ بعد اوسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہکر اگر تجہے قرآن یاد ہو تو پڑہ
نہین تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمین کچہہ کم کیا تو اپنی نماز مین سے کم کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورۂ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہین ہو سکتی ہو تو اوسکو یہہ سکہا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہہ قائم مقام قرآن کی ہی عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير ترجمہ عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوّی کیطرح ٹہونگ مارنی سے ف یعنی جلدی سے سجدہ کرنا پہر جلدی سے دوسرے سجدے مین جانا
ف اور درندے کیطرح بازو بچہانے سے ف یعنی سجدے مین دونو ہاتہ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بہی رانون سے ملا لینا ف
اور مسجد مین ایک جگہہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے ف ہر روز اوسی جگہہ نماز پڑہے دوسری جگہہ نہ پڑہے یہہ مکروہ ہے
بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ اونٹ کیطرح سجدے مین پہلے دونو گہٹنے بچہا دے پہر ہاتہ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا عن
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ سالم سے روایت ہی ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور اون سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز بتا او وہ ہمارے سامنے کہڑے ہوئے مسجد مین اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتہون کو دونو گہٹنیون پر رکہا اور انگلیون کو

اون سے نیچا رکھا اور کہنیونکو جدا رکھا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے یہانتک کہ ہر عضو
تھم گیا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتھونکو زمین پر رکھا اور کہنیان جدا رکھیں یہانتک کہ ہر عضو تھم گیا پھر سر اوٹھایا اور بیٹھے
یہانتک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تھم گیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پھر چار رکعتیں اسیطرح پڑھیں بعد نماز کے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسیطرح نماز پڑھتے دیکھا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ
جسکی فرض ناقص ہوگے تو وہ نقصان نفلوں میں سے پورا کیا جاویگا عن انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا ہریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب بہ الناس یوم القیمۃ من اعمالہم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وہو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمہا ام نقصہا فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ہل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذاکم **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کر کے مدینہ میں آئے
وہان ابو ہریرہ سے ملے انہوں نے اپنا نسب اونسے لگایا وہ اون سے ملگئے ... اونہوں نے کہا اے جوان میں تجھسے ایک
حدیث بیان کروں انہوں نے کہا کیوں نہیں بیان کر اللہ تجھپر رحم کرے اونہوں نے کہا میں بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملوں میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتوں سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکھو میرے بندے کی نماز کو ناقص ہے یا پوری اگر پوری ہوگی تو پورا ثواب لکھا جاویگا
اور جو ناقص ہوگی تو اللہ جل جلالہ فرشتوں سے فرماویگا دیکھو میرے بندے کے پاس نفل ہیں اگر نفل ہوں تو وہ فرض نفلوں میں سے
پورا کر دیجیو پھر اعمال کا بھی یہی حال ہوگا **ف** مثلا زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزوں سے
پورے کئے جاوینگے عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ
الاعمال علی حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر زکوۃ کا بھی یہی حال ہوگا پھر
تمام اعمال کا حساب اسی طور سے ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا رکوع میں عن مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنہانی عن ذلک فعدت فقال لا تصنع ہذا فانا کنا نفعلہ
فنہینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اپنے باپ کے پہلو میں
تو میں نے دونوں ہاتھونکو دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہیں) میرے باپ (سعد بن وقاص) نے مجھے منع کیا اس سے
پھر میں نے ویسا ہی کیا انہوں نے کہا ایسا مت کر ایسا پہلے ہم بھی کیا کرتے تھے بعد اوسکے ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گھٹنوں
پر ہاتھ رکھنے کا عن عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو دونوں ہاتھ رانوں سے

لگالیوی اور دونو ہتھیلیان ملاکر جوڑ لیوی گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے اونگلیونکی اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گہٹنون پر ہاتھ رکھنیکا حکم ہوا اگر عبداللہ بن مسعود کو پچھلا ہی حکم یاد رہا **باب** ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده آدمی رکوع اور سجدے مین کیا کہے **عن** عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربك العظيم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال اجعلوها فی سجودكم **ترجمه** عقبہ بن عامر سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری فسبح باسم ربك العظيم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہ آیت اوتری سبح اسم ربك الاعلى یعنی سبحان ربی الاعلی کہو آپنے فرمایا اسکو سجدے مین کہا کرو **عن** عقبة بن عامر بمعناه زاد قال فكان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا ركع قال سبحان ربی العظیم وبحمده ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی وبحمده ثلاثا قال ابو داؤد وهذه الزيادة نخاف ان لا تكون محفوظة **ترجمه** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہے اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ جب رکوع کرتے تین بار سبحان ربی العظیم وبحمده کہتے اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمده کہتے ابو داؤد نے کہا ہمکو خوف ہے کہ وبحمده کی زیادت محفوظ نہو **عن** حذيفة انه صلی مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فكان يقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی وما مر بآية رحمة الا وقف عندها فسأل ولا بآية عذاب الا وقف عندها فتعوذ **ترجمه** حذیفہ سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے ساتھ وہ رکوع مین کہتے سبحان ربی العظیم اور سجدے مین کہتے سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم كان يقول فی سجوده ورکوعه سبوح قدوس رب الملائكة والروح **ترجمه** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سجدے اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکة والروح کہتے تھے **عن** عوف بن مالك الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ليلة فقام فقرأ سورة البقرة لا يمر بآية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم ركع بقدر قيامه يقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر قيامه ثم قال فی سجوده مثل ذلك ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورة سورة **ترجمه** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے ساتھ ایک رات کو کھڑا ہوا آپ نے سورہ بقرہ پڑہی جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتے تو وہان ٹہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹہرتے اور پناہ مانگتے پہر آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة پہر سجدہ کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا پہر سجدے مین ایسا ہی کہا بعد اوسکے کہڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑہی پہر ایک ایک سورت پڑہی **عن** حذيفة انه رأى رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم يصلی من الليل فكان يقول اللہ اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربی الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه

فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول
رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنسآء والمائدة والانعام شك شعبة
ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپنے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت والجبروت والکبریا
والعظمۃ پھر آپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکے رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع مین آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے
پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور
سجدے مین سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدے سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکی جتنی دیر تک سجدے مین رہے
تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپنے چار رکعتین پڑھین اور اون مین سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا
انعام پڑھی شک ہے شعبہ کو **باب الدعاء فی الرکوع والسجود** رکوع اور سجدے مین دعا کرنیکا بیان **عن** ابی ہریرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے مین تو دعا زیادہ کیا کرو اوس مین **ف** سجدہ بڑی عبادت
ہے اور اوسمین انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو روا نہین کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کو کیا
جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا
کرے کہ قبول ہووے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال يا ايها
الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له واني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا
فاما الركوع فعظموا الرب فيه واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری مین حضرت عائشہ کے حجرے کا جس مین آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا
تو لوگ صف باندھے ہوئے ہین ابوبکر رض کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزون سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ
نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کے رکوع
یا سجدے مین رکوع مین پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے مین کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول ہو جاوے **عن** عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي
يتأول القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے مین سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے **ف** یعنی قرآن مین جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ پاکی کر اپنے رب کی تعریف سے اور
مغفرت مانگ اوس سے اوسکی یہی معنی ہین **عن** ابی ہریرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله
دقه وجله واوله واخره زاد ابن السرح وعلانيته وسره **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے مین یہ دعا مانگتے اللہم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے **عن** عائشة قالت

فقدت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ذات لیلة فلمست المسجد فاذا ھو ساجد وقدماہ منصوبتان وھو یقول اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد مین ڈھونڈھا تو آپ سجدہ ہی مین تھے اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتی تھی اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہون تیری عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہون مین تجھسے تیری مین تیری تعریف کر نہین سکتا تو ایسا ہی جیسی تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے

باب الدعاء فی الصلوٰة نماز مین دعا مانگنی کا بیان

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم کان یدعو فی صلاتہ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة مسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ بک الخ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تجھ سے قبر کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کی فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہون تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ اکثر قرض سے پناہ کیون مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتین بناتا ہے جھوٹھ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے

عن ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی صلوٰة تطوع فسمعتہ یقول اعوذ بالله من النار ویل لاھل النار ترجمہ ابو لیلی (اونکا بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نفل نماز تو مین نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار پناہ مانگتا ہون مین جہنم سے خرابی ہے جہنم والونکی

عن ابی ھریرة قال قام رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی الصلوٰة وقمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوٰة اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال للاعرابی لقد تحجرت واسعا یرید رحمة الله عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز مین دعا مانگی ای پروردگار رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہماری ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی

عن موسی بن ابی عائشة قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرأ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانک فبلی فسألوہ عن ذلک فقال سمعتہ من رسول الله صلی الله علیہ وسلم ترجمہ موسے بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہونچتا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتے تو سبحانک فبلی کہتا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمد رضی نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض مین دعا پڑھنا [illegible]

مین آئی ہی **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدی مین کتنی دیر کرنا چاہیی **عن** السعدی عن ابیه او عن عمه قال رمقت
النبی صلی الله علیه وسلم فی صلاته فکان یتمکن فی رکوعه وسجوده قدر ما یقول سبحان الله وبحمده ثلاثا **ترجمه** سعدی سے روایت ہے
اونکی باپ یا چچا سے سنا (اونکی باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مین نے رسول الله صلعم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدی
مین اتنا ٹہرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان الله وبحمده کہا جاوی **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع
احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناه واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه **ترجمه** عبد الله
بن مسعود سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا اوسکا
ہے اور جب سجده کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہہ ادنا اوسکا ہے **عن** ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتهی الی آخرها الیس الله باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاهدین
ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمة فانتهی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعده یؤمنون فلیقل آمنا بالله قال اسمعیل ذهبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعله فقال یا ابن اخی اتظن انی
لم احفظه لقد حججت ستین حجة ما منها حجة الا وانا اعرف البعیر الذی حججت علیه **ترجمه** ابو هریره سے روایت ہے رسول الله
نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑہے پہر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس الله باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاهدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمة پڑہے پہر الیس بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑہے پہر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعده یؤمنون اوسکے بعد کہے آمنا بالله اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہین تو اسناد مجہول ہے) تو پہر مین دوباره اوسکے پاس گیا تاکہ پہر اس حدیث کو سنون اور اوسکی غلطی کو آزماؤن وه
اعرابی بولا ای میری بہائی کے بیٹے تو سمجہتا ہے مین بہول گیا حالانکہ مین نے ساٹہہ حج کئے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑہا تہا
اوسکو بہی پہچانتا ہون **عن** انس بن مالک رض یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشبه صلاة برسول الله
صلی الله علیه وسلم من هذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعه عشر تسبیحات وفی سجوده عشر تسبیحات **ترجمه** انس بن
مالک سے روایت ہے مین نے کسی جوان کے پیچہے ایسی نماز نہین پڑہی جو رسول الله صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیاده عمر بن عبد العزیز سے انہون نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکی اندازه کیا دس تسبیحون کا اور سجدے کا دس تسبیحون کا **باب** الرجل یدرک الامام ساجدا جب امام کو سجدے مین پاوے
تو کیا کرے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئتم الی الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوها شیئا
ومن ادرک الرکعة فقد ادرک الصلاة **ترجمه** ابو هریره سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلعم نے جب تم نماز کیلئے آؤ اور ہم سجدے مین ہون
تو سجده کرلو مگر وه شمار مین نہو گا (یعنی اوس رکعت کو پہر پورا پڑہنا پڑیگا وه سجده حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پائی **ف** یعنی وه رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرات فاتحہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے
سے وه رکعت نہین ملتی جبتک سوره فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کے **قاضی محمد**

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار میں کی ہے من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سے جو جمہور نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ ترک
رکوع سے ترک رکعت ہے یہہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدول حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہے اول لفظ رکعت مین کہ اوس
سے مراد رکوع لینا پڑتا ہے دوسری لفظ صلوۃ مین کہ اوس سے مراد رکعت لینا پڑتی ہے **باب** اعضاء السجود سجدے مین کون کون سے عضو زمین
سے لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ ولا
یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنے کو سات اعضاء پر (منہہ اور دونو
ہاتھہ اور دونو گھٹنے اور دونو پانون پر) اور منع کیا بالون کے اکٹھا کرنے اور کپڑون کے جوڑنے سے نماز مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ اراب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا **ف** مگر منہہ مین پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہوجاویگا
مگر پیشانی لگنا ضروری ہے کیونکہ سجدے کے معنی بغیر پیشانی کے متحقق نہین ہوتے۔ بالونکا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ مین یا جوڑا باندہ لینا
نماز مین مکروہ ہے اسیطرح کپڑونکو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سے روایت ہے
انہون نے سنا رسول اللہ صلعم آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے اوسکے ساتھہ سات اعضا اوسکے سجدہ کرتے ہین منہہ اور دونو ہتھیلیان اور
دونو گھٹنے اور دونو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دونو ہاتھہ سجدہ کرتے ہین جیسے منہہ سجدہ کرتا ہے جب کوئی
تم مین سے اپنا منہہ زمین پر رکھے تو دونون ہاتھہ بھی رکھے اور جب منہہ اوٹھاوے دونو ہاتھون کو بھی اوٹھاوے **ف** یہہ حدیث موقوفا صحیح ہے
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب** السجود علی الانف والجبھۃ ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاہا بالناس
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تھا نماز پڑھانے سے **باب** صفۃ السجود سجدہ کیونکر کرے
عن ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنے دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور
گھٹنون پر تکیہ لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدے مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوؤن سے جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانون سے الگ رکھو بعضون نے اعتدال کے یہہ معنی کہے ہین اطمینان سے ٹہرکر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچھاوے کوئی تم مین
سے ہاتہہ اپنے کتے کے طرح (یعنی زمین سے نہ لگاوے) **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ

لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت یدیه مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں

کو بغلوں سے جدا رکھتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے عن ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من خلفه فرأیت بیاض ابطیه وهو مجخ قد فرج بین یدیه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

(آپ سجدے میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائی ہوئے

تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنے یہ لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھے اور ایکطرف کو ذرا سا جھکے ہوئے تھے) عن احمر بن جزء

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی ناوی له

ترجمہ احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہانتک کہ ہمکو رحم آجاتا (آپ کی

تکلیف اور مشقت پر) عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیه افتراش الکلب

ولیضم فخذیه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کیطرح نہ بچھاوے اور دونوں

رانوں کو ملا رکھے باب الرخصة فی ذلك سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی اجازت عن ابی هریرة قال اشتکی اصحاب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود علیهم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے صحابہ

نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سجدے میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیلکر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں کو ٹیک دیا

کرو باب التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے عن زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت

یدی علی خاصرتی فلما صلی قال هذا الصلب فی الصلاة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عنه ترجمہ زیاد

بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز

میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے (صلب سے یعنی سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑھتا ہے اوسکے ہاتھ اسی طرح سے رکھے جاتے ہیں باب

البکاء فی الصلوة نماز میں رونے کا بیان عن عبد اللہ بن الشخیر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی

صدره ازیز کازیز الرحی من البکاء ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے

تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونے سے ف احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ

کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنی روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں جاتے باب

کراهیة الوسوسة وحدیث النفس فی الصلوة دل میں وسوسہ اور خیال آنے کے کراہت نماز میں عن زید بن خالد الجهنی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم صلی رکعتین لا یسهو فیهما غفر له ما تقدم من

ذنبه ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے اون

میں کچھ نہ بھولے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں عن عقبة بن عامر الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من

احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبه ووجهه علیهما الا وجبت له الجنة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے دل اور منھ کو متوجہ کر کے مگر اوسکے لیے جنت واجب
ہوجاوے **باب** الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی
وربما قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئاً لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت آیۃ کذا وکذا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلا اذکرتنیہا قال سلیمان فی حدیثہ قال کنت اراہا نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپ نے پڑھنے میں کچھ آیتیں چھوڑ دیں (بھولے سے) ایک شخص نے بعد نماز کے بولا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت
چھوڑ دی آپ نے فرمایا تو نے مجھے یاد کیوں نہ دلا دی وہ شخص بولا میں یہ سمجھا شاید اونکا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے مطلقاً امام کو
بتانا درست نکلتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ فقرأ فیہا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا
قال نعم قال فما منعک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے پڑھتے بھول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر تم نے کیوں نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابی اسحاق عن الحارث عن علی رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داود نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں یہ حدیث اون میں سے نہیں ہے تو یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہ کہ حارث اعور ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات فی الصلوٰۃ نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا اودہر مکروہ ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یزال اللہ عز وجل مقبلا علی العبد وہو فی صلاتہ ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منھ کیے رہتا ہے بندے کی طرف نماز میں جب تک وہ ادہر ادہر نہ دیکھے جب ادہر ادہر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنے نہ موڑتے تھے پیٹ کی طرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادہر ادہر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوٰۃ فقال
ہو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوٰۃ العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے (یعنی اوسکی ثواب میں سے کچھ حصہ اوڑا لیتا ہے) **باب** السجود علی الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رئی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلاۃ صلاہا بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپ نے نماز پڑہائی تھی لوگوں کو **ف** یہ حدیث اوپر گزر چکی۔ ابو علی لولوی نے
کہا ابو داود نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر فی الصلاۃ نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرۃ قال عثمان قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرأی فیہ ناسا یصلون رافعی ایدیہم الی السماء ثم اتفقا فقال
لینتہین رجال یشخصون ابصارہم الی السماء قال مسدد فی الصلاۃ او لا ترجع الیہم ابصارہم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

مسجد مین تشریف لائی دیکھا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر دعا کر رہی ہین آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سے آسمان
کیطرف دیکھتی ہین چاہیے اس سے باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہے عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما بال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتھم فاشتد قوله فی ذلك فقال لینتھین عن ذلك او لتخطفن ابصارہم ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اوٹھاتی
ہین پھر آپنے سختی سے فرمایا اس سے باز آوین ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہین اونکی (یعنی اندھے ہو جاوینگے) عن عائشة قالت
صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خمیصة لها اعلام فقال شغلتنی اعلام هذه اذهبوا بها الی ابی جهم واتونی بانبجانیتہ
ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑھی اوسمین نقش بنے ہوئی تھے آپ نے فرمایا مجھے ان نقشون
نے نماز بھلا دی لیجاؤ اسکو ابو جہم پاس ابو جہم نے وہ چادر آپ کو تحفہ دی تھی) اور لے آؤ اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین فی لخلاف
کردیا کان لابی جهم فقیل یا رسول الله الخمیصة کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابو جہم کی کردی بنی ہوئی لے لی
لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے اچھی تھی باب الرخصة فی ذلك ادہر اودہر دیکھنا بے گردن موڑے نماز مین ہے
عن سهل بن الحنظلية قال ثوب بالصلوة یعنی صلاة الصبح فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وهو یلتفت الی الشعب
قال ابو داود وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس ترجمہ سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول
اللہ صلعم نماز پڑھتی جاتی تھی اور گھاٹی کیطرف دیکھتی جاتی تھی ابو داؤد نے کہا آپ نے اودہر ایک سوار بھیجا تہا رات کو نگہبانی کے
واسطے ف کیونکہ اودہر سے خوف تہا کفار کے آنیکا باب العمل فی الصلوة نماز مین کونسا کام درست ہے عن ابی قتادة ان
رسول الله صلعم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب ابنة رسول الله فاذا سجد وضعها واذا قام حملها ترجمہ ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑہتی تھی اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹھائے ہوئی تھی جب آپ سجدہ کرتی
اوسکو بیٹھا دیتی اور جب کھڑی ہوتی پھر اوسکو اٹھا لیتی ف زینب بڑی صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہین
ابو العاص سے - اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اوسکو گود مین اٹھا کر یا کندھے
پر بیٹھا کر نماز پڑہنا درست ہے عن ابی قتادة یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحمل امامة بنت ابی العاص بن الربیع وامها زینب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی صبیة یحملها علی عاتقه فصلی
رسول الله صلعم وهی علی عاتقه یضعها اذا رکع ویعیدها اذا قام حتی قضی صلوته یفعل بها ترجمہ ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم تشریف لائی اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکے صاحبزادی زینب کے بیٹے تھین اپنے کندہے پر اوٹھائے ہوئے
تھے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر تہین جب آپ رکوع کرتے اونکو بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے اوسکو اوٹھا لیتے
اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے عن ابی قتادة الانصاری یقول رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی للناس وامامة
بنت ابی العاص علی عنقه فاذا سجد وضعها ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا آپ نماز پڑھاتی اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر سوار تھیں جب آپ سجدہ کرتے انکو بیٹھا دیتے۔ کہا ابو داؤد نے مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سنی (تو یہہ حدیث مرسل ہی) **عن** ابی قتادة صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوة فی الظهر او العصر وقد دعاه بلال للصلاة اذ خرج الینا وامامة
بنت ابی العاص بنت ابنته علی عنقه فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مصلاه وقمنا خلفه وهی فی مکانها
الذی هی فیه قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکع اخذها فوضعها ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها فی مکانها فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع بها ذلک فی
کل رکعة حتی فرغ من صلاته صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہی ہم انتظار کر رہی تھی رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکی تھی نماز کے لیے اتنے مین آپ نکلے امامہ اپنی نوسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کھڑی ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی لیکن امامہ اسی جگہہ پر رہین بعد اسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو انکو
اوتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدی سے فارغ ہوئے اور کھڑی ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہی آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئی نماز سے **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاة الحیة والعقرب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالونکو ہو سطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ضرر دار ہوتا ہے اور انکا مارنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کی مارنی سی نماز نہین ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کری **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاه وذکر ان الباب کان فی
القبلة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ نماز پڑھ رہی تھی اور دروازہ بند تھا مین آئی دروازہ کھولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کھولا پھر اپنی مصلے مین آکر نماز پڑھنے لگے اور دروازہ قبلے کی طرف تھا **ف** ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لاٹھی اٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے انپر حدیثون کی یہہ تاویل کی ہی کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو انسے پوچھنا چاہیے کہ پہلی اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہی پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور مصداق کیا ہی خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
کثیر رکھتی ہو اور بڑی تعجب کی یہہ بات ہی کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکی جو قائل ہین وہی اسبات کے قائل مین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوی تو وضو کر آوی اور پھر بنا کرلے نماز پر اب ان سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہی **باب رد السلام فی الصلاة** نماز مین سلام کا جواب دینا **عن** عبد اللہ
قال کنا نسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الصلاة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیه فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاة لشغلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کرتی تھے

جب حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نی آپ
کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تھے) آپ نے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے **عن**
عبد الله قال کنا نسلم فی الصلاة ونأمر بحاجتنا فقدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
یصلی فسلمت علیه فلم یرد علی السلام فاخذنی ما قدم وما حدث فلما قضی رسول الله
صلی الله علیه وسلم الصلاة قال ان الله عز وجل یحدث من امره ما یشاء وان الله تعالی قد احدث
ان لا تکلموا فی الصلاة فرد علی السلام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے
تھے اور اپنے کام کاج کی باتین کر لیتے تھے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے
مین نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے فکر ہوا پہلی پرانی اور نئی باتون کی (مین نے کیا قصور کیا جو آپ نے جواب نہ دیا)
جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین
باتین نہ کرو پھر میرے سلام کا جواب دیا **عن** صہیب انه قال مررت برسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی
فسلمت علیه فرد اشارة قال لا اعلم الا قال اشارة باصبعه **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپ نے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے **عن** جابر قال ارسلنی نبی الله
صلی الله علیه وسلم الی بنی المصطلق فاتیته وهو یصلی علی بعیره فکلمته فقال لی بیده هکذا ثم
کلمته فقال لی بیده هکذا وانا اسمعه یقرأ ویومی برأسه قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک
فانه لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت اصلی **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی
المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا
پھر مین نے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع
اور سجدے کیلئے یعنی) جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لیے مین نے تمکو بھیجا تھا اور مین نے
تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑھ رہا تھا **عن** عبد الله بن عمر یقول خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی قباء یصلی فیه قال فجاءته الانصار فسلموا علیه وهو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیه وهو یصلی قال یقول هکذا وبسط جعفر بن عون
کفه وجعل بطنه اسفل وجعل ظهره الی فوق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد قبا مین نماز پڑھنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

اوسکو بتلایا ہتھیلی کو نیچی کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم لاغرار
صلاة ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیك ویغرر الرجل بصلاته فینصرف

وهو فیها شاك ترجمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور سلام مین ف امام احمد نے اسکی تفسیر یہہ کے ہے سلام مین نقصان یہہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین نقصان یہہ ہے کہ آدمی کو شک ہووے تین رکعتین پڑہین مین یا چار یہہ وہ اکڑ لے اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ اوسکو شک رہے ۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہے تجہسکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکی جواب مین اتنا ہے کہدے وعلیک السلام یہہ نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہ ہے کہ سو جاوے اوسکی ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم ۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یون ہے لاغرار فی تسلیم ولا صلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا

عبد الرحمن بن مہدی کیطرح موقوفاً ابو ہریرہ پر ۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے پینتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اوسکے فضل اور احسان کے بہروسے پر مجکو طاقت کچہہ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

تم الجزؤ الخامس ویتلوه الجزؤ السادس انشاء الله تعالی

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

الجزو السادس

پارہ چھٹا

بسم الله الرحمن الرحیم

باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز مین چھینک کا جواب دینا چاہیے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمك الله فرمانی القوم بابصارهم فقلت
واثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم فعرفت انهم یصمتونی فقال عثمان
فلما رأیتهم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی و امی ما ضربنی ولا کهرنی
ولا سبنی ثم قال ان هذه الصلاة لا یحل فیها شیء من کلام الناس هذا انما هو التسبیح والتکبیر و قرأۃ
القرآن او کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یا رسول الله انا قوم حدیث عهد بجاهلیة و
قد جاءنا الله بالاسلام و منا رجال یاتون الکهان قال فلا تاتهم قال قلت و منا رجال یتطیرون
قال ذاك شیء یجدونه فی صدورهم فلا یصدهم قلت و منا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء
یخط فمن وافق خطه فذاك قال قلت جاریة لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیة اذا
طلعت علیها اطلاعة فاذا الذئب قد ذهب بشاۃ منها و انا من بنی آدم آسف کما یاسفون لکنی
صککتها صکة فعظم ذالك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت افلا اعتقها قال ائتنی بها قال
فجئته بها فقال این الله قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها
مؤمنة **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی رضی سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہ دفعتہً
ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجھے لوگ گہورنے لگے ۔ یعنی نماز مین چھینک کا جواب
دینے کے سبب تو مین نے کہا ۔ یعنی اپنے دل مین گم کیجیو تجھکو مان تیری (یہ بددعا ہی اپنے لیے یعنے تو مرجاوے اور تیری
مان تجھکو روو ے) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا
کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین تو مین چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میری باپ اور مان
نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین صرف تسبیح اور تکبیر قرآن پڑہنی کے یا جیسا آپ
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا اونکے پاس مینے کہا بعض ہم مین سے
شگون بد لیتے ہین آپنے فرمایا یہ اونکے دلون کا وہم ہے (اور یہ بالکل غلط ہے) تو اپنے کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہو اوسکو
کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کھینچکر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہی یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (ادریس یا دانیال علیہما السلام کا)
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہی **ف** اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہین اسواسطی کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچھی طرح معلوم نہین ہے اگر کبھی اتفاق سی موافق ہوجاتا ہے تو صحیح پڑتا ہی اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سی رمالون
کو دیکھا اور اونکو امتحان لیا کچھہ اصل نہ پائی۔ بعضون نی کہا خط کہینچنے سی مراد یہہ ہی کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوی شخص فال
نکالنی کیواسطی عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتی
مطلب براری کا یقین کرتے جو ایک بچتی تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہین ہو سکتا **ف** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی احد اور جوانیہ (احد
ایک پہاڑ ہی مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہی) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لی گیا ہے آخر مین آدمی
تہا مجہی رنج ہوتا ہے جیسی آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نی اوسکو ایک دفعہ کوٹ دیا پس گران گزرا یہہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لے گیا آپنے پوچہا خدا کہان ہی **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہی خدا کہان ہی اور کسجگہہ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہی **ف** یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سی ذات الٰہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر آپنے پوچہا مین کون ہون بولے آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دی یہہ مومن ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نی اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سی نقل کیا ہے **عن معاویة بن الحکم السلمی قال لما قدمت**
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم علمت امورا من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد الله
واذا عطس العاطس فحمد الله فقل یرحمك الله قال فبینما انا قائم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
الصلوة اذ عطس رجل فحمد الله فقلت یرحمك الله رافعا بها صوتی فرمانی الناس بابصارهم حتی احتملنی
ذلك فقلت ما لكم تنظرون الی باعین شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلاة
قال من المتکلم قیل هذا الاعرابی فدعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لی انما الصلاة لقراءة
وذکر الله جل وعز فاذا کنت فیها فلیکن ذلك شانك فما رأیت معلما قط ارفق من رسول الله صلی
الله علیه وسلم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مینے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک ان مین یہہ تہا جب تجہے چہینک آوی الحمد للہ کہہ اور جب کوئی دوسرا چہینکی تو یرحمک اللہ کہیہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تہا اتنی مین ایک شخص چہینکا اوسنے الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سی کہا لوگون نے
میری طرف دیکہنا شروع کیا مجہی برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سے دیکہتے ہو انہون نی سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تہی لوگون نے کہا اس اعرابی نے

آپ نے مجھکو بلایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز میں ہو تو تیرا یہی کام ہو (یعنی اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑھا کر دنیا کے باتین نہ کر) تو مین نے کوئی معلم (سکھانیوالا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا نرمی اور ملائمت سے سکھانے مین۔ **باب** التامین وراء الامام امام کے

پیچھے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہہ ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہے اور مقتدی بھی پکار کر آمین کہیں یا رب اغفرلی آمین کہین اسباب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتی ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا مین نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئے۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اسباب مین قوی نہین ہین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوے **عن** وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے اسناد سے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس مین خطا کی صحیح یہہ ہے کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہہ روایت ثابت بھی ہو تو یہہ حنفیہ کی دلیل نہین ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہہ مراد نہین ہے کہ کسی نے نہین سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ سب صفون مین آواز جاتی بلکہ پاس والون نے سنا چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ آمین اسطرح سے فرمائی کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بھی جہر مین داخل ہے نہ سر مین پھر حنفیہ کا دعویٰ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہے اوسکے پاس کے آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتے ہین۔ احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اوس صورت مین جب بہت سے صحابہ جہر کے قائل ہوں **عن** وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأیت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپنے پکار کر آمین کہی اور سلام پھیرا داہنے اور بائین یہانتک کہ مین نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکھا **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک ہوتے سن لیتے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فان من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتون کے قول سے مل جاویگا یعنی ادنکے ساتھہ برابر ہو جاویگا اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسری حدیث مین ہے جب امام آمین کہے تو فرشتے بھی آمین کہتے ہین صحیحین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

امین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ
جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہوگی اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے **عن** بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین **ترجمہ** بلال سے روایت ہے انہوں
نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے آپ آمین نہ کہا کیجیے **ف** یعنی اتنی مہلت دیا کیجیے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہو جاؤں تو
آپ کی اور میری آمین ساتھ ہوا کرے **عن** ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زہیر النمیری وکان من الصحابۃ
فیتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال
ابو زہیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ
فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء
یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین
وابشر وھذا لفظ محمود **ترجمہ** ابی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتے تھے ابو زہیر نمیری پاس جو صحابی تھے اور اچھی
اچھی حدیثیں سنایا کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کرو اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب
پر ابو زہیر نے کہا میں تمکو اوسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص کے پاس پہونچے جو بہت
عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر سننے لگے آپ نے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایک شخص نے
پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا آپ نے فرمایا آمین سے اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہو جا۔ کہا ابو داؤد
نے مقرائی ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے **باب** التصفیق فی الصلوۃ نماز میں دستک دینیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مردوں کیواسطے تسبیح ہے اور عورتوں کیواسطے دستک دینا ہے **ف** جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلا کوئی پکارے یا کچھ آگاہ
کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر مارد ے **عن** سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال اتصلی
بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف
فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم اكثرتم من التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس میں سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانے کو (اونکی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی) اتنے میں نماز کا وقت آ گیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑہاتے ہو میں تکبیر کہوں ابوبکر نے کہا ہاں پھر ابوبکر نماز پڑہانے لگے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑہ رہے تھے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آ کر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ف** مگر ابوبکر نماز میں کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں اونہوں نے مڑ کر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہہ پر کھڑے رہو **ف** یعنی نماز پڑہاؤ اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونو ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز پڑہانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا درست ہے (زرقانی) **ف** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلعم آگے بڑہ گئے اور آپنے نماز پڑہائے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر تم کیوں اپنی جگہہ پر قایم نرہے جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کا درجہ یہہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑہاوے **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تہا۔ ہرچند ابوبکر کو جب آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو اونکو امامت درست ہو گئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تہا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب مشہور ہے مگر یہاں قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری تہا جب تو رسول اللہ صلعم صفوں کو چیر کر صف اول میں آئے اور آپ کا بھی امامت کو جی چاہتا تہا ابوبکر نے جو آپ کی دل میں تہا اوسی پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکھا بہت تالیاں بجائیں دیکھو اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو تسبیح کہو جب تسبیح کہو گے اودہر خیال ہو گا اور تالی بجانا عورتوں کو واسطے ہے

عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلاة العصر ولم آتك فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر فتقدم قال في آخره اذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے عمرو بن عوف کے آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ اونکے بیچ میں صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال سے فرما گئے اگر نماز کا وقت آجاوے تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑہا دیں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پہر تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑہانے کا وہ آگے بڑہے۔ پھر ویسے ہی حدیث بیان کی مگر اس میں یہہ ہے آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے نماز میں تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں

عن عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين

من يمينها على كفها اليسرى **ترجمہ** عیسی بن ایوب نے کہا دستک سے یہہ مراد ہے کہ داہنی ہاتھ کی دو انگلیان اپنی
ہاتھ کے ہتھیلی پر ماری **باب** الاشارة في الصلوة نماز مین اشارہ کرنیکا بیان **عن** انس بن مالك ان النبي
صلعم كان يشير في الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز مین **عن**
ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال يعني في الصلوة والتصفيق للنساء من اشار
في صلاته اشارة تفهم عنه فليعدها يعني الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ کہنا مردون کیواسطے ہے اور دستک مارنا عورتون کیواسطے ہے نماز مین جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس
سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز لوٹا دے - کہا ابو داود نے یہہ حدیث وہم ہے **ف** اسکا اعتبار نہین کیونکہ
مخالف ہے حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تھے اور مخالف ان احادیث صحیحہ
کی ہے جو اوپر گذرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے **باب** مسح الحصى في
الصلوة نماز کے اندر کنکریان ہٹانیکا بیان **عن** ابی ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم
الى الصلوة فان الرحمة تواجهه فلا يمسح الحصى **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اسکے سامنے ہوتی ہے چاہیے کہ کنکریان نہ ہٹاوے **عن**
معيقيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمسح وانت تصلي فان كنت لا بد فاعلا فواحدة تسوية
الحصى **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان ہٹا نماز پڑھتے مین اگر ضرورت
ہو تو ایکبار ہٹا دے **باب** الرجل يصلي مختصرا کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابی هريرة قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الاختصار في الصلوة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے **باب** الرجل يعتمد في الصلوة على عصا نماز مین لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان
عن هلال بن يساف قال قدمت الرقة فقال لي بعض اصحابي هل لك في رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم قال قلت غنيمة فدفعنا الى وابصة قلت لصاحبي نبدأ فننظر الى دله فاذا عليه قلنسوة لاطئة
ذات اذنين وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد على عصا في صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فسألناه فقال حدثتني ام
قيس بنت محصن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا في مصلاه يعتمد عليه
ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے مین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہے شام مین) میرے ایک یار نے کہا تمکو کسی صحابی
سے ملنے کی آرزو ہے مین نے کہا کیون نہین غنیمت ہے پھر ہم گئے وابصہ پاس مین نے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اسکی
وضع دیکھین تو دیکھا ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے ہے اور ایک بارانی پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے
ہے اور نماز مین تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اسکی وجہ پوچھی انہون نے کہا ام قیس بنت

مجھ سے بیان کیا رسول اللہ صلعم کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلے میں کھڑا کر لیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے

باب النھی عن الکلام فی الصلاۃ نماز میں بات کرنیکی ممانعت

عن زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلاۃ فنزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے برابر والے سے بات کیا کرتا اوس وقت یہہ آیت اوتری وقوموا للہ قانتین - کھڑے ہو اللہ کیواسطے چپ چپ پایا ہمکو سکوت کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنی کی

م نمازیز

باب فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسی فقال ما لک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے یہہ حدیث سنی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا آپکو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمرو میں نے کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہان سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں **ف** مجھ بیٹھکر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ہے یہہ آپ کی خصوصیات میں سے تہا

عن عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من صلاتہ قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنی کو آپنے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے نفل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے میں کہتا ہوں یہہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب میں کمی و بیشی ہے

عن عمران بن حصین قال کان بی الناصور فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلی جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہو گیا تہا میں نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا آپنے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ

عن عائشۃ قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلاۃ اللیل جالسا قط حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرا حتی اذا بقی اربعین او ثلاثین آیۃ قام فقراھا ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہو گئے تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ
جاتین کھڑے ہوتے پھر اونکو پڑھ کر رکوع کرتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرا
وھو جالس واذا بقی من قراتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع
ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہو جاتے پھر اون آیتونکو
پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا صلی قائما رکع قائما واذا صلی قاعدا رکع قاعدا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بڑی رات تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے جب
کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبد اللہ بن شقیق
قال سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورۃ فی رکعۃ قالت المفصل قال قلت فکان یصلی
قاعدا قالت حین حطمہ الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑھتے تھے ایک رکعت مین انہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے
انہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈھا کر دیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے **باب** کیف الجلوس فی التشہد تشہد کے
لیے کس طرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ
بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری
علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول
ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابۃ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑھتے مین تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر
کہی اور دونو ہاتھ اوٹھائے کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون
کو اوٹھایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپنے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنے
ران پر اوٹھا ہوا رکھا اور دو انگلیون کو بند کر لیا یعنی چھنگلیا اور اوسکے پاس کی انگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی انگلی اور
انگوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتے ہوئے پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگھوٹے سے حلقہ کیا اور انگلی کے
انگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور حضرت محدثین اشارہ کی باب مین آئین مین اون سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ شروع
سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل یہ ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر انگلی اوٹھاتے تھے **باب** من ذکر التورک فی

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمكم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
فاعرض فذكر الحديث قال ويفتح اصابع رجليه اذا سجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثني رجله اليسرى فيقعد
عليها ثم يصنع في الاخرى مثل ذلك فذكر الحديث قال حتى اذا كانت السجدة التي فيها التسليم اخرج رجله
اليسرى وقعد متوركا على شقه الايسر زاد احمد قالوا صدقت هكذا كان يصلي ولم يذكرا في حديثهما
الجلوس في الثنتين كيف جلس **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں سے ہیں
ابو قتادہ ابو حمید نے کہا میں تم سب سے رسول اللہ صلعم کی نماز خوب جانتا ہوں انہوں نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث
کو یہاں تک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پانوں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتے اور بائیں پانوں
کو ٹیڑھا کر کے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اس سجدے سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام
ہے تو بایاں پانو ایکطرف نکال دیتے اور بائیں سرین پر تکیہ دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اون صحابیوں
نے کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ دو رکعت
پڑھ کر کسطرح بیٹھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه و
سلم بهذا الحديث ولم يذكر ابا قتادة قال فاذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى فاذا جلس في الركعة الاخيرة
قدم رجله اليسرى وجلس على مقعدته **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء چند صحابیوں کے ساتھ بیٹھے تھے پھر حدیث بیان
کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا کہا جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پانوں پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو
بائیں پانو کو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھے عن محمد بن عمرو العامری قال كنت في مجلس بهذا الحديث قال
فيه فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى ونصب اليمنى فاذا كانت الرابعة افضى بوركه
اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة **ترجمہ** اس روایت میں یہ ہے جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر
بیٹھے تو بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو اپنی بائیں سرین زمین
سے لگا دی اور دونوں پانوں کو ایکطرف نکال دیا عن عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه
ابوه فذكر فيه قال فسجد فانتصب على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو جالس فتورك ونصب قدمه
الاخرى ثم كبر فقام ولم يتورك ثم عاد فركع الركعة الاخرى فكبر كذلك ثم جلس بعد الركعتين حتى
اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبير ثم ركع الركعتين الاخريين فلما سلم سلم عن يمينه وعن شماله
ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے اوس میں انکے باپ بھی تھے ذکر کی حدیث میں

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اعتماد کیا دونو ہتھیلیون پر اور گھٹنون پر اور پانون کی سرون پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح
دو بار کیا ایسا ہی تکبیر کہے پھر دو رکعتین پڑھ کر بیٹھے جب اوٹھنے لگے تکبیر کہہ کر اوٹھے پھر پہلی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا
داہنی اور بائین طرف - کہا ابو داؤد نے اس مین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھے ذکر
نہین ہے * عباس بن سھل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سھل بن سعد و محمد بن مسلمة فذکر ھذا الحدیث
لم یذکر الرفع اذا قام من ثنتین ولا الجلوس قال حتی فرغ ثم جلس فافترش رجله الیسری واقبل
بصدر الیمنی علی قبلته **ترجمہ** عباس بن سھل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سھل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر یہی حدیث بیان کی نہ اس مین ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہی ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو بایان پانون بچھایا اور داہنے پانون کے اونگلیان قبلہ کیطرف کرکے بیٹھے **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے -

باب التشھد التحیات کا بیان **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا جلسنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الصلاة قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی فلان و فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام ولکن اذا جلس احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
فانکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض وبین السماء والارض اشھد ان لا الہ
الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسوله ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبه الیه فیدعو به **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کیطرف سے السلام علی فلان و فلان سلام ہے فلانے پر رسول اللہ نے فرمایا نہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اسکو
نقصان نہین پہونچ سکتا پھر اوسکی لیے سلامتی کی دعا بیکار ہے **ت** لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہہ تم کہوگے تو ہر
نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونو کے بیچ مین ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہہ کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد
ان محمدا عبدہ ورسوله پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہہ تشھد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدون سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے سب ائمہ ستہ نے لفظا و معنی یہ السلام علیک ایھا النبی - آنحضرت کیحالت حیات مین کہا جاتا تہا اب یون کہنا
چاہیے السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاته روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے بھی ہے کہ صحابہ

آپ کی حیات میں السلام علیک یا ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہو بغیر شک کے **عن** عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا
فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
پہلے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب بیٹھیں ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پھر ویسی ہی حدیث
بیان کی **عن** عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناھن کما یعلمنا التشہد
اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا
الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھا قابلیھا واتمھا علینا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اوس میں یہہ ہے اور بھی چند کلمے آپنے ہمکو سکھائے لیکن اس طرح نہیں سکھائے
جیسے تشہد سکھایا وہ یہہ ہیں اللھم الف بین قلوبنا اخیر تک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی
الصلوۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ھذا او قضیت ھذا فقد قضیت صلوتک ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد **ترجمہ** قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور انکو تشہد
پڑھنا سکھایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑھ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی - اب چاہے اوٹھ کھڑا ہو اور چاہے
بیٹھا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قال قال ابن عمر زدت فیھا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ قال ابن
عمر زدت فیھا وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابن عمر نے
کہا برکاتہ میں نے بڑہا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا میں نے بڑہا دیا
وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری
فلما جلس فی اخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم
فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک
یا حطان قلتھا قال ما قلتھا ولقد رھبت ان تبکعنی بھا فقال رجل من القوم انا قلتھا وما اردت بھا

الا الحنين فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا
وبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا
واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا كان عند
القعدة فليكن من اول قول احدكم ان يقول التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لم
يقل احمد وبركاته ولا قال واشهد قال وان محمدا ترجمہ حطان بن عبد اللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری
نے نماز پڑھائی جب بیچ نماز میں بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز پڑھ چکے تو
لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب لوگ چپ ہو رہے پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چپ رہے ابو موسیٰ نے کہا اے حطان
شاید تو نے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں ڈرتا ہوں کہیں تم مجھ کو سزا دو ایک شخص بول اوٹھا میں نے کہا اور
میری نیت بہتر تھی ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سنایا اور سکھایا اور طریقہ
دکھلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا رسول اللہ نے فرمایا پھر اسکا عوض ادہر آجاویگا **ف**
یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جاؤ گے تو سر اوٹھانے میں امام سے دیر کرو گے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑھا ہے رکوع میں تم
بھی پڑھ سکو گے **ف** اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا آپ نے فرمایا پھر اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک پہلے یہی کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد کی روایت میں یوں ہے السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے
مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قراءت کرے تو تم چپ رہو اور تشہد میں اتنا زیادہ ہے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ کے
وحدہ لا شریک لہ۔ کہا ابو داؤد نے انصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **عن**

ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد اسطرح سکھاتے تھے جس
طرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد
یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط
الصلوۃ او حین انقضائہا فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ ثم سلموا
عن الیمین ثم سلموا علی قارئکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز
میں ہوں یا اخیر میں بیٹھیں تو قبل سلام کے پڑھیں التحیات الطیبات والصلوات والملک پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام
کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر

باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد
بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد
عرفناہ فکیف نصلی علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل
محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
حکم کیا ہے کہ تجھپر درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید دوسری روایت میں ہے اللہم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم تیسری روایت میں ہے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید زبیر بن عدی کی روایت میں ہے کما
صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی
علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ
وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
کیونکر درود بھیجیں ہم آپ پر آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت
علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ
فقال بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا فذکر معنی حدیث کعب بن عجرۃ زاد فی آخرہ
فی العالمین انک حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گذرا کعب بن
عجرہ کے روایت مین اخیر تک نہیں ذکر ہے فی العالمین انک حمید مجید **عن** عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل
على محمد النبي الامي وعلى آل محمد **ترجمہ** عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو۔ اللہم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سره ان يكتال بالمكيال
الاوفى اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل
بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے۔ اللہم صل علی محمد النبی وازواجه امهات
المؤمنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید **عن** ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا فرغ احدكم من التشهد الاخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر و
من فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم مین سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزون سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگے
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے۔ **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التشهد اللهم
انی اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا
والممات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللہم انی اعوذ بک اخیر تک **عن** محجن بن الادرع
قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول اللهم انى
اسئلك يا الله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ان تغفر لي ذنوبي انك انت
الغفور الرحيم قال فقال قد غفر له قد غفر له ثلاثا **ترجمہ** محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللہم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا تین بار **باب**
اخفاء التشهد تشہد آہستہ پڑھنا **عن** عبد الله قال من السنة ان يخفي التشهد **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا **باب** الاشارة في التشهد انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان **عن** علي بن عبد الرحمن المعاوي
قال رانی عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصى في الصلوة فلما انصرف نهاني وقال اصنع كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال كان اذا جلس في الصلوة وضع كفه
اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار باصبعه التي تلي الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى

ترجمہ علی بن عبد الرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئی نماز مین جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے
منع کیا اور کہا وہ کیا کر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے مین نے کہا آپ کیا کرتی تھی انہون نے کہا جب بیٹھتے تھے نماز مین تو رکھتے دہنا
ہاتھہ اپنی ران پر اور سب انگلیون کو بند کر لیتے لیکن کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایان ہاتھہ بائین ران پر رکھتے عن عبد اللہ
بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ
الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ واراناعبد الواحد واشار بالسبابۃ
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو اپنا بایان پانون اپنی ران اور دہنی پنڈلی کے نیچے کر لیتے اور
دہنا پانون بچھا دیتے اور بایان ہاتھہ بائین گھٹنے پر رکھتے اور دہنا ہاتھہ دہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبد الواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے
اشارہ کیا عن عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن
دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو
حرکت نہین دیتے تھے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اور امام مالک رح کی نزدیک ہلانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل
بن حجر کے ۔ دوسری روایت مین ہے عبد اللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایان ہاتھہ اپنا بائین ران
پر رکھتے تھے ۔ ایک روایت مین ہے کہ ابہام رکھتے اشارہ تک اپنی نگاہ اشارہ کے مقام پر رکھتے یعنی اسطرف دیکھتے عن نمیر الخزاعی قال رایت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناہا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا دہنا ہاتھہ دہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی **باب کراہیۃ
الاعتماد علی الید فی الصلوۃ** نماز مین ہاتھہ ٹیکنی کی ممانعت **ف** یعنے بیٹھے ہوئے ایکطرف زمین پر ہاتھہ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونو ہاتھہ زمین پر
ٹیک کر اٹھے مگر یہ اخیر امر ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضون نے کہا یہ فعل آپکا ... مین تھا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ
وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبد الملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی
الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (امام احمد کی روایت) بیٹھنے سے نماز مین ہاتھہ ٹیکا دیکر (ابن شبویہ کی روایت) منع کیا ہاتھہ پر ٹیکا دینے سے نماز
مین (ابن رافع کی روایت) منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھون پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدہ سے اٹھتے وقت (ابن عبد الملک نے کہا) منع کیا ہاتھون پر ٹیکا دینے سے
کھڑے ہوتے وقت نماز مین **ف** ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے اسی قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدہ سے ہاتھہ ٹیک کر نہ
اوٹھنا چاہیے اور اس مین گنجایش نہین ہے اس تاویل کی کہ مراد ہاتھہ ٹیکنا ہے قعود کی حالت مین ۔ جو لوگ سجدے سے دونون ہاتھہ ٹیک کر
اوٹھنا بہتر جانتے ہین وہ دلیل لاتے ہین مالک بن الحویرث کی حدیث سے واذا رفع راسہ عن السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسرے سجدہ سے اٹھاتے تھے یا دوسرے سجدے سے بیٹھتے تو زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھہ زمین پر ٹیکتے روایت کیا اسکو بخاری نے عن اسمعیل بن

مشبک یدیہ قال قال ابن عمر تلک صلاۃ المغضوب علیہم ترجمہ اسمٰعیل بن امیہ سے روایت ہے پوچھا
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑہے ہاتہوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اِس ہاتہہ کی انگلیاں اوس ہاتہہ کی گہائیوں
مین ڈالے اور اوس ہاتہہ کی اس ہاتہہ کی گہائیوں مین) اُنہوں نے کہا ابن عمر نے کہا یہ نماز مغضوب علیہم کی ہے
یعنی اون لوگون کی جن پہ خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہین [illegible] عن ابن عمر انہ رای
رجلا یتکی علی یدہ الیسری وھو قاعد فی الصلوۃ وقال ھارون بن زید ساقط علی شقہ الایسر
ثم اتفقا فقال لا تجلس ھکذا فان ھکذا یجلس الذین یعذبون ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اونہون نے ایک شخص کو
بائین ہاتہہ پر ٹیکا دیکہا نماز مین ہارون بن زید کی روایت مین ہے بائین کروٹ پر پڑا ہوا [illegible]
اون لوگون کی نشست ہے جو عذاب دیے جاوینگے **باب فی تخفیف القعود** قعدہ اولیٰ مین تخفیف کا بیان عن
عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف قال قلنا
حتی یقوم قال حتی یقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے مین گویا گرم
پتہر پر بیٹہے ہوتے تھے کھڑے ہوئے تک ف یعنی جلدی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑہتے تھے یا تشہد اور درود
پڑہتے تھے دعا نہ کرتے تھے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اوس مین تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب فی السلام**
سلام پہیرنے کا بیان عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم علی یمینہ وعن شمالہ حتی یری بیاض
خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلام پہیرتے تھے داہنی اور بائین طرف یہاں تک کہ آپکی رخسارے کی سفیدی نظر آتی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ف حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائین طرف پہیرے اور بعضوں کے
نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پہر تہوڑا سا داہنی طرف مڑ جاوے عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعن شمالہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے نماز پڑہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی آپ داہنی طرف سلام
پہیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائین طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا
صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم احدنا اشار بیدہ من عن یمینہ ومن عن یسارہ فلما صلی
قال ما بال احدکم یرمی بیدہ کانہا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم او الا یکفی احدکم ان یقول ھکذا و
اشار باصبعہ یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے پہر ہم مین سے کوئی سلام پہیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتہہ سے داہنے والی اور بائین والی کو
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتہوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم مین کا گویا وہ دمین ہین

شریر گھوڑون کی کانی ہی ایک تم مین کو اسطرح پر کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی اونگلی سے سلام کر کی اپنی داہنی طرف والی بہائی
کو اور بائین طرف والی کو - دوسری روایت مین ہی اما یکفی احدکم او احدهم ان یضع یده علی فخذه ثم یسلم
علی اخیه من علی یمینه ومن علی شماله - کیا کافی نہین ہے تم مین سی کسی کو اپنا ہاتہ رکھے رہے ران پر اور سلام
کرے اوس بہائی کو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخص کو جو اوسکی بائین طرف ہی - تیسری روایت مین ہی **عن** جابر
بن سمرة قال دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس رافعوا ایدیهم قال زهیر اراه قال فی الصلوة
فقال ما لی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوة **ترجمہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہی
رسول الله صلی الله علیه وسلم نماز مین آئی اور لوگ اپنی ہاتہ اوٹہائی ہوئی تہی (زہیر نی کہا مین سمجہتا ہون نماز مین) آپ نی فرمایا کیا
ہی مین تمکو دیکہتا ہون ہاتہ اوٹہائی ہوئی گویا وہ دمین ہین شریر گہوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنی تہمنا حرکت نہ کرنا **ف**
ان حدیثون مین سلام کیوقت ہاتہ اوٹہانی کو منع فرمایا یہ نہین مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سی اوٹہتی وقت ہاتہ نہ اوٹہاؤ
بعض حنفیہ نی جنکو علم حدیث سی مس نہین ہی ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے - حالانکہ ان
حدیثون کو اوس سے کچہہ تعلق نہین **باب** الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا **عن** سمرة قال امرنا النبی
صلی الله علیه وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض **ترجمہ** سمرہ سی روایت ہی رسول الله
نی ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ
داہنی سلام مین امام کی نیت کر لے اور جو امام کی پیچہے ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کر لی - بعضون نی کہا تین سلام کرے
ایک سامنی امام کو اوسکے سلام کا جواب دیوی دوسرا داہنی والون کو تیسرا بائین والون کو **ت** اور آپس مین دوستی رکہنے
کا اور ایک دوسرے کو سلام کرنی کا **عن** ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم بالتکبیر
ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہی جب تکبیر ہوتی **ف**
بعد نماز کے لوگ ذکر الٰہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکی لیکن اکثر لوگون نی اسپر عمل نہین کیا اور جہر
بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہی مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون کہا ہی **عن** ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت
بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان ذلک علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وان ابن عباس
قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعه **ترجمہ** ابو معبد سی جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہی اونہون نی کہا پکار کر
ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانی مین تہا اور ابن عباس کہتے تہے مجہے اس ذکر کے سننے سے
معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سی فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حذف
السلام سنة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے **ف** یعنی
السلام علیکم ورحمة الله کو آواز تڑہا کر نہ کہی اوس مین مد نہ کری **باب** اذا احدث فی صلوته نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

تو کیا کری عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف
فلیتوضا ولیعد صلاتہ ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز مین پہسکے
مارے تو چلا جاوے اور وضو کری پہر دوبارہ نماز پڑہے ف یعنی سری سے پڑہے یا اوسی نماز پر بنا کر لیوی اگر کسی سے
بات نہ کی ہو جیسے ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ
المکتوبۃ جہان پر فرض پڑہے ہون وہان نفل نہ پڑہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز
احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر و عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد
فی الصلاۃ یعنی فی السبحۃ ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا تم مین سے
کوئی اس سی عاجز ہی کہ آگی بڑہ جاوی یا پیچہے ہٹ جاوی یا داہنی طرف یا بائین طرف چلا جاوے نفل کے نماز پڑہنی کو ف
یعنی جہان پر فرض پڑہی ہے وہان نفل نہ پڑہی آگی یا پیچہی یا داہنی بائین ہٹ کر پڑہی • الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا
یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان
ابوبکر و عمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ و عن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی
نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ
فہزہ ثم قال اجلس فانہ لم یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ارزق بن قیس سے روایت ہی ہماری نماز پڑہائی امام نی جسکا
نام ابو رمثہ تہا پہر اوس نی کہا مین نی یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہی کہا اوس نے ابوبکر
اور عمر پہلے صف مین کہڑی ہوتی تہے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پا چکا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے
آپ نی سلام پہیرا داہنی طرف اور بائین طرف یہان تک کہ ہم نی آپکے گالون کی سفیدی دیکہی پہر آپ اوٹہہ کہڑی ہوئی جیسے
ابو رمثہ اوٹہہ کہڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تہی لگا دوگانہ پڑہنے حضرت عمر نی کود کر اوسکی مونڈہی پکڑی اور اوسکو
ہلا کر بٹہا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطے تباہ ہوگئی اونہون نے کہا ایک نماز کو دوسری سی جدا نہ کیا تب
نبی رسول اللہ نی ادہر آنکہ اوٹہا کر دیکہا اور فرمایا اللہ نے تجہے ٹہیک بات کی توفیق دی ای خطاب کے بیٹی باب
التسہو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی
العشی الظہر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیہا
احداہما علی الاخری یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وہم یقولون قصرت الصلوۃ وفی
الناس ابوبکر و عمر فہاباہ ان یکلماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذا الیدین فقال

یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلاۃ قال لم انس ولم تقصر الصلاۃ قال بلی نسیت یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم
فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وکبر قال فقیل لمحمد سلم فی السہو
فقال لم احفظہ عن ابی ہریرۃ ولکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو نمازون مین سے جو دوپہر ڈھلنے کے بعد پڑہی جاتین ہین یعنی ظہر اور عصر مین
سے کوئی نماز پڑہائی مگر دو ہی رکعتین پڑہ کر سلام پہیر دیا پہر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے گڑی ہوئی تھی گئے اور
دونو ہاتہ تلے اوپر اوسپر رکہے آپ کے چہرہ سے اوس وقت غصہ معلوم ہوتا تہا جو لوگ جلد باز تہے وہ تو (مسجد کے دروازون سے)
نکل چلدیئے (جلد باز سے مراد یہ ہی کہ سلام پہیرتے ہی چلے جاتے تھے بعد نماز کے ذکر اور دعا کیلیے مسجد مین نہین ٹھرتے تہے
اور باقی لوگ کہنے لگے نماز کم ہوگئی گہٹ گئی (بجای چار رکعتون کے دو ہی رکعتین رہ گئین) اون لوگون مین ابوبکر اور عمر
بھی تہے وہ دونو ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نہ کر سکے (کیونکہ اوس وقت آپ غصے مین تھے) ایک شخص کہڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذو الیدین کہا کرتے تہے (ذو الیدین یعنی دو ہاتہہ والا اوسکے ہاتھ بڑے بڑے تھے اسلیے یہ اوسکا نام ہوگیا) اوس نے کہا
یا رسول اللہ آپ بہول گئے یا رسول اللہ اوسوقت آپ لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچہا ذو الیدین سچ کہتا ہی لوگون نے اشارے
سے کہا ہان آپ پھر امامت کیجگہہ پر آئے اور دو رکعتین جو باقی رہ گئی تہین پڑہین پھر سلام پہیرا بعد اوسکے اللہ اکبر کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہ لنبا پہر سر اوٹہایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لنبا پہر
سر اوٹہایا اللہ اکبر کہکر کسی نے پوچہا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہین کیا سجدہ سہو کرکے پہر سلام پہیرا انہون
نے کہا ابوہریرہ سے تو مجہے یاد نہین لیکن مجہے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ نے سلام پہیرا دوبارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت مین ہی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل بنا ولم یقل فاومؤا
قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وتم
حدیثہ لم یذکر ما بعدہ ولم یذکر فاومؤا الا حماد بن زید **ترجمہ** آپ نے نماز پڑہی یہ نہین کہا کہ ہماری ساتھ
پڑھی نہ یہ کہا لوگون نے اشارہ کیا بلکہ لوگون نے ہان کہا پھر آپ نے سر اوٹہایا اور یہ نہین کہا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پھر
اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کے یا کچہہ لنبا پھر سر اوٹہایا بس حدیث پوری ہوگئی اسکی بعد کا مضمون کچہہ نہین بیان
کیا اور اشارہ کا ذکر کسی نے نہین کیا سوا حماد بن زید کے - تیسری روایت مین ہی عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمعنی حماد کلہ الی اخر قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم قال قلت فالتشہد قال
لم اسمع فی التشہد واحب الی ان یتشہد ولم یذکر کان یسمیہ ذا الیدین ولا ذکر فاومؤا ولا ذکر الغضب

وحدیث ایوب اتم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہائی ہماری ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت
حماد کے اخیر تک کہا پہر آپنے سلام پہیرا مین نے کہا تشہد او نہوں نے کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سنا لیکن پہیر تی ایک
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اس روایت مین ذو الیدین نام رکہنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارے کا ذکر ہے نہ غصے کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتہی روایت مین ہی بتّ ثم کبر و سجد تکبیر کہی تکبیر کہے پہر سجدہ کیا - مگر یہ کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سی - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ سہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہوگیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شک
حتی لقاہ الناس آپ نے سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نے ٹہیک بیان نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ سے رض
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کی بعد سلام پہیر دیا لوگون نے کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرکع رکعتین اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتین پڑہ کر اوٹہہ کہڑے ہوے ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپ نے فرمایا کوئی بات نہین کی مینے لوگ بولے یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا (یعنی کم پڑہا نماز کو)
آپ نے پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹہہ کہڑے ہوے سجدہ سہو نہین کیا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
بن الحصین نے ابو سفیان مولی ابی احمد سی اونہون نے ابو ہریرہ سی اونہون نے رسول اللہ صلعم سی یہی قصہ اس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی یہی حدیث اس مین یہہ ہی پہر آپنے دو سجدے کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی دو رکعت کے بعد سلام پہیر دیا پہر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کے کئے عمران بن حصین قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق کان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم
سلم ثم سجد سجدتیہا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت عصر کی
پڑہ کر سلام پہیر دیا مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا پہر آپ حجرے مین چلے گئے ایک شخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اوسکے دونو ہاتہہ لمبے تہے

بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصہ میں چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا یہ سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا **باب** اذا صلی خمسا جب چار کی پانچ پڑھ لے
تو کیا کرے **عن** عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک
قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں
پڑھیں لوگوں نے کہا کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ نے دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
ف اختلاف ہے سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے شافعی نے قبل سلام کہا ہے ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہے مالک نے
زیادت کی صورت میں بعد سلام کے اور کمی کی صورت میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ جن مقامات
میں سجدہ سہو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے وہاں جیسے آپ نے کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کے کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے
کیا ہے تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات میں اختیار ہے چاہے قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے **عن** ابراہیم عن
علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراہیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم
قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل
القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث
فی الصلوۃ شیء انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا
شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت
ہے انہوں نے سنا علقمہ سے انہوں نے سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ نے اوس میں
زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (بھول سے) جب سلام پھیرا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہوں نے کہا
آپ نے اتنی رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پاؤں جھکایا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا جب فارغ ہوئے تو ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو میں تم کو خبر کرتا لیکن میں بھی آدمی ہوں بھول جاتا ہوں
جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں بھول جایا کروں مجھے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی شک کرے نماز میں تو سوچ کر
ٹھیک کیا ہے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوس کے سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ دوسری روایت میں ہے فاذا نسی
احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم میں سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے پھر آپ پلٹے
اور دو سجدے کیے **عن** علقمۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل
توشوش القوم بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ہل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت
خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود نے کہا نماز پڑھائی ہم کو ساتھ رسول اللہ صلعم نے تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئے لوگوں نے کھسر پھسر شروع کی

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہین لوگون نے کہا پھر آپ نے پانچ رکعتین
پڑہین آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا مین آدمی ہون بہول جاتا ہون جیسے تم بہول جاتے ہو عن
معاویۃ بن حدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فادرکہ
رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ
فاخبرت بذلک الناس فقالوا لی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر بی فقلت ھذا ھو فقالوا ھذا
طلحۃ بن عبید اللہ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن نماز پڑہائی تو سلام پھیر دیا
حالانکہ ایکرکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص آپسے جا کر ملا اور بولا آپ ایکرکعت بہول گئے نماز مین آپ لوٹے اور مسجد مین
آئے اور حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی آپنے ایکرکعت ادا کی مین نے یہہ لوگون سے بیان کیا انہون نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
کون تہا مین نے کہا نہین البتہ اگر دیکہون تو پہچان لون گا پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا مین نے کہا یہہ شخص تہا لوگون نے
کہا یہہ طلحہ بن عبید اللہ تہے

باب اذا شک فی الثنتین والثلاث من قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتین
پڑہین یا تین (یا ایک پڑہی ہے یا دو) تو شک کو دور کرے **ف** اس مقام مین تین مذہب ہین۔ ایک یہہ کہ جب شک ہو تعداد
رکعات مین تو دو سجدہ کر لے یہی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرا یہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار
کرے یعنی ایک اور دو مین شک ہو تو ایک سمجھے دو تین مین شک ہو تو دو سمجھے تین چار مین شک ہو تین سمجھے یہہ مذہب نہایت صحیح
اور مختار اور محتاط ہے تیسرے یہہ کہ غلبہ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کرے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلغ الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان کانت صلاتہ تامۃ کانت الرکعۃ نافلۃ والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعۃ تماما
لصلوتہ وکانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد ڈالے جب اوسکو یقین ہو جاوے نماز
پوری ہو جانیکا تو دو سجدے کرے اب دو صورتین ہین یا نماز اوسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہے تو یہہ رکعت نفل ہو جاوے گی اور
سجدے بھی نفل ہو جاوینگے یا نماز پوری نہین ہوئی تھی تو اس رکعت سے پوری ہو جاوے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرینگے **ف**
اس لیے کہ اوسکے بہکانے سے کچہ نقصان نہین ہوا نماز کا نماز پوری ہو گئی سجدون کا ثواب زیادہ ملا عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السھو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدون
سہو کا نام مرغمتین رکہا یعنی ذلیل کرنیوالے شیطان کے عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک
احدکم فی صلاتہ فلا یدری کم صلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم
فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعھا بھاتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** عطا بن یسار سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد نہ رہی میں نے
تین رکعتیں پڑہین ہین یا چار رکعتیں پڑہین ہین تو ایک رکعت اور پڑہ لے اور دو سجدہ کرلے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اب اگر وہ
رکعت درحقیقت پانچوین ہوگئے تو یہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہوجاویگا اور اگر چوتھی ہوگئے تو دو سجدے ذلیل کرینگے شیطان کو

عن زید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوته فان
استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعة بسجودها ثم یجلس فیتشهد فاذا فرغ فلم یبق الا ان
یسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہوجاوے کہ مین نے تین رکعتیں پڑہی ہین تو
کہڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑہ کر بیٹھے تشہد پڑہے پھر جب فارغ ہو (سب کامون سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو
سجدے کرے پھر سلام پہیرے - پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گزرا

باب من قال یتم علی اکثر ظنه

جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت
فی صلوة فشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنک علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس
قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم تسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو نماز میں ہو اور شک کرے تین رکعتیں ہوئین ہین یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئین ہین تو تشہد پڑہ پھر دو
سجدے کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑہ پہر سلام پہیر **ف** یہ حدیث عبد الواحد نے موقوفا روایت کی اور موافقت کے
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث مین اور مسند نہین کیا اوسکو - ابو عبیدہ نے
ابن مسعود سے نہین سنا اسوسطے منقطع ہوئے - اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ بعد سجدون سہو کے تشہد پڑہے پھر سلام پہیرے ائمہ
اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگون کے نزدیک تشہد پڑہنا ضرور نہین ہے سجدون سہو کے بعد سلام پہیر دے عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر زاد ام نقص فلیسجد سجدتین
وهو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفه
او صوتا باذنه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے
پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑہی ہے یا کم تو دو سجدے کر لے بیٹھ کر جب شیطان آوے اور اوس سے کہے - (یعنی دل میں وسوسہ
ڈالے) تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے تو جھوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگھے یا کان سے آواز سنے (تو وضو ٹوٹ جاویگا) عن
ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی
لا یدری کم صلی فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑہنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بھلا دیتا ہے

یہان تک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سے کسیکو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے دوسری روایت مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے - تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے

باب من قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان

عن عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے

باب من قام من ثنتین ولم یتشہد جو شخص دو رکعتین پڑھکر اوٹھ کھڑا ہو اور تشہد نہ پڑھے وہ کیا کرے

عن عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ وانتظرنا التسلیم فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی دو رکعتین اوٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپ کے ساتھ اوٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشہد فی قیامہ بعض لوگون نے ہم مین سے کھڑے کھڑے تشہد پڑھا - کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کئے جب دو رکعتین پڑھکر کھڑے ہوگئے تھے سلام سے پہلے زہری کا بھی قول ہے

باب من نسی ان یتشہد وھو جالس جو شخص بیچ کا قعدہ بھول جاوے وہ کیا کرے

ف یہ بعینہ وہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بھولے سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھے لیکن تشہد بھول جاوے اگرچہ معنی ظاہری اسیکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ق[illegible] [illegible]تین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑھکر کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو یاد آوے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوے اگر سیدھا ہو جانے کے بعد یاد آوے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کر لے **ف** اگرچہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے روایت نہین کیا لیکن شاہد ہے اسکی حدیث عبد اللہ بن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کی جو آگے آتی ہے

عن زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنہض فی الرکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتم صلوتہ وسلم سجد سجدتی السہو فلما انصرف قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما [illegible]

ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اوٹھ کھڑے دو رکعت پڑھکر (قعدہ اولی نہ کیا) ہم نے کہا سبحان اللہ انھون نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑھتے گئے جب پورا کر چکے نماز کو اور سلام پھیرا تو دو سجدے سہو کئے جب فارغ

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نی سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین
اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز نی ایسا ہی فتوی دیا **عن**
ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا
تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا **باب** سجدتی السہو فیہما التشہد و تسلیم سجدہ سہو کی تشہد پھر
پھر سلام پھیرے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہی فسجد سجدتین ثم تشہد ثم سلم
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر بھول گئے تو دو سجدے کیے بعد اونکے
تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا
چاہیے بعد اوسکے مردونکو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتین مردون کے ساتھ اوٹھنے مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر پڑنیکا
یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانوا
یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے چلی جاوین۔ **باب** کیف
الانصراف من الصلوۃ نماز سے فارغ ہو کر کس طرف اوٹھنا چاہیے **ف** یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف
ہلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونو طرف پھر آتے **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کے کبھی داہنی طرف اوٹھ کر چلے
جاتے کبھی بائین طرف **عن** عبد اللہ قال لا یجعل احد کم نصیبا للشیطان من صلاتہ یری ان لا ینصرف الا عن
یمینہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ اتیت المدینۃ بعد
فرأیت منازل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز
مین سے شیطان کو نہ دے یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی
حرکت ہے **ت** حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے تھے عمارہ نے کہا مین مدینے
مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکھے اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹھکر جایا کرتے تھے
باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گھر مین پڑھنا بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھرون مین نماز پڑھا کرو اونکو قبرین مت بناؤ **ف** جیسے قبرون مین نماز نہین ہوتی ویسے
جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا **عن** زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء فی بیتہ

افضل من صلاته فی مسجدی هذا الا المکتوبة **ترجمہ** زید بن ثابت رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر مین نماز پڑہنا بہتر ہی میری مسجد مین نماز پڑہنے سے مگر فرض **ف** یعنی فرض مسجد مین پڑہنا بہتر ہے

باب من صلی لغیر القبلة ثم علم جو شخص قبلی کو نہ جانکر نماز پڑہتا ہو پھر نماز مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو کیا کری **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه کانوا یصلون نحو بیت المقدس فلما نزلت هذه الایة فول وجهك شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره فمر رجل من بنی سلمة فناداهم وهم رکوع فی صلاة الفجر نحو بیت المقدس الا ان القبلة قد حولت الی الکعبة مرتین فمالوا کما هم رکوع الی الکعبة **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑہتے تھے بیت المقدس کیطرف تب یہ آیت اوتری فول وجهك شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی پھیر لے منہہ اپنا طرف خانہ کعبہ کی اور جہان تم ہو اوسی طرف منہ کیا کرو (یہ حکم سنکر) ایک شخص بنی سلمہ میں سے ہوکر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع مین تھے اور منہہ اونکا (معمول کے موافق) بیت المقدس کیطرف تہا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر گیا کعبہ کیطرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع مین کعبہ کیطرف پھر گئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز اُنہون نے نادانستہ بیت المقدس کیطرف پڑہی وہ درست ہو گئی

باب تفریع ابواب الجمعة جمعہ کے احکام کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق ادم وفیه اهبط وفیه تیب علیه وفیه مات وفیه تقوم الساعة وما من دابة الا وهی مسیخة یوم الجمعة من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیه ساعة لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی یسال اللہ حاجة الا اعطاه ایاها قال کعب ذلك فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة قال فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ابو هریرة ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثته بمجلسی مع کعب فقال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایة ساعة هی قال ابو هریرة فقلت له فاخبرنی بها فقال عبد اللہ بن سلام هی اخر ساعة من یوم الجمعة فقلت کیف هی اخر الساعة من یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی وتلك الساعة لا یصلی فیها فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلاة فهو فی الصلوة حتی یصلی قال فقلت بلی قال هو ذاك **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون مین آفتاب نکلا ہی سب مین بہتر جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا کئے گئے اوسی دن جنت سے اوتارے گئے اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن مرے اوسی دن قیامت قایم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہین ہے جو جمعہ کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوے نماز پڑہتا ہوا پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال مین ایک بار ہوتی ہے مین نے کہا نہین بلکہ ہر جمعے مین ہوتی

ہی پہر کعب نے توریت کو پڑھا اور کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پھر مین عبد اللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجھے
بتاؤ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہی جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پاوی نماز پڑہتے ہوئی اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑہی جاتی ہی عبد اللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ نہین فرمایا جو شخص بیٹہا ہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہی جبتک نماز شروع کری مین نے کہا کیون نہین اُنہون نے کہا پھر یہی سمجہہ لو **ف** یعنی نماز پڑہتے ہوئے سے یہ مراد نہین
ہی کہ درحقیقت اس وقت نماز پڑہتا ہو بلکہ مقصود یہہ ہی کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہی - بعضون نی عبد اللہ بن سلام کی قول کو صحیح کہا ہی - بعضون نی کہا ہی وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹہے اوسوقت سے شروع ہوتی ہی نماز کے تمام ہونے تک یہہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہی اور اسی کو صواب کہا ہی
اکثر علما نے بعضون نی کچھ اور بیان کیا ہے غرض اسمین بالیس قول ہین جو فتح الباری مین مصرح ہین مطلب اسکی چھپانے
سی یہہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہی **عن** اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق ادم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی
من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہی اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئی اوسی دن اونکا انتقال ہوا اوسیدن صور پھونکا جاویگا اوسیدن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوسدن مجھپر درود
بہت بہیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہوجاویگا **ف** یعنی بعد وفات کے **ت** آپ نی فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کی بدن
زمین پر حرام کردیی ہین **ف** تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتی ہین اعمال اونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین درود شریف سامنے لایا جاتا ہی وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتی ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
وجماعت سنتی ہین مگر یہ سننا اونکا صرف روحانی ہی اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہی مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجہہ سکتا نہ اوسکی بیان کی یہان گنجایش ہے **باب الاجابۃ**
ساعۃ ہی فی یوم الجمعۃ ساعت جمعہ جسمین دُعا قبول ہوتی ہے کسوقت ہی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال یوم الجمعۃ ثنتا عشرۃ یرید ساعۃ لا یوجد مسلم یسأل اللہ عزوجل
شیئا الا اتاہ اللہ عزوجل فالتمسوہا اخر ساعۃ بعد العصر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہی اودن مین ایک ایسی ساعت ہی جسمین کوئی مسلمان اللہ سے کچھ مانگی مگر اللہ اوسکو دیوی اوس ساعت کو ڈہونڈہو بعد عصر کے **عن** ابی بردة بن ابی موسی الاشعری قال قال

لی عبد اللہ ابن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعة یعنی الساعة قال قلت نعم

سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول هی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاة **ترجمہ** ابی بردہ سے

اشعری سے روایت ہی مجہہ سی عبد اللہ بن عمر نے پوچہا تم نی اپنے باپ سے کچہ سنا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

حدیث روایت کرتی تھی جمعہ کی ساعت کی بابت مین مین نے کہا ہان مین نی اپنے باپ سے سنا وہ کہتی تہی مین نی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جمعہ کی ساعت امام کی منبر پر بیٹہنی سی نماز کے ختم ہونی تک ہی **باب فضل الجمعة**

جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم

اتی الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بین الجمعة الی الجمعة وزیادة ثلاثة ایام ومن مس الحصی فقد

لغا **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جو شخص اچہی طرح وضو کری پہر جمعہ کے لیے آوی اور خطبہ سنی اور چپ رہی

تو اس جمعہ سی دوسری جمعہ تک کی گناہ اوسکی بخشدی جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان ہٹاوی اوس نے

بیہودہ حرکت کی **عن** عطاء الخراسانی عن مولی امرأته ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنه علی منبر

الکوفة یقول اذا کان یوم الجمعة غدت الشیاطین براياتها الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیث

او الربائث ویثبطونهم عن الجمعة وتغدو الملائكة فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل

من ساعة والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیه من الاستماع و

النظر فانصت ولم یلغ کان له کفلان من اجر ومن قال یوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا ومن لغا

فلیس له فی جمعته تلک شیء ثم یقول فی آخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ذلک **ترجمہ** عطا خراسانی سی روایت ہی انہون نی سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا

مین نے سنا امیر المومنین علی رضہ سے آپ فرماتی تھی کوفے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو شیطان اپنی جہنڈی لیکر بازارون

مین جاتے ہین اور لوگون کو روکتی ہین ضرورتون اور حاجتون مین جمعہ مین آنے سی اور فرشتی سویری ہی مسجدون کی دروازی

پر آن کر بیٹہتی ہین اور لکہتی جاتی ہین لوگون کو یہ پہلی ساعت مین آیا یہ دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہی پہر جو آدمی

ایسی جگہہ بیٹہتا ہی جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھ سکتا ہی اور چپ رہتا ہی کوئی بات بیہودہ نہین کرتا تو اوسکو

دوہرا ثواب ملتا ہی اور ایک نسخہ مین اتنی عبارت اور ہی فان نأی وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان له

کفل من الاجر اگر دور بیٹہا جہان سے خطبہ سنائی نہین دیتا پہر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو ایکحصہ ثواب کا ملتا ہی

اگر ایسی جگہہ بیٹہا جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھتا ہی لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوسپر ایکحصہ گناہ کا لادا جاتا ہے

[illegible]

اور جس شخص نے جمعے کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکے جمعے کا ثواب کچھ نہ ملیگا یہہ کہہ کر
ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا **باب التشدید فی ترک الجمعۃ** جمعے کے نہ پڑھنے کا عذاب **عن**
ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع
اللہ علی قلبہ **ترجمہ** ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعے چھوڑ دیگا
سستی سے مہر کر دیگا اللہ اوسکے دل پر **باب کفارۃ من ترکہا** جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ **عن** سمرۃ بن جندب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فنصف
دینار **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ دے **عن** قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فاتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف درہم او صاع حنطۃ او نصف
صاع **ترجمہ** قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کر دے جمعے کو بغیر عذر کے
تو ایک درم یا آدہا درم صدقہ دے یا ایک صاع گیہوں یا آدہا صاع گیہوں صدقہ دیوے - ایک روایت میں ہے مدا او نصف
مد ایک مد صدقہ دے یا آدہا مد - مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ میں گزرا **باب من تجب علیہ الجمعۃ** کن
لوگوں پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ
من منازلہم ومن العوالی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانوں سے اور عوالے
سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہیں مدینے کے اطراف میں بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بہی زیادہ **عن**
عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی کل من سمع النداء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہاں اذان کی آواز نہ جاوے اوسپر جمعہ واجب نہیں ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے **باب الجمعۃ فی یوم المطیر** جسدن پانی
پڑ رہا ہو جمعے کو آنا واجب نہیں **عن** ابی ملیح عن ابیہ ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
منادیہ ان الصلوۃ فی الرحال **ترجمہ** ابی ملیح سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین
کے روز پانی برس رہا تھا آپ نے حکم کیا منادی کو پکار دینے کا نماز اپنے اپنے ڈیروں میں پڑھو - ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلک کان یوم جمعۃ یہ دن جمعہ کا تھا
عن ابی ملیح عن ابیہ انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ یوم جمعۃ واصابہم مطر لم یبتل اسفل نعالہم فامرہم ان یصلوا فی رحالہم
ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے صلح حدیبیہ میں جمعے کے روز اوس دن بارش ہو رہی تھی اتنی کہ لوگوں کے جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے آپ نے حکم کیا اونکو اپنے
اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور تھی کہ ذرا سے

تکلیف کو بھی گوارا نہ کیا **باب التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة** سردی میں شب کو جماعت معاف ہونا عن
ایوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان فی لیلة باردة فامر المنادی فنادی ان الصلاة فی الرحال قال ایوب
وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کانت لیلة باردة او مطیرة امر المنادی فنادی
الصلاة فی الرحال **ترجمہ** ایوب سے روایت ہے انہوں نے سُنا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر ضجنان (ایک مقام ہے درمیان مکہ
اور مدینہ کے) میں اترے ٹھنڈی رات میں انہوں نے حکم کیا منادی کو ندا کرنے کا نماز پڑھ لو اپنے ٹھکانوں میں کہا ایوب نے
حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات میں منادی کو حکم کرتے آواز کرنے
کا الصلوة فی الرحال یعنی پڑھ لو نماز اپنی ٹھکانوں میں **عن** نافع قال نادی ابن عمر بالصلوة بضجنان ثم نادی ان
صلوا فی رحالکم قال فیه ثم حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یامر المنادی فینادی
بالصلوة ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلة الباردة وفی اللیلة المطیرة فی السفر **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان میں پھر پکارا کہ نماز پڑھ لو اپنے ٹھکانوں میں پھر حدیث بیان کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے اذان دینے والے کو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لو اپنے ٹھکانوں
میں سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر میں۔ دوسری روایت میں ہے فی السفر فی اللیلة القرة او المطیرة سفر میں
سردی کی رات یا بارش کے رات میں **عن** ابن عمر انه نادی بالصلوة بضجنان فی لیلة ذات برد وریح فقال
فی آخر ندائه الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة
باردة او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے اذان ضجنان میں
سردی اور آندھی کے رات میں پھر بعد اذان کے یہ کہا اے لوگو پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانوں میں بعد اس کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات میں سفر میں یہ کہنے کا اے لوگو نماز پڑھ لو اپنے ٹھکانوں میں **عن**
نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی سردی اور آندھی کے رات کو بعد اس کے کہا آگاہ ہو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں پھر کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کے رات میں یہ کہنے کا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں **عن** ابن عمر قال
نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فی المدینة فی اللیلة المطیرة والغداة القرة **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ کے منادی نے مدینے میں ایسی ہی ندا کی بارش کے رات میں یا سردی کی صبح میں دوسری روایت میں ہے
سفر میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیصل من شاء منکم فی رحله **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تھی سفر مین پانچ برس تک کا آپ نے فرمایا تم مین سے جسکا جی چاہے اپنے ٹھکانے مین نماز پڑھ لے **عن** عبد الله بن الحارث ابن عم
محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنه فی یوم مطیر اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حی
علی الصلوة قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا ذلک فقال قد فعل ذا من هو خیر منی ان الجمعة
عزمة وانی کرهت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والمطر **ترجمہ** عبد الله بن عباس نے اپنے مؤذن سے کہا بارش
کے دن جب تو محمد رسول الله کہہ چکے تو حی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین لوگون
نے اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہ اوس شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول الله ص) جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا **باب الجمعة للمملوک والمرأة** عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہین ہے

عن طارق بن شهاب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة عبد مملوک
او امرأة او صبی او مریض **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے رسول الله نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے
مگر چار آدمیون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر **ف** پانچوین مسافر پر باتفاق علماء کہا ابوداود
نے طارق بن شہاب نے رسول الله ص کو دیکھا مگر اون سے سنا نہین (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسند روایت
کیا ہے طارق بن شہاب سے اوس نے ابوموسی سے اور دارقطنی نے جابر رض سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعة فی القری**
گانوین جمعہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اول جمعة جمعت فی الاسلام بعد جمعة جمعت فی مسجد
رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة لجمعة جمعت بجواثا قریة من قری البحرین قال عثمان قریة من قری عبد
القیس **ترجمہ** عبد الله بن عباس سے روایت ہے پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اسلام مین بعد اوس جمعہ کے جو پڑھا گیا مسجد نبوی مین وہ
جمعہ ہے جو پڑھا گیا جواثا مین (جواثا ایک گانون ہے بحرین کے گانوین سے عثمان نے کہا وہ گانو ہے عبد القیس کے گانوین سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گانون مین پڑھنا درست ہے مگر یہ استدلال موقوف ہے اس بات پر کہ جواثی کا گانون
ہونا ثابت ہو جاوے حفصی نے ابوعبید بکری سے نقل کیا ہے کہ جواثی ایک شہر ہے بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین
لکھا ہے کہ جواثی ایک قلعہ ہے بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین مگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق بان عرب مین گانون اور شہر دونون پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہین ہو سکتا

عن کعب بن مالک انه کان اذا سمع النداء یوم الجمعة ترحم لاسعد بن زرارة فقلت له اذا سمعت النداء
ترحمت لاسعد بن زرارة قال لانه اول من جمع بنا فی هزم النبیت من حرة بنی بیاضة فی نقیع الخضمات
قلت کم انتم یومئذ قال اربعون **ترجمہ** کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبد الرحمن
اونکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہے جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونھون نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ انھون
نے قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہے مدینہ مین بنی بیاضہ کے زمینون مین سے) مین ایک نقیع مین (نقیع وہ مقام

پانی بھرا رہتا ہی جسکا نام نقیع الخضمات تھا مین نی پوچھا اوسدن تم کتنے آدمی تھی انہون نی کہا چالیس آدمی **ف** اس حدیث
سے بھی یہہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہو سکتا کہ جمعہ گانو مین درست ہی کیونکہ ہزم النبیت متعلقات مدینہ مین سے تہا نہ خارج مدینہ کے
اچھا طریقہ استدلال کا یہہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید
بڑہانا زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت
علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکی خلاف روایت کیا حضرت
عمر سے کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نی حضرت عمر سے اور بھی بیہقی نے مرفوعا
روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوائے چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سے اور صحابہ سے جمعہ پڑہنا
جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اذا وافق یوم الجمعة

یوم عید جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملة الشامی قال شهدت معاوية بن ابی

سفیان وهو یسأل زید بن ارقم قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال نعم قال فکیف

صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یصلی فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے
مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم رض سے تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ایکدن مین پایا
ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچھا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپ نے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دی اور فرمایا
جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی **ف** اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے - روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور
صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نی اسکی اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور
کہا وہ مجہول ہی **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلی بنا ابن الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعة اول النهار ثم رحنا الی

الجمعة فلم یخرج الینا فصلینا وحدانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک فقال اصاب السنة
ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویرے پھر جب ہم آئی جمعہ کے واسطے
تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد
اور اہل ظاہر کا یہہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علماء کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے
یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ف** ابن عباس اوسوقت طائف مین تھی جب آئی تو ہم نی اون سے یہہ بیان کیا انہون نے
کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عن** ابن جریج قال قال عطاء اجتمع یوم جمعة ویوم فطر علی عهد

ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعهما جمیعا فصلاهما رکعتین بکرة لم یزد علیهما حتی

صلی العصر **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین
انہون نی کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

یہانتک کہ نماز پڑھی عصر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونوں صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجمعون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا آج کے دن دو عیدین جمع ہوگئی ہین جو شخص چاہے جمعہ پڑہی ہم تو پڑہین گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگرچہ پڑہی صرف عید کی نماز پر اکتفا کریں تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑھنا ضرور ہی اکثر علما کے نزدیک بعضوں کے نزدیک جمعہ عید مین داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتین جمعہ سے بھی کافی ہون گی۔ اب ظہر پڑھنا ضرور نہین جیسے ابن جریج کی روایت مین گزرا

باب ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کون سے سورت پڑھی

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان حین من الدھر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر مین جمعے کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑہتے تھے۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور جمعے کے نماز مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑہتے تھے

باب اللبس للجمعۃ جمعہ کے کپڑوں کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیرا یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ھذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا حلۃ فقال عمر کسوتنیہا یا رسول اللہ وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساھا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اوسکو خرید لین اور پہنا کرین جمعے کے روز اور جب لوگ آیا کرین آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنے گا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہ ملیگا پھر اوسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اون مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہنے کو دیتے ہین حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے مین فرمایا تہا (عطارد نام تہا اوس شخص کا جو وہ کپڑا بیچتا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھے اسواسطے نہین دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے بھائی کو جو مشرک تہا اور مکے مین رہتا تہا پہننے کو دیدیا

عن عبد اللہ بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلۃ استبرق تباع بالسوق فاخذھا فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع ھذہ تجمل بہا للعید وللوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار مین بکتا ہوا پایا وہ اوسکو لے آئے رسول اللہ پاس اور کہا اوسکو خرید لیجیے زینت کیواسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کرین پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک

عن محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم ان وجد او وجدتم

احد لم ان وجد تم ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته قال عمرو واخبرني ابن ابي حبيب

عن موسى بن سعد عن ابن حبان عن ابن سلام انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك على المنبر **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تم مین کو اگر رکھے جمعہ کے لیے بنا کبھی سوا کام کاج کے کپڑون کے **ف** یعنی جن کپڑون کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے جمعہ مین پہننے کے لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کچھ نقصان نہین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کیواسطے کپڑے کا بدلنا بہتر ہے اور روایت مین ہے آپنے یہ منبر پر فرمایا

باب الحلق يوم الجمعة قبل الصلاة قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندہ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع في المسجد وان تنشد فيه شعر وان نهى عن الحلق قبل الصلاة يوم الجمعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید اور فروخت سے مسجد مین اور شعر پڑہنے سے اوس مین اور منع کیا حلقہ باندہ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے جمعہ کے روز **ف** کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضرور ہے جب لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے

باب اتخاذ المنبر منبر بنانیکا بیان

عن ابي حازم بن دينار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك فقال والله اني لاعرف مما هو ولقد رأيته اول يوم وضع واول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة قد سماها سهل ان مري غلامك النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلته الى النبي صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت ههنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد في اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل على الناس فقال ايها الناس انما صنعت هذا لتأتموا ولتعلموا صلاتي **ترجمہ** ابی حازم بن دینار سے روایت ہے کچہ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اس بات مین کہ منبر کس لکڑی کا تہا اونہون نے سہل سے اسکو پوچہا سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون جس لکڑی کا منبر تہا اور مین نے اوسکو پہلے دن دیکہا جب وہ رکہا گیا اور جب رسول اللہ صلعم بیٹھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا مینا) کہلا بہیجا تو اپنے چہوکری کو جو بڑہئی ہے (اسکا نام میمون تہا) حکم کر مجہ چند لکڑیان ایسی بنادے جنپر بیٹھ کر مین لوگونکو خطبہ سنایا کرون اوس عورت نے حکم کیا اوس چہوکرے کو اوس نے بنایا اون لکڑیونکو غابہ کی ایک درخت مین سے جسکو طرفا کہتے مین **ف** غابہ ایک مقام ہے مدینے کے پاس وہان درخت بہت ہین طرفا ایک درخت ہی **ف** پہر لیکر آیا وہ عورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بہیجدیا آپنے حکم کیا وہ اس جگہ رکہا گیا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپنے اوسپر نماز پڑہی اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے بعد اوسکے الٹی سیڑہی سے اوترے ہوئے اور سجدہ کیا منبر کی جڑ مین پہر اوپر چڑہ گئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگون کیطرف منہ

کیا اور کہا اے لوگو میں نے یہ اسواسطے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور سیکھو میری طرح نماز پڑھنا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب موٹے ہو گئے تمیم داری نے اون سے کہا کیا میں آپ کے واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپکا بوجھ اوٹھایا کرے آپنے فرمایا ہان اونہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑہی کا

باب موضع المنبر منبر کس جگہ پر رہنا چاہیے **عن** سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین الحائط کقدر ممر الشاۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ میں ایک بکری کے جانے کی راہ تھی **ف** یعنی منبر مسجد کے دیوار سے لگا ہوا نہ تہا بلکہ تہوڑا سا فاصلہ تہا

باب الصلاۃ یوم الجمعۃ قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑہنے سے مگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہے مگر جمعہ کے روز **ف** تو سوا جمعہ کی اور دنون میں دوپہر کو نماز پڑہنا مکروہ ہے اور جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہے

باب وقت الجمعۃ جمعہ کے وقت کا بیان **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈہلے پر پڑہتے **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے جیسے ظہر کا مگر امام احمد رض کے نزدیک جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسی طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ سے اور دلائل اونکے قوی ہین **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف ولیس للحیطان فیئ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ جمعہ کی پھر لوٹ کر آتے تہے اور دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تہا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو **عن** سہل بن سعد قال کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعہ کے کہتے تہے **ف** یعنی جمعہ پڑہ کر قیلولہ کرتے تہے قیلولہ کہتے ہین دن کے سونیکو

باب النداء یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان دینے کا بیان **ف** آنحضرت صلعم اور ابوبکر اور عمر کے زمانے تک جمعہ میں صرف ایک اذان دی جاتی تہے جب امام منبر پر بیٹہتا خطبہ پڑہنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع ہونیکے وقت ۔ حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہو گئے تہے اور مسجد سے دور دور رہتے تہے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پھر یہ اذان اب تک جاری ہے حالانکہ یہ مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا ہے اگر کوئی ترک کرے اور ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہے سنت نبوی اور سیرت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ۔ **عن** السائب بن یزید ان الاذان کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی

ذلك ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض کے زمانے مین پہلی اذان جمعے کو اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رض کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہوگئے اُنہون نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر دی گئی پھر یہی حکم رہا ف زوراء ایک گھر کا نام ہے جو مدینے کے بازار مین تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہو اذان ہوتی ہی اوسکو دوسری اذان اور اُسکے پہلے تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت مین ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پھر ابو بکر کے سامنے پھر عمر کے سامنے پھر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری روایت مین ہے لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوا بلال کے

باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ امام کو خطبے مین بات کرنا درست ہے

عن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود رض اوسوقت مسجد کے دروازے پر پہنچے تھے یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آؤ عبد اللہ بن مسعود ف آپنے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نکیا اور خطبے مین بات کہکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن مسعود رض کی ثابت ہوئی

باب الجلوس اذا صعد المنبر پہلے امام منبر پر جاکر بیٹھے

عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے پہلے منبر پر بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے

باب الخطبۃ قائما کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان

عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثك انہ کان ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے جو تجھ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے تو وہ جھوٹا ہے قسم خدا کی مین نے اونکے ساتھ دو ہزار نماز سے زیادہ پڑھی ہین ف اون مین پچاس جمعے بھی پڑھے ہونگے - یہ مراد نہین ہے کہ دو ہزار جمعے سے زیادہ اونکے ساتھ پڑھے ہین کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپکے وفات تک بھی نہین ہوتے

عن جابر بن سمرۃ قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اون کے بیچ مین بیٹھتے تھے اور خطبون مین قرآن پڑھتے تھے لوگون کو نصیحت

(حاشیہ:) فمن نبأك انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ

کرتے تھے عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہو کر پھر بیٹھتے تھے تھوڑی کسی
سے بات نکرتے تھے **باب الرجل يخطب على قوس** کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا عن شعيب بن رزيق
الطائفي قال جلست الى رجل له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له الحكم بن حزن
الكلفي فانشأ يحدثنا قال وفدت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا عليه
فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فامر بنا او امر لنا بشيء من التمر والشان اذ ذاك دون فاقمنا بها
اياما شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس فحمد الله واثنى عليه
كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال ايها الناس انكم لن تطيقوا ولن تفعلوا كل ما امرتم به ولكن سددوا وابشروا
سمعت ابا داود قال ثبتني في شيء منه بعض اصحابنا ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس بیٹھا
جو صحبت میں تھا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی
تھے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپ نے کچھ کھجوریں ہمکو لیں میں
اور اوسوقت میں مسلمانوں کا حال تکلیف کا تھا پھر ہم چند روز مدینے میں رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھا آپ ایک
عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلموں سے جو نہایت ہلکے اور
پاکیزہ اور مبارک تھے پھر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہیں ہر حکم کو بجا لانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سنا دو **ف**
یعنی اگر کسی حکم میں قصور ہو جاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہو آئندہ ہوشیار ہو جاؤ کی حستی اختیار کرو اور اوس کی رحمت اور
فضل پر بھروسا رکھو خوش رہو **عن** ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا تشهد قال الحمد لله نستعينه
ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي
له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا و
نذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ
پڑھتے تو یہ کہتے الحمد لله نحمده ونستعينه الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اوسی سے مغفرت چاہتے ہیں پناہ مانگتے ہیں
ہم اپنے نفس کی برائیوں سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت
نہیں کرسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا خوشی سناتے ہیں اور ڈراتے ہیں قیامت
آنے سے پہلے جو اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھی راہ پر ہے اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا
اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا دوسری روایت میں ہے ومن يعصهما فقد غوى ونسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه

يعصهما فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا

ویطیع رسوله ویتبع رضوانه ویجتنب سخطه فانما نحن به وله **ترجمہ** جو اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی
کرے وہ گمراہ ہو گیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہیں کہ ہمکو اطاعت کرنیوالوں میں سے اپنی کرے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالوں
میں سے اور اوسکی رضامندی ڈھونڈھنیوالوں میں سے اور اوسکے غصے سے پرہیز کرنیوالوں میں سے کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا
ہوئے اور اوسیکے ہیں **عن** عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسوله
ومن یعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطیب **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یوں کہا من یطع اللہ ورسوله ومن یعصهما آپ نے فرمایا جا بھاگ برا خطیب ہے **ف** اوس نے مطیع اور
عاصی کو ایک ساتھ کر دیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہیں کیا ۔ **عن** ام هشام بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت قاف الا من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنورنا وتنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
احدا **ترجمہ** ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے میں نے سورہ قاف نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منھ سے سنتے سنتے آپ ہر جمعے کو اوسکو خطبے میں پڑھا کرتے ۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک تنور تھا **عن** جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرأ
آیات من القرآن ویذکر الناس **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز بھی میانہ تھی اور
خطبہ بھی میانہ تھا (نہ بڑا نہ چھوٹا) چند آیتیں قرآن کے خطبہ میں پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے **عن** عمرة
عن اختها قالت ما اخذت قاف الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأها فی کل جمعة **ترجمہ**
عمرہ بنت عبد الرحمن نے سنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) میں نے سورہ قاف کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے منھ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعے میں اوسکو پڑھا کرتے تھے **باب** رفع الیدین علی المنبر
دونوں ہاتھ اوٹھانا خطبے میں برا ہے **ف** دعا کیواسطے ہو یا بر سبیل عادت جیسے اغلب خطیبوں کے ہوتی ہے **عن** حصین بن عبد
الرحمن قال رای عمارة ابن رؤیبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح اللہ
هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام **ترجمہ** حصین بن عبد الرحمن سے روایت
ہے عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکھا دعا مانگتے ہوئے جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتھوں کو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فقط کلمے کے اونگلی سے اشارہ کرتے **ف** تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت **عن**
سهل بن سعد قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره
[illegible] یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگتے نہیں دیکھا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمے کی اونگلی سے اشارہ

کرتے اور بیچ کے انگلی اور انگوٹھی سے حلقہ کر لیتے **ف** ان دونو حدیثوں سے خطبے میں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنی بے اصلیت ثابت
ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا میں بعض مقاموں میں آپ سے دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا استسقا کے باب میں
گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑھنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنے کا **ف**
مسلم نے روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ چھوٹا پڑھنا علامت ہے دانائی
کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبے کو ۔ افسوس ہے اس زمانے میں جاہلوں نے یہہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبی لمبی پڑھتے ہیں
پڑھتے ہیں اور نماز کو تاہ جلدی سے پڑھ لیتے ہیں **عن** جابر بن سمرة السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما هن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطبے کو طول نہیں دیتے تھے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تھے **باب** الدنو من الامام عند الموعظة خطبے کے وقت امام کے
ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام
فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاضر رہو خطبے میں اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جانے وقت بھی دور رہے گا اگرچہ
جنت میں جاویگا (یعنی سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا میں بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تھا) **باب** الامام یقطع الخطبة للامر
یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کرسکتا ہے **عن** بریدة قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاقبل الحسن والحسین علیهما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذهما فصعد بهما ثم
قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنة رأیت هذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبة **ترجمہ** بریدہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے اور گرتے پڑتے تھے (کمسنی کی
وجہ سے) رسول اللہ منبر پر سے اوترے اور اونکو گود میں اوٹھا لیا پھر منبر پر چڑھ گئے بعد اوسکے فرمایا سچ ارشاد
کیا اللہ جل جلالہ نے تمہاری مال اور اولاد آزمایش ہیں میں نے ان دونو کو دیکھا تو میں صبر نہ کرسکا پھر آپ نے خطبہ شروع کیا **باب**
الاحتباء والامام یخطب امام جس وقت خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ ہے کہ دونو پانوں کو کھڑا
کر کے پیٹ سے باندہ لیوے یا ہاتھوں سے حلقہ دے لیوے ۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست میں نیند آ جاتی ہے وضو ٹوٹ
جاتا ہے خبر نہیں ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحبوة یوم الجمعة والامام
یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعے کے روز جب امام
خطبہ پڑھتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل
من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتهم محتبین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سے روایت ہے

مین معاویہ کیساتھ بیت المقدس مین آیا اُنہون نے جمعہ پڑہا مین نے دیکہا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ کے اصحاب مین سے تہے مین نے
اونکو گوٹ مار کر بیٹہے ہوے جب امام خطبہ پڑہ رہا تہا۔ کہا ابو داؤد نے ابن عمر بہی اسیطرح بیٹہتے تہے خطبے کیوقت اور انس بن مالک اور
شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اس مین
کچہ قباحت نہین اور مجہے نہین پہونچا کسینے مکروہ جانا ہو اوسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب**
خطبے کیوقت بات کرنیکی ممانعت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت والامام
یخطب فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہتا
ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیے بعضون کے نزدیک جب سے
امام نکلے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر رجل حضرہ
بلغو وھو حظہ منھا ورجل حضرھا یدعو فھو رجل دعا اللہ عز وجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل
حضرھا بانصات وسکوت لم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام
وذلک ان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرح کے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آنکر بیہودہ بات کرے اوسکا
حصہ یہی ہے (یعنی اوسکو کچہ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آنکر دعا کرے اب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اوس کی دعا قبول
کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آنکر چپکا رہے نہ لوگون کی گردن پہاندے نہ کسیکو تکلیف دیوے اوسکے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
دن زیادہ تک بخشدیے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اوس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب استیذان**
المحدث للامام جسکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر رخصت کرکے جاوے **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑکر چلا جاوے **ف** اس سے امام سمجہ
جاوے کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اوس کی نکسیر پہوٹ گئی شرم کی بات چہپانا بہتر ہے **باب اذا دخل**
الرجل والامام یخطب امام خطبہ پڑہ رہا ہو اُسوقت کوئی آوے تو نفل پڑہے یا نہ پڑہے **ف** شافعی اور احمد اور ایک جماعت محدثین
کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری
اور ایک جماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کیوقت نماز پڑہنا نہ چاہیے بلکہ چپ بیٹہ کر خطبہ سننا چاہیے **عن** جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع ترجمہ جابر سے روایت ہے
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعے کو اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑہی وہ بولا نہین آپ نے
فرمایا اوٹہ پڑہ لے **ف** دو رکعتین **عن** جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال له اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین تجوز فیهما ترجمہ جابر اور ابوہریرہ سے روایت
ہے سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہیں آپ
نے فرمایا اوٹھ دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل
رکعتین یتجوز فیهما ترجمہ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ
رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی ہلکی **باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ** جمعے کے دن لوگوں کے گردنیں نہ پھاندے **عن ابی**
الزاهریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال
عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال له النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی تھے بیٹھے ہوئے تھے جمعے کے
روز اتنے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا عبد اللہ بن بسر نے کہا ایک شخص اسیطرح گردنیں پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور
رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگوں کو **باب الرجل ینعس والامام یخطب**
امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے **عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یقول اذا نعس احدکم وهو فی المسجد فلیتحول من مجلسه ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے مسجد میں تو اوس جگہ سے اوٹھ کر دوسری جگہ بیٹھے **باب الامام**
یتکلم بعدما ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اوترے تو بات کر سکتا ہے **عن انس قال رایت رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض له الرجل فی الحاجۃ فیقوم معه حتی یقضی حاجته ثم یقوم
فیصلی ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر
کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرتا آپ وہیں (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہانتک کہ اوسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے
ہوتے نماز کو لیے **باب من ادرک من الجمعۃ رکعۃ** جو شخص جمعے کی ایک رکعت پا دے اوس نے جمعہ پالیا **عن ابی هریرۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اوس نے وہ نماز پالی ف اگر ایک رکعت سے کم پاوے تو چار رکعتیں ظہر کی
پڑھے یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھے اگرچہ تشہد یا سہو کے سجدے میں ملے لیکن
مذہب مالک اور شافعی کا قوی ہے اور اوسی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی مروی ہے
حضرت علی سے **باب ما یقرأ فی الجمعۃ** جمعے میں کونسی سورتیں پڑھے **عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
سلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما
اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بهما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلی

اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔ اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو بھی دونو سورتون کو دونو نمازون مین پڑھتے

عن الضحاک بن قیس سال النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی اثر سورۃ الجمعۃ فقال کان یقرأ بھل اتاک حدیث الغاشیۃ **ترجمہ** ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہون نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن سورہ جمعہ کے بعد پھر کون سی سورت پڑھتے تھے انہون نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے

عن ابن ابی رافع قال صلی بنا ابو ہریرۃ یوم الجمعۃ فقرأ بسورۃ الجمعۃ وفی الرکعۃ الآخرۃ اذا جاءک المنافقون قال فادرکت ابا ہریرۃ حین انصرف فقلت لہ انک قرأت بسورتین کان علی یقرأ بہما بالکوفۃ قال ابو ہریرۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہما یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابن ابی رافع سے روایت ہے ابو ہریرہ نے نماز پڑھائے جمعے کی دن تو سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن ابی رافع نے کہا مین ابو ہریرہ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوئے اور مین نے کہا تم نے دو سورتین پڑھین جو حضرت علی کوفے مین پڑھتے تھے ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سورتون کو جمعے مین پڑھتے ہوئے

عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے

باب الرجل یأتم بالامام وبینہما جدار اگر مقتدی اور امام کے بیچ مین دیوار ہو تو اقتدا درست ہے

عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ والناس یأتمون بہ من وراء الحجرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑھی اور لوگون نے اقتدا کی حجرے کے پیچھے سے

باب الصلوۃ بعد الجمعۃ بعد جمعے کی نماز پڑھنے کا بیان

عن نافع ان ابن عمر رای رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعۃ فی مقامہ فدفعہ وقال اتصلی الجمعۃ اربعا وکان عبد اللہ یصلی یوم الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو جمعے کے بعد دو رکعتین پڑھتے دیکھا اوسی مقام مین جہان جمعہ پڑھا تھا اونھون نے اوسکو دھکیل دیا اور کہا جمعے کی چار رکعتین پڑھتا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر بعد جمعے کے دو رکعتین اپنے گھر مین پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے

عن نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلاۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدھا رکعتین فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعے کے پہلے بہت دیر تک نماز پڑھتے اور بعد جمعے کے دو رکعتین پڑھتے تھے اپنے گھر مین اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عن عمر بن عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب بن یزید ابن اخت نمر یسالہ عن شیء رآہ منہ معاویۃ فی الصلاۃ فقال صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلم قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلاۃ حتی تکلم او تخرج فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امرنا بذلك ان لا توصل صلوة بصلاة حتى نتكلم او نخرج ترجمہ عطا ابن ابی الخوار سے روایت ہی نافع بن جبیر نے
اونکو بہیجا سائب بن یزید پاس ایک بات پوچہنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نی دیکہا تہا اونکو کرتے ہوئے نماز مین سائب نے کہا
ہان مین نے معاویہ کے ساتہہ نماز پڑہی مسجد کے محراب مین جب مین نی سلام پہیرا تو اوٹہکر اوسی جگہہ پہر نماز پڑہنے لگا جب وہ گہر مین آئے
تو ایک آدمی کو میری پاس بہیجا اور کہا پہر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑہ لیوی پہر اوسکے ساتہہ دوسری نماز نہ پڑہ جبتک تو بات نکری
یا وہان سے نکل نہ جاوی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسبات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوی جبتک
تو بات نہ کری یا نکل نہ جاوی **ف** یعنی جمعہ کے فرض پڑہ کر مسجد سے چلا آوے اور گہر مین آکر سنتین ادا کری یہہ تو نہایت اچہا
ہی اگر مسجد ہی مین ادا کری تو جہان فرض پڑہی ہو وہان سے اوٹہکر دوسری جگہہ مین جا کر سنتین پڑہی یا بیچ مین کسی سے بات چیت
کرے **عن** ابن عمر قال كان اذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى اربعا واذا كان بالمدينة
صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفعل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب مکے مین ہوتی تو جمعہ پڑہ کر آگے کو بڑہتی (تاکہ جگہہ بدل جاوی) پہر دو رکعتین پڑہتے پہر آگے
کو بڑہتی اور چار رکعتین پڑہتے اور جب مدینے مین ہوتی جمعہ پڑہ کر اپنے گہر مین چلے آتی اور دو رکعتین پڑہتے گہر مین مسجد مین نہ
پڑہتے لوگون نی اسکی وجہہ پوچہی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتی تہی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وتم حديثه وقال ابن يونس اذا صليتم الجمعة فصلوا بعدها
اربعا قال فقال لي ابي يا بني فان صليت في المسجد ركعتين ثم اتيت المنزل او البيت فصل ركعتين **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑہنا چاہے تو چار رکعتین پڑہی ابن یونس کے
روایت مین یہہ ہی جب تم جمعہ پڑہ چکو تو اوسکی بعد چار رکعتین پڑہو۔ میری باپ نی مجہہ سے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑہے دو رکعتین
پہر گہر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑہ **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بعد الجمعة ركعتين
في بيته **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے اپنے گہر مین **عن** ابن
جريج اخبرني عطاء انه رای ابن عمر يصلي بعد الجمعة فينماز عن مصلاه الذي صلى فيه الجمعة قليلا
غير كثير قال فيركع ركعتين قال ثم يمشي انفس من ذلك فيركع اربع ركعات قلت لعطاء كم رأيت ابن عمر يصنع
ذلك قال مرارا **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی مجہہ خبر دی عطا نے اونہون نی ابن عمر کو دیکہا جمعہ پڑہ کر اوس جگہہ سے تہوڑا
سا سرک جاتی دو رکعتین پڑہتے پہر دور چلے جاتی اور چار رکعتین پڑہتے مین نے عطا سے کہا تم نی کئی بار ابن عمر کو یہ کرتے دیکہا
اونہون نی کہا کئی بار دیکہا **ف** احادیث سے جمعہ کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چہہ رکعتین ثابت ہین۔ ہماری مشایخ
کی نزدیک مختار یہ ہی کہ اگر مسجد مین پڑہی تو چار رکعتین پڑہی اور جو گہر مین پڑہی تو دو رکعتین پڑہے

باب صلوة العيدين

عیدین کی نماز کا بیان **عن** انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان

اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد ابدلكم بهما خيرا
منهما يوم الاضحى ويوم الفطر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور ان
لوگونکے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے آپ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہین انہون نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ مین ان دونون مین
کھیل کود کرتے تھے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہین ان دونون کے بدلے مین وہ دو دن عنایت فرمائے جو ان سے بہتر ہین
ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی **باب** وقت الخروج الى العيد عید کی نماز کا وقت **عن** يزيد بن خمير الرحبي
قال خرج عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فطر او اضحى فانكر
ابطاء الامام فقال انا كنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التسبيح **ترجمہ** یزید بن خمیر رحبی سے روایت
ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگون کے ساتھ عید فطر یا عید اضحی مین نکلے انہون نے برا کہا امام کے دیر کرنیکو اور کہا ہم تو
اسوقت فارغ ہو جاتے تھے یعنی اشراق کیوقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء في العيد عورتونکا عید کے لیے
جانا **عن** ام عطية قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرج ذوات الخدور يوم العيد قيل فالحيض
قال ليشهدن الخير ودعوة المسلمين قال فقالت امراة يا رسول الله لم يكن لها ثوب كيف تصنع
قال تلبسها صاحبتها طائفة من ثوبها **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مستورہ
کے نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حائضہ عورتون کو بھی نکالین آپنے فرمایا انکو آنا چاہیے بھتری کی جگہ مین اور مسلمانون
کی دعا مین شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت مین ہے والحيض يكن خلف الناس فيكبرن مع الناس حائضہ عورتین
لوگونکے پیچھے رہتی تھین اور تکبیر کہتے تھین لوگونکے ساتھ **ف** مسلم کی روایت مین ہے کہ آپ نے کنواریون کو بھی نکالنے کا عید
مین حکم فرمایا۔ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے عیدین کیواسطے عورتون کو بھی نکلنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابو بکر اور
علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت سلف کا **عن** ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة جمع نساء
الانصار في بيت فارسل الينا عمر بن الخطاب فقام على الباب فسلم علينا فرددنا عليه السلام ثم قال انا رسول رسول الله
صلى الله عليه وسلم اليكن وامرنا بالعيدين ان نخرج فيهما الحيض والعتق ولا جمعة علينا ونهانا عن اتباع
الجنائز **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے آپ نے انصار کی عورتون کو
ایک گھر مین جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتون کو سلام کیا انہون نے جواب دیا
بعد اوسکے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون اور حکم کیا ہمکو عیدین مین حائضہ عورتون اور
کنواری عورتون کے نکالنے کا اور جمعہ ہم پر نہین ہے اور منع کیا ہمکو جنازون کے ساتھ جانے سے **ف** اسواسطے کہ عورتین بے صبر ہوتے
ہین جنازے کے ساتھ جاوینگی تو رو دینگی پیٹین گی بری الفاظ زبان سے نکالینگے اور دلکو بھی پریشان کرینگے **باب**
الخطبة يوم العيد عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** ابي سعيد الخدري قال اخرج مروان المنبر في يوم عيد

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال يا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر في يوم عيد لم
يكن يخرج فيه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعيد الخدري من هذا قالوا فلان بن فلان
فقال اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع
ان يغيره بيده فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے
مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید خدری
نے کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلان بیٹا فلان کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع کی دیکھے پھر اوسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دے اگر ہاتھ سے
نہ ہو سکے زبان سے مٹا دے اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوسکو برا جانے یہ ادنی درجہ ہے ایمان کا **ف** یعنی اگر بری بات کی منع کرنی
زبان سے قادر نہ ہو تو دل سے اوسکو برا جانے اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان اوس میں نہ رہیگا ۔ جابر بن عبد اللہ
يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبي الله
صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه تلقي النساء
فيه الصدقة قال تلقي المرأة فتخها ويلقين ويلقين وقال ابن بكر فتختها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اوترے اور
عورتوں کو نصیحت کرنی لگے اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اوس میں صدقہ
ڈال رہی تھیں کوئی اپنا چھلا ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی عن ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم يسمع النساء فمشى
اليهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فكانت المرأة تلقي القرط والخاتم في ثوب بلال ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے اوس میں یہ ہے رسول اللہ صلعم نے یہ خیال کیا کہ خطبہ کی آواز عورتوں کو نہ پہنچی ہوگی آپ اونکی
طرف چلے اور بلال آپکے ساتھ تھے آپ نے اونکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے
کپڑے میں ۔ دوسری روایت میں ہے فجعلت المرأة تعطي القرط والخاتم وجعل بلال يجعله في كسائه قال فقسمه
على فقراء المسلمين ترجمہ کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹھی بلال انہیں کمل میں رکھتے گئے پھر آپ نے وہ مال مسلمان فقیروں کو
بانٹ دیا

باب يخطب على قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان

عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم نول
يوم العيد قوسا فخطب عليه ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے عید کے روز کمان دی آپ نے اوسپر
ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا

باب ترك الاذان في العيد عید میں اذان نہ ہونے کا بیان

عبد الرحمن بن عابس قال سأل
رجل ابن عباس اشهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته

من الصغر فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعل النساء یشرن الی اذانهن وحلوقهن قال فامر بلالا فاتاهن ثم رجع الی النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہی ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو میں آپ کے پاس جا نہ سکتا بوجہ کم سنی کے **ف** عبد اللہ بن عباس اس زمانے میں کمسن لڑکے تھے انکو امام کے پاس کس طرح سے جگہ ملتی اسواسطے لوگوں نے پاس کھڑے ہونے دیا ہوگا **ت** آپ تشریف لائے اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ صدقے کا حکم دیا عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کرنے لگیں۔ آپ نے بلال کو حکم کیا وہ عورتوں کے پاس گئے (صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس صدقہ لیکر چلے گئے

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی العید بلا اذان ولا اقامة وابو بکر وعمر او عثمان شك یحیی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نے بھی اسیطرح پڑھی

عن جابر بن سمرة قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم غیر مرة ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامة **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھ ایک دو بار نہیں پڑھے (بلکہ بہت بار پڑھی) دونو عیدوں کی بغیر اذان اور اقامت

باب التکبیر فی العیدین

تکبیرات عیدین کا بیان **ف** تکبیرات عیدین میں اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی کی نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں لیکن مالک اور احمد کی نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے مگر دونو رکعتوں میں قرات سے پہلے یہ تکبیریں کہنا چاہیے اور شافعی کے نزدیک پہلے رکعت میں سات ہیں سوائے تکبیر تحریمہ کی اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین تکبیریں پہلی رکعت میں قبل قرات کی سوائے تکبیر تحریمہ کی اور تین تکبیریں دوسرے رکعت میں بعد قرات کی سوا تکبیر رکوع کے۔ ہمارے مشائخ اہل حدیث کی نزدیک مالک و شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہی

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکبر فی الفطر والاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیة خمسا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں اور عید الاضحی میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے سوا رکوع کی تکبیروں کی **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد میں ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نے تفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہی

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی الله علیه وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولی وخمس فی الاخری والقراءة بعدهما کلتیهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر میں سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں ہیں دوسری رکعت میں اور قرات دونو رکعتوں میں بعد تکبیروں کی ہی **ف** ترمذی نے نقل کیا ہی بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہی مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہیں ہے بلکہ اصحاب

سنن کے شرط پر ہی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر فی

الاولی سبعا ثم یقرأ فیکبر ثم یقوم فیکبر اربعا ثم یقرأ ثم یرکع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں پہلے رکعت میں سات تکبیریں کہتے پھر قرات کرتے پھر تکبیر کہتے رکوع کی

پھر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پھر چار تکبیریں کہتے پھر قرات کرتے پھر رکوع کرتے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو

وکیع اور ابن المبارک نے انہوں نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہیں عن ابی عائشۃ

جلیس لابی ہریرۃ ان سعید بن العاص سأل ابا موسی الاشعری وحذیفۃ ابن الیمان کیف کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق

فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص

ترجمہ ابو عائشہ سے روایت ہے سعید بن العاص نے ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر

تکبیر کہتے تھے عید الاضحی اور عید الفطر میں ابو موسی نے کہا چار تکبیریں کہتے تھے جتنی جنازے پر کہتے ہیں حذیفہ نے کہا سچ ہے ابو موسی

نے کہا میں اتنی ہی تکبیریں کہا کرتا تھا بصرے میں جب ان پر حاکم تھا کہا ابو عائشہ نے میرے سامنے سعید بن العاص نے پوچھا

ف یہہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہہ کہتے ہیں کہ چار تکبیروں سے مراد پہلے رکعت میں مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری

رکعت میں مع تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد میں عبد الرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عائشہ مجہول ہے پر ابن مسعود

سے بسند صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں تھیں مع تکبیر تحریمہ و رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار مع تکبیر رکوع کی اور

ظاہر ہے کہ یہہ امر قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا واللہ اعلم باب

ما یقرأ فی الاضحی والفطر عید میں کون سی سورتیں پڑھے عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر

بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ

فیہما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے

روایت ہے حضرت عمر رض نے ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر میں کون سی سورتیں پڑھتے

تھے انہوں نے کہا قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے باب الجلوس فی الخطبۃ خطبہ

سننے کے لیے لوگوں کا بیٹھے رہنا عن عبد اللہ بن السائب قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید فلما قضی

الصلوۃ قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب ترجمہ عبد اللہ بن

السائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا جب آپ نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے

جس کا جی چاہے خطبے سننے کے لیے بیٹھے اور جس کا جی چاہے چلا جاوے باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق

عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ یوم العید

فی طریق ثم رجع فی طریق آخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو گئے ایک رستے سے اور پھرے دوسرے رستے سے **ف** تاکہ دونو رستے آباد رہین یا دونوین برکت ہو جاوے یا دونون رستے قیامت مین گواہ ہون بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابو داؤد کا بتیس پارون مین سے اب شروع کرتا ہون پارہ ساتوان محض اوس کی مدد اور اعانت پر بھروسا کرکے ورنہ مجھکو کہان طاقت ہے اور کہان استعداد ہے اتنی بڑی تمام کرنیکی وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی مدد کرنیوالا

تم الجزء السادس ویتلوہ الجزء السابع ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء السابع

پارہ ساتوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومه یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن پڑھ لیوے

عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیه وسلم یشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان یفطروا واذا اصبحوا یغدوا الی مصلاهم **ترجمہ** ابی عمیر نے اپنے چچاؤن سے سنا وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور انہون نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ نے حکم کیا لوگون کو روزہ کھولڈالنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو چلنے کا

عن بکر بن مبشر الانصاری قال کنت اغدو مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی المصلی یوم الفطر ویوم الاضحی فنسلك بطن بطحان حتی نأتی المصلی فنصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الی بیوتنا **ترجمہ** بکر بن مبشر الانصاری سے روایت ہے مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحی کے روز تو بطن بطحان سے ہوکر ہم عیدگاہ کو جاتے وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اوسی بطن بطحان سے ہوکر اپنے گھرون مین آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے مین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس راستے سے عیدگاہ کو جاوے اوسی راستے سے اگر لوٹ آوے تو کچھ قباحت نہین ہے **باب** الصلوٰة بعد صلوٰة العید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلهما ولا بعدهما ثم اتی النساء ومعه بلال فامرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقی خرصها وسخابها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن باہر نکلے آپ نے دو رکعتین پڑھین نہ اون کے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اون کے بعد پھر آپ عورتون پاس آئے اور اونکو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنے کان کا بالا ڈالنے لگی کوئی گلے کا ہار **ف** ابن الشاغانی نے مجمع مین نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المؤمنین مین خوب جانتا ہون اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہین کریگا۔ آپ نے فرمایا مین خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جبتک رسول اللہ صلعم سے اوسکا کرنا ثابت نہ ہو یا آپ نے اوسپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اسوجہ سے کہ تو نے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھے عذاب کرے **باب** یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر جب پانی برستا ہو تو عید کی نماز مسجد مین پڑھ لیوے

عن ابی هریرة انه اصابهم مطر فی یوم عید فصلی بهم النبی صلی اللہ علیه وسلم صلاة العید فی المسجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد مین پڑھی عیدگاہ مین نگئے

صلوٰة الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے تو یہہ نماز پڑھی جاوی **عن** عبد الله بن زید بن عاصم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بهم رکعتین جهر بالقراءة فیهما وحول رداءه ورفع یدیه فدعا واستسقی واستقبل القبلة **ترجمہ** عبد الله بن زید سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نکلے لوگوں کے ساتھ پانی مانگنے کیواسطے تو دو رکعت آپنے پڑھائین پکارکر قرارت کی انمین اور چادر کو پھیرا **ف** یعنی اوسکا اسطرح پھیرا کہ اوپر کا رخ نیچے ہوگیا اور نیچے کا اوپر اور داہنا کنارہ بائین طرف ہوگیا اور بایان داہنی طرف **ت** اور دونو ہاتھ اوٹھائی اور دعا کی اور قبلے کیطرف منھ کیا

عن عباد بن تمیم المازنی انه سمع عمه وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول خرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوما یستسقی فحول الی الناس ظهره یدعو الله عز وجل قال سلیمان بن داود واستقبل القبلة وحول رداءه ثم صلی رکعتین قال ابن ابی ذئب وقرأ فیهما زاد ابن السرح یرید الجهر **ترجمہ** عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا (عبد الله بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک روز رسول الله صلی الله علیہ وسلم لوگون کے ساتھ استسقا کیلیے نکلے اور لوگون کیطرف پیٹھ کرکے الله جل جلالہ سے دعا کرتے رہے۔ سلیمن کے روایت مین ہے آپ نے منھ کیا قبلے کیطرف پھر دو رکعتین پڑہین دونون مین قرارت کی ابن سرح نے کہا جہر سے **عن** محمد بن مسلم بهذا الحدیث باسناده لم یذکر الصلوة وحول رداءه فجعل عطافه الایمن علی عاتقه الایسر وجعل عطافه الایسر علی عاتقه الایمن ثم دعا الله عز وجل **ترجمہ** محمد بن مسلم کی روایت مین نماز کا ذکر نہین ہے لیکن چادر پھیرنیکا ذکر ہے آپ نے داہنا کنارہ اوسکا بائین کندہے پر کرلیا اور بایان کنارہ داہنے کندہے پر کرلیا پھر دعا کی الله جل جلالہ سے

عن عبد الله بن زید قال استسقی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعلیه خمیصة سوداء فاراد رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان یاخذ باسفلها فیجعله اعلاها فلما ثقلت قلبها علی عاتقه **ترجمہ** عبد الله بن زید سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم استسقا کیلیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑہے ہوئے تھے آپنے قصد کیا اوسکو نیچے سے پکڑکر اوپر کرلینے کا **ف** اور اوپر کا جانب نیچے کردینے کا یعنی اولٹنے کا قصد کیا **ت** لیکن یہہ امر مشکل معلوم ہوا آپنے اوسکو کاندہون پر پلٹ لیا **ف** چادر اولٹنے کا یہہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتہہ سے چادر کے نیچے کا بایان کونا اور بائین ہاتہہ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑکر پیٹھ کے پیچھے اپنے دونو ہاتہون کو پھیرا دے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتہہ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندہے آجاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائین کندہے پر آجاوے **عن** عبد الله بن زید ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی وانه لما اراد ان یدعو استقبل القبلة ثم حول رداءه **ترجمہ** عبد الله بن زید سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا پڑہنے کیلیے جب آپ نے ارادہ کیا دعا کا منھ کیا قبلے کیطرف پھر چادر کو اولٹا **عن** عبد الله بن زید المازنی

يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحوّل رداءه حين استقبل القبلة **ترجمہ**
عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کے لیے آپ نے اپنی چادر اولٹی اور پانی طلب
کیا جب منہہ کیا قبلے کی طرف **عن** اسحاق بن عبد الله بن كنانة قال ارسلني الوليد بن عتبة قال عثمان
ابن عقبة وكان امير المدينة الى ابن عباس اساله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء
فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى زاد عثمان فرقي على
المنبر ثم اتفقا ولم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين
كما يصلي في العيد **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا
حاکم تہا ابن عباس پاس بھیجا نماز استسقا کا حال پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ
نکلے میلے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہانتک کہ آئے عیدگاہ مین پھر منبر پر چڑھے تو جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہین پڑھا
لیکن دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتین پڑھین جیسے عید مین پڑھتے ہین **باب** رفع اليدين في الاستسقاء
استسقا مین دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا **عن** عمير مولى بني ابي اللحم انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند احجار
الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما راسه **ترجمہ** عمیر سے جو مولی ہے بنی
ابی اللحم کا روایت ہے اُس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تہے نزدیک احجار الزیت (ایک موضع ہے قریب
مدینے کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام ہے مدینے کے پاس) کھڑے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے دونو ہاتھ اوٹھا کر اپنے
منہ کے سامنے لیکن سر سے اونچا نہ کرتے تہے ہاتھوں کو **عن** جابر بن عبد الله قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي
فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير اجل قال فاطبقت عليهم السماء
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتے پہنچے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے
فرمایا یا اللہ پلا ہمکو ایسا مینہہ جو ہماری فریاد بجہا دے ہلکا پہلکا (جلدی ہضم ہونے والا ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا اوستا کرنے والا
غلہ کا نیوالا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہونچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنیوالا۔ جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چھا گیا
اون پر **ف** ایک نسخہ مین یون ہے اتيت النبي صلى الله عليه وسلم يواكي يعنی مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ
دونو ہاتھوں کو خوب ہاتھ اوٹھائے ہوے تھے لنبا کر کے ہوئے دعا کر رہے تھے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه
في شيء من الدعاء الا في الاستسقاء فانه كان يرفع يديه حتى يرى بياض ابطيه **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اوٹھاتے تھے دعا کرتے وقت مگر استسقا مین اوٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ کی بغلون
کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** یعنی اور مقامون مین اتنا بلند نہ اوٹھاتے تھے جتنا استسقا مین اوٹھاتے تھے کیونکہ ہاتھ اوٹھانا
اور دعاؤن مین بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا يعني ومد

تین رکوع چار بعضون کے نزدیک چار رکوع بعضون کے نزدیک پانچ رکوع بعضون کے نزدیک ایک رکوع حنفیہ کا یہی قول ہے
لیکن قرات تو جہر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک یہی ارجح ہے اور سر کرنا چاہیے شافعی
اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گہن کا بھی حکم ہے **عن** ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم فصلی بهم فقرأ بسورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ سورة من الطول
وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھی اور ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے
اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر
قبلہ کے منہ بیٹھے دعا کرتے رہے یہانتک کہ گہن جاتا رہا **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف
فقرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم سجد والاخرى مثلها **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی **ف** یعنی اوس میں بھی چار رکوع کیے
عن ثعلبة بن عباد العبدي من اهل البصرة انه شهد خطبة يوما لسمرة بن جندب قال قال سمرة بينما انا وغلام
من الانصار نرمي غرضين لنا حتى اذا كانت الشمس قيد رمحين او ثلاثة في عين الناظر من الافق اسودت حتى آضت
كأنها تنومة فقال احدنا لصاحبه انطلق بنا الى المسجد فوالله ليحدثن شأن هذه الشمس لرسول الله صلى الله
عليه وسلم في امته حدثا قال فدفعنا فاذا هو بارز فاستقدم فصلى فقام بنا كاطول ما قام بنا في صلاة قط
لا نسمع له صوتا ثم سجد بنا كاطول ما سجد بنا في صلوة قط لا نسمع له صوتا ثم فعل في الركعة الاخرى مثل
ذلك قال فوافق تجلي الشمس جلوسه في الركعة الثانية قال ثم سلم ثم قام فحمد الله واثنى عليه فشهد ان لا اله
الا الله وشهد انه عبده ورسوله ثم ساق احمد بن يونس خطبة النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ثعلب بن عباد
العبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ نے کہا میں اور ایک لڑکا انصار میں سے
نشانے مارتے تھے (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزے برابر ہوا دیکھنے والے کو نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو کہتے
ہیں) دفعۃً سیاہ ہو گیا گویا تنومہ ہو گیا (تنومہ ایک گھاس ہے مائل بسیاہی) ہم دونوں نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو
قسم خدا کی یہ آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی حادثہ لاویگا جو ہیں ہم آئے دیکھا تو رسول اللہ
باہر نکلے ہوئے ہیں گھر سے۔ آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا لمبی سے لمبا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہ سنی **ف**
یہ شافعی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اسبات پر کہ آپ نے کسوف میں قرات آہستہ سے کی۔ شاید سمرہ صفون کے پیچھے کھڑے ہوں کیونکہ لڑکے
تھے اونکو آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا ہے جیسے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جہر کے باب میں بہت صحیح ہے - روایت کیا اسکو دارقطنی نے آپ نے پہلی رکعت میں سورہ عنکبوت
دوسری میں سورہ روم پڑھی - ابن قیم نے بھی جہر کو ترجیح دی ہے ت پھر رکوع کیا بہت لمبا چوڑا پھر سجدہ کیا بہت لمبا چوڑا نہ سنی
کوئی آواز آپ کی ہم نے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کیا
ت سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑھ کر بیٹھے تو آفتاب روشن ہوگیا پھر آپ نے سلام پھیرا اور کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ
کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلعم
کا خطبہ بیان کیا عن قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا
یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما
ہذہ الآیات یخوف اللہ عز وجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوۃ صلیتموہا من المکتوبۃ
ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ باہر نکلے گھبرائے ہوئے کپڑا کھینچتے ہوئے اور میں آپ
کے ساتھ تھا مدینہ میں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بڑی دیر تک قیام کیا ان میں پھر نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو گیا
بعد اسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیاں ہیں ڈراتا ہے اس سے بندوں کو جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھو جیسے تم نے سب سے نئی نماز پڑھی ہو
فرض کے ف یعنی وقت کے اول جو نماز پڑھی ہو فرض اتنی ہی رکعتیں پڑھو اگر دو پڑھی ہیں تو دو پڑھو چار پڑھی ہوں تو چار پڑھو
اکثر روایت میں دو رکعتیں گہن میں آئی ہیں اور یہی مختار ہے عن ہلال بن عامر ان قبیصۃ الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت
بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم ترجمہ ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اس میں یہ ہے کہ آفتاب کو گہن لگا
یہاں تک کہ تارے دکھلائی دینے لگے

باب القراءۃ فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز میں قرأت کا بیان

عن عائشۃ قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
فقام فحزرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ سورۃ البقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القراءۃ
فحزرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ بسورۃ آل عمران ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں آپ نکلے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے میں نے اندازہ کیا آپ کی قرأت کا معلوم ہوا کہ آپ نے سورہ بقرہ
پڑھی اور بیان کیا حدیث کو پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک طول کیا قرأت کو میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا
سورہ آل عمران پڑھی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قراءۃ طویلۃ فجہر بہا یعنی فی صلوۃ الکسوف
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ نے کسوف کی نماز میں قرأت کی لمبی چوڑی پکار کر ف یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی پر ہیں
محدثین کا عن ابی ہریرۃ قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا
نحوا من سورۃ البقرۃ ثم رکع وساق الحدیث ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے سورہ بقرہ کے برابر آپ کی قرأت کی پھر رکوع کیا اور بیان کیا

بهم حتی ان سجال الماء لتصب علیهم یقول اذا رکع الله اکبر واذا رفع سمع الله لمن حمده حتی تجلت الشمس ثم
قال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته ولکنهما ایتان من ایات الله عزوجل یخوف الله بهما عباده
فاذا کسفا فافزعوا الی الصلوٰة **ترجمہ** عبید بن عمیر سے روایت ہے مجھے خبر دی اُس شخص نے جسکو مین سچا جانتا ہون
عطا نے کہا شاید عائشہؓ مراد ہین کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کھڑی ہوئی بہت دیر تک
لوگون کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑی ہوئی پھر رکوع کیا پھر کھڑی ہوئی پھر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین
تین رکوع کیے تیسرا رکوع کرکے آپ سجدہ کرتی تھی یہانتک کہ بعض لوگونکو اسدن غشی بھی ہوگئی کھڑے کھڑے اور پانی کے ڈول
اُن پر ڈالی گئی جب رکوع کرتی تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہانتک کہ آفتاب روشن ہوگیا بعد
اسکی فرمایا سورج اور چاند مین کسی کی مرنے یا جینے سی گہن نہین لگتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اُس سے ڈراتا ہے بندونکو
ف یعنی قیامت کا نمونہ ہے قیامت کی قریب بھی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہیگا **ت** جب ایسا ہو یعنی گہن لگے چاند یا سورج
مین تو دو دو نماز پڑھنے کو

باب من قال اربع رکعات

نماز کسوف مین تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت مین کرنیکا

عن جابر بن عبد الله قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان ذلک الیوم الذی مات فیه
ابراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الناس انما کسفت لموت ابراهیم ابنه صلی الله علیه وسلم فقال الناس انما
کسفت لموت ابراهیم ابنه صلی الله علیه وسلم فقام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات فی اربع
سجدات کبر ثم قرأ فاطال القرأة ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ دون القرأة الاولی ثم رکع
نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ القراءة الثالثة دون القرأة الثانیة ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسه
ثم انحدر بالسجود فسجد سجدتین ثم قام فرکع ثلاث رکعات قبل ان یسجد لیس فیها رکعة الا التی قبلها
اطول من التی بعدها الا ان رکوعه نحو من قیامه قال ثم تأخر فی صلاته فتاخرت الصفوف معه ثم تقدم
فقام فی مقامه وتقدمت الصفوف فقضی الصلاة وقد طلعت الشمس فقال یا ایها الناس ان الشمس والقمر
ایتان من ایات الله عزوجل لا ینکسفان لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی ینجلی وساق بقیة
الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین اور اسی روز جسدن
ابراہیم حضرت کی صاحبزادی نے انتقال فرمایا لوگون نے یہہ سمجھا کہ ابراہیم کی مرنے سے سورج مین گہن لگا آپ کھڑی ہوئی اور لوگون
کی ساتھہ چھہ رکوع کیے اور چار سجدے کیے پہلے تکبیر کہی اور قرارت کی بڑی لمبی پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی
رہی تھی پھر سر اٹھایا رکوع سے اور قرارت کی پہلے سے کچھہ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی ہوئی تھے (دوسری
بار مین) پھر سر اٹھایا اور قرات کی تیسری بار دوسری سے کچھہ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی ہوئی تھے (
تیسری بار) پھر سر اٹھایا اور سجدے کیلیے جھکے دو سجدے کیے پھر کھڑی ہوئی اور تین رکوع کیے سجدے سے پہلے اور ہر ایک

رکوع اپنے بعد والے سے لنبا تہا مگر وہ رکوع اپنے قیام کے برابر تہا پھر آپ پیچہے ہٹے نماز مین صفین بہی آپ کے ساتہہ پیچہے ہٹین پھر آپ آگی بڑہے اور اپنی جگہہ پر چلی گیے لوگ بہی آگی بڑہ گئے **ف** بعضون نی کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچہے ہٹ گئے اوسکی حرارت اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگی بڑہے اوس مین سے میوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت مین ہے **ت** پھر آپ نماز سے فارغ ہوے جبتک آفتاب صاف ہو گیا تہا پھر فرمایا اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے کسی بندہ کی مرنے سے اون مین گہن نہین لگتا جب تم اوسکو دیکھو تو نماز پڑہو جبتک وہ روشن ہو **جابر** قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین گرمی کے دنون مین آپ نی نماز پڑہی اصحاب کے ساتہہ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگی پھر آپ نی رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے بعد اوسکی کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے **عائشۃ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ہی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ہو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ مسجد کیطرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے آپ کے پیچہے صف کی آپ نے بڑی لنبی چوڑی قرات کی پھر تکبیر کہکر لنبا رکوع کیا پھر اوٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوے اور ایک لنبی چوڑی قرات کی مگر پہلی قرات سے کچہہ کم تہی پھر تکبیر کہی اور لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچہہ کم تہا پہر سر اوٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **عن** عبد اللہ بن عباس کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی رکعتین فی کل رکعۃ رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس بہی مثل حضرت عائشہ کے روایت کرتی تہی کہ آپ نی سورج گہن مین دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین دو رکوع کیے **ف** جمہور علما جیسے شافعی اور مالک اور لیث اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتین ہین ہر رکعت مین دو رکوع اور دو سجدے چاہیین بعضون کے نزدیک ہر رکعت مین

مد يديه وجعل بطونهما مما يلي الارض حتى رأيت بياض ابطيه **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقا میں
دعا مانگتے تھے مطر چیر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ان کی پشت اوپر رکھی اور ہتھیلیاں زمین کیطرف یہانتک کہ میں نے انکی بغلوں کی سفیدی
دیکھی **عن** محمد بن ابراهيم اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند احجار الزيت باسطا كفيه
ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کرتے تھے
احجار الزیت پاس (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) دونوں ہاتھ پھیلا کر **عن** عائشة قالت شكا الناس الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة
فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر صلى الله عليه وسلم وحمد الله
عز وجل ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله عز وجل
ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين
لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل
ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يزل في الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول الى الناس
ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فانشأ الله سحابة
فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يات مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن ضحك
صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شيء قدير واني عبد الله ورسوله
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنے کی آپ نے حکم کیا
ایک منبر رکھنے کا عیدگاہ میں اور ایکدن مقرر کر کے لوگوں سے اوس دن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہ نے کہا پھر اوس دن آپ
نکلے جسوقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آیا اور منبر پر جا کر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت
کی تھی اپنے ملک کی خشک سالی کی اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نے تمکو حکم کیا ہے دعا کرنیکا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول
کرنیکا پھر فرمایا الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني
ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين) سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے ساری جہان کا رحم
کرنیوالا نہایت مہربان مالک ہے بدلے کے دن کا کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے خداوندا تو اللہ ہے سوائے
تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم سب محتاج ہیں اوتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اوتارے اوس سے ہمکو قوت دے ہمیں اور
فائدہ دے ایک مدت تک پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے رہے یہانتک کہ آپکی بغلوں کے سفیدی معلوم ہونی لگی پھر لوگوں کیطرف اپنی
پیٹھ کی اور چادر کو اولٹا دیا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کے طرف منہ کیا اور اوتر کر دو رکعتیں پڑھیں اوسی وقت
اللہ جل جلالہ نے ایک ابر بھیجا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے جب آپ نے لوگوں کو دیکھا

بہاگے جاتی تہانی مین پانے کے بچاؤ کیواسطے) آپ ہنسی یہانتک کہ کچلیان آپکے کھل گئین اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین اوسکا بندہ ہون اور رسول اوسکا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے لیکن اسناد اوسکا عمدہ ہے اور مدینے والی ملک یوم الدین پڑہتے ہین یہ حدیث اونکی دلیل ہے **عن** انس قال اصاب اهل المدينة قحط على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو يخطب يوم جمعة اذا قام رجل فقال يا رسول الله هلك الكراع هلك الشاء فادع الله ان يسقينا فمد يديه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة فهاجت ريح ثم انشأت سحابة ثم اجتمعت ثم ارسلت السماء عزاليها فخرجنا نخوض الماء حتى اتينا منازلنا فلم يزل المطر الى الجمعة الاخرى فقام اليه ذلك الرجل او غيره فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله ان يحبسه فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال حوالينا ولا علينا فنظرت الى السحاب يتصدع حول المدينة كانه اكليل **ترجمہ** انس سے روایت ہی اہل مدینہ قحط مین مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ خطبہ پڑہ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گھوڑے مر گئے اور بکریان مر گئین تو دعا کیجیے خدا سے پانی برساوے آپ نے دونو ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینے کی صاف تہا (ابر کا نام نہ تہا) اتنے مین ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پھر پھیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کہولدیا ہم جو نکلے (نماز پڑہ کر) تو پانی مین ہو کر گئے اپنے گہر تک پھر دوسرے جمعہ تک پانی پڑتا رہا پھر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا کیجیے پانی تہم جاوے آپ ہنسنے لگے پھر فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر نہ برسے انس نے کہا مین نے ابر کو دیکہا مدینہ پر سے پہٹ گیا گویا اکلیل ہوگیا **ف** اکلیل کہتے ہین گہیرے اور حلقے اور چکر کو بعضون نے کہا وہ حلقہ جو جواہرات سے بنا ہوتا ہی اور بادشاہ سر پر لگاتے ہین۔ حاصل یہہ ہے کہ ابر آپ کے فرماتے ہی مدینے سے پہٹ گیا تو بیچ مین اوسکی گردہ ہوگیا۔ یہ بڑا معجزہ تہا آپ کے معجزات مین سے۔ دوسری روایت مین ہے فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ بحذاء وجهه فقال اللهم اسقنا وساق نحوه آپ نے اپنے دونو ہاتھ اوٹھائے منہ کے سامنے اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہم کو **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیواسطے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندونکو اور اپنے جانورونکو اور پہیلادے رحمت اپنی اور جلادے اپنے مردہ شہر کو

باب صلوة الكسوف نماز کسوف کا بیان

عن عبيد بن عمير اخبرني من اصدق وظننت انه يريد عائشة قال كسفت الشمس على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم قياما شديدا يقوم بالناس ثم يركع ثم يقوم ثم يركع ثم يقوم ثم يركع فركع ركعتين في كل ركعة ثلاث ركعات يركع الثالثة ثم يسجد حتى ان رجالا يومئذ ليغشى عليهم مما قام

حدیث کو اخیر تک ف ابو علی لولوی کے نسخہ مین یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہی حالانکہ یہ غلط ہی صحیح یہ ہی کہ ابن عباس سے مروی
ہی **باب** ینادی فیہا بالصلوٰۃ سورج گھن یا چاند گھن کے نماز مین نماز کیلیے لوگونکو پکار دینا **عن** عائشۃ قالت
کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوٰۃ جامعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی سورج گھن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو اوس نے پکار دیا نماز جماعت سے ہوگی **باب** الصدقۃ
فیہا گھن کیوقت خیرات کا بیان عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد
ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ عزوجل وکبروا وتصدقوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسیکے مرنے یا جینے سے گھن نہین لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور
صدقہ دو **باب** العتق فیہا گھن مین بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر
بالعتاقۃ فی صلوٰۃ الکسوف **ترجمہ** اسماء سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتی تھی بردہ آزاد کرنی کا
گھن کیوقت **باب** من قال یرکع رکعتین نماز کسوف مین ہر ایک رکعت مین ایک رکوع کرنیکا بیان عن النعمان بن
بشیر قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسأل عنہا حتی
انجلت **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی سورج گھن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ نے دو دو رکعتین
پڑہین اور پوچہتے جاتے تھے سورج کا حال (صاف ہوا یا نہین) یہانتک کہ صاف ہوگیا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت
الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم
یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع
ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم نفخ فی آخر سجودہ فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی
ان لا تعذبہم وانا فیہم الم تعدنی ان لا تعذبہم وہم یستغفرون ففرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صلاتہ وقد امحصت الشمس وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی سورج مین گھن لگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانی مین آپ کہڑی ہوئی نماز مین تو کسیطرح رکوع نہ کرتی تھے پھر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتی تھے پھر سر اوٹہایا تو کسی طرح دوسرا
سجدہ نہ کرتے تھے پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتی تھے پھر سر اوٹہایا اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا پھر اخیر سجدے
مین آپنے ایک آواز نکالی اُف اُف کہنے لگے بعد اوس کے فرمایا کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہین کیا ہی مین اونکو عذاب نہ کرونگا جبتک تو
وہ استغفار کرتی رہین گے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئی اور آفتاب صاف ہوگیا تھا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینما
انا اترمی باسہم فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کسفت الشمس فنبذتہن وقلت لانظرن ما
احدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف الشمس الیوم فانتہیت الیہ وہو رافع یدیہ یسبح ویحمد ویہلل
ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرأ بسورتین ورکع رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی مین تیر ڈالتا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ناگہان سورج کو گہن لگا مین نے تیرون کو پہینک دیا اور کہا دیکہون آج رسول اللہ صلعم
کیا نیا کام کرتی ہین جب مین آیا تو دیکہا آپ دونون ہاتہہ اوٹہائی ہوئی تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہی ہین اور دعا کر رہی ہین یہانتک کہ
آفتاب روشن ہوگیا اوسوقت آپ نی دو سورتین پڑہین دو رکعتون مین **باب** الصلوۃ عند الظلمۃ ونحوھا تاریکی اور
اندہیرے کیوقت نماز پڑہنی کا بیان **عن** النضر بن عبد اللہ بن مطر القیسی قال کانت ظلمۃ علی عہد انس بن مالک
قال فاتیت انسا فقلت یا ابا حمزۃ ھل کان یصیبکم مثل ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال معاذ اللہ ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافۃ القیامۃ **ترجمہ** نضر بن عبد اللہ سے روایت
ہے حضرت انس بن مالک کے زمانے مین ایکبار اندہیرا ہوگیا دکہنی آندہی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندہیرا ہوجاتا ہے
مین انس کے پاس آیا اور پوچہا ای حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہی تمپر ایسی امور ہوتی تہی انہون نے
کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سی چلتی تو ہم دوڑکر مسجد مین چلی آتے قیامت کی خوف سے **ف** اور اب ایسے بےخوف ہوگئی مین کہ
بڑی بڑی آفتون مین بہی قیامت کا خیال نہین آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندہی یا اور کوئی آفت کیوقت
نماز پڑہنا بہتر ہے حدیث صحیح مین آیا ہے جب رسول اللہ صلعم کو کوئی امر پریشان کردیتا تو آپ نماز شروع کردیتے **باب**
السجود عند الآیات جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو **عن** عکرمۃ قال قیل لابن عباس
ماتت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد ھذہ الساعۃ فقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
عکرمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کو خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئین وہ سجدے مین گر پڑے لوگون
نے کہا اسوقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہے جب تم کوئی نشانی
دیکہو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون سی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہو

کتاب صلوۃ السفر

سفر کی نماز کی احکام کا بیان **باب** صلوۃ المسافر مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشۃ قالت فرض الصلوۃ رکعتین
رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوۃ السفر وزید فی صلوۃ الحضر **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا نماز کی
دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین تو سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز مین بیشی ہوگئی **ف** امام احمد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہے اور سوا صبح کی کہ اوس مین قراءت طول کیجاتی ہے۔ سفر مین قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے
اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قصر رخصت ہے پوری پڑہنا بہی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرفین کے قوی ہین
مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہین اسیواسطے ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا ضرور ہے **عن** یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر
بن الخطاب ارأیت اقصار الناس الصلوۃ وانما قال تعالی ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد

ذهب ذلك اليوم فقال عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة

تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته **ترجمہ** يعلى بن اميہ سے روايت ہے مين نے عمر بن الخطاب سے كہا تم دیکھتے

ہو لوگ برابر (ہر سفر مين) قصر كيا كرتے ہين حالانكہ اللہ جل جلالہ قصر كو اوس وقت فرماتا ہے جب كافرونكا خوف ہو وہ وقت

تو اب گزر گيا - حضرت عمر نے كہا تمہين جو تعجب ہوا وہی تعجب مجكو ہوا - مين نے يہ رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم سے بيان

كيا آپ نے فرمايا يہ صدقہ ہے اللہ كا جو اوس نے تم كو ديا قبول كرو صدقہ اوس كا **ف** يعنے ہر چند قصر صرف خوف كے وقت مين

درست تہا پر اوس نے اپنے عنايت اور فضل سے آسانی كيواسطے ہر سفر مين قصر درست كر ديا اب تمكو قصر كرنا ضرور ہے **باب**

متى يقصر المسافر مسافر كتنی مسافت مين قصر كرے **عن** يحيى بن يزيد الهنائى قال سالت انس بن مالك عن

قصر الصلوة فقال انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج مسيرة ثلاثة اميال او ثلاثة فراسخ

شعبة شك يصلى ركعتين **ترجمہ** يحيى بن يزيد نے كہا مين نے انس بن مالك سے پوچہا نماز كے قصر كو انہون نے كہا رسول

اللہ صلی اللہ عليہ وسلم جب تين ميل يا تين فرسخ كے راہ پر جاتے تو دو ركعتين پڑہتے شك ہے شعبہ كو **ف** تين ميل كہا تين

فرسخ فرسخ تين ميل كا ہوتا ہے - اكثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حديث اور شافعی اور مالك اور ليث اور اوزاعی كا مذہب يہ ہے

كہ قصر دو منزل سے كم مين درست نہين اور ابو حنيفہ اور اہل كوفہ كے نزديك تين منزل سے كم مين درست نہين اور دلائل ہر ايك

كے موجود ہين ليكن صحيح اور مختار قول اسباب مين جس پر ہمارے مشائخ ہين يہ ہے كہ جسكو عرف مين سفر كہين اوس مين قصر درست

ہے اگرچہ وہ تين ميل ہو يہی قول ہے داود ظاہری اور شيخ الاسلام ابن تيميہ كا اور دليل اونكی يہی حديث انس كی ہے جو باب

مين سب حديثون سے بہتر ہے **عن** انس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر با

لمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين **ترجمہ** انس بن مالك سے روايت ہے مين نے رسول اللہ صلی اللہ عليہ

وسلم كے ساتہ ظہر مدينے مين پڑہی چار ركعتين اور عصر كی دو ركعتين پڑہين ذو الحليفہ مين **ف** ذو الحليفہ مدينے سے چہہ ميل پر ہے

اس حديث سے ثابت ہوا كہ جب شہر كی آبادی سے نكلجاوے اوسوقت قصر كرے اور يہ نہين ثابت ہوتا كہ چہہ ميل مين قصر كرے

كيونكہ آپ مدينے سے ذو الحليفہ جانے كو تہوڑی نكلے تہے بلكہ حجة الوداع كيواسطے نكلے تہے (زرقانی) **باب** الاذان فی

السفر سفر مين اذان دينے كا بيان **عن** عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب

ربكم من راعي غنم في راس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي

هذا يؤذن ويقيم للصلوة يخاف مني فقد غفرت لعبدي وادخلته الجنة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روايت

ہے مين نے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم سے سنا تعجب كرتا ہے پروردگار تمہارا اكبريان چرانيوالے سے جو ايك پہاڑ كی چوٹی مين كہ اذان

ديتا ہے اور نماز پڑہتا ہے پہر اللہ تعالی فرماتا ہے ديكہو ميرے بندے كو اذان ديتا ہے اور اقامت كہتا ہے نماز كيواسطے اور نماز پڑہتا ہے

ڈرتا ہے مجہہ سے مين نے اوسكو بخشديا اور جنت مين داخل كيا **باب** المسافر يصلي وهو يشك في الوقت مسافر كو

شک ہو نماز کا وقت ہوا یا نہین ہوا پہر نماز پڑہ لیوی تو درست ہی **عن** المسحاج بن موسی قال قلت لانس بن مالک حدثنا ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کنا اذا کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر فقلنا زالت الشمس او لم تزل صلی الظهر ثم ارتحل **ترجمہ** مسحاج بن موسی سے روایت ہی مین نی انس بن مالک سے کہا بیان کرو ہم سی جو تم نے سنا ہی رسول اللہ صلعم سی انہون نی کہا ہم جب ہم آپکے ساتھ ہوتی سفر مین تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا نہین آپ ظہر پڑہ کر کوچ کر دیتے **عن** انس بن مالک یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل وان کان بنصف النهار قال وان کان بنصف النهار **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل مین اوترتی تو کوچ نہ کرتی جبتک ظہر پڑہ لیتی ایک شخص بولا اگرچہ دوپہر ہوا وہون نی کہا اگرچہ دوپہر ہو

باب الجمع بین الصلاتین دو نماز ونکو جمع کرنے کا بیان

ف جمع کی دو صورتین ہین ایک جمع تقدیم دوسری جمع تاخیر۔ جمع تقدیم یہ ہی کہ ظہر کیوقت مین عصر یا مغرب کیوقت مین عشا بھی پڑہ لے۔ جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کیوقت مین ظہر اور عشا کیوقت مین مغرب پڑہی دونون طرحکی جمع آنحضرت صلعم سے ثابت ہین پر جمع تاخیر کو بعضون نی راجح کہا ہے۔ یہ جمع درست ہی سفر مین اکثر علما کے نزدیک اور حضر مین اختلاف ہی ائمہ اربعہ کے نزدیک درست نہین۔ ہماری مشائخ محدثین اور ایک طایفہ سلف کی نزدیک حضر مین بھی درست ہی مگر جدا جدا وقت پر پڑہنا افضل ہے جن لوگون کی نزدیک جمع درست نہین ہے انکی دلائل ضعیف ہین اور جمع جایز رکہنیوالون کی دلائل بہت قوی ہین جو آگے آتی ہین **عن** معاذ بن جبل انهم خرجوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاة یوما ثم خرج فصلی الظهر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلی غزوہ تبوک مین آپ جمع کرتی تہی ظہر اور عصر مین مغرب اور عشا مین ایک دن آپنے نماز مین دیر کی پھر آپ نکلی اور ظہر عصر ساتھ پڑہی **ف** یعنی جمع تاخیر کی بعضون نی جمع سی مراد جمع صوری رکہا ہی یعنے ظہر کو آخر وقت پڑہنا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبد البر نے کہا کہ جمع مشروع ہوی ہی آسانی کیواسطی اگر صوری مراد ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہی کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقا پہچاننا نہایت دشوار ہی کسی سی نہین ہو سکتا **ت** پھر چلنے لگی پھر نکلے (یعنے راہ سی نکلکر اقامت پر اوتری بعضون نے دخل سی یہ مراد لیا ہی کہ خیمے مین چلی گئی اور خرج سی یہ کہ خیمے سی نکلی) اور مغرب عشا کو ساتھ پڑہا **عن** نافع ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین فسار حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینهما **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر کو خبر پہونچی صفیہ کے موت کی (جو بی بی تہین عبد اللہ بن عمر رضی کی) اور وہ مکی مین تھی تو چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہو گئی پھر کہا رسول اللہ صلعم

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر مین تو جمع کر لیتے ان دو نمازون مین پھر چلی گئی یہانتک کہ شفق غائب ہوگئی بعد اوسکے اوتری اور
جمع کیا مغرب اور عشا کو — معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل
ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک
ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء
ثم جمع بینہما ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈہلجاتا کوچ سے
پہلے تو ظہر اور عصر ساتھہ پڑھ لیتے اور جو آفتاب نہ ڈہلتا پہلے آپ کوچ کر جاتے تو ظہر مین دیر کرتے جب عصر کیلیے اوترتے اوس
وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب مین بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتھہ پڑھ لیتے
اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتے تو مغرب مین دیر کرتے جب عشا کیواسطے اوترتے اوسوقت مغرب بھی پڑھ لیتے عن ابن عمر
قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا مین جمع نہین کیا مگر ایکبار سفر مین کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث موقوفا مروی ہی۔ اسطرح کہ ابن
عمر نے جمع نہین کیا سفر مین مگر ایکبار اوس رات کو جب صفیہ کے موت کی خبر آئی تھی اور نافع سے روایت ہی اونہون نے ابن عمر کو جمع
کرتے ہوئے ایکبار یا دو بار دیکھا عن عبد اللہ بن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا
والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر اور عصر کو ملا کر پڑہا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کیوقت ہوگا۔
کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ نے اسیطرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر مین تہا تبوک
کے وقت زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ اسلام کی گئی ہی کہ جمع کرنا درست ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نکرلے اور یہی قول
ہی ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایک جماعت محدثین کا بہی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہی روایت
کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام ہین علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کہ یہ جمع بارش مین تہا
غلط ہی اوس حدیث سے جو آگے آتے ہی عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگون
نے ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصد تہا انہون نے کہا تاکہ حرج نہو اپنی امت کو ف جن لوگون کو اشغال بہت ہین یا کسی عذر
مین مبتلا ہین اونکو آسانی ہو دی ایکبار وضو کرکے ظہر اور عصر پڑھ لین پھر وضو کرکی مغرب اور عشا پڑھ لین۔ ترمذی
نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کری دو نمازون کو بغیر عذر کے تو وہ ایک دروازے مین گیا
بڑے گناہون کے دروازون مین سے اوسکی اسناد مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اوس حدیث کو موضوعات

مین ذکر کیا ہے وہ ان صحیح حدیثون سے معارض نہین ہوسکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوتا ہے بغیر سفر اور بغیر خوف اور بغیر
بارش کے - بعضون نے یہ تاویل کے ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہوا اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے - لیکن اگر یہ صحیح ہو
تو یہ تاویل بھی غلط ہے - اسواسطے کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو - دوسری یہ کہ ابن
عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہونا تھا اپنی امت کو صریح منافی ہے اس کے - اور ابن مسعود سے جو مروی ہے کہ انہون
نے آنحضرت صلعم کو جمع کرتے نہ دیکھا سوای مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہین ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اسکے خلاف
ثابت ہے ابو یعلے نے روایت کیا ابی لیلی سے اونہون نے ابو قیس ازدی سے اونہون نے ابن مسعود سے کہ آنحضرت صلعم جمع کرتے تھے درمیان
دو نمازون کے سفر مین اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے جمع کیا درمیان ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
کے لوگون نے اسباب مین آپ سے کہا یعنے رسول اللہ صلعم سے آپ نے فرمایا مین نے یہ اسواسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہو **عن**
نافع وعبد اللّٰہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی
المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق وصلے العشاء ثم قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع
مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلاث **ترجمہ** نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہون نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اوترے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر تھوڑی
دیر ٹھہرے رہے یہانتک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑھی بعد اوسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتے
کسی کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے مین نے کیا ہے پھر اوس دن اور رات مین تین دن کے راہ چلے - دوسری روایت مین ہے حتی اذا
کان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بینهما **ترجمہ** جب شفق غائب ہونے کو ہوئے اوترے اور دونو نمازون کو جمع کیا **عن**
ابن عباس قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشاء وزاد
فی قول سلیمان ومسدد بنا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین
آٹھہ رکعتین (ظہر اور عصر کے) اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صالح کی روایت مین ہے فی غیر مطر بغیر بارش
کے **عن** جابر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غابت لہ الشمس بمکۃ فجمع بینهما بسرف **ترجمہ** جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکہ مین آپ نے مغرب اور عشا سرف مین جاکر پڑھی **ف** سرف ایک موضع
ہے مکہ سے دس میل پر **عن** هشام بن سعد قال بینهما عشرۃ امیال **ترجمہ** ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکہ مین دس میل
کا فاصلہ ہے **عن** عبد اللّٰہ بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبد اللّٰہ بن عمر فسرنا فلما رأینا قد امسی
قلنا الصلوۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رأیت
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی هذہ یقول یجمع بینهما بعد لیل **ترجمہ**
عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور مین عبد اللہ بن عمر پاس تھا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکھا رات ہوگئی

تو نماز پوری پڑہی اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹھرنے کے اور مالک اور شافعی اور احمد۔ نزدیک جب نیت کر لی چار دن ٹھرنے کی تو پوری نماز پڑہے اور اسحاق نی کہا جب انیس دن ٹھرنے کی نیت کری تو پوری نماز پڑہی اور اجماع کیا اہل علم نے اسبات پر کہ مسافر قصر کیا کری جبتک نیت ٹھرنیکی نہ کری اگرچہ کئی برس اسی طرح گزر جاوین (ترمذی)۔ **عن** عمران بن حصین قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اہل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور حاضر ہوا فتح مکہ مین آپ مکے مین ٹھری رہی اٹھارہ راتون تک دو ہی رکعتین پڑہتی رہی (قصر کرتے رہے) اور فرماتی تہے اے مکے والو تم چار پڑہو کیونکہ ہم مسافر ہین۔ **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرۃ بمکۃ یقصر الصلاۃ قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرۃ قصر ومن اقام اکثر اتم۔ قال ابوداود قال عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ راتون تک مکے مین رہی نماز کو قصر کرتے تہے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھری وہ قصر کیا کری جو اس سے زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑہی۔ دوسری روایت مین ہی آپ انیس دن مکے مین رہی **ف** قصر کرتی رہی کہا ابن عباس نے جب ہم ٹھرتے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹھرتے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت پڑہتی (بخاری) **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلاۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین فتح کے سال پندرہ دن رہی نماز قصر کرتی رہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ سبع عشرۃ یصلی رکعتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین سترہ دن تک رہی دو رکعتین پڑہتے رہے **عن** انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقلنا ھل اقمتم بھا شیئا قال اقمنا عشرا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے نکلے مکے کو آپ دو رکعتین پڑہتے تہے یہان تک کہ ہم پھر مدینے کو لوٹ آئے لوگون نے پوچھا تم مکے مین کچھ دن ٹھری تہے انھون نے کہا دس دن ٹھرے تہے **عن** عمر بن علی بن ابی طالب ان علیا کان اذا سافر بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشاء فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع **ترجمہ** عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتی آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندہیری کے اترتے اور نماز پڑہتے پھر شام کا کہانا منگا کر کہاتے بعد اوسکے عشا کی نماز پڑہتے اور کوچ کرتی اور کہتے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت مین انس بن مالک سے ہی ان انسا کان یجمع بینھما حین یغیب الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک **ترجمہ** انس جمع کرتی تھی مغرب اور عشا مین جب شفق ڈوب جاتی اور کہتی تہی رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتی تھی **باب** اذا قام

بارض العدو یقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کری **عن** جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین
بیس دن تک رہی نماز قصر کرتی رہی۔ کہا ابو داؤد نی نہین سند کیا اس حدیث کو معمر نی **باب** صلوۃ الخوف خوف کے نماز
کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہی۔ سب صحیح ترین جائز ہین اور رسول اللہ سے منقول ہین مگر یہ صورت بہت
صحیح ہی وہ یہ ہی کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کی ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اوسکی امام سجدہ کری اور آگی والی صف
سجدہ کری اور پچھلے صف کہڑی رہی کافرون کو دیکھتی ہوے جب امام اور اگلی صف سجدون سی فارغ ہو کر کھڑی ہون تو پچھلی صف والے
سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوی اور پچھلی آگے بڑہ جاوی جب امام رکوع کری سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کری اور آگے
کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تہے کہڑی رہین محافظت کرتی ہوئی جب امام اور آگی کی صف والے
سجدون سی فارغ ہو کر بیٹھ جاوین پچھلے صفوالے سجدہ کرین پہر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پہیری (ابو داؤد نی کہا
سفیان کا یہی قول ہے **عن** ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن
ولید فصلینا الظہر فقال المشرکون لقد اصبنا غرۃ لقد اصبنا غفلۃ لو کنا حملنا علیہم وہم فی الصلاۃ
فنزلت آیۃ القصر بین الظہر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ
والمشرکون امامہ فصف خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف وصف بعد ذلک الصف صف آخر فرکع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونہ وقام الآخرون یحرسونہم فلما صلی
ہؤلاء السجدتین وقاموا سجد الآخرون الذین کانوا خلفہم ثم تاخر الصف الذی یلیہ الی مقام الآخرین
وتقدم الصف الاخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکعوا جمیعا ثم
سجد وسجد الصف الذی یلیہ وقام الآخرون یحرسونہم فلما جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصف
الذی یلیہ سجد الآخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیہم جمیعا فصلاہا بعسفان وصلاہا یوم بنی
سلیم **ترجمہ** ابی عیاش زرقی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی عسفان مین (عسفان ایک موضع
ہی مکے اور مدینے کے درمیان) اور مشرکون کے سردار اون دنون مین خالد بن ولید تھے جب ہم نی نماز پڑہی ظہر کی مشرکون
نی کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے چوک ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اوسوقت آیت قصر کے ظہر اور عصر مین
اوتری **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہی یہ آیتین ایک ہی وقت مین اوترین **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبلے کیطرف منہہ کر کے کہڑی ہوے اور مشرکین آپکے سامنے تہے تو آپکے پیچھے ایک صف کہڑی ہوئی اور اوس صف
کی پیچھے ایک اور صف کہڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگون نی رکوع کیا پہر آپنے سجدہ کیا اور پہلی
صف والون نے سجدہ کیا اور پچھلے صف والے آگی بڑہ گئی پھر رسول اللہ نی رکوع کیا سب نے آپ کی ساتھ رکوع کیا پہر آپنے سجدہ

کیا اور پہلے صف والون نے (جو پہلے رکعت مین پچہلی صف مین تہی) آپکے ساتہہ سجدہ کیا اور پچہلے صف والی (جو پہلے
رکعت مین اگلی صف مین تہی) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹہے اور پہلے صف والے
بیٹہے تو پچہلے صف والون نے سجدہ کیا پہر سب بیٹہہ گئے بعد اوسکے آپنے سب پر سلام پہیرا پہر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان
مین اور بنی سلیم مین **باب** بعضون نے کہا ایک صف امام کے ساتہہ رہے اور ایک صف دشمن کے سامنے رہے پہلے امام
اون لوگون کے ساتہہ جو اوسکے ساتہہ ہین ایکرکعت پڑہے پہر امام کہڑا رہے اور وہ لوگ ایکرکعت اور (اکیلے اکیلے) پڑہ کر بغیر
سلام پہیرے (پہلے) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صف لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تہے آکے امام کے پیچہے ہووین امام اونکے ساتہہ
ایکرکعت پڑہے پہر امام بیٹہا رہے اور وہ لوگ (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہین پہر امام سب کے ساتہہ سلام پہیرے **عن**
سہل بن ابی حثمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعلہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعۃ ثم
قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعۃ ثم تقدموا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رکعۃ ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعۃ ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑہائی خوف کی تو اونکی دو صفین کین اپنے پیچہے پہلے آگے کی صف والون کے ساتہہ ایکرکعت پڑہی
پہر آپ کہڑے رہے اب پچہلے لوگ ایکرکعت پڑہ کے آگے بڑہ گئے اور آگے والے پیچہے چلے گئے۔ اب جو آگے بڑہ گئے تہے اون کے ساتہہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرکعت پڑہی پہر آپ بیٹہے رہے یہانتک کہ جو لوگ پیچہے چلے گئے تہے انہون نے ایک رکعت اور
پڑہی پہر آپنے سلام پہیرا۔ کہا ابوداؤد نے یحیی بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہے (جو آگے
آئی ہے) مگر سلام کا فرق ہے (یعنی یحیی نے یہ کہا کہ جو لوگ ایکرکعت پہلی امام کے ساتہہ پڑہ چکے تہے وہ ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام
پہیر کر گئے اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیی بن سعید کی ہے کہ آپ کہڑے
رہے بیٹہے **باب** بعضون نے کہا امام جب ایک گروہ کے ساتہہ ایکرکعت پڑہ لے تو امام کہڑا رہے اور وہ اکیلے اکیلے ایکرکعت اور
پڑہ کر سلام پہیر کر دشمن کے سامنے چلے جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات
الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم
ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا
واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہے اونہون نے سنا اوس شخص سے جسنے نماز خوف کی پڑہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہو گئے) ایک گروہ نے صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتہہ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایکرکعت آپ نے اوس گروہ کو پڑہائی جو آپکے ساتہہ تہا پہر آپ کہڑے رہے لیکن اوس گروہ
کے لوگون نے اپنی نماز (اکیلے اکیلے) پوری کر لی اور نماز سے فارغ ہوکر دشمن کے سامنے گئے پہر دوسرا گروہ آیا اون کے ساتہہ آپ
نے ایکرکعت پڑہی جو باقی رہی تہی بعد اوسکے بیٹہے رہے اور اوس گروہ کے لوگون نے ایکرکعت اور پڑہ کر اپنی نماز پوری کی پہر آپنے

سلام پھیرا۔ مالک نے کہا یہ روایت مجھے بہت پسند ہے **عن** سہل بن ابی حثمة ان صلوٰة الخوف ان یقوم الامام وطائفة
من اصحابه وطائفة مواجهة العدو فیرکع الامام رکعة ویسجد بالذین معه ثم یقوم فاذا استوی قائما
ثبت قائما واتموا لانفسهم الرکعة الباقیة ثم سلموا وانصرفوا والامام قائم فکانوا وجاه العدو ثم یقبل الاخرون
الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بهم ویسجد بهم ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسهم الرکعة
الباقیة ثم یسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز اسطرح ہے کہ امام کھڑا ہو اور ایک گروہ اوسکے ساتھ
کھڑا ہو (نماز کے لیے) دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہے پہلے امام ایک رکعت پڑھے اور سجدہ کرے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب
سجدے سے کھڑا ہو تو کھڑا رہے اور مقتدی (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑھ کر اپنی نماز پوری کریں پھر سلام پھیریں اور
چلے جاویں دشمن کے سامنے اور امام اوسی طرح کھڑا رہے پھر دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آوے اور تکبیر کہیں امام کے پیچھے
پھر امام رکوع کرے اور سجدہ کرے اون کے ساتھ پھر سلام پھیر دے اور مقتدی کھڑے ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی ادا کریں
پھر سلام پھیریں **باب** بعضوں نے کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھ کہیں اگرچہ پشت قبلہ کیطرف ہو پھر ایک گروہ ساتھ
امام ایک رکعت پڑھے بعد اوسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوے وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ
شریک ہو پھر امام اون کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے بعد اوسکے وہ گروہ آوے جو پہلے ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور ایک رکعت باقی ادا کرے
اور امام جبتک بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے **عن** مروان بن الحکم انه سأل ابا هریرة هل صلیت مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم صلاة الخوف قال ابو هریرة نعم قال مروان متی فقال ابو هریرة عام غزوة نجد
قام رسول الله صلی الله علیه وسلم الی صلاة العصر فقامت معه طائفة وطائفة اخری مقابل العدو ظهورهم
الی القبلة فکبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فکبروا جمیعا الذین معه والذین مقابل العدو ثم رکع رسول الله
صلی الله علیه وسلم رکعة واحدة ورکعت الطائفة التی معه ثم سجد فسجدت الطائفة التی تلیه والاخرون قیام
مقابل العدو ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم وقامت الطائفة التی معه فذهبوا الی العدو فقابلوهم
واقبلت الطائفة التی کانت مقابل العدو فرکعوا وسجدوا ورسول الله صلی الله علیه وسلم قائم کما هو ثم قاموا
فرکع رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعة اخری ورکعوا معه وسجد وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة التی کانت
مقابل العدو فرکعوا وسجدوا ورسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد ومن معه ثم کان السلام فسلم رسول الله صلی
الله علیه وسلم وسلموا جمیعا فکان لرسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ولکل رجل من الطائفتین رکعة
رکعة **ترجمہ** مروان بن حکم نے ابو ہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہ
نے کہا ہاں مروان نے پوچھا کب ابو ہریرہ نے کہا جس سال نجد پر جہاد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے
آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اونکی پشت قبلہ کیطرف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تکبیر کہی سب لوگوں نے بھی ساتھ تکبیر کہی جو آپکے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے پھر حضرت رسول اللہ نے رکوع کیا اور جو گروہ آپکے
ساتھ تھا اوس نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اوس گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اوسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا تھا پھر
رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے اور جو گروہ آپکے پیچھے تھا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور
سجدہ کیا آپ اوسی طرح کھڑے ہی جب وہ رکوع اور سجدے سے فارغ ہوکر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم نے اونکے ساتھ ایک رکعت
پڑھی انہوں نے بھی آپکے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ بھی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اوس نے رکوع
اور سجدہ ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ساتھی سب بیٹھے رہے جب وہ فارغ ہوئے تو سلام ہوا رسول اللہ صلعم نے
سلام پھیرا پھر سب لوگوں نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھ ایک
ایک رکعت عن ابی ہریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نجد حتی اذا کنا بذات الرقاع من نخل
لقی جمعا من غطفان فذکر معناه ولفظه علی غیر لفظ حیوۃ وقال فیه حین رکع بمن معه وسجد قال
فلما قاموا مشوا القهقری الی مصاف اصحابهم ولم یذکر استدبار القبلة ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت میں
یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے نجد کو جب ذات الرقاع (ایک زمین ہے یا پہاڑ) میں پہونچے تو کچھ لوگ غطفان کے
ملے پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کے ساتھ فارغ ہوا تو اولٹے پانو
پھرا اور معرکے میں آکر کھڑا ہوا اور قبلے کیطرف پیٹ کرنیکا اسمیں ذکر نہیں ہے عن عائشة قالت کبر رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم وکبرت الطائفة الذین صفوا معه ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مکث رسول الله
صلی الله علیه وسلم جالسا ثم سجدوا هم لانفسهم الثانية ثم قاموا فنکصوا علی اعقابهم یمشون القهقری حتی قاموا
من ورائهم وجاءت الطائفة الاخری فقاموا فکبروا ثم رکعوا لانفسهم ثم سجد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فسجدوا معه ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم وسجدوا لانفسهم الثانية ثم قامت الطائفتان جمیعا فصلوا
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد فسجد الثانية وسجدوا معه
سریعا کاسرع الاسراع جاهدا لا یالون سراعا ثم سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم وسلموا فقام رسول الله صلی
الله علیه وسلم وقد شارکه الناس فی الصلاة کلها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تکبیر کہی اور جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اوس نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں
نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا انہوں نے بھی سر اوٹھایا بعد اوسکے آپ بیٹھے رہے اور وہ لوگ دوسرا سجدہ اکیلے کرکے کھڑے ہوکر
اولٹے پانو چلے گئے اور پیچھے جاکر کھڑے ہوگئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہوکر تکبیر کہی اور رکوع کیا اکیلے اکیلے پھر رسول اللہ صلعم نے
سجدہ کیا انہوں نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوگئے اور اون لوگوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر دونو گروہ کھڑے ہوگئے اور
آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا سب نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پھر آپ نے دوسرا سجدہ

کیا سب نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی اور پہر کسی کوئی قصور پہرتی مین نہ کیا پہر آپ نے سلام پہیرا سب نے سلام پہیرا بعد اوسکے رسول
اللہ صلعم کہڑے ہوگئے سب لوگ آپ کی ساتھ نماز سے فارغ ہوئی اور آپکے شریک ہی نماز مین **باب** بعضون نے کہا ہر ایک گروہ کے
ساتھ امام ایکرکعت پڑہی پھر امام سلام پہیردے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن** ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ
صلی باحدی الطائفتین رکعة والطائفة الاخری مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء
اولئک فصلی بهم رکعة اخری ثم سلم علیهم ثم قام هؤلاء فقضوا رکعتهم وقام هؤلاء فقضوا رکعتهم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک گروہ کے ساتھہ ایکرکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر یہ لوگ
چلے گئے ایکرکعت پڑہ کر اور وہ لوگ آئے اونہون نے آپکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی بعد اوسکے آپ نے سلام پہیر دیا اور ان لوگون نے
کہڑے ہوکر ایکرکعت پڑہی پھر اون لوگون نے کہڑے ہوکر ایکرکعت پڑہی - کہا ابو داؤد نے ابن عباس اور ابو موسی سے بھی ایسا
ہی منقول ہے **باب** بعضون نے کہا امام + ہر ایک گروہ کے ساتھہ ایک ایک رکعت پڑہی پہر سلام پہیر دے اب جو لوگ
سلام کیوقت اوسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت بھی پڑہ کر اپنی نماز پوری کرلین پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایکرکعت جو باقی
رہ گئی تھی پڑہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الخوف فقاموا صفا خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعة ثم
جاء الاخرون فقاموا مقامهم واستقبل هؤلاء العدو فصلی بهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعة ثم سلم فقام
هؤلاء فصلوا لانفسهم رکعة ثم سلموا ثم ذهبوا فقاموا مقام اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی
مقامهم فصلوا لانفسهم رکعة ثم سلموا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خوف کی نماز پڑہی
تو ایک صف آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے ایکرکعت پڑہی پھر گروہ کے
ساتھہ پہر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہہ پہ کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے - آپ نے اونکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی پھر آپنے
سلام پہیر دیا ان لوگون نے کھڑے ہوکر ایکرکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پہیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایکرکعت پڑہ چکا تہا
آیا اور انہون نے ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام پہیر دیا **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے - دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
تکبیر کہی تو دونو صفون نے تکبیر کہی عبد الرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لئے گئے تہے وہان انہون نے اسیطرح نماز پڑہی مگر جن لوگون نے
اخیر مین امام کے ساتھہ ایکرکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلے گئے اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی جو باقی
تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفة رکعة ولا یقضون
بعضون نے کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھہ پڑہ لے پھر دوسری رکعت پڑہنے کی حاجت نہین **عن** ثعلبة بن زهدم
قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الخوف
فقال حذیفة انا فصلی بهؤلاء رکعة وبهؤلاء رکعة ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن العاص کے

ساتھ تھی طبرستان مین اونھون نی کہا تم مین سی کس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی ہے - حذیفہ نے کہا
مین نی پھر انہون نی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑہی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑہی - کہا ابوداؤد
نی ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوموسی اور ابن عمر اور زید بن ثابت نے رسول اللہ سے اوس مین یہی ہے کہ
مقتدیونکی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ صلعم کی دو رکعتین ہوئین **عن** ابن عباس قال فرض اللہ عزوجل الصلوۃ علی
لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے **باب** بعضون نی کہا ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعتین پڑہے **عن**
ابی بکرۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ وبعضہم بازاء العدو فصلی
رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ
فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا وللاصحابہ رکعتین رکعتین وبذلک
کان یفتی الحسن **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوف مین ظہر کی نماز پڑہی کچھ لوگون نی آپ
کے پیچھے صف باندہی اور کچھ لوگون نی دشمن کے سامنے صف باندہی پہلے آپنے اون لوگون کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھے دو رکعتین پڑہ کر
سلام پھیرا - پھر یہ لوگ چلی گئی اور وہ لوگ آئی جو دشمن کے سامنے تھے اون کے ساتھ بھی دو رکعتین پڑہ کر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلعم کی چار رکعتین
ہوئین اور اونکے اصحاب کے دو دو رکعتین ہوئین اور حسن بصری اسی پر فتوی دیتے تہے - ابوداؤد نی کہا مغرب مین امام کی چھ رکعتین
ہونگی اور قوم کی تین تین رکعتین ہونگی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی دشمن کو ڈھونڈہنی کیلئے نکلی وہ نماز کسطرح پڑہے **ف**
یعنی کسی کافر کے مارنیکو جاوے امام کے حکم سے اور خوف ہو اس بات کا کہ اگر نماز پڑہیگا تو وہ کافر چل دیگا اس صورت مین چلتے چلتے
اشارہ سی نماز پڑہتا جاوی اسیطرح اگر کافر اوسکی تلاش مین نکلین اور اوسکو خوف ہو اگر مین نماز کیلئے ٹھہرونگا تو کافر مجھکو
پالیونگے تو نہ ٹھہرے چلتے چلتے اشارہ سی نماز پڑہتا جاوی **عن** عبداللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی وکان نحو عرنۃ وعرفات فقال اذہب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ
العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اؤخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ
فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لہذا الرجل فجئتک فی ذاک قال
انی لفی ذاک فمشیت معہ ساعۃ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد **ترجمہ** عبداللہ بن انیس سے روایت ہے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان ہذلی کے پاس جو عرنہ اور عرفات کیطرف رہتا تھا اور فرمایا جا قتل کر اوسکو عبداللہ بن
انیس نے کہا مین نے اوسکو دیکھا لیکن عصر کی نماز کا وقت آ گیا مین نی خیال کیا کہ اگر مین نماز کیلئے دیر کرون تو مجھ مین اور اوس
مین بہت فاصلہ ہو جاویگا مین چلتا گیا اور اشارہ سے نماز پڑہتا گیا جب مین اوسکے نزدیک پہونچا اوس نے مجھ سے پوچھا تو کون ہے

مین نی کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنے والا مین نے یہہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمد ﷺ سے) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتی ہو تو مین
بہی اسی کام کو تمہاری پاس آیا (تاکہ لشکر مین داخل ہون) اوسنے کہا ہان مین اسی فکر مین ہون مین اوسکی ساتھ چلتا رہا
تہوڑی دیر تک جب مین نی موقع دیکہا تو اپنی تلوار اوس پر رکہدی یہان تک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا **باب** تفریع ابواب
التطوع و رکعات السنة سنتونکا بیان **عن** ام حبیبة قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی
عشر رکعة تطوعا بنی لہ بہن بیت فی الجنة **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص
ایک دن مین بارہ رکعتین نفل پڑہیگا اللہ جل جلالہ اوسکی لیے ایک گھر بناویگا جنت مین **ف** دو سنتین فجر کے اور چار ظہر
کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة عن صلوة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظہر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی
بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بہم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیہن
الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرء وہو قائم رکع وسجد وہو قائم واذا
قرء وہو قاعد رکع وسجد وہو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة
الفجر صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی مین نی حضرت عائشہؓ سی پوچہا رسول اللہ صلعم کی نفل
نمازونکا حال اونہونے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہتی تہی میری گہر مین پھر باہر جاتی تہی اور لوگون کو نماز پڑہاتی تہی پھر
گھر مین آتے تہے اور دو رکعتین پڑہتی تہے اسیطرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑہاتے تہی پہر گہر مین آکر دو رکعتین پڑہتی تہے
اور رات کو نو رکعتین پڑہتے تھی اوس مین وتر بھی تہا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کہڑی ہوکر پڑہتی تہے اور بڑی بڑی
دیر تک بیٹھی پڑہتے تہے جب کھڑی ہوکر پڑہتی تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتی تھی پہر سجدہ کرتے تہے جب بیٹھ کر پڑہتی تو رکوع بہی
بیٹھ کر کرتے پھر سجدہ کرتی اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتین پڑہتی پھر باہر نکلتی اور لوگونکو فجر کی نماز پڑہاتے رحمت
بہیجی اللہ اونپر اور سلام **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا
رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعة حتی ینصرف
فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سی پہلے دو رکعتین پڑہتی تہے اور بعد
ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعے کی بعد کچہ نہین پڑہتی تہے جب جمعے سی فارغ
ہوکر آتے تو دو رکعتین پڑہتی تہے **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظہر ورکعتین قبل صلوة
الغداة **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سی پہلی چار رکعتین اور فجر سی پہلی دو رکعتین ناغہ
نہین کرتی تہے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتونکا بیان **عن** عائشة قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکن علی شئ من النوافل اشد معاهدة منہ علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جیسے دو رکعتوں کا قبل صبح کے خیال رکھتے تھے **باب** فی تخفیفهما
فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنے کا بیان **عن** عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوة
الفجر حتی انی لا قول هل قرأ فیهما بام القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اسقدر جلدی پڑھتے
تھے فجر کی سنتوں کو میں کہتی تھی آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں **عن** ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ
فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر
کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھی **عن** بلال انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیؤذنه
بصلوة الغداة فشغلت عائشة رضی الله عنها بلالا بامر سالته عنه حتی فضحه الصبح فاصبح جدا قال
فقام بلال فاذنه بصلوة وتابع اذانه فلم یخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبره
ان عائشة شغلته بامر سالته عنه حتی اصبح جدا وانه ابطأ علیه بالخروج فقال انی کنت رکعت رکعتی الفجر
فقال یا رسول الله انك اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتهما واحسنتهما واجملتهما
ترجمہ بلال سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کے لیے بلانے کو حضرت عائشہ نے انکو باتوں میں
لگا یا کچھ پوچھنے لگیں یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلعم نہ نکلے پھر نکلے
اور آپ نے نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے مجھے باتوں میں لگا دیا یہاں تک کہ فجر کی روشنی
ہوگئی لیکن آپ نے نکلنے میں دیر کی آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دیر کی آپ نے
فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ ہوتی تب بھی میں ان دو رکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑھتا **عن** ابی هريرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا تدعوهما وان طردتکم الخیل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو
فجر کی سنتوں کو اگرچہ تمکو گھوڑے روند ڈالیں **عن** عبد الله بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی رکعتی الفجر بآمنا بالله وما انزل الینا هذه الآیة قال هذه فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الآخرة بآمنا بالله
واشهد بانا مسلمون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا باللہ
وما انزل الینا پہلے رکعت میں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون **عن** ابی هريرة انه سمع النبی
صلی الله علیه وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل آمنا بالله وما انزل علینا فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الاخری بهذه
الآیة ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین او انا ارسلناك بالحق بشیرا ونذیرا ولا
تسئل عن اصحب الجحیم شك الدراوردی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی
سنتوں میں پڑھتے تھے قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول
فاکتبنا مع الشاهدین یا انا ارسلناك بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک کیا دراوردی نے [illegible]

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین قبل الصبح فلیضطجع علی یمینه فقال له مروان بن الحکم اما یجزی احدنا ممشاه الی المسجد حتی یضطجع علی یمینه قال عبید الله فی حدیثه قال لا قال فبلغ ذلک ابن عمر فقال اکثر ابو هریرة علی نفسه قال فقیل لابن عمر هل تنکر شیئا مما یقول قال لا ولکنه اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلک ابا هریرة قال فما ذنبی ان کنت حفظت ونسوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں سنت کی پڑھے فجر سے پہلے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے ابوہریرہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے جبتک داہنی کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت میں ہے ابوہریرہ نے کہا نہیں جب یہ خبر پہونچی ابن عمر کو انہوں نے کہا ابوہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنی اکثر حدیثیں بیان کرتے ہیں اگر سہو یا غلطی ہو تو اسکا بار ادن کی ذات پر ہوگا) ابن عمر سے کہا گیا کیا تم ابوہریرہ جو کہتے ہیں اوسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہیں ابوہریرہ نے جرأت کی اور ہم نے خوف کیا جب ابوہریرہ کو اسکی خبر پہونچی انہوں نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے **ف** یعنی میری روایتیں اس وجہ سے زیادہ ہیں کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو میں نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور اور لوگ بھول گئے۔ فجر کی سنتوں کے بعد داہنے کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کے نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بدعت کہنا اوسکو غلط ہے اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے رسول اللہ صلعم سے

عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قضی صلاته من آخر اللیل نظر فان کنت مستیقظة حدثنی وان کنت نائمة ایقظنی وصلی الرکعتین ثم اضطجع حتی یاتیه المؤذن فیؤذنه بصلاة الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر شب میں نماز سے فارغ ہوتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اگر سوتی ہوتی مجھے جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھ کر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھ کر نماز کو جاتے

عن ابی سلمة قال قالت عائشة کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظة حدثنی والا اضطجع **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتوں سے فارغ ہوتے اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی مجھ سے بات کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچ میں بات کرنا ممنوع نہیں ہے

عن ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم لصلاة الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا صبح کی نماز کے لیے آپ جب کسی کو سوتا دیکھتے اوسکو پکار دیتے نماز کے لیے یا پاؤں سے ہلا دیتے

باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر — فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اوس وقت سنتیں نہ پڑھے

عن عبد الله بن سرجس قال جاء رجل والنبی صلی الله علیه وسلم یصلی الصبح فصلی الرکعتین ثم دخل مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلاة فلما انصرف قال یا فلان ایتهما صلاتک التی صلیت وحدک او التی صلیت معنا **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اوس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوا جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز ان دونوں میں سے کونسی تھی جو تو نے

اکیلی پڑہی یا جو ہمارے ساتھ پڑہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پہر کوئی نماز نہین ہے سوا فرض کے ف یعنی جب
جماعت کہڑی ہوجاوے توپہر سنتین نہ پڑہے جماعت مین شریک ہو یہہ حکم سب سنتون کو شامل ہے اگر فجر کی جماعت کہڑی ہو تو فجر کی سنتین
نہ پڑہے جماعت مین شریک ہوجاوے اکثر علما کا یہی قول ہے۔ بعد فرض کے اختیار ہے خواہ اوسی وقت سنتین پڑہ لیوے یا آفتاب نکلنے کے بعد

باب من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتین اگر فوت ہوجاوین توکب اونکو ادا کرے عن قیس بن عمرو قال رای رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ
الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قیس بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتین
پڑہتے دیکہا آپنے فرمایا فجر کی رکعتین ہین (پہر دو تونے اور کیون پڑہین) وہ بولا مین نے دو رکعتین جو فرض سے پہلے پڑہی جاتے
ہین نہین پڑہی تہین اوسواسطے مین نے اونکو اب پڑہ لیا رسول اللہ یہ سنکر چپ ہورہے ف یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس
بن عمرو سے نہین سنا مگر متصلا روایت کیا اوسکو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح مین اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہے کہ سنتون رواتب مین
سے اگر کوئی سنت فوت ہوجاوے تو اوسکو ادا کرلے اگرچہ وقت مکروہ مین ہو۔ لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعا ابوہریرہ سے جو شخص نہ پڑہے
دو رکعتین فجر کی یعنی سنتین تو پڑہ لے اونکو بعد بلند ہونے آفتاب کے

باب الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتونکا بیان عن ام حبیبۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرم
علی النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سے پہلے چار رکعت پر اور ظہر کے بعد
چار رکعت پر اوسکو جہنم حرام ہوجاوے گی ف ظہر کے اول چار رکعتین ہے انہین مین ایک سلام ہے یا دو سلام سے اور دو رکعتین بہی اس
طرح ظہر کے بعد بہی چار رکعتین آئے ہین اور دو رکعتین بہی پر ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہنا اور بعد دو رکعتین پڑہنا ہمارے نزدیک
مختار ہے عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء ترجمہ ابو ایوب
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعتین قبل ظہر کے اونکے درمیان مین سلام نہین ہے کہولے جاتے ہین اونکے واسطے
دروازے آسمان کے ف اس حدیث کے اسناد اگر ضعیف نہین ہے تو قوی بہی نہین ہم عبیدہ ضعیف ہے اسکے اسناد مین لیکن یحیی
بن سعید قطان نے کہا اگر مین عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا

باب الصلوۃ قبل العصر عصر کی سنتونکا بیان
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو عصر سے پہلے چار رکعتین پڑہے عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین
ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتین پڑہتے تہے ف ترمذی کی روایت مین ہے چار رکعتین
پڑہتے تہے بیچ مین فصل کرتے تہے ساتہ ایک سلام کے

باب الصلوۃ بعد العصر بعد عصر کی نماز پڑہنے کا بیان عن کریب مولی

ابن عباس ان عبد الله بن عباس و عبد الرحمن بن ازهر و المسور بن مخرمة ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل انا اخبرنا انك تصليهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عنهما فدخلت عليها فبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها فردوني الى
ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رايته يصليهما اما
حين صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندي نسوة من بني حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية
فقلت قومي بجنبه فقولي له تقول ام سلمة يا رسول الله اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما فان اشار
بيده فاستاخري عنه قالت ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت ابي امية سالت
عن الركعتين بعد العصر انه اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر
فهما هاتان **ترجمہ** کریب مولی ابن عباس سی روایت ہی عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نی اونکو
بہیجا حضرت عائشہ کی پاس اور کہا ہمارے طرف سی سلام کہنا اور ان سے پوچہنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتین بعد عصر کے پڑہا کرتی ہو حالانکہ
رسول اللہ صلعم سی ہمکو پہونچا کہ آپ نے منع کیا اس سے کریب کہتے ہین مین حضرت عائشہ کی پاس گیا اور ان لوگون کا پیام پہونچایا انہون
نی کہا بی بی ام سلمہ رض سے پوچہہ مین ان لوگون کے پاس گیا (یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہون نی مجہے بہیجا تہا) اور یہ حال بیان
کیا انہون نے کہا بی بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب مین ام سلمہ پاس گیا) انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سی سنا آپ اس
سی منع کرتی تہی پہر مین نے دیکہا آپکو پڑہتے ہوئے وہ کب ایک روز آپ عصر پڑہ کر میری پاس آئی اور میری پاس کئی عورتین بنی حرام
کی جو انصار مین سی ایک قبیلہ ہی بیٹہی ہوئین تہین آپ نی یہہ دو رکعتین پڑہنا شروع کین مین نے ایک چہوکری کو بہیجا اور کہا آپکے
پہلو مین کہڑی رہ اور کہہ ام سلمہ کہتی ہی یا رسول اللہ مین نے سنا آپکو منع کرتی ہوئی ان دو رکعتون سے پہر آپ اوسکو پڑہتی مین اگر
آپ ہاتہہ سے اشارہ کرین تو چلی آنا اوس چہوکری نے ایسا ہی کیا آپ نی ہاتہہ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سی فارغ ہوئی آپ نے
فرمایا اے ابی امیہ کے بیٹی **ف** ابو امیہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تہا **ت** تو نی مجہہ سی پوچہا تہا دو رکعتین پڑہنے کو بعد عصر کے
حال یہہ ہی کہ میری پاس چند لوگ عبد القیس کے اسلام کے خبر لیکر آئی تہی اپنی قوم کی اسی درمیان مین میری دو رکعتین جو بعد ظہر کے پڑہتا
ہین رہ گئین مین نی اونکو اب پڑہ لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت مین اتنا زیادہ
ہی مین نے کہا یا رسول اللہ اگر ہماری بہی یہہ سنتین فوت ہو جاوین تو قضا کرین یا نہین آپنے فرمایا نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ
کے خصائص سے یہہ تہا اور کسیکو بعد عصر کی نماز پڑہنا درست نہین جبتک آفتاب ڈوبنے جاوی یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور داؤد ظاہری کے
نزدیک مطلقا تینون وقتون مین نماز درست ہی یعنی بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا سبب نفل پڑہنا ان
اوقات مین درست نہین اگر کوئی سبب ہو مثلا نذر کا ادا کرنا ہو یا قضا ہو کسی نماز کی تو درست ہی اور جمعہ کا دوپہر حدیث سے مستثنی
ہی اسی طرح مکہ کی مسجد مین ہر وقت نماز درست ہی **باب** من رخص فیہما اذا کانت الشمس مرتفعة جب آفتاب بلند ہو

تو عصر کی بعد نماز درست ہی عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر الا والشمس مرتفعۃ ترجمہ حضرت امیر المومنین
علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا عصر کے بعد نماز پڑہنی سی مگر جب آفتاب بلند ہو عن علی قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ ہر فرض نماز
کی بعد دو رکعتین پڑہتی تہے سوا فجر اور عصر کے عن ابن عباس قال شہد عندی رجال مرضیون فیہم عمر بن الخطاب وارضاہم عندی
عمر ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی میرے پاس کئی عمدہ آدمیوں نے گواہی دی سب مین عمدہ اون مین حضرت عمر تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہی نماز بعد فجر کی نماز کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوی اور نہین ہے نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوی عن
عمرو بن عبسۃ السلمی انہ قال قلت یا رسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ
مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترتفع قیس رمح او رمحین فانہا تطلع بین قرنی شیطان ویصلی
لہا الکفار ثم صل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جہنم تسجر و
تفتح ابوابہا فاذا زاغت الشمس فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانہا
تغرب بین قرنی شیطان ویصلی لہا الکفار وقص حدیثا طویلا قال العباس ہکذا حدثنی ابو سلام عن ابی امامۃ
الا ان اخطئ شیئا لا اریدہ فاستغفر اللہ واتوب الیہ ترجمہ عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت ہی مین نی کہا یا رسول اللہ
رات کی کون سی حصے مین دعا جلدی قبول ہوتی ہی آپنے فرمایا اخیر حصے مین اسوقت جتنے چاہیے تو نماز پڑھ کیونکہ
نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکہتے جاتے ہین فجر کی نماز تک پہر ٹہر جا آفتاب کے طلوع تک جبتک آفتاب ایک برچہی یا دو برچھی برابر اونچا
ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین نکلتا ہی اور آفتاب پرست اسوقت اوسکی پوجا کرتی ہین پہر جتنی چاہی تو نماز پڑھ کیونکہ
نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکہتے جاتے ہین یہانتک کہ برچہی کا سایہ اوسکی برابر ہو جاوی (نصف النہار تک) پھر ٹھہر جا اسلیے کہ جہنم اسوقت جوش
مین ہی اور اوسکی دروازے کہل جاتے ہین جب آفتاب ڈہل جاوی پہر جتنی چاہی نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین عصر کی نماز تک پھر
ٹہر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک
قصہ طول طویل سے کہا عباس بن سالم نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجہہ سی ابو سلام نے ابو امامہ سی مگر جو بی قصد کے مجھ سی بہول چوک ہوگئی ہو تو اللہ سے
اوسکی معافی چاہتا ہون اور اوسکی طرف توبہ کرتا ہون عن یسار مولی ابن عمر قال رآنی ابن عمر وانا اصلی بعد طلوع الفجر فقال یا یسار
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا ونحن نصلی ہذہ الصلوۃ فقال لیبلغ شاہدکم غائبکم لا تصلوا بعد
الفجر الا سجدتین ترجمہ یسار مولی ابن عمر سی روایت ہی مجھکو ابن عمر نی دیکھا نماز پڑہتی ہوئی بعد طلوع فجر کے تو کہا ای یسار رسول اللہ صلعم باہر
آئی اور ہم یہ نماز پڑہ رہی تہی آپنے فرمایا جو لوگ تم مین سی حاضر ہین وہ اون لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کردین جب فجر نکل آوی تو سوا دو رکعتون کے
اور کوئی نماز نہ پڑھو عن الاسود ومسروق قالا نشہد علی عائشۃ انہا قالت ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الا صلی بعد العصر رکعتین **ترجمہ** اسود اور مسروق نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلعم عصر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھتے ہوں **ف** بعضوں نے کہا یہ خصوصیت تھی آپکی اور کسی کو نفل بعد عصر کی درست نہیں ہے جبتک آفتاب ڈوب جاوے بعضوں نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تھی جیسے ام سلمہ کے حدیث میں گزرا۔ بعضوں کے نزدیک نفل پڑھنا اوقات ثلثہ میں درست ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینہی عنہا ویواصل وینہی عن الوصال **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بعد عصر کے نماز پڑھتے تھے لیکن اوروں کو منع کرتے تھے اور پے درپے روزے رکھتے تھے لیکن اوروں کو منع کرتے تھے

باب قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان **عن** عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ **ترجمہ** عبد اللہ مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتیں پڑھو جسکا جی چاہے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ اسکو سنت نہ سمجھ لیں **ف** سلف نے اختلاف کیا قبل مغرب کے نفل پڑھنے میں ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر وغیرہم اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہی مذہب قوی و راجح ہے اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مغرب کے اول نفل نہیں پڑھا اور یہی مسلک ہے اکثر فقہا اور علما کا **عن** انس بن مالک قال صلیت الرکعتین قبل المغرب علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال قلت لانس اراکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رآنا فلم یامرنا ولم ینہنا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے دو رکعتیں پڑھیں مغرب سے پہلے رسول اللہ کے زمانے میں مختار بن فلفل نے کہا انس سے کیا رسول اللہ نے تمکو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلاۃ لمن شاء **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان میں نماز ہے جسکا جی چاہے پڑھے اور دو اذانوں سے مراد اذان و تکبیر ہے **عن** طاوس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما ورخص فی الرکعتین بعد العصر **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا دو رکعتیں پڑھنے کو قبل مغرب کے انہوں نے کہا میں نے کسیکو رسول اللہ کے زمانے میں یہ نماز پڑھتے نہ دیکھا لیکن اجازت دی انہوں نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی

باب صلوۃ الضحی چاشت کی نماز کا بیان **ف** اکثر لوگوں کے نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے برابر بلند ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک چاشت یہ ہے جو بعد اشراق کے پڑھی جاوے قریب ڈیڑھ پہر دن کے نسائی میں ایک روایت ہے جو مؤید ہے اسکی۔ اکثر علماء کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہے اور بعضوں نے اسکو بدعت کہا ہے بدعت کہنا غلط ہے اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن ادم صدقۃ تسلیمۃ علی من لقی صدقۃ وامرہ بالمعروف صدقۃ ونہیہ عن المنکر صدقۃ واماطۃ الاذی عن الطریق صدقۃ وبضعۃ اہلہ صدقۃ ویجزی من ذلک کلہ رکعتان من الضحی زاد ابن منیع فی حدیثہ قالوا یا رسول اللہ احدنا یقضی شہوتہ وتکون لہ صدقۃ قال ارأیت لو وضعہا فی غیر

حلتها المیکن یاتثہ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے ہر جوڑ پر ایک
صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کی شکرانی مین) پھر وہ جس سے ملے اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک
صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان
سب کیطرف سے دو رکعتین کافی ہین چاشت کے وقت۔ ابن منیع کی روایت مین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے اپنی شہوت
نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اوسکو صدقہ کا ثواب کیونکر ملیگا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہہ مین تو اوسکو عذاب
ہوتا (پھر جب حرام مین عذاب ہے تو حلال مین ثواب بھی ہوگا) • ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال
یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقۃ فلہ بکل صلوۃ صدقۃ وصیام صدقۃ وحج صدقۃ وتسبیح
صدقۃ وتکبیر صدقۃ وتحمید صدقۃ فعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذہ الاعمال الصالحۃ ثم قال
یجزی احدکم من ذلک رکعتا الضحی **ترجمہ** ابو الاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے ابوذر رضہ پاس اتنی مین انہون نے کہا جب
صبح ہوتی ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے۔ پھر اوسکے لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے کا ایک صدقہ اور ہر
حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کا) ایک صدقہ پھر رسول اللہ نے انہین نیک کامونکو
بیان کرکے فرمایا ان سب سے ایک چیز کافی ہے وہ دو رکعتین ہین چاشت کی **عن** معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا
غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر **ترجمہ** معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بیٹھا رہے اوس مقام مین جہان اوسنے (فجر کی) نماز پڑہی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہانتک کہ چاشت کے دو رکعتون
کو ادا کرے اور درمیان مین بات نہ کرے مگر بہتر تو اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین سے زیادہ ہون **عن** ابی امامۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑہنا اور درمیان مین بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین مین
لکہا جاتا ہے **ف** علیین ساتوین آسمان کو کہتے ہین بعضون نے کہا وہ فرشتون کے دفتر کا نام ہے جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتے
ہین • نعیم بن ہمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عز وجل یا ابن ادم لا تعجزنی
من اربع رکعات فی اول نہارک اکفک اخرہ **ترجمہ** نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قضا کر چار رکعتین شروع دن مین مین تجھکو کافی ہونگا آخر دن مین **ف**
مراد یہہ ہے کہ اگر تو شروع دن مین یعنی اشراق کیوقت چار رکعتین پڑہیگا سارے دن مین تیرا محافظ رہونگا تیرے مقاصد پوری کرونگا
• ام ہانی بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی سبحۃ الضحی ثمان رکعات یسلم من
کل رکعتین **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتین پڑہین دو دو رکعت کے

بعد سلام پھیرتی تہے ● ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انه رای النبی صلی الله علیه وسلم صلی الضحی غیر ام هانی فانها ذکرت ان النبی صلی الله علیه وسلم یوم فتح مکة اغتسل فی بیتها وصلی ثمان رکعات فلم یره احد صلاهن بعد **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے ہم سے کسی نے نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے چاشت کی نماز پڑہتے دیکہا سوا ام ہانی کے انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے جسدن مکہ فتح ہوا اوسدن اونکی گہر مین غسل کیا اور آٹہہ رکعتین پڑہین اوسکے بعد پہر کسی نے اونکو یہ نماز پڑہتے نہ دیکہا **عن** عبد الله بن شقیق قال سالت عائشة هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی فقالت لا الا ان یجیئ من مغیبه قلت هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے پوچہا حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتے تہے اونہون نے کہا نہین مگر جب سفر سے آتے تو نماز پڑہتے مین نے کہا کیا رسول اللہ دو سورتین ملا کر پڑہتے تہے اونہون نے کہا مفصل مین سے (حجرات سے اخیر تک) **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت ما سبح رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحة الضحی قط وانی لاسبحها وان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیدع العمل وهو یحب ان یعمل به خشیة ان یعمل به الناس فیفرض علیهم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہین پڑہی کبہی لیکن مین پڑہتی ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چہوڑ دیتے۔ اس خوف سے کہ لوگ اوسکو کرنے لگین اور وہ فرض ہو جاوے لیکن دل سے اوسکو دوست رکہتے **ف** ان دونو حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے چاشت کی نماز نہین پڑہی مگر مسلم نے روایت کیا عائشہؓ سے کہ رسول اللہ چاشت کی نماز چار رکعتین اور زیادہ پڑہا کرتے تہے اور حضرت عائشہؓ سے اسبابمین مختلف اقوال منقول مین ● سماک قال قلت لجابر بن سمرة اکنت تجالس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاه الذی صلی فیه الغداة حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** سماک سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم بیٹہتے تہے رسول اللہ کے ساتہہ اونہون نے کہا ہان اکثر بیٹہتا تہا آپ جسجگہ فجر کی نماز پڑہتے وہان سے نہ اوٹہتے جبتک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کہڑے ہوتے (نماز اشراق کے لیے) **ف** اختلاف ہے صلوة الضحی کی رکعات مین بعضون نے دو کہا ہے بعضون نے چار بعضون نے آٹہہ یہہ سب منقول ہین رسول اللہ سے بعضون نے کہا زیادہ کی حد نہین ہے جتنی رکعتین ہو سکین پڑہے (زرقانی) الحمد للہ

تمام ہوا پارہ ساتوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے

پارہ آٹہوان اوسکے فضل اور الطاف پر بہروسا کر کر

وہی مددگار ہے اور وہی معین ہے - خدا تعالی

مددگر ہمارے اس کتاب کے

پورا کرنے مین آمین

تم الجزء السابع ویتلوه الجزء الثامن ان شاء الله تعالی

فہرست پارۂ ہفتم سنن ابو داود علیہ الرحمۃ

تمت

جزو الثامن

پارہ اٹھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب صلوٰۃ النہار کے دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتین ہین **ف** یعنی ہر دوگانے کے بعد سلام پھیرنا چاہیے یا ہر دوگانے کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھنا چاہیے - یہ حدیث دلیل ہے اون لوگون کی جو کہتے ہین نفل دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہے رات اور دن مین **عن** المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ مثنیٰ مثنیٰ ان تشہد فی کل رکعتین ان تباءس وتمسکن وتقنع بیدیک وتقول اللہم اللہم فمن لم یفعل ذلک فہی خداج **ترجمہ** مطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتین ہین ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے پھر اپنی مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے **ف** نماز کے اندر قنوت مین یا اور کسی وقت مین یا بعد نماز کے اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا یعنی دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی اوسکی نماز ناقص ہے - سوال ہوا ابو داؤد سے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین کہا چاہیے دو دو رکعتین پڑھے یا ہے چار چار رکعتین

باب صلوٰۃ التسبیح صلوٰۃ التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ وآخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاءہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباس چچا میرے کیا مین نہ دون تمکو کیا نہ دون تمکو نہ بھلائی پہونچاؤن تمکو نہ سکھاؤن تمکو دس باتین جب تم ان کو کرو تو بخشدیوے اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے دس باتین ہین **ف** دس باتون سے مراد دس بار تسبیح کہنی ہے سو قیام کے کہ اوس مین پندرہ بار کہتے ہین بعضون نے کہا دس باتون سے مراد یہ ہے اول رکعت چار پڑھنی دوسری فاتحہ پڑہنی تیسری سورۃ پڑہنی چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار رکوع مین چھٹے

دس بار جب رکوع سے سر اوٹھا دے تو آٹھویں دس بار پہلے سجدے میں ساتویں دس بار جب سجدے سے اوٹھ کر بیٹھے تو نویں دس بار دوسرے سجدے میں
دسویں دس بار جب دوسرے سجدے سے اُٹھ کر بیٹھے جلسہ استراحت میں **ف** تو چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے
ف ابن عباس سے منقول ہے کہ الہٰکم التکاثر اور والعصر اور کافرون اور اخلاص ہے اور ایک روایت میں اذا زلزلت اور والعادیات
اور اذا جاء اور اخلاص آیا ہے **ت** جب قرأت سے فارغ ہو پہلی رکعت میں یعنی فاتحہ اور سورت پڑھ چکا تو کھڑے کھڑے کہے سبحان
الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر پندرہ بار پھر رکوع میں دس بار کہے پھر سر اوٹھا کر رکوع سے دس بار کہے پھر سجدے میں جا کر دس بار
کہے پھر سجدے سے سر اوٹھا کر دس بار کہے پھر سجدے میں جا کر دس بار کہے پھر سجدے سے سر اوٹھا کر دس بار کہے تو ہر رکعت میں پچھتر بار
ہوا ایسا ہی کر چار رکعتوں میں **ف** تین سو بار کہے **ت** اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھا کر اگر نہ ہو سکے تو ہر جمعہ میں
ایک بار پڑھا کر اگر یہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایکبار
پڑھ **ف** سکوت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور منذری نے اور حسن کہا اسکو بعض ائمہ حدیث نے اور نقل کیا اسکو بخاری نے
کتاب القرأۃ خلف الامام میں اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسیٰ بن عبد العزیز کی توثیق کے
ابن معین اور نسائی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی وغیرہم نے **عن** ابی الجوزاء حدثنی رجل
کانت له صحبة یرون انه عبد الله بن عمرو قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم ائتنی غدا احبوک واثیبک واعطیک
حتی ظننت انه یعطینی عطیة قال اذا زال النهار فقم فصل اربع رکعات فذکر نحوه قال ثم ترفع راسک یعنی من السجدة
الثانية فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتهلل عشرا ثم تصنع ذلک فی الاربع رکعات قال
فانک لو کنت اعظم اهل الارض ذنبا غفر لک بذلک قال قلت فان لم استطع ان اصلیها تلک الساعة قال صلها
من اللیل والنهار **ترجمہ** ابو الجوزاء سے روایت ہے مجھ سے حدیث بیان کی ایک شخص نے جسکو صحبت تھی رسول الله کی لوگ گمان کرتے
ہیں کہ وہ عبد الله بن عمرو تھے کہا اوس شخص نے فرمایا مجھ سے رسول الله صلعم نے تو کل میرے پاس آ میں تجھ کو دونگا عنایت کرونگا مرحمت کرونگا
یہانتک کہ میں سمجھا آپ مجھے کچھ مال دینگے (جب میں کل آیا) آپ نے فرمایا جس وقت آفتاب ڈھل جاوے تو کھڑا ہو اور چار رکعتیں پڑھ پھر ویسا ہی
بیان کیا جیسے اوپر گزرا مگر اسمیں یہ ہے کہ جب سر اوٹھا دوسرے سجدے سے تو سیدھا بیٹھا رہ اور مت کھڑا ہو یہانتک کہ دس بار تسبیح اور دس
بار تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پھر ایسا ہی چاروں رکعتوں میں کر اگر تو جتنے آدمی زمین میں ہیں سب سے گناہوں میں
زیادہ ہوگا تو بھی بخشدیا جاویگا اس نماز کے سبب سے میں نے کہا اگر میں اسوقت (یعنی آفتاب ڈھلے پر) اس نماز کو نہ پڑھ سکوں آپ نے فرمایا
رات دن میں کبھی پڑھ لے **باب** رکعتی المغرب این تصلیان مغرب کے بعد دو رکعت سنت کو کہاں پڑھنا چاہیئے **عن**
کعب بن عجرة ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلوتهم راٰهم
یسبحون بعدها فقال هذه صلوة البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول الله بنی عبد الاشہل کے مسجد میں آئے
وہاں آپ نے مغرب کی نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کو دیکھا نفل پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو نماز گھروں کی ہے **عن** ابن عباس قال

دیگر مسلم و ابن معین ... [illegible] ... موسیٰ بن عبد العزیز کی

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم مغرب کے دو رکعت سنت مین قرأت کو طول کرتے یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہو جاتے یعنی چلے جاتے **باب**

الصلوة بعد العشاء عشا کی سنتونکا بیان **عن** شريح بن هانئ عن عائشة قال سألتها عن صلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالت ما صلى رسول الله صلعم العشاء قط فدخل على الا صلى اربع ركعات او ست ركعات ولقد مطرنا

مرة بالليل فطرحنا له نطعا فكاني انظر الى ثقب فيه ينبع الماء منه وما رايته متقيا الارض بشيء من ثيابه قط
ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نماز کو انہون نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی عشا پڑھ کر میرے پاس نہین آئے مگر انہون نے چار رکعتین یا چھہ رکعتین پڑہین ایکبار رات کو پانی برسا ہم نے ایک چمڑا
ڈال دیا گویا مین اب دیکھ رہی ہون وسمین ایک سوراخ ہے پانی اسمین سے بہہ رہا ہے اور مین نے کبھی انکو نہین دیکھا کپڑون کو مٹی سے بچاتی ہوئے

ابواب قيام الليل

شب بیداری اور تہجد کا بیان

ف اوائل اسلام مین رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سے کم تہائی رات اور زیادہ سے
زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑہنا اور عبادت کرنا فرض تہا پہر اون لوگون کو آدہی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم نہ
ہوتا وہ شام سے صبح تک نماز مین کھڑے رہتے یہانتک کہ پاؤن اون کے سوج گئے اوس وقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اوٹھا دی یا
فاقرؤا ما تيسر من القرآن پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن کو۔ اب بعض لوگ کہتے ہین کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام
سب سے پر جاتی رہی بعض کہتے ہین صحابہ پر سے جاتی رہی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اسیواسطے آپنے کبھی شب بیداری اور تہجد
گزاری نہ چھوڑی

باب نسخ قيام الليل تہجد کے فرضیت منسوخ ہونیکا بیان **عن** ابن عباس قال في المزمل قم
الليل الا قليلا نصفه نسختها الاية التي فيها علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن ناشئة
الليل اوله وكانت صلوتهم لاول الليل يقول هو اجدر ان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل وذلك
ان الانسان اذا نام لم يدر متى يستيقظ وقوله اقوم قيلا هو اجدر ان يفقه في القرآن وقوله ان لك
في النهار سبحا طويلا يقول فراغا طويلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے سورہ مزمل مین
قم الليل الا قليلا کہا تہا رات کو مگر تہوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن نے
یہ آیت بہی اوسی سورت کی آخر مین ہے معنے اسکے یہ ہین وہ جانتا ہے تم اوسکو پورا نہ کر سکو گے پہر تمہر معاف کیا پڑہو جتنا
آسان ہو قرآن) اور یہ جو فرمایا ان ناشئة الليل هي اشد وطأ واقوم قيلا بہ ترجمہ (رات کو) شب مین نماز پڑہنا سخت
روندتا ہے یعنی زیادہ لائق ہے اسبات کے واسطے کہ تم پورا کرو اوسکو جو تم پر فرض ہوا رات کو نماز پڑہنا **ف** اس لیے
کہ اول شب میں انسان جاگتا ہے ضرور یا نہ ورد فرض کو ادا کر سکتا ہے برخلاف پیچھے رات کے اوس مین احتمال ہے کہ

کھلے یا نہ کھلے اسی واسطے صحابہ اول شب سے نماز پڑھنا شروع کرتے **ف** اور اقوم قیلا سے یہ مراد ہی کہ رات کا وقت بہت اچھا ہی
کلام اللہ سمجھنے کے لیے کیونکہ اوس وقت غل شور نہین ہوتا دل لگتا ہی قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ مین آتا ہی اور یہ جو کہا ان لک
فی النہار سبحا طویلا اسکے معنی یہ مین کہ دنکو تجھے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی دنیا کے کام کاج کیواسطے رات کو عبادت
مین صرف کیا کر **عن** ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامهم فی شهر رمضان حتی نزل
آخرها وکان بین اولها وآخرها سنة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب سورہ مزمل کا شروع اوترا تو لوگ رات
کو کھڑے رہتے جیسا رمضان مین کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ اوسکا آخر اوترا اس درمیان مین ایک برس کا فاصلہ ہوا

باب

قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان
علی قافیة راس احدکم اذا هو نام ثلث عقد یضرب مکان کل عقدة علیك لیل طویل فارقد فان استیقظ
فذکر اللہ انحلت عقدة فان توضا انحلت عقدة فان صلی انحلت عقدة فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح
خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گدی پر جب
وہ سوتا ہی تین گرہین لگاتا ہے **ف** یہ تشبیہ ہی جادو کی گرہون سے یا حقیقة ایسا ہی ہے **ت** ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے
ابھی بڑی رات پڑی ہی سو تا رہ پھر اگر وہ شخص جاگا اور جاگتے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کھل جاتی ہی پھر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ
کھلجاتی ہی پھر اگر نماز پڑھی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو خوش مزاج پاک نفس رہتا ہی ورنہ بدنفس مجہول رہتا ہی **عن** عبد اللہ
بن ابی قیس یقول قالت عائشة لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعه وکان اذا مرض او کسل
صلی قاعدا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا مت چھوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو نہین چھوڑتے تھے جب بیمار ہو جاتے یا سست ہوتے تو بیٹھکر پڑھتے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأته فان ابت نضح فی وجهها الماء رحم اللہ امرأة قامت من اللیل
فصلت وایقظت زوجها فان ابی نضحت فی وجهه الماء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی عورت کو جگا دے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک دے رحم کرے اللہ
اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگا دے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک دے **ف** کیونکہ پانی
چھڑکنے سے آنکھ کھل جاوے گی تو نماز پڑھے گا ثواب پاویگا **عن** ابی سعید وابی هریرة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ایقظ الرجل اهله من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات **ترجمہ** ابو سعید
اور ابو ہریرہ سے روایت ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگا دے رات کو پھر دونو نماز پڑھین تو وہ ذاکرین
مین لکھا جاویگا اور عورت ذاکرات مین [illegible] کلام اللہ مین ذاکرین اور ذاکرات کی شان مین فرمایا اعد لهم مغفرة واجرا عظیما اور کر
وہ بخشش ہی اور بڑا بدلا ہی

باب

[illegible] فی الصلوة نماز مین اونگھنے لگے تو کیا کرے **عن** عائشة [illegible]

علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اونگھنے لگے نماز میں تو سو رہے یہانتک کہ اوسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے میں نماز پڑھیگا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے اور زبان سے بد دعا نکلے اپنے واسطے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے رات کو کھڑا ہو (نماز کے لیے) پھر قرآن اوسکی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور سمجھ میں نہ آوے جو کہتا ہے تو چاہیے کہ سو رہے **ف** آدمی جب پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہیں چلتی اٹک اٹک کر کچھ کا کچھ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت میں پڑھنا ضرور نہیں سو جانا چاہیے **عن** انس قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال ما ھذا الحبل فقیل یا رسول اللہ ھذہ حمنۃ ابنۃ جحش تصلی فاذا عیت تعلقت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتصل ما اطاقت فاذا عیت فلتجلس قال زیاد فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت امسکت بہ فقال حلوہ فقال لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فلیقعد **ترجمہ** انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک رسی بندھی ہوئی ہے دو ستونوں کے بیچ میں پوچھا یہ کیوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم یہ رسی حمنہ بنت جحش کی ہے وہ نماز پڑھا کرتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے ٹک جاتی ہیں (پر بیٹھ کر نہیں پڑھتیں) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہاں تک نماز پڑھے جب تھک جاوے تو بیٹھ جاوے - زیاد کی روایت میں ہے آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی لوگوں نے کہا زینب کی ہے وہ نماز پڑھا کرتی ہیں جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اوسکو تھام لیتی ہیں آپ نے فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم میں سے جہاں تک خوشی سے جی لگے نماز پڑھے جب سست ہو جاوے یا تھک جاوے تو بیٹھ جاوے

باب من نام عن حزبہ جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے **عن** عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شئ منہ فقراہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قراہ من اللیل **ترجمہ** حضرت عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد نہ پڑھ کر سو جاوے پھر صبح کو اوٹھ کر اوسکو فجر اور ظہر کے درمیان میں پڑھ لیوے تو ایسا ہی لکھا جاویگا گویا اوسنے رات کو پڑھا

باب من نوی القیام فنام جس شخص نے نیت اٹھنے کی تھی پھر اٹھ نہ سکا اوسکے ثواب کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوۃ بلیل یغلبہ علیھا نوم الا کتب لہ اجر صلوتہ وکان نومہ علیہ صدقۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر ایک رات اوسپر نیند غالب ہو جاوے (اور اوٹھ نہ سکے) مگر اوسکی اسی نماز کا ثواب لکھا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا

باب ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ

من يسألني فأعطيه من يستغفرني فأغفر له **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے
پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص دعا کرتا ہے مجھ سے میں دعا اوسکی قبول کروں
کون شخص مانگتا ہے مجھ سے میں اوسکو دوں کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے میں معاف کروں اوسکے گناہوں کو **ف** اہل سنت اور
جماعت محققین یعنی اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثیں یا
آیتیں جنمیں پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہیں جیسے اوترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا
یہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں مگر مشابہ نہیں ہیں مخلوق کی صفات کے جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہیں ہے مخلوق کے ذات سے
اور تاویل کرنا ان نصوص میں بعید بعید احتمالات سے قرین احتیاط نہیں ہے بلکہ خوف ہے گمراہی و خرابی کا جیسے اس حدیث
کی بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اوترتی ہے یا اوسکا حکم اوترتا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور سے حدیث
کے الفاظ پر جمتی نہیں سکتی کیونکہ اگر رحمت اوترتی یا امر اوترتا تو وہ یہہ کیسے کہتا کہ جو مجھ سے دعا کریگا میں قبول کرونگا جو مانگیگا میں دونگا
جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسرے یہہ کہ رحمت اوسکی ہر جگہہ موجود ہے فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل
شی تو خاص تہائی رات پر اوترنے کیا معنی تیسرے یہ کہ رحمت اگر اوتر کر آسمان دنیا تک رہ گئی تو ہمکو اوس میں کیا فائدہ ہوا اگر ہم
تک آتی تو البتہ کچھہ نفع ہوتا اور جن لوگوں سے یہ منقول ہے کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر محمول کرنا چاہیے مراد اون کی معانی ظاہرہ سے
وہ معانی ہیں جو متعارف ہیں مخلوقات میں یعنی مخلوق کی صفات نہیں نہ ظاہر معنی لغوی چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے
وان ظاهرها المتعارف في حقنا غير مراد یعنی اسکا معنی ظاہری جو ہم لوگوں میں مشہور ہے مراد نہیں ہے ۔ آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقاموں
میں خوف فکر اور تامل سے سچی راہ پر چلا رہے اور گمراہ کرنیوالوں کے پھندے میں نہ پہنسے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہیں بڑے بڑے مولویوں اور
ملاؤں کو اس میں دھوکا ہو گیا ہے اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہو گئے ہیں وما علینا الا البلاغ اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی کو
دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرماوے

باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت اوٹھتے تھے

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليوقظه الله
عز وجل بالليل فما يجيء السحر حتى يفرغ من حزبه **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح نہ ہوتی کہ آپ اپنے وظیفے سے فارغ ہو جاتے

عن مسروق قال سألت عائشة عن صلوة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها اي حين كان يصلي قالت كان اذا سمع الصارخ قام فصلى **ترجمہ** مسروق سے روایت
ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کس وقت نماز پڑھتے تھے اونہوں نے کہا جب مرغ بولنے کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز شروع
کرتے

عن عائشة قالت ما ألفاه السحر عندي الا نائما تعني النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم جب میرے پاس ہے تو صبح کو سوتے ہوتے تھے **ف** آپ تہجد پڑھ کر آرام فرماتے تھے پھر جب صبح ہوتی اوٹھکر نماز کو جاتے تھے

عن
حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر صلى **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب کوئی حادثہ

پیش آتا تو نماز پڑھنے لگتے **ف** تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہوجاوے اور تکلیف دفع ہوجاوے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کردے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے رحم فرماویگا **عن** ربیعة بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول الله

صلی الله علیه وسلم اٰتیه بوضوئه وبحاجته فقال سلنی فقلت مرافقتك فی الجنة قال او غیر ذلك قلت هو ذلك قال فاعنی علی نفسك بکثرة السجود **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہتے تھے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہا کرتا اونکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کیواسطے ایکبار آپنے فرمایا مانگ مجھہ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھ چاہتا ہوں جنت میں آپنے فرمایا اور کچھہ سوا اسکے میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو مدد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کرکے **ف** یعنے ہرچند میں تیرے لیے سفارش کرونگا اور اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کیواسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضرور ہے سجدے بہت کیا کر

عن انس بن مالك فی هذه الاٰیة تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ینفقون قال کانوا یتیقظون ما بین المغرب والعشاء یصلون قال وکان الحسن یقول قیام اللیل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا جدا رہتی ہیں کروٹیں اونکی بچھونوں سے (جاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو ڈرتے ہوئے امید کرتے ہوئے مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے تھے مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور حسن کہتے تھے تہجد مراد ہے **عن**

انس فی قوله کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون قال کانوا یصلون فیما بین المغرب والعشاء زاد فی حدیث یحیی وکذلك تتجافی جنوبهم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون تھوڑی رات سویا کرتے تھے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں نماز پڑھا کرتے تھے یحیی کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبهم سے بھی مقصود ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیصل رکعتین خفیفتین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اوٹھے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھے **ف** شاید تحیة الوضوء مراد ہے پھر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے ثم لیطول بعد ما شاء یعنی پھر جتنا چاہے طول کرے بعد اسکے

عن عبد الله بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے بہت سی رکعتیں پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں پڑھے پر ان میں لمبی لمبی سورتیں پڑھے دیر تک کھڑا رہے بعضونکے نزدیک کثرت سجود افضل

باب صلوة اللیل مثنی مثنی

رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **عن** عبد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة اللیل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعة واحدة توتر له ما قد صلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز کا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسیکو خوف ہو فجر ہوجانے کا تو ایک رکعت پڑھ لے وہ سب نماز کو طاق کردیگی **ف** اگرچہ اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے

دن مین نوافل کے دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس مین ہی کہ افضل کیا ہی شافعی کے نزدیک رات اور
دن مین دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی) اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے
نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی۔ دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی کے مذہب کو ترجیح
ہی پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءة فی صلوة اللیل تہجد مین قرارت پکار کر
پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعه من فی الحجرة وهو
فی البیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح قرارت کرتی حجرے مین کہ باہر والے کو آواز
سنائی دیتی **عن** ابی هریرة انه قال کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض
طورا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرارت کرتی کبھی پست آواز سے **عن** ابی قتادة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلة فاذا هو بابی بکر یصلی یخفض من صوته قال ومر بعمر بن الخطاب وهو
یصلی رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت
بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بک وانت تصلی
رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثه فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم ایک شب کو نکلی انہون نی ابو بکر رض کو دیکھا چپکی چپکی نماز پڑھ رہی ہین اور عمر کو دیکھا بلند آواز سے قرارت کر
رہی ہین جب دونون ابو بکر و عمر رض رسول اللہ پاس آئے آپ نی پوچھا ای ابو بکر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا تم چپکی چپکی نماز پڑھ
رہی تبے انہوں نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو سناتا تہا جو کانا پہوسی بھی سن لیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپ نے فرمایا ای
عمر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑھ رہی تھی انہون نے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو
بھگاتا تہا (یعنی پکار کر پڑھنی سی یہ غرض تہے کہ جو لوگ سوتے ہین نماز کو نہین اٹھے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین) حسن کی روایت
مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ نی فرمایا ای ابو بکر تم اپنی آواز تہوڑی بلند کرو اور ای عمر تم اپنی آواز تہوڑی پست کرو **ف** کیونکہ
اللہ جل جلالہ نی فرمایا ولا تجهر بصلوتک ولا تخافت بها وابتغ بین ذلک سبیلا نہ پکار کر پڑھ نماز اپنی نہ بالکل چپکے پڑھ بیچ کی راہ
اختیار کر دوسری روایت مین ہی **عن** ابی هریرة بهذه القصة لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولا لعمر اخفض
شیئا زاد وقد سمعتک یا بلال وانت تقرأ من هذه السورة ومن هذه السورة قال کلام طیب یجمعه اللہ
بعضه الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم قد اصاب نہ آپ نے ابو بکر سی آواز بلند کرنیکو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنے
کو کہا بلکہ بلال سے آپ نی فرمایا مین نے سنا تم تہوڑا اس سورت مین سی پڑھ رہی تھی اور تہوڑا اوس سورت مین سی انہوں نے کہا یا رسول
اللہ یہ کلام سب کا سب اچھا ہی اللہ ایک کو دوسری سی ملاتا ہی آپ نے فرمایا تم سب نے ٹھیک کیا **عن** عائشة ان رجلا قام

من الليل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فلانا كاين من
آية اذكرنيها الليلة كنت قد اسقطتها **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ایک شخص رات کو اٹھا اور اوس نے پکار کر
قرآن پڑھا جب صبح ہوئی رسول اللہ صلعم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس پر کتنی آیتیں اوس نے مجھے رات کو یاد دلا دیں جنکو میں بھول چلا
تھا **عن** ابی سعید قال اعتكف رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فسمعهم يجهرون بالقراءة فكشف
الستر وقال الا ان كلكم مناج ربه فلا يؤذين بعضكم بعضا ولا يرفع بعضكم على بعض في القراءة او
قال في الصلوة **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اعتکاف کیا مسجد میں آپ نے لوگوں کو سنا پکار کر پڑھتے ہوئے تو پردہ
اٹھا کر فرمایا اے لوگو تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز میں یا قرأت
میں **عن** عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر
بالصدقة **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات
کرنیوالا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپکے سے خیرات کرنیوالا **ف** تو صدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قرأت سری کا

باب في صلوة الليل تہجد کی رکعتوں کا بیان **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل عشر
ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
رات کو دس رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کی سنتیں سب تیرہ رکعت پڑھتے تھے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها
اضطجع على شقه الايمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ایک رکعت
اون میں وتر کی ہوتی جب فارغ ہوتے اون سے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى ان ينصدع الفجر احدى عشرة ركعة يسلم من كل ثنتين
ويوتر بواحدة ويمكث في سجوده قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية قبل ان يرفع رأسه فاذا سكت المؤذن
بالاولى من صلوة الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى يأتيه المؤذن **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت کے بعد
سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے اور سجدہ میں اتنا ٹھہرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے جب موذن فجر کی
اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے یہاں تک کہ موذن بلانے کو آتا
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في
شيء من الخمس حتى يجلس الاخرة فيسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے
پانچ اون میں سے وتر کی ہوتیں نہ بیٹھتے اون میں مگر اخیر میں پھر سلام پھیرتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه

يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے عن عائشة ان نبي
الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة كان يصلي ثمان ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي
قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلي بين اذان الفجر والاقامة
ركعتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر
کی پھر پڑھتے تھے بعد وتر کی دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کا قصد کرتے کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت فجر کی بیچ میں
دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كيف كانت صلاة
رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره
على احدى عشرة ركعة يصلي اربعًا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن
ثم يصلي ثلثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي ترجمہ
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلعم کیونکر نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر زیادہ نہیں کرتے تھے ف آٹھ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کے ت پہلے چار رکعتیں
پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف دل ہوشیار رہتا ہے
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اسی واسطے بچا سونا ضرر نہیں کرتا وضو نہیں ٹوٹتا یہ آپ کی خصوصیات میں سے تھا عن
سعد بن هشام قال طلقت امرأتي فاتيت المدينة لابيع عقارا كان لي بها فاشتري به السلاح واغزو فلقيت
نفرا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا قد اراد نفر منا ستة ان يفعلوا ذلك فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم
وقال لكم في رسول الله اسوة حسنة فاتيت ابن عباس فسألته عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادلك
على اعلم الناس بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عائشة فاتيتها فاستتبعت حكيم بن افلح فابى فناشدته
فانطلق معي فاستاذنا على عائشة فقالت من هذا قال حكيم بن افلح قالت ومن معك قال سعد بن هشام
قالت هشام بن عامر الذي قتل يوم احد قال قلت نعم قالت نعم المرء كان عامر قال قلت يا ام المؤمنين حدثيني
عن خلق رسول الله صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال قلت
حدثيني عن قيام الليل قالت الست تقرأ يا ايها المزمل قال قلت بلى قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام
اصحاب رسول الله صلعم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خاتمتها في السماء اثنى عشر شهرا ثم نزل آخرها فصار قيام
الليل تطوعا بعد فريضة قال قلت حدثيني عن وتر النبي صلعم قالت كان يوتر بثمان ركعات لا يجلس الا في الثامنة

ثم يقوم فيصلي ركعة اخرى لا يجلس الا في الثامنة والتاسعة ولا يسلم الا في التاسعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس

فتلك احدى عشرة ركعة يا بني فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع ركعات لم يجلس الا في السادسة والسابعة ولم يسلم الا في

السابعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس فتلك تسع ركعات يا بني ولم يقم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة يتمها الى

الصباح ولم يقرأ القرآن في ليلة قط ولم يصم شهرا يتمه غير رمضان وكان اذا صلى صلوة داوم عليها وكان اذا

غلبته عيناه من الليل بنوم صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة قال فاتيت ابن عباس فحدثته فقال هذا والله

هو الحديث ولو كنت اكلمها لاتيتها حتى اشافهها به مشافهة قال قلت لو علمت انك لا تكلمها ما حدثتك

ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینے میں آیا اپنی ایک زمین بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کیواسطے مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ رسول اللہ کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے چھہ آدمیوں نے ایسا قصد کیا تھا (اپنی جوروں کو طلاق دینے کا جہاد کیواسطے) تو رسول اللہ نے انکو منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی پاس رہیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کی موافق بعد عدت کی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبد اللہ بن عباس پاس آیا اور اون سے رسول اللہ کے وتر کو پوچھا انہوں نے کہا میں تمکو وہ آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ کے وتر کو جانتا ہے تو جا عائشہؓ پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میری ساتھ چلو انہوں نے انکار کیا میں نے انکو قسم دی جب وہ میری ساتھ چلے پھر ہم دونوں حضرت عائشہ کے گھر پر پہنچے اور اون سے اجازت چاہی اندر آنے کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا احد کے روز میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا اچھی آدمی تھے عامر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ام المومنین مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا آپ کے خلاق قرآن کے مطابق تھے میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے میں نے کہا پڑھی کیوں نہیں انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رات کو کھڑے ہونے لگے (نماز کیواسطے) یہانتک کہ اون کے پاؤں سوجھ گئے اور پچھلی آیتیں اس سورت کی آسمان پر رکی رہیں بارہ مہینے تک پھر پچھلی آیتیں اتریں اس وقت رات کو نماز پڑھنا نفل ہو گیا پہلے فرض تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کے وتر کا حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے بیچ میں نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے مگر نویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے **ف** بعد وتر کے اکثر علما نے اسکو مستحب جانا ہے اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلاتکم بالليل وترا سب سے اخیر رات کی نماز میں وتر کو رکھو اور امام احمد نے کہا میں پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرتا ہوں اس سے **ف** یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے چھوٹے بیٹے میرے پھر جب آپ ضعیف ہو گئے اور گوشت بدن پر آیا تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے چھٹی رکعت کے بعد بیٹھتے بیچ میں نہ بیٹھتے پھر ساتویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے مگر

ساتوین رکعت کے بعد پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑہتی سب نو رکعتین ہوتین اور آپ کسی رات کو شام سے صبح تک نہین کھڑی ہوئی (یعنی رات بھر عبادت نہ کی بلکہ بیچ مین آرام بھی فرماتے تھے) اور کبھی آپ نے ایک رات مین قرآن ختم نہین کیا اور کسی مہینہ مین پورے مہینے روزے نہ رکھے سوا رمضان کے اور آپ جب کوئی نماز شروع کرتی تو ہمیشہ اوسکو پڑہا کرتی اور جب آپ کو نیند غالب ہوجاتی (یا کوئی بیماری ہوجاتی مسلم) جسکی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑہ سکتی تو دن کو بارہ رکعتین پڑہ لیتے - سعد بن ہشام نے کہا مین حضرت عائشہ سے یہ حدیث سنکر ابن عباس پاس آیا اون سے بیان کیا انہون نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر مین حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو مین اونکے پاس جاکر اون کے منہ سے یہ حدیث سن لیتا مین نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری اون کے بات نہین ہوتی تو مین تم سے یہ حدیث بیان نہین کرتا **ف** کیونکہ تم اس حدیث ہی کو سننے کیواسطے شاید اون سے بات کرنا شروع کردیتے اور رنج دور کردیتے - رنج کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر المومنین علیؓ مین منازعت ہوکر جنگ سخت ہوئی تھی اور ابن عباس علیؓ کے یارون مین سے تھے - دوسری روایت

مین ہے یصلی ثمانی رکعات لا یجلس فیہن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم بمعناہ الی مشافھۃ **ترجمہ** آپ آٹھ رکعتین پڑہتی تھی نہین بیٹھتی تھے مگر آٹھوین رکعت کے بعد بیٹھکر اللہ کو یاد کرتی تھی پھر دعا مانگتی تھی پھر سلام پھیرتی تھی ایسی آواز سے جو ہمکو سنائی دیتی پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑہتی تھے بعد سلام کے پھر ایک رکعت پڑہتی تھی یہ سب گیارہ رکعتین ہوتین اے چھوٹے بیٹے میرے جب آپکا سن زیادہ ہوا اور فربہ ہوگئے تو سات رکعتین وتر پڑہنے لگی اور دو رکعتین بیٹھکر سلام کے بعد اخیر حدیث تک **عن** زرارۃ بن اوفی

ان عائشۃ سئلت عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوۃ العشاء فی جماعۃ ثم یرجع الی اھلہ فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشہ وینام وطھورہ مغطی عند راسہ وسواکہ موضوع حتی یبعثہ اللہ ساعتہ التی یبعثہ من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاہ فیصلی ثمانی رکعات یقرأ فیہن بام الکتاب وسورۃ من القران وما شاء اللہ ولا یقعد فی شیء منہا حتی یقعد فی الثامنۃ ولا یسلم ویقرأ فی التاسعۃ ثم یقعد فیدعو بما شاء اللہ ان یدعو ویسألہ ویرغب الیہ ویسلم تسلیمۃ واحدۃ شدیدۃ یکاد یوقظ اھل البیت من شدۃ تسلیمۃ ثم یقرأ وھو قاعد بام الکتاب ویرکع وھو قاعد ثم یقرأ الثانیۃ فیرکع ویسجد وھو قاعد ثم یدعو ما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلک صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدن فنقص من التسع ثنتین فجعلہا الی الست والسبع ورکعتیہ وھو قاعد حتی قبض علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال انہون نے کہا آپ عشا کی نماز جماعت سے پڑہتے پھر اپنے گھر مین آنکر چار رکعتین پڑہتے بعد اوسکے اپنے فرش پر آتی اور سو رہتے لیکن وضو کا پانی ڈھنپا رکھا رہتا آپ کے سر کے پاس اور مسواک دہری رہتی یہان تک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اونکو اٹھایا کرتا اوٹھا دیتا اونکو پھر آپ مسواک کرتی اور وضو کے

اچھی طرح سے پھر نماز پڑہنی کیطرف پہرآتے اور آٹہہ رکعتین پڑہتی اور ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتے پڑہتی اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتی جب آٹہوین رکعت پڑہ چکتی اوسوقت بیٹھتی اور سلام نہ پہیرتی بلکہ نوین رکعت پڑہتی پہر بیٹھتی اور دعا کرتی جہان تک اللہ چاہتا اور اوس سے سوال کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتی دل سے پھر ایک سلام زور سے پہیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا کہ گہر والی جاگ اوٹہین پھر بیٹھے بیٹھے سورہ فاتحہ پڑہتی اور رکوع کرتے بیٹھے بیٹھے پھر دوسری رکعت بہی بیٹھے بیٹھے پڑہتے اور رکوع سجدہ بیٹھے بیٹھے اور اسکے پھر دعا مانگتی جبتک اللہ چاہتا پھر سلام پہیرتے اور نماز سے فارغ ہوتی ہمیشہ آپ اسے طرح نماز پڑہتی رہی یہانتک کہ فربہ ہوگیئ اوسوقت نو رکعت مین سے دو کم کردین اور چھہ سات رکعتین کھڑے ہوکر اور دو بیٹھکر پڑہنی لگی وفات تک اسی طرح پڑہتی رہی۔ دوسری روایت مین ہے

یصلی العشاء ثم یاوی الی فراشہ لم یذکر الاربع رکعات وساق الحدیث قال فیہ فیصلی ثمانی رکعات یسوی بینہن فی القراءۃ والرکوع والسجود ولا یجلس فی شیء منہن الا فی الثامنۃ فانہ کان یجلس ثم یقوم ولا یسلم فیصلی رکعۃ یوتر بہا ثم یسلم تسلیمۃ یرفع بہا صوتہ حتی یوقظنا ثم ساق معناہ **ترجمہ** عشا کی نماز پڑہتی پھر اپنی بچھونے پر آتی اس روایت مین چار رکعت پڑہنی کا بعد عشا کی ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹہہ رکعتین پڑہتی برابر کرتے اون مین قرارت اور رکوع اور سجدہ اور نہین بیٹھتے مگر آٹہوین رکعت کے بعد پھر کھڑے ہوتے بغیر سلام پہیری پھر ایک رکعت پڑہ کر اونکو طاق کرتی پہر ایک سلام پہیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر بتسع او کما قالت ویصلی رکعتین وھو جالس ورکعتی الفجر بین الاذان والاقامۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے نو رکعتین وتر کے یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹھکر پڑہتے تہے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم اوتر بسبع رکعات ورکع رکعتین وھو جالس بعد الوتر یقرأ فیہما فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑہا کرتے تہے پھر سات پڑہنی لگے اور دو رکعتین بیٹھکر وتر کے بعد پڑہتی تہی اون مین قرارت کرتی بیٹھے بیٹھے جب رکوع کا ارادہ ہوتا کھڑی ہو جاتی پھر رکوع کرتے پہر سجدہ کرتی **عن** سعد بن ھشام قال قدمت المدینۃ فدخلت علی عائشۃ فقلت اخبرینی عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس صلوۃ العشاء ثم یاوی الی فراشہ فینام فاذا کان جوف اللیل قام الی حاجتہ والی طھورہ فتوضأ ثم دخل المسجد فیصلی ثمان رکعات یخیل الی انہ یسوی بینہن فی القراءۃ والرکوع والسجود ثم یوتر برکعۃ ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبہ فربما جاء بلال فاذنہ بالصلاۃ ثم یغفی وربما شککت اغفی اولا حتی یؤذنہ بالصلوۃ فکانت تلک صلوتہ حتی اسن ولحم فذکرت من لحمہ ما شاء اللہ وساق الحدیث **ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا مجہہ سے بیان کرو رسول اللہ کی نماز کا حال انہون نے کہا رسول اللہ عشا کی نماز لوگون کو پڑہا کر اپنی بچھونے پر آتی اور سو رہتے رات کی بیچ مین اوٹہکر حاجت کو جاتی اور پانی لیکر وضو کرتی پہر

مسجد مین انکو اہستہ رکعتین پڑہتی سب رکعتین برابر ہوتین قرات اور رکوع اور سجود مین پہر ایک رکعت وتر کی پڑہتی پہر دو رکعتین بیٹھکر پڑہتی پہر لیٹ
رہتی پہر کبھی بلال اکر آپ کو نماز کیواسطی ہوشیار کرتی بعد اسکی سو رہتی یا پہلی سو رہتی پہر بلال ہوشیار کرتی یہی آپ کی نماز رہی یہانتک کہ آپکا سن
زیادہ ہوگیا یا آپ فربہ ہوگئی پہر بیان کیا آپکی گوشت بڑہ جانی کا حال **عن** ابن عباس انہ رقد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرآہ استیقظ فتسوک وتوضأ وهو یقول ان فی خلق السموات والارض حتی ختم السورة ثم قام فصلی رکعتین
اطال فیهما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذلک ثلاث مرات ست رکعات کل ذلک
یستاک ثم یتوضأ ویقرأ هؤلاء الآیات ثم اوتر قال عثمان بثلاث رکعات فأتاه المؤذن فخرج الی الصلاة
وقال ابن عیسی ثم اوتر فاتاه بلال فاذنه بالصلوة حین طلع الفجر فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی الصلوة ثم
اتفقا وهو یقول اللهم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا و
اجعل خلفی نورا وامامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللهم واعظم لی نورا **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے وہ سوئی رسول اللہ صلعم پاس تو دیکہا آپ جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑہی ان فی خلق السموات والارض و
اختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب الآیہ سورۃ کی اخیر تک پہر کھڑی ہوئی اور دو رکعتین پڑہین ان مین قیام اور رکوع اور
سجدے کو طول دیا پہر انکر سو رہی یہانتک کہ خراٹی لینی لگی پہر ایسا ہی تین بار کیا چہ رکعتین پڑہین ہر بار مسواک کرتی تہی اور وضو
کرتی تہی اور انہی آیتون کو پڑہتی تہی پہر وتر پڑہا عثمان کی روایت مین ہے تین رکعتین وتر کی پڑہین پہر موذن بلانی کو آیا آپ
نماز کیواسطی نکلی ابن عیسی کے روایت مین ہے آپ نی وتر پڑہا پہر بلال آئے اور نماز کیواسطی اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تہی آپنی
فجر کی دو سنتین پڑہین پہر نماز کو نکلی اور آپ فرماتی تہی اللهم اجعل فی قلبی نورا الخ **عن** الفضل بن عباس قال بت لیلة
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانظر کیف یصلی فقام فتوضأ وصلی رکعتین قیامه مثل رکوعه ورکوعه مثل سجوده
ثم نام ثم استیقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آیات من آل عمران ان فی خلق السموات والارض واختلاف
اللیل والنهار فلم یزل یفعل هذا حتی صلی عشر رکعات ثم قام فصلی سجدة واحدة فاوتر بها ونادی المنادی عند ذلک
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما سکت المؤذن فصلی سجدتین خفیفتین ثم جلس حتی صلی الصبح
ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے مین ایک شب کو رسول اللہ صلعم کی پاس رہا تہا کہ دیکہون آپ کیونکر نماز پڑہتی ہین آپ اوٹہی اور وضو کیا
اور دو رکعتین پڑہین قیام رکوع کے برابر تہا اور رکوع سجدے کے برابر تہا پہر آپ سو رہی پہر جاگی اور وضو کیا اور مسواک کی پہر پانچ آیتین
سورہ آل عمران کی پڑہین ان فی خلق السموات والارض سے اخیر تک پہر ایسا ہی کرتے رہی یہانتک کہ دس رکعتین ادا کین پہر کھڑی ہوئی اور
ایک رکعت وتر کی پڑہی اسوقت موذن نی اذان دی آپ کہڑی ہوئی جب موذن اذان سے فارغ ہوا اور دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑہ کر بیٹھ رہی پہر
صبح کی نماز پڑہی **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما امسی فقال اصلی
الغلام قالوا نعم فاضطجع حتی اذا مضی من اللیل ما شاء اللہ قام فتوضأ ثم صلی سبعا او خمسا اوتر بهن لم یسلم الا فی

آخرهن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ پاس تھا رسول اللہ صلعم شام کو آئے اور پوچھا کیا لڑکا نماز پڑھ چکا لوگون
نے کہا ہان آپ لیٹ رہے جب کچھ رات گزری جتنی خدا کو منظور تھی آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعتیں طاق پڑھیں سلام نہ پھیرا مگر اخیر مین

عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم نام ثم قام
يصلي فقمت عن يساره فادارني فاقامني عن يمينه فصلى خمسا ثم نام حتى سمعت غطيطه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج
فصلى الغداة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر مین رہا رسول اللہ صلعم عشا پڑھ کر آئے پھر چار رکعتیں پڑھیں اور سو رہے پھر کھڑے
ہوئے نماز پڑھنے کو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھے گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے
خراٹون کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھیں بعد اسکے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی ۔ دوسری روایت مین ہے

قام فصلى ركعتين ركعتين حتى صلى ثماني ركعات ثم اوتر بخمس ولم يجلس بينهن کھڑے ہو کر آپ نے دو دو رکعتیں کر کے آٹھ رکعتیں
پڑھیں پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں اون کے بیچ مین نہ بیٹھے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ثلاث عشرة
ركعة بركعتيه قبل الصبح يصلي ستا مثنى مثنى ويوتر بخمس لا يقعد بينهن الا في آخرهن ترجمہ حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت پہلے چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے نہیں
بیٹھتے تھے مگر آخر مین عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة بركعتي الفجر ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت عن عائشة ان رسول الله صلى الله
صلى العشاء ثم صلى ثماني ركعات قائما وركعتين بين الاذانين ولم يكن يدعهما قال جعفر بن مسافر في حديثه
وركعتين جالسا بين الاذانين زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی عشا کی پھر آٹھ رکعتیں
پڑھیں کھڑے ہو کر اور دو رکعتیں فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتوں کو آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے جعفر بن مسافر کی روایت مین ہے اور دو رکعتیں
فجر کی اذان کے بعد بیٹھکر پڑھیں عن عبد الله بن ابي قيس قال قلت لعائشة رضي الله عنها بكم كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوتر قالت كان يوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم يكن يوتر بانقص من سبع ولا باكثر
من ثلاث عشرة زاد احمد ولم يكن يوتر بركعتين قبل الفجر قلت ما يوتر قالت لم يكن يدع ذلك ولم يذكر احمد وست
وثلاث ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے
انہوں نے کہا کبھی سات رکعتیں پڑھتے تھے کبھی نو رکعتیں کبھی گیارہ رکعتیں کبھی تیرہ رکعتیں لیکن سات سے کم نہ پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہ
پڑھتے تھے اور فجر کی دو سنتوں کو کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے احمد کی روایت مین نو رکعتیں نہیں ہیں عن الاسود بن يزيد انه دخل
على عائشة فسالها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة من الليل ثم انه صلى
احدى عشرة ركعة وترك ركعتين ثم قبض صلى الله عليه وسلم حين قبض وهو يصلي من الليل تسع ركعات آخر
صلاته من الليل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئے اون سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال

اُنہون نے کہا رات کو آپ تیرہ رکعتین پڑہتے تہی پہر گیارہ رکعتین پڑہنے لگی اور دو رکعتین چہوڑدین پہر آپ کی وفات ہوئی جب نو رکعتین آپ پڑہا کرتی تہے اور اخیر مین وتر پڑہتے تہی **عن** کریب مولے ابن عباس انہ قال سألت ابن عباس کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل قال بت عندہ لیلۃ وھو عند میمونۃ فقام حتی ذھب ثلث اللیل او نصفہ استیقظ فقام الی شن فیہ ماء فتوضأ وتوضأت معہ ثم قام فقمت الی جنبہ علی یسارہ فجعلنی علی یمینہ ثم وضع یدہ علی رأسی کانہ یمس اذنی کانہ یوقظنی فصلے رکعتین خفیفتین قد قرأ فیھما بام القرآن فی کل رکعۃ ثم سلم ثم صلی حتی صلے احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر ثم نام فاتاہ بلال فقال الصلوۃ یا رسول اللہ فقام فرکع رکعتین ثم صلی للناس **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین ابن عباس کی روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلعم رات کو کسطرح نماز پڑہتے تھے اُنہون نے کہا مین ایک رات آپ پاس رہا اور اوس رات آپ میمونہ کے پاس تہے آپ سو رہے جب تہائی رات گزری یا آدھی رات تو اوٹھے اور ایک مشک کیطرف گئے جس مین پانی تہا آپ نے وضو کیا مین نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا پہر آپ نماز کو کھڑے ہوے مین اوٹھکے بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھے داہنی طرف کر لیا پہر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا گویا میرے کان ملتے مجکو ہوشیار کیا (شفقت اور پیار سے) پہر دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑہین ہر رکعت مین سورہ فاتحہ پڑہی اور سلام پہیر دیا پہر گیارہ رکعتین پڑہین وتر سمیت پہر سو رہے بعد اوسکے بلال آئے اور کہا الصلوۃ یا رسول اللہ آپ کھڑے ہوے اور دو رکعتین پڑہین بعد اوسکے فرض پڑہایا لوگون کو **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فقام النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فصلے ثلاث عشرۃ رکعۃ منھا رکعتا الفجر حزرت قیامہ فی کل رکعۃ بقدر یا ایھا المزمل لم یقل نوح منھا رکعتا الفجر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوے نماز پڑہنے کو آپ نے تیرہ رکعتین پڑہین اوس مین دو رکعتین فجر کی سنت تہین ہر رکعت مین یا ایہا المزمل کے برابر کھڑے ہوتے۔ نوح کی روایت مین فجر کی سنتون کا ذکر نہین ہے **عن** زید بن خالد الجھنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللیلۃ قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلے رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلھما ثم صلے رکعتین دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلک ثلاث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے مین نے کہا رسول اللہ صلعم کو دیکھون کیونکر آپ رات کو نماز پڑہتے ہین تو مین آپ کے دروازے یا خیمہ کے چوکہٹ پر سر رکھ کے سو رہا آپ نے دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑہین پہر دو رکعتین لنبی لنبی بہت لنبی پڑہین پہر دو رکعتین اون سے کچہ کم پڑہین پہر وتر پڑہے سب تیرہ رکعتین پڑہین **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجھہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منھا فاحسن وضوءہ ثم

فقام یصلی قال عبد اللہ فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی فاخذ باذنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال القعنبی ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین ابن عباسؓ کے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا مین شب کو میمونہ پاس جو آنحضرت صلعم کی بی بی اور ابن عباس کی خالہ تہین رہا تو مین تکیہ کے عرض مین لیٹا اور رسول اللہ اور آپ کی بی بی اوسکی طول مین لیٹے **ف** اوسکا نقشہ اسطرح ہی [رسول اللہ ۔ میمونہ] **ت** آپ سوے جب آدہی رات ہوئی یا کچہ اس سے پہلے یا کچہ اس سے بعد تو آپ جاگے اور بیٹہکر اپنے منہ پر ہاتہہ پہیرنے لگے نیند موقوف کرنے کیواسطے پہر دس آیتین آخیر سورہ آل عمران کی پڑہین پہر گئے ایک مشک پاس جو لٹک رہی تہی اوس سے اچہی طرح وضو کیا بعد اوسکے نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین بہی اوٹہا اور اسی طرح وضو کرکے آپ کے پاس آکر کہڑا ہوا آپ نے اپنا دہنا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا کان پکڑکر ملنا شروع کیا پہلے آپ نے دو رکعتین پڑہین پہر دو رکعتین پڑہین پہر وتر پڑہی پہر لیٹ رہے یہانتک کہ مؤذن بلانے کو آیا آپ نے کہڑے ہوکر دو رکعتین ہلکی پڑہین پہر باہر نکلکر نماز پڑہائی

باب ما یؤمر بہ من القصد فی الصلوۃ

نماز مین میانہ روی کرنا بہتر ہے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکلفوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا وان احب العمل الی اللہ ادومہ وان قل وکان اذا عمل عملا اثبتہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا عمل کرو تم جہانتک تمہارے سے ہوسکے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پاس ثواب کی کمی نہین ہے تمہین تہک جاؤگے عمل کرتے کرتے پر وہ ثواب دیتے دیتے نہ تہکیگا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت پسند ہی جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تہوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتے اوسکو ہمیشہ کیا کرتے

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی عثمان بن مظعون فجاءہ فقال یا عثمان ارغبت عن سنتی قال لا واللہ یا رسول اللہ ولکن سنتک اطلب قال فانی انام واصلی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق اللہ یا عثمان فان لاہلک علیک حقا وان لضیفک علیک حقا وان لنفسک علیک حقا فصم وافطر وصل ونم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ نے عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا عثمان تو میرے طریقے کو ناپسند کرتا ہی وہ بولے نہین یا رسول اللہ مین آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہون آپ نے فرمایا مین تو سوتا بہی ہون نماز بہی پڑہتا ہون روزہ رکہتا ہون نہین بہی رکہتا ہون نکاح کرتا ہون عورتون سے اے عثمان خدا سے ڈر تیری بی بی کا تجہپر حق ہے تیرے مہمان کا تجہپر حق ہی تیرے نفس کا تجہپر حق ہے روزہ رکہہ اور نہ رکہہ اور نماز پڑہ اور سویا بہی کر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس کشی اور عبادت اور زہد اوسی قدر بہتر ہی جتنا رسول اللہ سے ثابت ہی اور مبالغہ کرنا زہد اور ریاضت مین اور عیال و اطفال کی خبرگیری سے ترک کرنا اور رہبانیت اختیار کرنا طریقہ اسلام کے خلاف ہی

عن علقمۃ قال سالت عائشۃ کیف کان عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان یخص شیئا من الایام قالت لا کان عملہ دیمۃ وایکم یستطیع ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستطیع **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا رسول اللہ کے عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنون مین عمل کرتے تہے انہون نے کہا نہین آپکا عمل ہمیشہ ہوتا اور تم مین سے کون اتنی طاقت رکہتا ہی جتنی رسول اللہ صلعم طاقت رکہتے تہے

باب فی قیام شہر رمضان

تراویح کا بیان

عن

ابی هریرة قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة ثم یقول من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلك ثم كان الامر علی ذلك فی خلافة
ابی بكر وصدرا من خلافة عمر رضی الله عنهما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو رغبت دلاتے تھے رمضان مین کھڑے
رہنے کیواسطے (تراویح مین) مگر حکم نہین کرتے تھے خواہ مخواہ اسکا پھر آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کیواسطے
اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے پھر رسول اللہ کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر ابوبکرؓ کی خلافت مین بھی یہی حال رہا اور شروع
خلافت مین عمرؓ کی ایسا ہی رہا **ف** پھر حضرت عمرؓ نے لوگون کو مسجد مین جمع کرکے ایک امام کے پیچھے کر دیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسی
واسطے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑھنا افضل ہے اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر مین اکیلے
پڑھنا بہتر ہے **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص
روزے رکھے رمضان مین ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر مین کھڑا ہو (نماز مین) ایمان کے
ساتھ خدا کیواسطے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی
فی المسجد فصلی بصلوته ناس ثم صلی من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة فلم یخرج الیهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فلما اصبح قال قد رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیكم الا انی خشیت ان تفرض علیكم
وذلك فی رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے نماز پڑھی (نفل کی) مسجد مین آپکے ساتھ لوگون نے بھی نماز پڑھی
پھر دوسری رات کو بھی آپنے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپ نکلے صبح کو آپنے فرمایا تمہارا حال
معلوم تھا لیکن مین صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان مین تھا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہین ہے
اسواسطے تراویح ہمیشہ پڑھنے مین کوئی قباحت نہین ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ نے تراویح کی کتنی رکعتین پڑھین صحیح یہ روایت ہے کہ آٹھ
رکعتین پڑھین اور یہی سنت ہے اور خلفا راشدین سے ثابت ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے بیس رکعتین پڑھین مگر وہ روایت
منکر اور ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہین ہے **عن** عائشة قالت كان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان اوزاعا فامرنی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربت له حصیرا فصلی علیه بهذه القصة قالت فیه قال تعنی النبی صلی الله علیه وسلم
ایها الناس اما والله ما بت لیلتی هذه بحمد الله غافلا ولا خفی علی مكانكم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
لوگ مسجد مین نماز پڑھا کرتے تھے رمضان مین جدا جدا رسول اللہ نے مجھکو حکم کیا مین نے آپ کیواسطے ایک بوریا بچھایا آپنے اوسپر نماز پڑھی
پھر یہی قصہ بیان کیا آپنے فرمایا قسم خدا کی مین رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہین رہا نہ تمہارا حال مجھسے چھپا رہا **عن** ابی ذر قال
صمنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشهر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل
فلما كانت السادسة لم یقم بنا فلما كانت الخامسة قام بنا حتی ذهب شطر اللیل فقلت یا رسول الله لو نفلتنا قیام

هذه الليلة قال فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام الليلة قال فلما كانت الرابعة لم يقم

فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور

ثم لم يقم بنا بقية الشهر **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے رسول اللہ کے ساتھ رمضان میں آپ کسی شب کو کھڑے نہیں
ہوئے یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں تئیسویں رات کو (جو چوبیسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں یا پچیسویں رات کو
نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں یا چھبیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوتے
اس رات میں آپ نے فرمایا جب آدمی نے امام کے ساتھ نماز پڑھ کر فراغت پائی تو اوسکو ساری رات کھڑے ہونے کا ثواب ملجاتا ہے جب چھبیسویں
رات یا ستائیسویں رات ہوئی تو آپ نہیں کھڑے ہوئے جب ستائیسویں یا اٹھائیسویں رات ہوئی تو آپنے سب لوگونکو اپنے گھر کے اور بی بیونکو
اور اور لوگونکو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جانے کا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کہانا پھر
آپ چاند رات تک کھڑے نہیں ہوئے **ف** اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتیں چوبیسویں سے رہتی ہیں اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تئیسویں
سے سات راتیں رہتی ہیں۔ مگر یقین ہے کہ انتیس سے شمار کیا ہو واسطے کہ تیس راتیں ہونا ضرور نہیں ہے پس اس حساب سے تیسویں پچیسویں
اور ستائیسویں رات میں آپ نے قیام کیا اور یہ راتیں طاق بھی ہیں اور متبرک بھی ظن غالب ہے کہ شب قدر بھی انھیں راتوں میں ہو **عن عائشة**

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل العشر احیی اللیل وشد المیزر وایقظ اهله **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہ بند مضبوط باندہتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے **عن ابی هريرة** قال خرج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اناس فی رمضان یصلون فی ناحیة المسجد فقال ما هؤلاء فقیل هؤلاء ناس لیس معهم
قرآن وابی بن کعب یصلی وهم یصلون بصلوته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نکلے تو دیکھا رمضان کی راتوں میں کچھ لوگ مسجد کے ایک کونہ میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں
لوگوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جنکو قرآن یاد نہیں ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کام
کیا اور اچھا کیا۔ کہا ابوداود نے یہ حدیث قوی نہیں ہے اسکی اسناد میں مسلم بن خالد ضعیف ہے **باب فی لیلة القدر** شب قدر
کا بیان **ف** جسکی شان میں اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لیلة القدر خیر من الف شهر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے یعنی ایک رات شب قدر
میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے جن میں شب قدر نہو بہتر ہے ہزار مہینے کی تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں **عن زر** قال قلت

لابی بن کعب اخبرنی عن لیلة القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من یقم الحول یصبها فقال رحم الله
ابا عبد الرحمن والله لقد علم انها فی رمضان زاد مسدد ولکن کره ان یتکلوا واحب ان لا یتکلوا ثم اتفقا والله انها
لفی رمضان لیلة سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال بالایة التی اخبرنا رسول الله صلی
الله علیه وسلم قلت لزر ما الایة قال تصبح الشمس صبیحة تلک اللیلة مثل الطست لیس لها شعاع حتی ترتفع **ترجمہ**
زر سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (عبداللہ بن مسعود) سے سوال ہوا شب قدر کا

اُنہون نی کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کری وہ شب قدر پاویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کری اللہ ابا عبد الرحمن پر کنیت ہی ابن مسعود کی ا ہر
بیشک وہ جانتی ہین کہ شب قدر رمضان مین ہی لیکن اُنہون نے یہہ چاہا کہ لوگ بہروسا نہ کرلین اور بیٹھ نجاوین یعنی یہہ خوف کیا کہ جب لوگونکو
معلوم ہو جاویگا شب قدر رمضان مین ہی تو اوسی شب کو عبادت کرینگے اور راتون کو عبادت کرنا موقوف کردین گے پہر قسم کہائی کہ قسم خدا کی
شب قدر رمضان مین ہی ستائیسوین رات کو اس سے باہر نہین ہی مین نے کہا ای ابو منذر (کنیت ہی ابی بن کعب کی) تم کیونکر جانا
انہون نے کہا اوس نشانی سی جو ہمکو رسول اللہ صلعم نے بتلائی (عاصم نے کہا) مین نے زر سی کہا وہ نشانی کیا ہی انہون نے کہا نشانی یہہ ہے کہ
شب قدر کی صبح کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہی اوس مین شعاع نہین ہوتی جب تک اونچا ہوئی تک عن عبد اللہ بن انیس قال کنت فی مجلس
بنی سلمۃ وانا اصغرہم فقالوا من یسأل لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر وذلک صبیحۃ احدی وعشرین
من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم قمت بباب بیتہ فمر بی فقال ادخل
فدخلت فاتی بعشاءہ فرانی اکف عنہ من قلتہ فلما فرغ قال ناولنی نعلی فقام وقمت معہ فقال کان لک حاجۃ
قلت بعثنی الیک رہط من بنی سلمۃ یسئلونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ فقلت اثنتان وعشرون قال
ہی اللیلۃ ثم رجع فقال او القابلۃ یرید لیلۃ ثلاث وعشرین **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس سے روایت ہی مین بنی سلمہ کی مجلس مین
بیٹھا تہا اور مین اون سب مین چھوٹا تہا لوگون نے کہا رسول اللہ صلعم سے کون پوچھیگا ہماری واسطے شب قدر کو اور یہ اکیسوین تاریخ تھی
رمضان کی مین نکلا اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑہی پھر آپ گھر کے دروازی پر کھڑا ہوا جب آپ آئی تو فرمایا اندر چل
مین اندر گیا شام کا کہانا سامنے آیا مین کم کم کہاتا تہا کیونکہ کہانا تھوڑا تہا جب آپ کہانی سے فارغ ہوئی تو مجہسے فرمایا میرا جوتہ دے
پھر آپ کھڑی ہوئی مین بھی آپ کے ساتھ کہڑا ہوا آپ نے فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہی مین نے کہا ہان مجھے بنی سلمہ کے لوگون نے بہیجا ہے
آپ پاس وہ پوچھتے ہین شب قدر کو آپ نے فرمایا آج کون سی رات ہی مین نے کہا بائیسوین رات آپ نے فرمایا یہی شب قدر ہی پھر فرمایا
اسکے بعد کی رات یعنی تیئسوین رات عن عبد اللہ بن انیس الجہنی قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیہا وانا
اصلی فیہا بحمد اللہ فمرنی بلیلۃ انزلہا الی ہذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلاث وعشرین فقلت لابنہ کیف کان ابوک یصنع
قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ لحاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب
المسجد فجلس علیہا فلحق بادیتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس جہنی سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ مین جنگل مین رہتا ہون اور وہین
نماز پڑہا کرتا ہون اللہ کی فضل سے مجھی کوئی رات ایسی بتلایئے جسمین اس مسجد مین آکر رہون آپ نے فرمایا تیئسوین رات کو آ محمد بن ابراہیم
نے کہا مین نے عبد اللہ بن انیس کے بیٹے سے پوچھا تمہاری باپ کیا کرتی تھے انہون نے کہا عصر کے وقت مسجد مین آتے پھر کسی کام کو نہ نکلتے فجر
کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑہ چکتے تو مسجد کے دروازے پر اپنی جانور کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنے جنگل کو چلے جاتے عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان فی تاسعۃ تبقی وفی سابعۃ تبقی وفی خامسۃ
تبقی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ڈہونڈہو رمضان کی اخیر دہے مین جب

نو راتین باقی رہین (یعنی اکیسوین شب کو) اورجب سات راتین باقی رہین (یعنی تیئیسوین شب کو) اورجب پانچ راتین باقی رہین یعنے
پچیسوین شب کو **باب** من قال لیلة احدی وعشرین اکیسوین شب شب قدر ہی **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاما حتی اذا کانت لیلة احدی وعشرین وھی اللیلة التی
یخرج فیہا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت ھذہ اللیلة ثم انسیتہا
وقد رأیتنی اسجد صبیحتہا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید
فمطرت السماء تلک اللیلة وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فقال ابو سعید فابصرت عینای رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ وانفہ اثر الماء والطین من صبیحة احدی وعشرین **ترجمہ** ابی سعید خدری سی روایت ہی
رسول اللہ رمضان کی بیچ کے دہی مین اعتکاف کرتی ایکسال آپنے اعتکاف کیا جب اکیسوین رات ہوئی جو اعتکاف سی باہر آنی
کی رات تہی آپنے فرمایا جن لوگون نے میرے ساتھہ اعتکاف کیاہی وہ اخیر دہی مین بہی اعتکاف کرین اورمین نے شب قدر کو دیکھ لیا
(یعنی جان لیا) پہر مین بہلا دیا گیا اور مین نے دیکھا اپنے تئین شب قدر کی صبح کو کیچڑ مین اور پانی مین سجدہ کرتی ہوے تو تم اوسکو
ڈہونڈہو اخیر دہی مین ہر طاق رات مین ابوسعید نے کہا پہر اوسی رات (یعنی اکیسوین رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چہت درخت
کی شاخون کی تہی وہ ٹپکی ابوسعید نے کہا مین نے آنکہون سی دیکہا رسول اللہ کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا
نشان تہا اکیسوین رات کی صبح کو **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر
من رمضان والتمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا اباسعید انکم اعلم بالعدد منا قال اجل
قلت ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحد وعشرون فالتی تلیہا التاسعة واذا مضت ثلاث و
عشرون فالتی تلیہا السابعة واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیہا الخامسة **ترجمہ** ابوسعید خدری سی
روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شب قدر کو ڈہونڈہو رمضان کی اخیر دہی مین اور ڈہونڈہو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین
رات مین ابونضرہ نے کہا مین نے ابوسعید خدری سی کہا تم شمار خوب جانتی ہو انہون نے کہا ہان مینے کہا نوین ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد
ہی انہون نے کہا جب اکیسوین رات گزر جاوی تو اوسکی بعد کی رات نوین ہی **ف** جب مہینہ کے اخیر سی گنوت اور جب تیئیسوین شب
گزر جاوی تو اوسکی بعد کی رات ساتوین ہی اور جب پچیسوین رات گزر جاوی تو اوسکی بعد کی رات پانچوین ہی - پر یہ راتین طاق نہین
ہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گزرا کہ ڈہونڈہو اوسکو طاق راتون مین شاید اس اعتبار سی طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتین بہی طاق ہین **باب** من روی انہا لیلة سبع عشرة سترہوین رات شب قدر ہی **عن** ابن مسعود قال قال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوھا لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین ثم سکت
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا شب قدر کو سترہوین رات مین رمضان کی ڈہونڈہو اور اکیسوین رات کو اور تیئیسوین رات کو
پہر آپ چپ ہورہی **باب** من روی فی السبع الاواخر شب قدر کا اخیر کی سات راتون مین ہونا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈھونڈھو
شب قدر کو اخیر کی سات راتوں میں **باب** من قال سبع وعشرون ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا **عن** معاویۃ بن ابی
سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلۃ سبع وعشرین **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہے **باب** من قال ہی فی کل رمضان سارے رمضان میں شب قدر ہونا **عن**
عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان **ترجمہ** عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا وہ سارے رمضان میں ہے **ف** اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
بعضے کہتے ہیں کہ وہ شعبان میں ہے پھر مرجح یہ ہے کہ رمضان کے اخیر دہے میں ہے پھر ظن غالب یہ ہے کہ طاق راتوں میں ہے پھر معتمد یہ ہے کہ ستائیسویں
رات ہے واللہ اعلم **باب** فی کم یقرأ القرآن قرآن شریف کو کے کتنے دنوں میں ختم کرے **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القرآن فی شہر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشرین قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی خمس عشرۃ
قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی سبع ولا تزیدن علی ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے بیس دن میں
ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑھا **ف** یعنی سات دن سے کم میں ختم کر اسی واسطے اب کلام اللہ کی سات منزلیں قرار دی گئی
ہیں اگر ایک منزل روز پڑھا کرے تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر ہر منزلیں چھوٹی بڑی ہیں **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صم من کل شہر ثلاثۃ ایام واقرأ القرآن فی شہر فناقصنی وناقصتہ فقال صم یوما وافطر یوما
قال عطاء واختلفنا عن ابی فقال بعضنا سبعۃ ایام وقال بعضنا خمسا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور قرآن مہینا بھر میں ایکبار ختم کیا کر پھر میری اور آپ کی اختلاف ہوا مدت میں **ف**
میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روزے زیادہ رکھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزے کم رکھنا چاہتے تھے ایک
نسخے میں فناقضنی وناقضتہ ضاد معجمہ سے ہے یعنی آپ میرا کلام توڑتے تھے اور میں اپنے کلام پر اصرار کرتا تھا **عت** آپ نے فرمایا
اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر عطاء نے کہا میرے باپ سے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے
کلام اللہ ختم کرنے کی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کہی **عن** عبداللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن
قال فی شہر قال انی اقوی من ذلک یردد الکلام ابو موسی وتناقصہ حتی قال اقرأہ فی سبع قال انی اقوی من ذلک
قال لا یفقہ من قرأہ فی اقل من ثلاث **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے روز میں کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں انہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہو سکتا ہے پھر اسی طرح رد و بدل رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
سات روز میں ختم کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اس کو

و دس دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

نہین سمجہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہی اگر زیادہ طاقت ہو اور جی چاہی تو تین دن مین ختم کری
مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہی۔ اس حدیث سے شبینہ پڑہنیکی کراہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہی **عن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ القرآن فی شہر قال انی اجد قوۃ قال اقرأہ فی ثلاث
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قرآن پڑہا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجہہ مین طاقت ہی آپ نے فرمایا تین
دن مین پڑہا کر **باب** تحزیب القرآن قرآن کی پارے اور حصے کرنا **ف** یعنی ہر روز پڑہنیکے واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا۔ اگلے
لوگون نے اوسکے تیس پارے کر دیے ہین اور ہر پارے کے چار حصے۔ باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہی کہ اپنی طاقت اور خواہش کے
موافق اسکے حصے مقرر کر لیوے تاکہ ورد مین آسانی ہو **عن** ابن الهاد قال سألنی نافع بن جبیر بن مطعم فقال لی فی کم تقرأ
القرآن فقلت ما احزبہ فقال لی نافع لا تقل ما احزبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قرأت جزءا من
القرآن **ترجمہ** ابن الہاد سے روایت ہی مجہہ سے پوچہا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنے دنون مین قرآن ختم کرتے ہو مین نے کہا مین اوسکے حصے
نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک پارہ قرآن کا پڑہا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلعم کے
وقت مین جس طرح سے اب پارے ہین یہ نہ تھے مگر مراد آپکے پارے سے ایک حصہ ہی۔ حدیث سے جواز پارے بانٹنے علیحدہ کرنیکا ثابت ہوا **عن**
اوس بن حذیفۃ قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف قال فنزلت الاحلاف علی المغیرۃ
بن شعبۃ وانزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مالک فی قبۃ لہ قال مسدد وکان فی الوفد الذین قدموا علی رسول
اللہ صلعم من ثقیف قال کان کل لیلۃ یاتینا بعد العشاء یحدثنا قال ابو سعید قائما علی رجلیہ حتی یراوح بین رجلیہ من
طول القیام واکثر ما یحدثنا ما لقی من قومہ من قریش ثم یقول لا سواء کنا مستضعفین مستذلین قال
مسدد بمکۃ فلما خرجنا الی المدینۃ کانت سجال الحرب بیننا وبینہم ندال علیہم ویدالون علینا فلما کانت لیلۃ
ابطأ عن الوقت الذی کان یاتینا فیہ فقلنا لقد ابطأت عنا اللیلۃ قال انہ طرأ علی حزبی من القرآن فکرہت
ان اجیء حتی اتمہ قال اوس سألت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس
وسبع وتسع واحدی عشرۃ وثلاث عشرۃ وحزب المفصل وحدہ **ترجمہ** اوس بن حذیفہ سے روایت ہی ہم آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کے لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ کے پاس اوترے اور بنی مالک کو آپنے ایک قبہ مین
اوتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کہڑے کہڑے باتین کیا کرتے بعد عشا کے یہانتک کہ دیر تک کہڑے رہنے کے وجہ سے ایک پانو پر زور دیتے
پہر دوسرے پانو پر اکثر اون حالات کو بیان کرتے جو اپنی قوم قریش کے ساتہہ ہوتے پہر فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تہے بلکہ ہم کمزور اور ناتوان
تہے مکے مین جب مدینے مین آئے ہمارے اون کے لڑائی شروع ہوئی کبہی ہم اون پر غالب ہوتے کبہی وہ ہم پر غالب ہوتے ایک رات آپ
معمولی وقت پر تشریف نہ لائے دیر کر کے رجب آئے تو ہم نے پوچہا آپ نے بہت دیر کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چہوٹ گیا تہا
(یعنی معمولی نہین پڑہا تہا) مین نے بے اوسکے پورا کیے ہوئے آنا برا جانا اوس نے کہا مین نے آپکے صحابہ سے پوچہا تم قرآن کے حصے کسطرح کرتے ہو

انہوں نے کہا پہلا حصہ تین سورتوں کا (بقرہ اور آل عمران اور نسا) پھر دوسرا حصہ پانچ سورتوں کا (مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور
توبہ کا) پھر تیسرا حصہ سات سورتوں کا (یونس اور ہود اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پھر چوتھا حصہ نو سورتوں کا (بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج اور مومنون اور نور اور فرقان کا) پھر پانچواں حصہ گیارہ سورتوں کا (شعرا اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور
روم اور لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یٰس کا) پھر چھٹا حصہ تیرہ سورتوں کا (صافات اور ص اور زمر اور مومن
اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پھر ساتواں حصہ مفصل کا) یعنی سورہ
قاف سے آخر قرآن تک) **ف** اب بھی اسی حساب سے سات منزلیں مروج ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلیں کلام اللہ کی
رسول اللہ صلعم کے زمانے میں بھی تھیں اور ترتیب قرآن کی سورتوں کی اعتبار وہی تھی جو حضرت عثمان کے وقت میں قرار پائے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے قرآن تین دن سے کم میں پڑھا وہ کچھ نہیں سمجھا **عن** عبد اللہ بن عمرو
انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم یقرأ القرآن قال فی اربعین یوما ثم قال فی شہر ثم قال فی عشرین ثم قال
فی خمس عشرۃ ثم قال فی عشر ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے دنوں میں کلام اللہ ختم کیا جاوے آپ نے فرمایا چالیس دن میں پھر فرمایا مہینا بھر میں پھر فرمایا
بیس دن میں پھر فرمایا پندرہ دن میں پھر فرمایا دس دن میں پھر فرمایا سات دن میں سات دن سے کم نہ کیا **عن** علقمۃ والاسود
قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعۃ فقال اھذا کھذ الشعر ونثرا کنثر الدقل لکن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر السورتین فی رکعۃ النجم والرحمن فی رکعۃ واقتربت والحاقۃ فی رکعۃ
والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت ونون فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین
وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وھل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات
فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابوداؤد وھذا تالیف ابن مسعود رحمہ اللہ **ترجمہ** علقمہ اور
اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور بولا میں مفصل (کی پوری منزل) ایک رکعت میں پڑھ لیتا ہوں عبد اللہ
بن مسعود نے کہا تو اسطرح سے پڑھ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑھ لیتے ہیں یا سوکھی کھجوریں درخت سے جھڑتی ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت میں اور اقتربت الساعۃ اور الحاقہ
کو ایک رکعت میں اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت میں اور اذا وقعت اور والنون کو ایک رکعت میں اور سأل سائل اور
والنازعات کو ایک رکعت میں اور ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت میں اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت میں اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامۃ
کو ایک رکعت میں اور عم یتساءلون اور والمرسلات ایک رکعت میں اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت میں۔ کہا ابوداؤد نے یہ ابن
مسعود کی ترتیب ہے **عن** عبد الرحمن بن یزید قال سألت ابا مسعود وھو یطوف بالبیت فقال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہی میں نے ابو مسعود
سے سوال کیا وہ طواف کر رہی تھی خانہ کعبہ کا اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو آیتیں سورہ بقرہ کی آخر کی پڑھیگا ایک رات میں تو
کافی ہیں اوسکو **ف** شب بیداری اور تہجد گزاری سے بعضوں نے کہا کافی ہو نگے ہر رنج اور برائی سے عبد اللہ بن عمرو بن
العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من
القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص
دس آیتیں کھڑے ہو کر نماز میں پڑھیگا وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیتیں پڑھیگا وہ عابدوں میں سے ادر قانتوں
میں سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتیں پڑھیگا وہ بڑی مالداروں میں لکھا جاویگا مال سے مراد ثواب اور اجر ہے **عن**
عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرأ ثلاثا من ذوات
الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرأ ثلاثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ فقال اقرأ
ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالتہ فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورۃ جامعۃ فاقرأہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا زلزلت الارض حتی فرغ منہا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابدا ثم ادبر الرجل فقال النبی صلعم
افلح الرویجل مرتین **ترجمہ** عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھکو کچھ
قرآن پڑھائیے آپنے فرمایا تین سورتیں پڑھ اون سورتوں میں سے جنکے سرے میں الر آیا ہے (یعنی یونس و ہود اور یوسف وغیرہ)
اوس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر بہت ہو گئی ہے اور میرا قلب سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو گئی ہے (اسوجہ سے اتنی بڑی سورتیں
یاد نہیں کر سکتا) آپنے فرمایا اچھا تین سورتیں حم عسق ... زخرف وغیرہ) پھر اوس نے ایسا ہی کہا آپنے فرمایا مسبحات میں سے
تین سورتیں یاد کر لے (یعنی وہ سورتیں جنکے اول میں سبح یا یسبح ہی) پھر اوس نے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک سورت جامع
سکھایئے رسول اللہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا اخیر تک وہ شخص بولا قسم اوس شخص کی جسنے تمکو سچا سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں
اوس پر زیادہ نہیں کرونگا آپنے دوبار فرمایا نجات پائی اس چھوکرے نے **باب** فی عدد آی آیتوں کا شمار **عن ابی ہریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ تشفع لصاحبہا حتی یغفر لہ تبارک الذی بیدہ
الملک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیتوں والی جو سفارش کریگی اپنے پڑھنے والے
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت ہوگی تبارک الذی بیدہ الملک **باب** تفریع ابواب السجود وکم سجدۃ فی القرآن سجدہ تلاوت
کا بیان **عن** عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منہا ثلاث فی المفصل
وفی سورۃ الحج سجدتان **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ نے اونکو پندرہ سجدے بتائے قرآن میں اون میں سے تین
مفصل میں ہیں (والنجم اور انشقت اور اقرأ میں) اور دو سجدے سورہ حج میں (اور دس سجدے اور باقی کلام میں یعنی سورہ اعراف
اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور فصلت میں **ف** امام احمد اور جمہور اہل حدیث

کا مذہب بھی ہی اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہین (مفصل مین اور حٓ مین) اونکے نزدیک کوئی سجدہ نہین ہی اور شافعی کے نزدیک
چودہ ہین ص مین اون کے نزدیک سجدہ نہین ہی اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر سورہ حج مین اونکے نزدیک ایک ہی سجدہ
ہی یعنی بعد یشاء کے نہ بعد تفلحون کے۔ اختلاف ہی اس مین کہ سجدہ تلاوت واجب ہی یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہی اور باقی
ائمہ اور اہل حدیث کے نزدیک سنت ہی۔ اور بھی اختلاف ہے اس مین کہ سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہی یا نہین ائمہ اربعہ اور اکثر
علماء کے نزدیک شرط ہی اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہین ہے۔ کہا ابو داود نے ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کے ساتھ
مین نے گیارہ سجدے کیے کلام اللہ مین (روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اوسکی ضعیف ہے **عن** عقبة بن عامر قال
قلت یا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سورة الحج سجدتان قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے
روایت ہی کہ مینے رسول اللہ سے پوچھا کیا سورہ حج مین دو سجدے ہین آپ نے فرمایا ہان جو وہ دونو سجدے نہ کرے اس سورت کو بھی نہ پڑھے **ف**
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے۔ **باب** من لم ير السجود في المفصل مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونیکا بیان
عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد في شيء من المفصل منذ تحول الى المدينة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ نے مفصل مین سجدہ نہین کیا جب سے مدینے مین آئے **ف** یہ حدیث امام مالک کے دلیل ہے مگر اسکی اسناد مین
ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہین کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور معارض ہی اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہی اور
آگے آتی ہی حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتوین سال ہجری مین ہوا **عن** زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم النجم فلم يسجد فيها **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ کے سامنے مینے سورہ والنجم پڑھی آپ نے اوس مین سجدہ نکیا
کہا ابو داود نے زید امام تھے انہون نے سجدہ نکیا (اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نکیا) معارض ہی اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیحین مین ہی کہ انحضرتؐ نے سجدہ کیا والنجم مین **باب** من رأى فيها سجودا والنجم مین سجدہ کرنیکا بیان **عن**
عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ سورة النجم فسجد بها وما بقي احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من
القوم كفا من حصى او تراب فرفعه الى وجهه وقال يكفيني هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد ذلك قتل كافرا
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ نے سورہ والنجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک
شخص نے تہوڑی مٹی ہاتھ مین لیکر منہ تک اوٹھالی اور کہا یہ کفایت کرتا ہی مجھکو (سجدے سے) عبد اللہ نے کہا مینے اوسکو دیکھا قتل ہوا
کفر کی حالت مین **باب** السجود في اذا السماء انشقت واقرأ اذا السماء انشقت اور اقرأ مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابي هريرة قال
سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذي خلق **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی مینے سجدہ
کیا رسول اللہ کے ساتھ اذا السماء انشقت مین اور اقرأ باسم ربک الذی خلق مین **عن** ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة
فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه السجدة قال سجدت بها خلف ابي القاسم فلا ازال اسجد بها
حتى القاه **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی مینے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہون نے اذا السماء انشقت پڑھ کر سجدہ کیا مینے کہا یہ سجدہ

لمساہی ہون نی کہا یہ سجدہ مین نی ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچہی کیا ہی مین ہمیشہ اسکو کرتا ہون گا یہانتک کہ آپ سی مل
جاؤن **باب** السجود فی ص ص مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی ص کا سجدہ کچہ ضرور نہین ہی مگر مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ اوس مین سجدہ کرتی تہی **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم آخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ
تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم للسجود
فنزل فسجد وسجدوا **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ نے منبر پر سورہ ص پڑہی جب سجدہ کی آیت پر پہونچے
جب سجدہ کی آیت پر پہونچی لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئی آپنے فرمایا یہ سجدہ تو ہی ایک پیغمبر کی (داود علیہ السلام کے) مگر اب
تم مستعد ہوگئی سجدہ کے لیے تو خیر آپ اوتری اور سجدہ کیا لوگون نی بہی آپ کے ساتہہ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ
وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدہ کی آیت سنے تو کیا کری **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ
فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول
اللہ صلعم نے سجدہ کی آیت پڑہی جس سال مکہ فتح ہوا سب لوگون نی سجدہ کیا بعضی گہوڑون پر سوار تہے بعضون نی زمین پر سجدہ کیا سوار اپنے
ہاتہہ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن نمیر فی غیر صلاۃ ثم
یسجد فنسجد معہ حتی لا یجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑہتی ہمکو بغیر نماز کی پہر آپ سجدہ کرتی اور ہم بہی آپکے ساتہہ سجدہ کرتی یہانتک کہ کسیکو ہم مین سی اپنی پیشانی
رکہنی کی جگہہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنی ہاتہہ یا ران پر یا دوسرے کی پشت پر سجدہ کر لیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبد الرزاق وکان الثوری
یعجبہ ھذا الحدیث قال ابو داود یعجبہ لانہ کبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلعم ہم کو
قرآن سنایا کرتی جب سجدہ کی آیت پڑہتی تو تکبیر کہکر سجدہ کرتی اور ہم بہی آپکے ساتہہ سجدہ کرتی۔ کہا عبد الرزاق نے
یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تہی کیونکہ اس مین تکبیر کا ذکر ہی **باب** ما یقول اذا سجد سجدہ تلاوت مین
کیا کہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل یقول فی السجدۃ مرارا
سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدون مین رات کو کئی کئی بار فرماتی۔ سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ سجدہ کیا میری
منہ نے اوس شخص کو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی کان آنکہہ بنائی اپنی طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ
بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑہے وہ کب سجدہ کری **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال لما بعثنا الرکب

قال ابو داؤد یعنی الی المدینۃ ذالکنت اقص بعد صلٰوۃ الصبح فاسجد فنہانی ابن عمر فلم انتہ ثلاث مرات ثم عاد فقال انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فلم یسجدوا حتی تطلع الشمس **ترجمہ** ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے جب ہم رکب کے ساتھ مدینے میں آئے تو میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبد اللہ بن عمر نے تین بار مجھے منع کیا میں باز نہ آیا انہوں نے آخر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے سجدہ نہیں کیا بعد نماز کے یہان تک کہ آفتاب نکلے

ابواب الوتر

وتر کے بابونکا بیان **باب** ما جاء ان الوتر لیس بحتم وتر پڑھنا سنت ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل القرآن اوتروا فان اللہ وتر یحب الوتر **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ ہے وتر یعنی دو کہتا ہے **ف** وتر کہتے ہیں طاق کو۔ یہان پر مراد وتر سے یہہ ہے کہ تہجد پڑھا کرو اور اسکو طاق کر لیا کرو وتر پڑھ کر جیسے آٹھ رکعتیں تہجد کے پڑھیں اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں سب طاق ہو گئی یعنی تو پا گیا رہ یا تیرہ **عن** عبد اللہ عن النبی صلعم بمعناہ زاد فقال اعرابی ما تقول فقال لیس لک ولا لاصحابک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے جب انہوں نے یہہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا یہ تجکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیوں کو (یہ تو قرا اور حفاظ اور عباد کو حکم ہے تجھ کو پانچ نماز فرض ادا کرنا کافی ہے) **عن** خارجۃ بن حذافۃ العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالی قد امدکم بصلوۃ ھی خیر لکم من حمر النعم وھی الوتر فجعلھا لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر **ترجمہ** خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہم پر رسول اللہ اور فرمایا بیشک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے وہ وتر کی نماز ہے اوسکا وقت عشا کے بعد فجر نکلنے تک مقرر کیا **باب** فی من لم یوتر جو شخص وتر نہ پڑھے توکیسا **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی لازم ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** اکثر علما اور ائمہ ثلثہ اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے اون کی دلیل یہی حدیث ہے روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اسکو **عن** ابن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یدعی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاخبرتہ فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلعم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام میں جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا اور ان سے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا اپنے بندوں پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ضائع نہیں کریگا انکو ہلکا سمجھکر تو اوسکا اقرار ہوگا اللہ پاس جنت میں جانیکا اور جو انکو ادا نہ کرے اوسکا کچھ اقرار اللہ پاس نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسکو جنت میں لیجاوے **ف** اس حدیث میں بھی وتر کا ذکر نہ کیا اگر

وتر واجب ہوتا تو اوسکو بھی بیان کرتی عن ابن عمر ان رجلا من اھل البادیۃ سال النبی صلی اللہ عن صلاۃ اللیل فقال باصبعیہ ھکذا
مثنی مثنی والوتر رکعۃ من اٰخر اللیل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والوں میں رسول اللہ سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے
دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت ہے پچھلی رات میں عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ ص الوتر حق علی کل مسلم
فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا وتر لازم ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے ف اور اوسی طرح
نو رکعت اور سات رکعت وتر کی بھی گزر چکیں سعید بن ہشام کی روایت سے **باب ما یقرأ فی الوتر** وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھے عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ ص
یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل للذین کفروا والله الواحد الصمد ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا
الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبدالعزیز بن جریج قال سالت عائشۃ ام المؤمنین بای شیء کان یوتر رسول اللہ ص فذکر معناہ قال وفی
الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین ترجمہ عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے
انہوں نے ویسا ہی بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے **باب القنوت فی الوتر** وتر میں قنوت
پڑھنے کا بیان عن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ ص کلمات اقولھن فی الوتر قال ابن جواس فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت و
عافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من
والیت تبارکت وتعالیت ترجمہ امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو چند کلمے سکھائے جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں ایک روایت میں ہے وتر
کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللھم اھدنی فیمن ہدیت اخیر تک عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ ص کان یقول فی اٰخر وترہ اللھم انی اعوذ برضاک
من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے رسول اللہ وتر کی بعد یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک اخیر تک عن ابی بن کعب ان رسول اللہ ص قنت یعنی فی الوتر قبل الرکوع
ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے قنوت پڑھی وتر میں قبل رکوع کے۔ کہا ابوداود نے سوا عیسی بن یونس کے اور بہت لوگوں نے اس
حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یہہ مروی ہے کہ وہ قنوت رمضان کے نصف اخیر میں پڑھتے تھے ف یہی قول ہے شافعی
اور احمد کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک سال بھر پڑھی عن محمد عن بعض اصحابہ ان ابی بن کعب امھم یعنی فی رمضان وکان یقنت فی النصف
الاٰخر من رمضان ترجمہ ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کے اخیر نصف میں عن الحسن
ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر
الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے جمع کر دیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے
ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے تھے جب اخیر کے دس دن رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے لوگ کہتے ابی
بھاگ گئے۔ کہا ابوداود نے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی رسول اللہ نے قنوت پڑھا وتر میں کچھ چیز نہیں ہے ضعیف ہے ف
اسی طرح جو روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے اور طیبی

نے کتاب القنوت مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ ﷺ نے قنوت پڑہا وتر مین قبل رکوع کے ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے تحقیق مین اور سکوت کیا اس پر اور
ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین رکعتین وتر کی پڑہین اور قنوت پڑہا رکوع سے پہلے اور طبرانی نے اوسط مین ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ وتر
کی تین رکعتین پڑہتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑہتے تھے۔ سفر السعادت مین ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود سے ثابت ہوا
کہ انھون نے قنوت وتر مین پڑہا لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ سے روایت نہین ہے کہ آپ نے قنوت پڑہا وتر مین اور جو روایت آئی بھی ہو گئے تو مطعون اور
منقری ہو گی امام احمد نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز مین ثابت ہے پر وتر مین حدیث صحیح سے ثابت نہین ہے۔ دعا قنوت سب سے صحیح وہی ہے جو اوپر امام
حسن علیہ السلام کے روایت سے گزری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو بروقت مصیبت کی پڑہی جاتی ہے کفار پر بددعا کرنے کی اللہم اغفر للمومنین والمومنات
والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبہم واصلح ذات بینہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم اللہم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک
ویقاتلون اولیاءک اللہم خالف بین کلمتہم وزلزل اقدامہم وانزل بہم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے اللہم
انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک جو اوپر گزری مگر نسائی کی روایت ہے کہ یہ دعا آپ نماز سے فارغ ہو کر پڑہتے اور ایک یہ بھی دعا ہے اللہم
انا نستعینک اخیر تک مگر یہ صحیح روایت سے ثابت نہی رسول اللہ ﷺ سے **باب** فی الدعاء بعد الوتر وتر کے بعد کون سی دعا پڑہے **عن**
ابی بن کعب قال کان رسول اللہ ﷺ اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
جب وتر پڑہ کر سلام پہیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **ف** زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کی آواز تیسری بار مین **عن** ابی سعید قال
قال رسول اللہ ﷺ من نام عن وترہ او نسیہ فلیصلہ اذا ذکرہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سو جاوے وتر پڑہ کر
یا بہول جاوے اس کو تو جب یاد آوے پڑہ لیوے **ف** یہ حکم استحباب کا ہے جیسے دوسری حدیث مین ظہر کو فرمایا اگر رات کو نہ پڑہ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضون
نے کہا اس حدیث سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** فی الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑہ لینے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال اوصانی
خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعہن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلاثۃ ایام من الشہر وان لا انام الا علی وتر **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست محمد ﷺ نے تین باتون کی جنکو مین نہین چہوڑتا سفر مین نہ حضر مین دو رکعتین چاشت کے اور تین روزے
ہر مہینے مین اور نہ سونا مگر وتر پڑہ کر **ف** ابن حجر نے کہا شاید ابو ہریرہ کو آپ نے وتر سونے سے پہلے پڑہنے کا اسواسطے حکم دیا کہ وہ آپ کے حدیثون کے سننے
مین بہت رات تک مشغول رہتے ہونگے اور دن کے زیادہ تو خوف ہوا انکو کہ رات کو قضا ہو جاویگا وتر سو جاتے وتر سے پہلے واللہ اعلم **عن** ابی الدرداء
قال اوصانی خلیلی صلعم بثلاث لا ادعہن لشیء اوصانی بصیام ثلثۃ ایام من کل شہر ولا انام الا علی وتر وبسبحۃ الضحی فی الحضر
والسفر **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے وصیت کی مجھ کو میرے حبیب نے (یعنی محمد صلعم نے) تین باتون کی جنکو مین نہین چہوڑتا کسی عذر سے ایک تو تین
روزے مہینا ہر مہینے مین دوسری نہ سونا مگر وتر پڑہ کر تیسری دوگانہ چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر مین **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال آخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ہذا بالحزم وقال لعمر
اخذ ہذا بالقوۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہون نے کہا اول شب مین
پھر حضرت عمر سے فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہون نے کہا اخیر شب مین آپ نے ابو بکر کو کہا انہون نے احتیاط پر عمل کیا اور انہون نے

(ایسا نہ ہو جاوین اور وتر کا وقت گذر جاوے) اور عمر کو کہا انہون نے مشکل کام کو اختیار کیا جس مین طاقت چاہیے **ف** بہتر یہی ہے جسکو بھروسا اخیر شب مین جاگنے پر کہ وتر کی تاخیر کرے اور تہجد ادا کرکے اخیر مین وتر پڑھے لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وہ اول شب پڑھ لے پھر اگر آنکھ کھلے تو تہجد پڑھے لیکن وتر دوبارہ نہ پڑھے جیسا کہ نوین پارہ کے شروع مین آویگا **باب فی وقت الوتر** وتر کے وقت کا بیان **عن** مسروق

قال قلت لعائشة متى كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كل ذلك قد فعل اوتر اول الليل ووسطه وآخره ولكن انتهى وتره حين مات الى السحر **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر کس وقت پڑھتے تھے انہون نے کہا ہر وقت کبھی اول شب مین کبھی اخیر شب مین لیکن وفات کے قریب آپ وتر کو فجر کے قریب پڑھا کرتے تھے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم

قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جلدی پڑھو وتر صبح ہو جانے سے پہلے **ف** جب صبح ہو گئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطا اور احمد اور مالک کا اور بعضون کے نزدیک قضا کرے اوسکو اگرچہ صبح ہو جاوے بدلیل اوس حدیث کے جو اوپر گزری ابو سعید سے **عن** معاوية بن صالح عن عبد الله بن ابي قيس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم

قالت ربما اوتر اول الليل وربما اوتر من آخره قلت كيف كانت قراءته اكان يسر بالقراءة ام يجهر قالت كل ذلك كان يفعل ربما اسر وربما جهر وربما اغتسل وربما توضأ فنام **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑھتے تھے انہون نے کہا اول شب مین کبھی اخیر شب مین مین نے کہا قرأت کیونکر کرتے تھے پکار کر یا آہستہ انہون نے کہا ہر طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ کبھی غسل کر کے سوتے کبھی وضو کر کے رہتے جنابت سے **ف** اس مسئلہ کو مین نے بیان کر دیا **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا آخر صلوتكم بالليل وترا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اخیر نماز اپنی رات کے وتر کو کرو **ف** یعنی شب کے آخر مین وتر پڑھا کرو والحمد للہ

تمام ہوا پارہ آٹھوان سنن ابو داؤد کے تیس پارون مین سے اور پورا ہو گیا ربع پہلا

اس پارہ کی تمامی سے اب شروع کرتا ہون پارہ نوان اور ربع دوسرا

خداوند کریم کے فضل و عنایت پر بھروسا کر کے اور دعا کرتا ہون

اوس شہنشاہ حقیقی کے درگاہ بے پرواہ مین جیسا

تو نے مجھ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائی

اس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا

کرنے کی ایسی ہی توفیق دے اس کتاب کے تمام کرنے کی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی ٹھکانا ہمارا نہین ہے سوا تیرے تو ہی مالک ہے اور تو ہی معین ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تم الجزء الثامن وكمل الربع الاول منهما ويتلوه الجزء التاسع والربع الثاني ان شاء الله

فہرست پارہ ششم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

ربع دوسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی نقض الوتر وتر دوبارہ نہ پڑھنا چاہیے **عن** قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی
عندنا وافطر ثم قام بنا تلک اللیلۃ واوتر بنا ثم انحدر الی مسجدہ فصلی باصحابہ حتی اذا بقی الوتر قدم
رجلا فقال اوتر باصحابک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ **ترجمہ** قیس بن طلق سے
روایت ہے طلق بن علی رضہ ایک دن رمضان مین ہمارے پاس آئے اور شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائے
اور وتر پڑھا بعد اوسکے اپنی مسجد مین گئے اور اپنے لوگون کے نماز پڑھائی جب وتر باقی رہ گئے تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو
وتر پڑھا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رات مین دو وتر نہین ہو سکتے **باب**
القنوت فی الصلوۃ نماز مین قنوت پڑھنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال واللہ لاقربن بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فکان ابو ہریرۃ یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلاۃ الظہر وصلاۃ العشاء الاخرۃ وصلاۃ الصبح
فیدعو للمؤمنین ویلعن الکافرین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے انہون نے کہا قسم خدا کی مین رسول اللہ کی سی نماز پڑھونگا
راوی نے کہا ابو ہریرہ قنوت پڑھتے تھے اخیر رکعت مین ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانون کیواسطے اور لعنت کرتے
تھے کافرون پر **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی صلوۃ الصبح زاد ابن معاذ وصلوۃ المغرب
ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑھتے تھے فجر کے نماز مین اور ایک روایت مین ہے مغرب کے نماز مین **عن** ابی ہریرۃ
قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ العتمۃ شہرا یقول فی قنوتہ۔ اللہم نج الولید بن الولید۔ اللہم
نج سلمۃ بن ہشام۔ اللہم نج المستضعفین من المؤمنین۔ اللہم اشدد وطأتک علی مضر۔ اللہم اجعلہا علیہم
سنین کسنی یوسف قال ابو ہریرۃ واصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلم یدع لہم فذکرت
ذلک لہ فقال وما تراہم قد قدموا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشا کی
نماز مین ایک مہینے تک آپ فرماتے تھے قنوت مین یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو (یہ لوگ قید
تھے کفار کے ہاتھ مین) یا اللہ نجات دے ضعیف مسلمانون کو۔ یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر۔ یا اللہ ڈال انپر قحط ویسا جیسے
یوسف کے زمانے مین قحط ہوا تھا۔ ابو ہریرہ نے کہا ایک روز آپنے صبح کی لیکن ان لوگون کے لیے دعا نہ مانگی مین نے
آپ سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) آگئے (مدینے مین کفار کے ہاتھ سے نجات پا کے) **عن**

ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا متتابعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح
في دبر كل صلاة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الآخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان
وعصية ويؤمن من خلفه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑھی ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا میں اور فجر میں ہر نماز میں جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بد دعا کرتے تھے چند قبیلوں پر بنی
سلیم میں سے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے **عن** انس بن مالك انه سئل هل قنت النبي صلى الله عليه
وسلم في صلاة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے ان سے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑھی ہے صبح کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
کے پڑھی ہے یا بعد رکوع کے انہوں نے کہا بعد رکوع کے۔ مسدد کی روایت میں ہے تھوڑی مدت تک **عن** محمد بن سيرين قال حدثني
من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الغداة فلما رفع رأسه من الركعة الثانية قام هنية **ترجمہ** محمد بن سیرین
سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی جب آپ نے سر اوٹھایا دوسری
رکعت پڑھ کر تھوڑی دیر تک کھڑے رہے (قنوت پڑھنے کے واسطے) **ف** اکثر علما کے نزدیک قنوت پڑھنا فرائض میں نہ چاہیے
اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہمیشہ دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جس وقت کوئی آفت یا بلا مسلمانوں پر آوے
تو سب نمازوں میں پڑھنا چاہیے

باب فضل التطوع في البيت

گھر میں نماز نفل پڑھنے کی فضیلت **عن** زيد بن ثابت انه
قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد حجرة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الليل فيصلي فيها
قال فصلوا معه بصلاته يعني رجالا وكانوا يأتونه كل ليلة حتى اذا كان ليلة من الليالي لم يخرج اليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه قال فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
مغضبا فقال ايها الناس ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت ان ستكتب عليكم فعليكم بالصلاة في بيوتكم
فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مسجد میں حجرہ بنایا آپ رات کو باہر آ کر اوس میں نماز پڑھا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی اور ہر رات کو
آپ پاس آنے لگے ایک رات آپ باہر نہ نکلے ان لوگوں نے کھنکارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازہ پر آپ کے کنکر مارے (اس خیال سے
کہ شاید آپ سو گئے ہیں تو نماز کے واسطے ہوشیار ہوں) پھر آپ باہر نکلے غصہ میں اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیے جاتے ہو یہاں تک کہ
مجھے گمان ہوا تم پر فرض ہو جاوے گی تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ گھر میں سب نمازیں پڑھنا بہتر ہے سوا فرض کے اگرچہ
مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم
ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں
مت بناؤ **ف** جیسے قبروں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہوتی اسطرح گھر کو مت بناؤ **عن** عبد الله

عن عبد الله بن حبشي الخثعمي ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل اي الاعمال افضل قال طول القيام قيل فاي الصدقة افضل
قال جهد المقل قيل فاي الهجرة افضل قال من هجر ما حرم الله عليه قيل فاي الجهاد افضل قال من جاهد
المشركين بماله ونفسه قال فاي القتل اشرف قال من اهريق دمه وعقر جواده ترجمہ عبد اللہ بن حبشی خثعمی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں پھر
سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے ۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا
جو چھوڑ دے حرام کو ۔ پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکوں کے ساتھ ہو اپنے مال اور جان سے پھر سوال ہوا کونسا قتل
افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اوسکے گھوڑے کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاویں (خدا کے راہ میں) **باب التحريض على قيام**
الليل شب بیداری کی فضیلت کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام
من الليل فصلى وايقظ امرأته فصلت فان ابت نضح في وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت و
ايقظت زوجها فان ابى نضحت في وجهه الماء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے
اللہ تعالی اوس شخص پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنی عورت کو جگادے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک
دے رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک
دیوے عن ابی سعيد وابی هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استيقظ من الليل وايقظ امرأته
فصليا ركعتين جميعا كتبا من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات ترجمہ ابی سعید و ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو جگادے پھر دونوں دو دو رکعتیں پڑھیں تو ذاکرین اور ذاکرات میں سے لکھے جاوینگے ف
یہ دونوں حدیثیں اگرچہ لکھیں انہوں نے پہلی باب قیام اللیل میں **باب في ثواب قراءة القرآن** قرآن پڑھنے کا ثواب عن
عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خيركم من تعلم القرآن وعلمه ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا بہتر تم میں وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھاوے عن معاذ الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من قرأ القرآن وعمل بما فيه البس والداه تاجا يوم القيامة ضوءه احسن من ضوء الشمس في بيوت الدنيا
لو كانت فيكم فما ظنكم بالذي عمل بهذا ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے قرآن پڑھا اور اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو وہ تاج پہنایا جاویگا قیامت کے روز جسکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج
تمہارے گھروں میں ہوتا (یعنی اب تو چوتھے آسمان پر ہے تب بھی اوسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھ نہیں ٹھہرتی مگر اون تاجوں کی چمک
ایسی ہوگی جیسے سورج کی چمک جب وہ تمہارے پاس آ جاوے) پھر جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اوس شخص کا جسنے
قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ ہوگا عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة
الكرام البررة والذي يقرؤه وهو يشتد عليه فله اجران ترجمہ حضرت عائشہ رض روایت ہے رسول اللہ نے

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ (یعنی تجوید سے یا اوسکو یاد خوب ہے یا پڑھتے پڑھتے زبان پر چڑھ گیا ہے) وہ پڑھتا ہے
وہ تو بڑی عزت والی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اوسکو اٹکا اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھتا ہے اوسکو دو ثواب ہیں۔ عن
ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله تعالى يتلون كتاب الله ويتدارسونه
بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده۔ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھروں میں سے (یعنی کسی مسجد میں) جمع ہوکر قرآن
شریف کو پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینہ اترتی ہے (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے یا کوئی فرشتہ ہے
یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہے) اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا
ذکر کرتا ہے ان لوگوں میں جو اوس کے پاس رہتے ہیں (ملائکہ مقربین)۔ عن عقبة بن عامر الجهني قال خرج علينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة فقال ايكم يحب ان يغدو الى بطحان او الى العقيق فياتي منه بناقتين كوماوين
زهراوين بغير اثم بالله عز وجل ولا قطع رحم قالوا كلنا يا رسول الله قال افلا يغدو احدكم كل يوم الى المسجد
فيتعلم آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين وان ثلاث فثلاث مثل اعدادهن من الابل۔ ترجمہ عقبہ بن
عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سایبان میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم میں کون چاہتا ہے
کہ بطحان یا عقیق تک جاوے (بطحان اور عقیق دو وادی ہیں مدینہ کے پاس) پھر دو اونٹ بڑی کوہان والے موٹے لاوے بغیر کسی گناہ
یا قطع رحم کے (یعنی کسیکا مال نہ مارے نہ کسیکا ناتہ توڑے نہ رشتہ توڑے اور ایسے دو اونٹ عمدہ مفت لاوے) ہم نے کہا
یا رسول اللہ ہم میں ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد میں آوے اور دو آیتیں قرآن
شریف کی سیکھے تو وہ دو اونٹ سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹ سے بہتر ہیں اسی طرح۔ باب فاتحۃ الکتاب سورۂ فاتحہ
کی فضیلت کا بیان۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحمد لله رب العالمين ام القرآن وام الكتاب
والسبع المثاني۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا سورۂ فاتحہ قرآن کی جڑ ہے اور کتاب کی جڑ ہے اور سبع مثانی
ہے ف یعنی اس میں سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں یا جن میں اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا ہے وہ سات
آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے سوا اس صورت میں صراط الذين انعمت عليهم چھٹی آیت ہوگی غير المغضوب عليهم ولا الضالين
ساتویں آیت۔ عن ابی سعید بن المعلی ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو يصلي فدعاه قال فصليت ثم اتيته
قال فقال ما منعك ان تجيبني قال كنت اصلي قال الم يقل الله عز وجل يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول
اذا دعاكم لما يحييكم لاعلمنك اعظم سورة من القرآن او في القرآن شك خالد قبل ان اخرج من المسجد قال
قلت يا رسول الله قولك قال الحمد لله رب العالمين هي السبع المثاني الذي اوتيت والقرآن العظيم۔ ترجمہ
ابوسعید بن المعلی [illegible]

تو نے مجھے جواب کیون نہیں دیا انہون نے کہا مین نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہ نہیں فرمایا ای ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب اوسکا رسول تمھین بلاوے اوس کام کیواسطے جسمین تمھاری زندگی ہے (یعنی آخرت کی لذت) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین رسول اللہ صلعم کا جواب دینا فرض ہے اور اونکو جواب دینے سی نماز نہین جاتی بعضونکے نزدیک نماز جاتی رہتی ہے مگر نماز کا توڑنا ایسے وقت مین ضروری ہے **مت** مین تجھکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤنگا مسجد سے نکلنے کی پیشتر مین نے کہا جب آپ مسجد سے نکلنے لگے یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے جو سبع مثانی ہے جو مجھکو ملی ہے قرآن عظیم ہے **ف** یعنی جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ہمنے تجھکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم دیا مراد اوس سے سورہ فاتحہ ہے۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے توحید اور حشر اور نشر اور حمد وثنا اور رحمت الٰہی اور قصص اور مواعظ اور صفات اللہ سب پر مشتمل ہے **باب** من قال ہی من الطول سورہ فاتحہ کا لمبی سورتین مین سے ہونا **عن** ابن عباس قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول واوتی موسی ستا فلما القی الالواح رفعت ثنتان وبقین اربع **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیتین مثانی جو بہت لمبی ہین (یعنی اون کے معانی لمبی ہین اگرچہ الفاظ مختصر ہین) ملین اور موسی علیہ السلام کو چھہ آیتین ملین جب انہون نے غصے مین آنکر تختیان (جن پر توراۃ لکھی ہوی تھے) زمین پر ڈالدین تو دو آیتین اوٹھ گئین اور چار رہ گئین **باب** ما جاء فی آیۃ الکرسی آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیہنک یا ابا المنذر العلم **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ای ابا المنذر (کنیت ہے ابی بن کعب کی) کونسی آیت کتاب اللہ مین بڑی ہے۔ انہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ای ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب مین بڑی ہے مین نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آپ نے میری سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھکو ای ابا المنذر **ف** آیۃ الکرسی کے بڑائی سے مراد یہ ہے کہ اوسمین الفاظ زیادہ ہین بہ نسبت اور آیتون کے یا اوس کے معانی بہت بڑی ہین یا اوسکا درجہ بہت بڑا ہے کہ اوسمین اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کمال کا بیان ہے **باب** فی سورۃ الصمد سورہ اخلاص کے فضیلت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد یرددہا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الرجل یتقالہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک شخص کو قل ہو اللہ بار بار پڑہتے ہوے جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ کم سمجھتا تھا اس سورت کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہے وہ برابر ہے تہائی قرآن کے **باب** فی المعوذتین

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان مین عن عقبة بن عامر قال كنت اقود برسول الله
صلى الله عليه وسلم ناقته في السفر فقال لي يا عقبة الا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل اعوذ برب
الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلى بهما صلاة الصبح
للناس فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلاة التفت الي فقال يا عقبة كيف رأيت **ترجمہ** عقبہ بن
عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر مین کھینچتا تہا آپ نے مجھسے فرمایا ای عقبہ کیا مین
تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکھاؤن پھر آپ نے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھایا اور آپ نے مجھے بہت خوش
ہوتے نہ پایا (ان سورتون کے سیکھنے سے) جب آپ صبح کو اترے تو صبح کی نماز پڑھائی لوگون کو اور یہی دو نو سورتین نماز مین
پڑہین جب نماز سے فارغ ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای عقبہ تم نے کیا سمجھا انکو **ف** یعنی یہ سورتین بڑی
کام کی ہین نہایت فائدہ کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کے لیے انکا پڑہنا مجرب ہے عن عقبة بن عامر قال بينا
انا اسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الجحفة والابواء اذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ويقول يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ
بمثلهما قال وسمعته يؤمنا بهما في الصلاة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین سیر کر رہا تہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیان مین جحفہ اور ابواء کی (دو مقامون کے نام ہین) دفعةً تاریکی نے ہمکو ڈھانپ لیا اور تندی
چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے لگے اور فرماتے تھے ای عقبہ پناہ مانگ ان سورتون کے
ساتھ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا مین نے سنا آپ ان سورتون کو نماز مین پڑہا کرتے تھے امامت مین **باب**
كيف يستحب الترتيل في القراءة ترتیل کا بیان **ف** ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑہنا کہ حرف و ہجے
مین امتیاز رہے اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال لصاحب القرآن
اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلك عند آخر آية تقرؤها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قرآن والے سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے بھی) کہا جاویگا پڑہتا جا اور چڑہتا جا (کیونکہ
جنت کی سیڑہیان کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین) اور ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑہ جیسے دنیا مین پڑہتا تہا تیرا مقام اُس مقام پر ہے
جس آیت پر تو ختم کریگا قرات کو **ف** اخیر کی آیت پر۔ یعنی ایک آیت پڑہ کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت سے دوسرا
درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑہتا جاویگا اوتنے درجہ بلند ہوتا جاویگا جب ختم جاویگا وہین اوسکا مقام ہے جو شخص اخیر قرآن
تک پڑہ جاویگا اوسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا عن قتادة قال سألت انسا عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان
يمد مدا **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے پوچھا رسول اللہ کی قرات کا حال اُنھون نے کہا آپ کھینچتے مد کو
ادا کرتے تہے عن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة عن قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت ما لكم

وصلاته كان يصلي وينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ونعتت قراءته
فاذا هي تنعت قراءته حرفا حرفا **ترجمہ** یعلے بن مملک سے روایت ہے۔ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑھتے تھے اور کیونکر نماز پڑھتی تھی انہوں نے کہا تمہاری نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں آپ نماز پڑھتے تھے پھر
سو رہتے تھے اوتنی دیر جتنی دیر میں نماز پڑہی تھی پھر نماز پڑھتے اوتنی دیر جتنا سوئے تھے پھر سو رہتے اوتنی دیر جتنی دیر تک نماز
پڑہی تھی صبح تک ایسا ہی کرتے تھے پھر آپ کی قرأت کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ **عن** عبد الله بن مغفل قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وهو على ناقة يقرأ سورة الفتح وهو يرجع **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا جس دن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑھتے تھے
عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن باصواتكم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا زینت دو قرآن سے اپنی آوازوں کو **ف** اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہیں کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازوں سے
مگر خطابی نے کہا مراد یہی ہے کہ آواز کو زینت دو قرآن سے ایسی ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت
میں یوں ہے زينوا اصواتكم بالقرآن اور یہی صحیح مراد یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن پڑھنے میں صرف کیا کرو **عن** سعيد
بن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** من لم يتغن بالقرآن کے تفسیر میں علما
نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہے مد شد کے رعایت نہ کرے بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ
نہ ہو اور اگنی کو دخل نہ دے۔ بعضوں نے کہا جو قرآن پڑھ کر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پروا نہو جاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے بعضوں
نے کہا عرب میں دستور تہا کہ مجلسوں میں اور سفروں میں گایا کرتے۔ اب اوسکے بدلے میں یہہ قرار پایا کہ قرآن پڑھا جاوے بھی گانا ہے اہل اسلام
کا **عن** سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** سعد سے بھی ایسی ہے روایت ہے **عن** عبد الجبار بن الورد
قال سمعت ابن ابي مليكة يقول قال عبيد الله بن ابي يزيد مر بنا ابو لبابة فاتبعناه حتى دخل بيته فدخلنا
عليه فاذا رجل رث البيت رث الهيئة فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس منا
من لم يتغن بالقرآن قال فقلت لابن ابي مليكة يا ابا محمد ارأيت اذا لم يكن حسن الصوت قال يحسنه
ما استطاع **ترجمہ** عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے عبید اللہ بن ابی یزید نے
کہا ہم پر گزرے ابو لبابہ ہم اون کے ساتھ گئے وہ اپنے گھر تک پہونچے اور گھر میں گئے ہم بھی اندر گئے دیکھا تو ایک شخص میلا ہے بہت برے
حال سے میں نے اوس سے سنا وہ کہتا تہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے ہم میں سے نہیں ہے جو شخص خوش آوازی سے قرآن
کو نہ پڑہے عبد الجبار نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کرے انہوں نے کہا جہاں تک ہو سکے اچھی آواز سے
پڑہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اذن الله لشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى

بالقرآن يجهر به **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز اوسکو پکار کر پڑھے **ف** تغنی کے معنی پکار کر پڑھنے کے بھی آئے ہین - یہہ چوتھی تاویل ہے من لم يتغن بالقرآن کی **باب** التشديد من حفظ القرآن ثم نسيه جو شخص قرآن کو یاد کرکے بھول جاوے اوسکا عذاب **عن** سعد بن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه الا لقي الله عز وجل يوم القيمة اجذم **ترجمہ** سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کلام اللہ پڑھ کر بھول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ہاتھ پانون گرا ہوا ملیگا یا خالی ہاتھ بلا ذریعہ ملیگا یا لال زبان ہو کر ملیگا **باب** انزل القرآن على سبعة احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے **عن** عبد الرحمن بن عبد القاري قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرانيها فكدت ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا انزلت ثم قال ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے مین نے عمر بن خطاب سے سنا انہون نے کہا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا سوا اوس کے جس طرح مین پڑھتا تھا اور مجھ کو سورہ فرقان رسول اللہ صلعم نے پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ مین ونہین گرفت کرون (اوسی وقت اونکو پکڑ لون) مگر مین نے اونکو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئے تو مین نے اونہین کی چادر اونکے گلے مین ڈالی اور اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ مین نے اونکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا سوا اوس طرح کے جس طرح آپ نے مجھکو پڑھائی رسول اللہ نے اون سے کہا پڑھو انہون نے اوسی طرح پڑھا جیسا مین نے اونکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ نے فرمایا اسی طرح پر یہ سورت اوتری ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھ مین نے پڑھا فرمایا اسی طرح سے اوتری ہے بعد اوسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفون پر اتارا گیا جس طرح آسان ہو پڑھو **ف** سات حرفون پر اتارا گیا یعنی سات لغتون پر اور سات بولیون پر عرب کے وہ یہ ہین - حجاز اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تمیم بعضون نے کہا سات قراتین مراد ہین بعضون نے کچھ اور کہا سیوطی نے اتقان مین اس حدیث کی تفسیر مین بہت سے قول بیان کئے ہین - زہری نے کہا انما هذه الاحرف في الامر الواحد ليس يختلف في حلال ولا حرام یعنی یہہ حروف اگرچہ مختلف ہون پر مطلب مین کچھ اختلاف نہین حلال حرام مین **عن** ابي بن كعب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابي اني اقرئت القرآن فقيل لي على حرف او حرفين فقال الملك الذي معي قل على حرفين قلت على حرفين فقيل لي على حرفين او ثلاثة فقال الملك الذي معي قل على ثلاثة حتى بلغ سبعة احرف ثم قال ليس منها الا شاف كاف ان قلت سميعا

علیمًا عزیزًا حکیمًا ما لم تختم اٰیۃ عذاب برحمۃ او اٰیۃ رحمۃ بعذاب **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی مین پڑہایا گیا قرآن پھر مجھسے پوچھا گیا ایک حرف پر قرآن پڑہنا درست ہی یا دو حرفون پر جو فرشتہ میرے ساتھہ تہا اوس نے کہا بول دو دو حرفون پر پھر مجھسے پوچھا دو حرفون پر یا تین حرفون پر اوس فرشتے نے کہا کہہ تین حرفون پر اسیطرح سات حرف تک نوبت آئی پھر فرمایا آپنے ان مین سے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہی چاہے تو سمیعًا علیمًا کہے یا عزیزًا حکیمًا کہے جبتک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کرے اور رحمت کے آیت کو عذاب پر ختم نہ کرے **ف** اگر ایسا کرے تو درست نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتون کے آخر مین جو اسماء الٰہی مذکور ہین ان مین مناسب مقام کی تبدیل ہو سکتی ہے مگر یہ ہر شخص کا کام نہین ہے واسطے اس مین رخصت نہین ہوئی اور جہانتک رسول اللہ سے ثابت ہی وہین تک اقتصار ہوا اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گہٹانا بڑہانا درست نہین ہے اسپر اجماع ہو گیا ہی علماء سلف اور خلف کا

عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک علی حرف قال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ ان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ الثانیۃ فذکر نحو ھذا حتی بلغ سبعۃ احرف قال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ بنی غفار کے گڈہے کے پاس تہے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ جل جلالہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایک حرف پر پڑہاؤ آپنے فرمایا مین خدا سے اوسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری امت مین اتنی طاقت نہین پھر دوسری بار آئے اور ایسا ہی کہا یہانتک کہ سات حرفون تک پہونچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہی کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفون پر سکہاؤ جس حرف پر وہ پڑہینگے صحیح ہوگا

باب الدعاء دعا کا بیان **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھی العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہی تمہارا پروردگار فرماتا ہی دعا کرو مجھسے مین قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت مین ہی دعا مغز ہی عبادت کا بہرحال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہی

عن ابن السعد قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اسألک الجنۃ ونعیمھا وبھجتھا وکذا وکذا واعوذ بک من النار وسلاسلھا واغلالھا وکذا وکذا فقال یا بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون قوم یعتدون فی الدعاء فایاک ان تکون منھم انک ان اعطیت الجنۃ اعطیتھا وما فیھا من الخیر وان اعذت من النار اعذت منھا وما فیھا من الشر **ترجمہ** ابن سعد سے روایت ہی میرے باپ سعد بن وقاص نے سنا مین کہہ رہا تہا دعا مین یا اللہ مین تجھسے جنت چاہتا ہون اور اوسکی نعمتین اور لذتین ایسے اور ایسے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے جہنم سے اور اوسکی زنجیرون اور طوقون سے اور اوسکے ایسے اور ایسے بلاؤن سے تو انہون نے کہا اے

بیٹے میری مین نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتی تھے قریب ہے ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگے دعا مین تو بچارہ کہین ایسا نہو کہ تو اون
مین سے ہو جا جب تجھے جنت ملیگی تو اوس مین جتنے لذتین ہین سب ملجاوینگی اور جب جہنم سے بچیگا تو اوسکی سب آفتون سے بچ
جاویگا پھر تفصیل کے کیا ضرورت ہے فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہے **عن فضالة بن عبيد** صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلاتہ لم یمجد اللہ تعالی ولم یصل
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی
احدکم فلیبدأ بتحمید ربہ جل وعز والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدعو بعد
بما شاء **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ نے سنا ایک شخص دعا کر رہا تہا نماز مین نہ اوس نے تعریف کی اللہ
کی نہ درود بہیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اوسکو بلایا اور اوسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم مین سے کوئی
نماز پڑہے تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اوسکی تعریف کرے پہر درود بہیجے پیغمبر خدا پر بعد اوسکے جو چاہے دعا مانگے **عن**
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتی تہے اون دعاؤن کو جو جامع ہین اور چہوڑ دیتے تہے اوس دعا کو جو جامع نہو کی
ف جامع وہ دعا ہے جسکے الفاظ مختصر ہون اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونون کی بہلائی کو جیسے ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار - یا - اللہم انی اسالک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة - یا - اللہم اصلح لی دنیای التی
فیہا معاشی واصلح لی آخرتی التی فیہا معادی - یا اللہم اجرنی من النار - یا اللہم احسن عاقبتنا من الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا
وعذاب الآخرة - یا اللہم انا نسالک من خیر ما سالک منہ محمد عبدک ورسولک ونعوذ بک من شر ما استعاذک منہ محمد عبدک ورسولک - یا اللہم انا
نسالک الجنة وما قرب الیہا من قول وعمل ونعوذ بک من النار وما قرب الیہا من قول وعمل - یا اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی
یا اللہم ادخلنی الجنة بلا حساب یا یا خفی الالطاف نجنا برحمتک مما نخاف **عن ابی ھریرة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یقولن احدکم اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسألة فانہ لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ مجکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ چاہیے کہ یقینا
قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر جبر کرنیوالا کوئی نہیں **ف** جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے پھر خوشی کے قید کرنا فضول
اور لغو ہے اس مین بے پروائی بندے کی نکلتی ہے چاہیے یہ کہ اپنے مالک کی رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل مین یقین رکھے
کہ دعا قبول ہوگے وہ ارحم الراحمین شہنشاہ بے پرواہ ہے کسی کے کیا مجال ہے جو اوسکے حکم مین چون چرا کرسکے - بعض مشائخ سے مین نے سنا
کہ دعا اول گڑگڑا کر تضرع اور زاری سے مانگے پھر بعد دعا کے یون کہے - الحمد للہ علی اجابة الدعاء - شکر ہے اوس خدا کا جس نے میری دعا قبول
کی تو امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہو گے حقتعالی غیور اور باشرم ہے جب اوسکا بندہ شکر کر گیا کہ میری دعا قبول کے تو حقیقت مین
قبول ہو جاوے گے - مین نے اسکو کئی بار آزمایا ہے **عن ابی ھریرة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم

مالم یعجل فیقول قد دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک آدمی کی دعا جبتک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئے ف
دعا میں اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی
کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کی دعا تلف
نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہوجاتی ہے یا آخرت میں اوسکا بدلہ ملیگا آدمی بہت سی خواہشیں کرتا ہے حالانکہ اوسکے حق میں انکا
پورا ہونا بہتر نہیں ہوتا تو انکا بدلہ آخرت میں دیگا جو کریم اور رحیم ہے وہ اپنے دروازہ سے غلاموں کو محروم نہ کریگا عن
عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ
فانما ینظر فی النار سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسالوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دیواروں پر غلاف مت ڈالو ف کیونکہ متکبرین اور متنعمین
کی عادت ہے دیواروں پر کپڑے یا چھینٹ یا مخمل یا بانات سے منڈھنا بہت مروج ہے اس حدیث سے اوسکی ممانعت ثابت ہوئی ت
جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اوسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہے
اوسکی نگاہ ضعیف ہوجاویگی یا آخرت میں جہنم میں جاویگا ت دعا کرو اللہ سے ہتھیلیاں اوپر اوٹھا کر نہ ہتھیلیوں کی
پشت اوپر کرکے جب دعا سے فارغ ہو تو پھر ہاتھ منہ پر پھیرو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی طریقوں سے مروی ہے
مگر سب طریق ضعیف ہیں اور یہ طریقہ جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے پھر بھی ضعیف ہے عن مالک بن یسار السکونی
ثم العوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سألتم اللہ فسألوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظھورھا
ترجمہ مالک بن یسار سکونی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سے تو ہتھیلیاں اوپر کرکے
مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کرکے نہ مانگو۔ کہا ابوداؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہے رسول اللہ
صلعم کے ہماری نزدیک عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ھکذا بباطن کفیہ
وظاھرھما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے تھے ہتھیلیاں
اوپر کرکے (اکثر) اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کرکے (استسقا میں) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اوس کا بندہ اوسکی طرف دونوں ہاتھ اوٹھاوے خالی پھیرنے سے
ف یعنی دونوں ہاتھوں کو خالی پھیر دینے سے دعا نہ قبول کرنے سے بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں عن ابن عباس
قال المسالة ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوھما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتھال ان
تمد یدیک جمیعا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اوٹھاوے

اور استغفار یہ ہی کہ ایک انگلی سی اشارہ کری اور ابتہال (یعنی عاجزی اور زاری سی دعا مانگنا) یہ ہی کہ دونو ہاتھوں کو پہیلاوی - دوسری
روایت مین ہی والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما مما یلی وجھہ ترجمہ ابتہال اس طرح ہی دونو ہاتہہ اوٹہائی
اور اتنا بلند کیا (ہاتھوں کو) دونو ہاتھونکی ہتھیلیونکی پشت منہ سی مل گئی عن یزید بن سعید بن ثمامۃ الکندی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید سی روایت ہی رسول اللہ
جب دعا کرتی تہی دونو ہاتہہ اوٹہاتے پھر دونون ہاتھ منہ پر پھیرتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسألک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سألت اللہ بالاسم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب ترجمہ بریدہ بن حصیب سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہتا تہا اللھم انی اسألک [illegible]
آپ نی فرمایا تو نی مانگا اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہی اوس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہی اور جب کوئی دعا کرتا ہی وہ نام لیکر
قبول کرتا ہے دوسری روایت مین ہی لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم بیشک اس نی مانگا اسم اعظم سے [illegible]
مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین اللہ کا ہر نام اعظم ہی - بعض کہتے ہین [illegible] بعض کہتے ہین اللہ لا الہ الا
ھو الحی القیوم بعض کہتے ہین [illegible] حدیث مین مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو [illegible] الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد بعض کہتے ہین لفظ اللہ اسم اعظم ہے بعض کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعض کہتے ہین یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہین لا الہ الا اللہ بعض کہتے ہین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین [illegible]
[illegible] بعض کہتے ہین [illegible] لا الہ الا ھو رب العرش العظیم [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم
لیکن سب اقوال مین دو قول ترجیح مین ایک [illegible] القیوم دوسری اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم [illegible] عن انس انہ کان مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع
السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھے
اور ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا جب وہ نماز پڑہ چکا اوس نے دعا مانگی اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اس نے پکارا اللہ کو وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اس نام کو لیکر دعا
مانگتا ہی تو خدا قبول کرتا ہی اور جب کوئی اس نام کو لیکر سوال کرتا ہی تو خدا دیتا ہی عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ سورۃ
ال عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسم اعظم ان
دونو آیتون مین ہی والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور شروع سورہ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم مین

ف یعنی دونو ملکر لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم لا الہ الا ھو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم نے روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم تین سورتون مین ہے بقرہ اور آل عمران اور طہ مین قاسم بن عبد الرحمن نے کہا مین نے غور کیا ان
تینون سورتون مین تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہے جزری نے کہا میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے

عن عائشة قالت سرقت ملحفة لها فجعلت تدعو على من سرقها فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا
تسبخي عنه قال ابو داود لا تسبخي لا تخففي عنه ترجمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بد دعا کرنے لگین چور
پر رسول اللہ صلعم فرمانے لگے مت کمی کرو اوسکے گناہ مین ف یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کریگی تو اوسکا گناہ اور عذاب آخرت مین
ہلکا ہوجاویگا اسواسطے کہ دنیا مین تو نے سزا اوسکی بر رکھ لیا عن عمر قال استاذنت النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فاذن
لي وقال لا تنسنا يا اخي من دعائك فقال كلمة ما يسرني ان لي بها الدنيا قال شعبة ثم اتيت عاصما بعد با
لمدينة فحدثنيه قال اشركنا يا اخي في دعائك ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت چاہی عمرہ کو جانے کے آپ نے اجازت دی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی مت بھولنا مجھکو اپنی دعا مین پھر ایسا کلمہ کہا جس سے
مجھکو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا مجھکو ملجاتی تو اتنی خوشی نہوتے ف وہ یہی کلمہ تھا جو آنحضرت صلعم نے اون سے پہلے فرمایا تم
دعا سے مجھکو نہ بھولنا حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلعم اونکی دعا مین شریک ہونا چاہتے ہین تو دعا ضرور
ضرور قبول ہوگی اور ثواب کا ثواب ... شعبہ نے کہا پھر مین عاصم سے ملا بعد کو مدینہ مین اونہون نے یہ حدیث مجھسے بیان کی اور
کہا اے میرے بھائی مجھکو بھی شریک کر اپنی دعا مین عن سعد بن ابي وقاص قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم وانا ادعو
باصبعي فقال احد احد واشار بالسبابة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے گزرے مجھ پر رسول اللہ صلعم اور مین دو
انگلیون سے اشارہ کرتا تھا دعا مین آپ نے فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے اور اشارہ کیا کلمے کی انگلی سے

باب التسبيح بالحصى کنکریون سے تسبیح کا شمار کرنا

ف یہ تسبیح جو اس زمانے مین مروج ہے زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان
یا کہربا یا خاک شفا وغیرہ کے جسمین سو دانے ہوتی ہین اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین مین
اسکا رواج نتھا صرف انگلیون یا کنکریون پر شمار کرلیتے تھے اکثر شمار پڑھتے تھے۔ بعضون نے اسی واسطے تسبیح رکھنا مکروہ سمجھا
ہے بعضون نے جائز کہا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر الہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہ ہو ورنہ حرام ہے

عن سعد بن ابي وقاص
انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نوى او حصى تسبح به فقال اخبرك بما هو
ايسر عليك من هذا او افضل فقال سبحان الله عدد ما خلق في السماء وسبحان الله عدد ما خلق في الارض
وسبحان الله عدد ما خلق بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل
ذلك ولا اله الا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ایک عورت پاس (صفیہ) یا جویریہ) اور اونکے سامنے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان وہ تسبیح

وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته **ف** پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی تعریف کرتا ہون اوسکو اوسکی بنائی ہوئی چیزون کے شمار کے برابر اوسکی مرضی کے موافق اور اوسکے عرش کے ہموزن اور اوسکے کلمات کے برابر **عن** ابی هریرة قال قال ابوذر یا رسول الله ذهب اصحاب الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولهم فضول اموال یتصدقون بها ولیس لنا مال نتصدق به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر الا اعلمك کلمات تدرك بهن من سبقك ولا یلحقك من خلفك الا من اخذ بمثل عملك قال بلی یا رسول الله قال تکبر الله دبر کل صلوة ثلاثا وثلثین وتحمده ثلثا وثلثین وتسبحه ثلثا وثلثین وتختمها بلا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر غفرت له ذنوبه ولو کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ مالدار تھے وہی ثواب لے گئے وہ نماز پڑھتے ہین جسطرح ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جسطرح ہم روزہ رکھتے ہین پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس مال ہے اوسکو صرف کرتے ہین بعد دینے مین ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اللہ نے فرمایا اے ابا ذر مین تجھکو چند کلمے ایسے بتاؤن جنکو سبب تو اگلون کے برابر ہوجاوے اور تیرے برابر کوئی نہو سکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابو ذر نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ بتلائیے آپنے فرمایا اللہ اکبر کہے بعد ہر نماز کے تینتیس بار پھر الحمد للہ کہے تینتیس بار پھر سبحان اللہ کہے تینتیس بار پھر پورا کرے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر پر بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ دریا کے پھین برابر ہون

باب ما یقول الرجل اذا سلم نماز سے سلام پہیر کر کیا دعا پڑہے **عن** المغیرة بن شعبة کتب معاویة الی المغیرة بن شعبة ای شیء کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سلم من الصلوة فاملاها المغیرة علیه وکتب الی معاویة قال کان رسول الله صلعم یقول لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ کو معاویہ نے لکھا رسول اللہ نماز سے سلام پھیر کر کیا کہتے تھے مغیرہ نے جواب مین لکھا آپ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز پر توانا ہے یا خدا جو تو دیوے اوسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوے اوسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تونگر کو اوسکی تونگری بچا نہین سکتی **عن** ابی الزبیر قال سمعت عبد الله بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا انصرف من الصلوة یقول لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد هو علی کل شیء قدیر لا اله الا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون اهل النعمة والفضل والثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر منبر پر کہتے تھے رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوتے فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے

اوسیکو تعریف سجتی ہی وہ ہر چیز پر توانا ہی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کی ہم تو خالص اوسی کے واسطے عبادت کرتی ہین اگرچہ برا سمجھین کافر وہ سزاوار ہی احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود حق نہین سوا اللہ کے ہم وسی کی بندگی کرتے ہین گو کہ کافر برا مانین۔ دوسری روایت مین وہو علی کل شیء قدیر کے بعد یہ عبارت ہی لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله

لا نعبد الا ایاہ له النعمة اخیر تک یعنی گناہون سے باز رکھنا اور عبادت کی طاقت دینا دونون اسیکے اختیار مین ہین کوئی معبود سچا نہین ہی سوا اللہ کے ہم نہین پوجتے ہین کسیکو سوا اوسکے اوسی کے لیے نعمت ہی اخیر تک عن

زید بن ارقم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول دبر صلوته اللهم ربنا ورب کل شیء انا شهید انک

انت الرب وحدک لا شریک لک اللهم ربنا ورب کل شیء انا شهید ان محمدا عبدک ورسولک اللهم ربنا ورب کل شیء

انا شهید ان العباد کلهم اخوة اللهم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واهلی فی کل ساعة فی الدنیا والآخرة

یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب الله اکبر الاکبر اللهم نور السموات والارض قال سلیمان بن داود رب السموات

والارض الله اکبر الاکبر حسبی الله ونعم الوکیل الله اکبر الاکبر ترجمه زید بن ارقم سے روایت ہی رسول الله صلعم نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے اللهم ربنا ورب کل شیء اخیر تک یعنی ای پروردگار ہمارا مالک ہی اور ہر چیز کا مالک ہی مین گواہ ہون کہ تو اکیلا پروردگار ہی کوئی تیرا شریک نہین ہی خداوندا تو رب ہمارا ہی اور سب چیزون کا مین گواہ ہون محمد تیرے بندے اور بھیجے ہوئی ہین خداوندا ہمارا پروردگار اور ہر چیز کا پروردگار مین گواہ ہون سب بندے آپس مین بھائی ہین بنی آدم اعضای یک دیگر اند۔ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند خداوندا مالک ہمارا اور ہر چیز کے مجھکو خالص اپنا بنا اور میرے گھر والون کو بھی خلوص دے ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین ای بزرگی اور عزت والے سن اور قبول کر اللہ بڑا ہی سب سے بڑا خداوندا نور آسمانون اور زمین کے یا پروردگار آسمانون اور زمین کے خدا بڑا ہی سب سے بڑا کافی ہی مجھکو اللہ اور بہتر وکیل ہی اللہ

بڑا ہی سب سے بڑا ہی عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لی ما قدمت

وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت

ترجمه حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول الله صلعم جب سلام پھیرتے نماز سے تو فرماتے خداوندا بخش دے میرے اگلے گناہ اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور جو زیادتی مین کئے اور جسکو تو مجھسے زیادہ جانتا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے کرتا ہی جسکو چاہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول رب اعنی

ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الهدی لی وانصرنی علی من بغی علی اللهم

اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راهبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی

واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی ترجمه عبد الله بن عباس سے روایت ہی رسول الله صلعم یہ دعا مانگتے تھے رب اعنی ولا تعن اخیر تک یعنی ای پروردگار میرے مدد کر میری اور مت مدد کر میرے دشمن کی مت

میری دشمن کے مجھکو نقصان پہونچانے مین) اور تایید کر میری اور مت تایید کر مجھپر اور داؤن کر میری فائدہ کے لیے نہ میرے
نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجھکو اور آسان کر دے ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ دے مجھکو اوس شخص پر جو مجھسے لڑے اے
خدا بنا دے تو مجھکو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھسے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گڑگڑانیوالا
یا دل لگانے والا قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال میرا گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکھلا سچی
میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو۔ دوسرے روایت مین ویسر الہدی الیّ ہے

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا
ذا الجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے فرماتے اللھم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام یعنی اے خدا تجھی کو ہے سلامتی ہے (یعنی ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے) اور تیری
طرف سے اونکو سلامتی ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بزرگی والے ف صحیح روایت اتنی ہے اور یہ
جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے
ہین سو صحیح سند سے منقول نہین ہے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اراد ان ینصرف من صلوته استغفر ثلث مرات ثم قال اللھم فذکر معنی الحدیث عائشة ترجمہ
ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوکر اوٹھنا چاہتے تین بار استغفار کرتے (یعنی استغفر اللہ کہتے تین بار
یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللھم اغفرلی) پھر بھی فرماتے اللھم انت السلام اخیر تک

باب فی الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان ف استغفار کے معنی بخشش مانگنا پروردگار سے اپنے گناہون کے عن ابی بکر
الصدیق رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ترجمہ
حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن
مین ستر بار اوس گناہ کو کرے ف ہٹ کرنا یعنی اصرار کرنا اوس گناہ کو نہ چھوڑنا اگر صغیرہ پر اصرار کرے تو کبیرہ ہوجاتا ہے اور کبیرہ
پر اصرار کرے تو کفر کو پہونچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہے اور پھر مضبوط نیت کرلے اوس گناہ کے نہ کرنے
کی مگر شامت نفس سے پھر اوس مین مبتلا ہوجاوے تو اصرار نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن
الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة
ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہے (کبھی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور
ہمائی بنیہ اور عورتون سے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار عن ابن عمر قال
ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب
الرحیم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم شمار کرتے تھے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفرلی وتب علی

انک انت التواب الرحیم ۔ اے خدا بخش دے مجکو اور قبول کر توبہ میری تو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہے عن ہلال بن یسار بن

زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی یحدثنیہ عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول

من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف ترجمہ

ہلال بن یسار بن زید اکثر نسخوں میں ایسا ہی ہے ہلال ہی ہو نہیں اور صحیح بلال ہے بای موحدہ جیسا ترمذی کی روایت میں

ہے اسے روایت ہے انہوں نے سنا اونکے باپ اونہوں نے اونکے دادا (زید جو مولی ہیں رسول اللہ صلعم کے) انہوں نے

سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیا جاوے گناہ

اوسکے اگرچہ بھاگ گیا ہو کفار کے مقابلہ سے ف جب کفار دونی سے زیادہ نہ ہوں تو اونکے مقابلہ سے جہاد میں بھاگنا بہت

بڑا گناہ ہے پر آپ نے فرمایا اس استغفار سے یہ بھی معاف ہو سکتا ہے اور گناہوں کے معافی تو سہل ہے عن ابن عباس قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا

ورزقہ من حیث لا یحتسب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار

کو یعنی اکثر استغفار کیا کرے اللہ تعالیٰ اوسکے لیے ہر تنگی سے نکلنے کے لیے ایک راہ پیدا کر دیگا اور ہر رنج سے مخلصی دیگا اور رزق دیگا اوسکو

ایسی جگہ سے جو اوسکے گمان میں نہ ہوگا ف استغفار اکثر وہی کریگا جو اللہ سے ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا

اوسکے واسطے یہ آیت ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس حدیث سے استغفار کے دنیاوی اور دینی فائدے

دونوں معلوم ہو گئے استغفار کرنے ہوئے مومن متبع سنت کو کسی دست غیب اور عمل کی حاجت نہیں اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا

کی افکار میں مبتلا ہوں تو استغفار کرے وسعت ہو جاوے گے اور رنج اور فکر سے نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالی نے استغفروا ربکم انہ

کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا ۔ بخشش مانگو اپنے رب سے وہ بخشنیوالا ہے

چھوڑ دیگا تم پر مینہ کو زور شور سے (یعنی اپنے برسنے کا قحط جاتا رہیگا) اور مدد کریگا تمہاری مالوں سے اور اولاد سے اور تمکو باغ

اور نہریں عنایت کریگا عن عبد العزیز بن صہیب قال سأل قتادۃ انسا ای دعوۃ کان یدعو بہا النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوۃ یدعو بہا ۔ اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ

حسنۃ وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا واذا اراد ان یدعو

بدعاء دعا بہا فیہ ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رض سے پوچھا کون سی دعا ہے جو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اکثر مانگا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے ۔ اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی

الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار زیاد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انس رض جب قصد کرتے دعا کا تو یہی دعا مانگتے اور جب کوئی

اور دعا مانگتے تو اوسمیں یہ بھی شریک کر لیتے عن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت لو مانگا سچے دل سے اوسکو اللہ شہیدونکا درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونے پر
مر جاوے عن اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی
صدقتہ قال وحدثنی ابوبکر رض وصدق ابوبکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ہذہ
الآیۃ اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ ترجمہ اسما ابن حکم سے روایت ہے مین نے سنا حضرت علی رض سے
کہتے تہے مین جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اوتنا مجھکو نفع دیتا اور جب مین کوئی
حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اوسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہا لیتا تو مجھے اعتبار آتا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر رض
نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے مین نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کوئی بندہ ایسا نہین جو گناہ کرے پہر اچہی طرح
وضو کرکے کہڑا ہو اور دو رکعتین پڑہے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے بعد اوسکے ابوبکر رض نے آیت
پڑہی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ یعنی جو لوگ برا کام کرتے ہین یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہین پہر اللہ کے یاد کرتے ہین اور بخشش
مانگتے ہین اپنے گناہون کے اور کون بخش سکتا ہے گناہون کو سوا خدا کے اور ہٹ نہین کرتے گناہ پر اونکا بدلہ مغفرت ہے پروردگار
کی طرف سے اور باغ ہین جنکے تلے نہرین بہتی ہین عن معاذ ابن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال
یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک
وحسن عبادتک۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی ابا عبد الرحمن ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اونکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ قسم خدا کے مین تجکو چاہتا ہون مین تجھکو وصیت کرتا ہون اے
معاذ کہ نہ چہوڑنا ہر نماز کے بعد اس دعا کو۔ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادک۔ یا خدا مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچہی طرح عبادت کرنے مین۔ معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو عن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجکو حکم کیا
رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے کا ہر نماز کے بعد عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو پسند تہا تین بار دعا مانگنا
اور تین بار استغفار کرنا عن اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولینہن
عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ترجمہ اسما بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے
کیا نہ سکہاؤن مین تجھکو چند کلمے جنکو تو کہا کرے مصیبت اور سختی مین اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ یعنی اللہ میرا رب ہے مین اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا عن ابی عثمان النہدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی سفر فلما دنوا من المدینة کبر الناس ورفعوا اصواتهم فقال رسول اللہ صلعم یا ایہا الناس انکم لا تدعون
اصم ولا غائبا ان الذی تدعونہ بینکم وبین اعناق رکابکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا موسیٰ
الا ادلک علی کنز من کنوز الجنة فقلت وما ھو قال لا حول ولا قوة الا باللہ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت
ہے ابو موسیٰ اشعری نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین جب مدینے کے نزدیک پہونچے تو لوگون نے بلند آواز سے
تکبیر کہی رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہین پکارتے ہو بہرے کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہے
نزدیک اور دور سب جگہ سے برابر سنتا ہے ہر جگہہ اور ہر بات پر حاضر ہے مطلع ہے کوئی چیز اوسسے برابر آسمانون یا زمینون مین اوسکی نگاہ
یا علم سے غائب نہین ہے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس حدیث سے ذکر سری کی فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف**
بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمہاری اور تمہاری سواریون کی گردنون کی بیچ مین ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راہ سے اوس سے بھی زیادہ
قریب ہے جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنون سے ہے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اوسکی
عرش پر ہے **ف** پھر فرمایا آپ نے اے ابو موسیٰ کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے کہا وہ کیا ہے
آپ نے فرمایا لا حول ولا قوة الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انھم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم یصعدون
فی ثنیة فجعل رجل کلما علا الثنیة نادی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا
تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے صحابہ ساتھ تھے رسول اللہ کے اور ایک گھاٹی مین چڑھ رہے تھے
ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکارکر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ نے فرمایا تم نہین پکارتے ہو بہرے اور غائب کو
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری سے
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسولا وجبت لہ الجنة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہے راضی ہوا مین اللہ کے رب ہونے
سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے واجب ہو جاویگی اوسکو جنت **عن** ابی ھریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدة صلی اللہ علیہ عشرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوسپر دس بار رحمت اوتاریگا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی
فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا
علی من الصلوة فیہ فان صلوتکم معروضة علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک و
قد رمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ نے تمہارے سب دنون مین جمعہ کا دن افضل ہے اوس دن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہارے مجھ پر پیش
کیجاتی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر مین گل جاوینگے (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیان خاک مین گلجاوینگی) تو تمہارا

درود کیونکر آپ پر پیش کیجاویگی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کردیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو **ف** پیغمبرون کے بدن گلتے
نہین گو کتنی مدت گزرجاوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ مین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر
یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہے جسکو ہر شخص سمجھہ نہین سکتا **باب** النہی ان یدعو الانسان علی اھلہ
ومالہ بددعا کرنے کے ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی
انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدمکم لا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ
ینال فیہا عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر نہ اپنے اولاد
پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہو وہ گھڑی ایسی ہو جس مین دعا قبول ہوتی ہو **ف** تو تمہاری بددعا
بھی قبول ہوجاوے پھر پیچھے پچتانے سے کیا فائدہ ہوگا **باب** الصلوۃ علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین **عن** ابن عبد اللہ ان امرأۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے
کہا رسول اللہ سے درود بھیجئے مجھپر اور میرے خاوند پر آپنے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک۔ یعنے رحمت اُتارے اللہ تجھپر اور تیرے
خاوند پر **ف** اختلاف ہے سوا پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقاً درست ہے اور بعضون
کے نزدیک مطلقاً درست نہین مگر پیغمبرون کے ساتھ ملاکر مثلاً یون کہنا اللھم صل علی محمد وآل
محمد وغیرہ درست ہے علیحدہ درست نہین۔ بعضون کے نزدیک مطلقاً درست نہین بلکہ مکروہ ہے تحریماً یا تنزیہاً یا حرام ہے یا خلاف
اولی ہے واللہ اعلم **باب** الدعاء بظہر الغیب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلیے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیہ بظہر الغیب قالت الملائکۃ امین ولک
بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کرے اپنے بہائی کے لیے پیٹھ
پیچھے تو فرشتے آمین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ویسا ہی ہے یعنے جو دعا تو نے اپنے بہائی کیواسطے کی ویسی ہی تجکو بھی ملیگی
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کرے غائب کیواسطے
ف یعنے پیٹھ پیچھے اپنے بہائی مسلمان کیلیے دعا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات
لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھ شک نہین ایک دعا باپ کی اپنی بیٹی کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کی
اگرچہ کافر ہو یا فاجر **باب** ما یقول اذا خاف قوما جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم

ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتی - اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذ بك من شرورهم
ای خدا ہم تجھکو ان کے سامنے کرتے ہین اور پناہ مانگتی ہین تجھہ سے اونکی برائیون سی **باب** الاستخارة استخارے کا بیان

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة كما يعلمنا السورة
من القرآن يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم انی استخيرك
بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر ويسميه بعينه الذي يريد خير لي في ديني
ومعاشي ومعادي وعاقبة امري فاقدره لي ويسره لي وبارك لي فيه اللهم وان كنت تعلم شرا لي
مثل الاول فاصرفني عنه واصرفه عني واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به او قال في عاجل امري
واجله **ترجمہ** جابر رضی سی روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اس طرح سکھلاتی تھی جیسی کوئی قرآن
کی سورت سکھاتا ہی آپ فرماتی تھی جب تم مین سی کوئی قصد کری کسی کام کا (جو بڑا کام ہو جیسی سفر مین جانا نکاح یا مال
دنیا مکان مول لینا) تو دو رکعتین نفل پڑہی - پہر یہہ دعا مانگی - اللهم انی استخیرك - یعنی الٰہی مین تجھہ سی خیریت مانگتا
ہون تیری علم کے وسیلے سے اور تجھہ سے قوت مانگتا ہون تیری قدرت کی وسیلی سی اور سوال کرتا ہون تیری بڑی فضل سی مقرر
تو قادر ہی مجکو قدرت نہین تو جانتا ہی مین نہین جانتا تو سب چھپی چیزونکو جانتا ہی یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہہ کام (اوس کام کا نام
لیوی) بہتر ہو میری واسطی دین اور دنیا اور انجام مین تو مقدر کر دی اوسکو میری واسطی اور آسان کر دی اوسکو اور برکت دی اوس میں
یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام برا ہی میری لیے دین اور دنیا اور انجام مین تو پہیر دی میرا دل اوس سے اور پہیر دی اوسکو مجھسی اور مقدر
کر میری لیے بہلائی جہان کہین ہو پہر راضی کر دی مجھکو اوس پر - ایک روایت مین یون ہی وہ کام بھلا ہو بالفعل اور انجام مین
ف جب یہہ دعا پڑہ کر وہ کام کریگا تو حقتعالی ضرور اوسکی لیے بہتر کریگا برائی سی بچادیگا - بعضون نی کہا یہ دعا تین روز
تک یا سات روز تک پڑہی انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچہ معلوم ہو جاویگا یا دل مین کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجھی -
اہل سنت کی نزدیک یہی ایکصورت استخارے کی ثابت ہی اور منقول ہی - اور شیعہ کی نزدیک کئی طرح پر استخارہ منقول ہی - ایک
یہہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللهم صل علے محمد وآل محمد لکھکر یہہ دعا پڑہی استخیر الله برحمته وقدرته خيرة في عافية بعد
اوسکی بسم اللہ لکھکر تسبیح کو داہنی طرف سے کسی جگہہ پر پکڑ لیوی اور وہان سی دو دو دانی امام تک شمار کری اگر ایک نکلی تو وہ کام بہتر
ہی اوسکو کری اور جو دو نکلین تو نہ کری برا ہی - دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پرچون پر افعل لکھی اور دو پر لا تفعل پھر انکو
موڑ ماڑ کر ڈالدی اور بسم اللہ - درود شریف اور یہی دعا پڑہ کر دو پرچی اون مین سے اوٹھاوی اگر دونون مین افعل نکلی تو ضرور
اوس کام کو کری اور جو دونون مین لا تفعل نکلے تو ہرگز وہ کام نہ کری اور جو ایک مین افعل اور ایک مین لا تفعل نکلے تو چاہی کری چاہی
نہ کری - مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخارون کی کوئی سند نہین پائی جاتی **باب** فی الاستعاذة کن کن چیزون سے پناہ

مانگنا چاہیے عن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة
الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے نامردی اور بخل اور بری عمر
اور بری موت اور قبر کے عذاب سے ف بری عمر وہ عمر ہے کہ اوس مین ہوش وحواس نہ رہین نہ عبادت ہوسکے نہ دنیا کا کام اسسے
زندگی سے کچھہ حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو۔ فتنة الصدر کے معنے بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنی بغیر توبہ کے
مرجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنی دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو عن
انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل
والھرم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المحیا والممات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی
اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے
عن انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول۔ اللھم انی اعوذبک
من الھم والحزن وضلع الدین وغلبة الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے۔ مین خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اکثر سنا کرتا آپ فرماتے۔ اللھم انی اعوذبک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری اندیشے
اور غم سے اور قرض کے بوجھہ سے اور ظالمون کی بلوی سے عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورة من القران یقول۔ اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک
من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المسیح الدجال واعوذبک من فتنة المحیا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو یہہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے تھے قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللھم
انی اعوذبک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اولاد
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ
برا ہونا۔ مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذبک من المأثم والمغرم۔ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ
نخواہ کے تاوان سے عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذبک من
فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتے تھے الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کی فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے ف مالداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی [illegible] دن پر حسد کرنا غیرون کے مال اوڑانے کی فکر کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا عن ابی ہریرة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من الفقر والقلة والذلة واعوذبک من ان اظلم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہونیسے **ف** جاننا چاہیے کہ بعض حدیثون مین فقر اور مسکنت کو آپ نی طلب کیا ہی بعضون مین فقر سے پناہ مانگی ہی مطلب یہ ہی جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت مین اوسکی وجہ سے دقت ہو اور عبادت مین مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑھاوے اوس سے پناہ مانگی - کمی سے مراد نیکیون کی کمی ہی مال کی کمی یا مال کے اتنی کے کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے **عن** ابن عمر قال

كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انى اعوذ بك من زوال نعمتك وتحويل عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی کی ہو جانی پلٹ جانی سے (یعنی تندرستی کے بدلی بیماری آ جانی سے) اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری سب غصون سے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم انى اعوذ بك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے **عن** ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذ بك من الخيانة فانها بئست البطانة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے بھوک سے وہ بری ساتھی ہے پناہ مانگتا ہون مین تیری خیانت سے وہ بری محرم ہے **عن** ابی هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذ بك من الاربع من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا يسمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے ایک تو اوس علم سے جو فایدہ نہ دیوی **ف** نہ دنیا مین نہ آخرت مین جیسے علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کی فاسد کرتا ہی اعتقاد کو مثلاً زاہد ثلثہ یا شرح سلم یا میبذی یا صدرا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین حواشی قدیمہ جدیدہ پڑھنا جن مین سالہا سال گذرتی ہین نہ دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبی مین ثواب حاصل ہوتا ہی بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہی - جو علوم دنیا مین مفید ہین جیسے علم ریاضی حساب و ہندسہ و ہیأت و پیمایش اور جغرافیہ اور جر ثقیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑھنا مباح ہی بلکہ ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہی - اور جو علوم دنیا اور آخرت دونون مین مفید ہین جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق و سلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہی اور جسقدر زیادہ ہون بہتر ہی **ف** دوسری اوس دل سی جو تیری حضور مین نہ جھکے تیسرے اوس جی سی جسکو کبھی سیری نہ ہو چوتھی اوس دعا سے جو سنی نہ جاوی یعنی قبول نہ ہو **عن** انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم انى اعوذ بك من صلوة لا تنفع وذكر دعاء آخر **ترجمہ** انس سے بھی ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ ہی الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس نماز سے جو فائدہ نہ دے **عن** فروة

بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشة ام المؤمنین عما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو به قالت کان

یقول اللهم انی اعوذ بك من شر ما عملت و من شر ما لم اعمل ترجمه فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہی مین نے پوچھا

ام المؤمنین عائشہ رض سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تہی انہون نے کہا آپ فرماتی تہی ۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اور

کام کے برائی سے جسکو مین نے کیا ہی اور جسکو مین نے نہین کیا ف ایسا نہ ہو کہ آیندہ اوسکو کرون اور اوسکی برائی مین گرفتار

ہو جاون عن شکل بن حمید قال قلت یا رسول الله علمنی دعاء قال قل اللهم انی اعوذ بك من شر سمعی و

من شر بصری و من شر لسانی و من شر قلبی و من شر منیی ترجمه شکل بن حمید سے روایت ہی مینی کہا یا رسول اللہ

مجھے ایک دعا سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا کہہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون اپنے کان کی برائی اور آنکھ کے برائی اور زبان کی برائی اور

دل کی برائی اور منی کی برائی سے ف سبحان اللہ یہہ عجب مختصر اور جامع دعا ہی جو ساری گناہون سے بچنی کے لیے کافی

ہی ۔ کان کی برائی بری باتین سننا غیبت اور جھوٹھ سننا مزامیر سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا لہو و لعب

و بیہودہ زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جھوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق

اور بد اخلاق اور طمع تمام برائیون کو شامل ہے منی کے برائی بیجا نطفہ بہانا جیسے محرم پر یا اجنبی عورت یا لواطت کرنا یا کرانا عن

ابی الیسر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو اللهم انی اعوذ بك من الهدم و اعوذ بك من التردی و اعوذ بك

من الغرق و الحرق و الهرم و اعوذ بك ان یتخبطنی الشیطان عند الموت و اعوذ بك ان اموت فی سبیلك مدبرا

و اعوذ بك ان اموت لدیغا ترجمه ابو الیسر سے روایت ہی رسول اللہ دعا مانگتے تھی ۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری مکان

یا دیوار وغیرہ گرنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری بلند مقام پر سے گر پڑنی سے اور پناہ مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور بوڑھے ہو جانی سے

ف یعنی بہت بوڑھے ہو جانی سے کہ عبادت نہو سکے اور ہوش و حواش مین فتور آ جاوے اور گر کر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ

شہادت ہی مگر نقصان ان مین یہہ ہے کہ آدمی وصیت نہین کر سکتا بعض اوقات صبر نہین کر سکتا شاید کوئی کلمہ برا زبان سے

نکلجاوے ف اور پناہ مانگتا ہون مین شیطان کی ایمان بگاڑنے مین کوشش کرتا ہی تاکہ خاتمہ برا ہووے تو اوسکی آرزو پوری

ہو وسوسے ڈالتا ہی مخبوط کر دیتا ہی ف اور پناہ مانگتا ہون مین تیری راہ مین پیٹھ موڑ کر ماری جانی سے (یعنی بھاگتے مین)

اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زہریلے جانورون کے کاٹنی سے مرنے سے ف جیسے سانپ بچھو وغیرہ ۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ

ہی والغم یعنی پناہ مانگتا ہون مین تیری غم سے عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بك من

البرص و الجنون و الجذام و سیئ الاسقام ترجمه انس سے روایت ہی رسول اللہ فرماتی تھی ۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون

تیری کوڑہ اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بری بیماریون سے عن ابی سعید الخدری قال دخل رسول الله صلی الله

علیه وسلم ذات یوم المسجد فاذا هو برجل من الانصار یقال له ابو امامة فقال یا ابا امامة ما لی اراك جالسا

فی المسجد فی غیر وقت الصلوة قال هموم لزمتنی و دیون یا رسول الله قال افلا اعلمك کلاما اذا قلته

[illegible]

أذهب الله همك وقضى عنك دينك قال قلت بلى يا رسول الله قال قل إذا أصبحت وإذا أمسيت اللهم
إني أعوذ بك من الهم والحزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من الجبن والبخل وأعوذ بك من غلبة
الدين وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فأذهب الله همي وقضى عني ديني **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے ایک شخص انصار کو بیٹھا دیکھا جس کا نام ابو امامہ تھا آپ نے فرمایا
ابو امامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پاتا ہوں نماز کا وقت نہیں ہے ابو امامہ نے کہا [illegible]
[illegible] فرمایا کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں اگر تم اوسکو کہو تو اللہ تمھارا غم غلط کر دے اور
تمھارا قرض [illegible] نے کہا کیوں نہیں بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبح شام یہ کہا کرو اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن [illegible] پناہ مانگتا ہوں تیری غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے [illegible] پناہ مانگتا ہوں
[illegible] لوگوں کے دباؤ سے ابو امامہ نے کہا میں نے [illegible]
تو دور کیا اللہ [illegible] غم اور ادا کر دیا [illegible] **اختتام کتاب الصلوٰۃ** تمام ہوئی [illegible]

[illegible]

کتاب الزکوٰۃ

باب زکوٰۃ کے بیان میں

ف زکوٰۃ [illegible] رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ میں [illegible]

عن أبي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر بعده وكفر من كفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لأبي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى
يقولوا لا إله إلا الله فمن قال لا إله إلا الله عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله فقال أبو بكر
والله لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فإن الزكوة حق المال والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو إلا أن رأيت الله قد
شرح صدر أبي بكر للقتال قال فعرفت أنه الحق **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب وفات پا گئے
اور خلیفہ ہوئے ابو بکر رضہ بعد آپ کے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے **ف** یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ اونہوں نے زکوٰۃ
دینے سے انکار کیا حضرت ابو بکر نے اون سے لڑنے کا ارادہ کیا **ف** حضرت عمر نے ابو بکر رضہ سے کہا تم کیونکر لڑو گے لوگوں سے آنحضرت
نے تو یہ فرمایا مجھے حکم ہوا ہے لڑنے کا لوگوں سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو اپنے مال اور جان کو اونہوں نے
بچا لیا مگر حق اسلام سے **ف** یعنی اگر کسی کو قتل کرینگے تو قصاصاً قتل کیے جاوینگے یا دیت دینگے **ف** اور حساب اونکا اللہ پر ہے
ف یعنی ہماری نزدیک وہ لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے نہ کہتے ہوں گے تو اوسکا حساب اللہ لیگا **ت**

جنکے لیے اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین یہہ سنکر غصے ہوئی اور کہا کیا قرآن مین یہہ موجود ہی ہر چالیس درہم مین ایک
درہم ہی یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہی یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہی اوس نے کہا نہین اونہون نے کہا پھر تم نے یہہ کہان سے سنا
تم نے ہم سے سنا اور ہم نے رسول اللہ صلعم سے سنا اور ایسی ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنی بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن مین
نہین ہین لیکن رسول اللہ صلعم کی حدیثون مین ہین - پس جسطرح قرآن کی متابعت ضروری ہی اوسیطرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضرور
ہی آپنے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اوسکے ساتھہ اور بھی دیا گیا

باب العروض اذا کانت للتجارۃ اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ ماشیہ اور سونے چاندی مین اور زراعت و پیداوار مین متفق علیہ ہی سوا ان
کی اور اسباب تجارتی مین - جیسے کتابین یا گھوڑے یا چمڑے یا بساط خانے کا اسباب وغیرہ ائمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہی
اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ائمہ اربعہ کی یہ حدیث ہی

عن سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے زکوۃ نکالنے کا اون چیزون مین سے جو بیچنے کے لیے رکہین **ف** یعنی تجارت کا اموال
مین سے جب نصاب کے موافق ہون - اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہی مگر بہت ضعیف بھی نہین ہی اسی لیے سکوت
کیا اوس سے ابو داؤد نے اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہی اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہی پر وہ
دونون صدق مین اور بری ہین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین اسبات کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ
واجب ہو فرمایا اللہ تعالی نے خذ من اموالہم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہی - من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول
رواہ الترمذی - اسی لفظ سے اطباق کیا ائمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اون مین سے کسی نے ایکدوسری کا اور ظاہریہ جو یہہ
دلیل بیان کی ہی کہ سوا مویشی اور چاندی سونے پیداوار کی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل ہم نہین جانتے تو جواب اوسکا
یہہ ہی کہ عموم الفاظ جو قرآن و حدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کر لیے گئے اون مین سے وہ اموال جسمین صاف
حدیث آگئی کہ اون مین زکوۃ نہین ہے جیسے سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہ ہونیکے باب مین
کوئی حدیث اونکے پاس موجود نہین ہے - بلکہ ائمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہ حدیث سمرہ بن جندب کے موجود ہی تو عمل کرنا اسی پر
اولی ہی اور یہی اقرب باحتیاط ہی واللہ اعلم

باب الکنز ما ہو وزکوۃ الحلی کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف**
فرمایا اللہ تعالی نے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم - یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی
بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون - جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے
اوسکو اللہ کی راہ مین تو اونکو خبر دے دکھ کی مار کی جسدن گرم کیا جاوے گا وہ جہنم کی آگ مین پھر داغی جاوین گے اوس سے پیشانیان
اور پسلیان اور پیٹہین اونکے اور کہا جاویگا یہ وہ ہی جو جوڑ رکہا تہا تم نے اپنے واسطے اب چکھو اوسکا مزا جسکو تم جوڑتے تھے - لغت مین
کنز اوس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اوس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **عن** عبد اللہ بن عمر

بن العاص ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب
فقال لها اتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيمة سوارين من نار قال فخلعتهما
فالقتهما الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک عورت
آئی رسول اللہ کے پاس اوسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ مین دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہین آپ نے فرمایا کیا تجھکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھکو دو کنگن
آگ کے پہناوے عبد اللہ نے کہا اوس عورت نے (اوسی وقت یہہ سنکر) کنگنون کو اوتارا اور رسول اللہ کے سامنے ڈالدیا اور
فرمایا یہہ اللہ اور رسول کیواسطے ہین **ف** یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابو داؤد نے صحیح کہا اوسکو منذری نے
مختصر مین اور ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور ترمذی نے اس حدیث کو حسب لفظ دیگر روایت کیا اوسمین مثنی بن الصباح اور ابن
لہیعہ ضعیف ہین لیکن ابو داؤد کی اسناد خالی ہے اون دونون راویون سے اور ایک جماعت صحابہ قائل ہے زیور مین زکوۃ واجب ہونے
کی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مؤید ہے اسکی جو آگے وہ حدیثین آتے ہین۔ اور وہ صحیح ہین اور بعض صحابہ اور اکثر اہل مدینہ
اور فقہا قائل ہین اس بات کی کہ زیور مین زکوۃ واجب نہین ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان
لوگون کے ضعیف ہین اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب صحیح ہے اور وہی مختار ہے **عن** ام سلمة قالت كنت البس
اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز **ترجمہ** ام سلمہ سے
روایت ہے کہا مین پہنا کرتی تھی اوضاح (ایک قسم کا زیور ہے) سونے کے مین نے کہا یارسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو مال
اتنا ہو جاوے جسمین زکوۃ دینا لازم آوے پہر اوسکی زکوۃ دیجاوے وہ کنز نہین ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور
حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے **عن** عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة
فقلت صنعتهن اتزين لك يا رسول الله فقال اتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من
النار **ترجمہ** عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ پاس گئے انہون نے کہا (ایکروز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ مین بڑے بڑے انگوٹھیان چاندی کے دیکھین آپ نے فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ مین نے کہا مین نے
انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنگار کرون آپکے واسطے آپ نے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے۔ مین نے کہا نہین یا جو کچھ اللہ کو
منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم مین لیجانے کیواسطے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد بن عمرو بن
عطاء کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کی ہے اوسکی اور لوگون نے

باب فی زکوة السائمة

چرنیوالی جانورون کی زکوۃ کا بیان **ف** جیسے اونٹ گائے بکریان **عن** حماد قال اخذت من ثمامة بن عبد الله بن انس كتابا زعم ان ابا بكر
كتبه لانس وعليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصدقا وكتبه له فاذا فيه هذه فريضة الصدقة

التی فرضہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ بہا نبیہ علیہ السلام فمن سئلہا من المسلمین
علی وجہہا فلیعطہا ومن سئل فوقہا فلا یعطہ فیما دون خمس وعشرین من الابل الغنم فی کل خمس ذود شاۃ فاذا
بلغت خمسا وعشرین ففیہا بنت مخاض الی ان تبلغ خمسا وثلاثین فان لم یکن فیہا بنت مخاض فابن لبون ذکر
فاذا بلغت ستا وثلاثین ففیہا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستا واربعین ففیہا حقۃ طروقۃ
الفحل الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا بلغت ستا وسبعین
ففیہا ابنتا لبون الی تسعین فاذا بلغت احدی وتسعین ففیہا حقتان طروقتا الفحل الی عشرین ومائۃ
فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ فاذا تباین اسنان الابل فی
فرائض الصدقات فمن بلغت عندہ صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ وان
یجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ حقۃ وعندہ
جذعۃ فانہا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست
عندہ حقۃ وعندہ ابنۃ لبون فانہا تقبل منہ قال ابو داود من ہہنا لم اضبطہ عن موسی کما احب و
یجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ الا
حقۃ فانہا تقبل منہ قال ابو داود الی ہہنا ثم اتقنتہ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین ومن بلغت
عندہ صدقۃ ابنۃ لبون ولیس عندہ الا ابنۃ مخاض فانہا تقبل منہ وشاتین او عشرین درہما ومن بلغت عندہ
صدقۃ ابنۃ مخاض ولیس عندہ الا ابن لبون ذکر فانہ یقبل منہ ولیس معہ شیء ومن لم یکن عندہ الا اربع فلیس فیہا شیء
الا ان یشاء ربہا وفی سائمۃ الغنم اذا کانت اربعین ففیہا شاۃ
الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففیہا شاتان الی ان تبلغ مائتین فاذا زادت علی
مائتین ففیہا ثلث شیاہ الی ان تبلغ ثلاثمائۃ فاذا زادت علی ثلاث مائۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ ولا یؤخذ
فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار من الغنم ولا تیس الغنم الا ان یشاء المصدق ولا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع
خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ فان لم تبلغ سائمۃ الرجل اربعین فلیس فیہا
شیء الا ان یشاء ربہا وفی الرقۃ ربع العشر فان لم یکن المال الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا

ترجمہ حماد سے روایت ہے میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے تھے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا تھا
انس رضی اللہ عنہ کیواسطے اور اوسپر مہر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب انہوں نے انس کو مصدق (صدقہ تحصیل کرنیوالا) بناکر بھیجا تھا تو انکو یہ کتاب
لکھدی تھی اوس میں یہ عبارت تھی یہ فرض زکوۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکا حکم کیا
اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو سو جو مسلمان سے اسکے موافق زکوۃ مانگی جاوے تو وہ دیوے اور جو اس سے زیادہ مانگی جاوے تو وہ نہ دیوے پچیس اونٹ سے کم

بکری اور جو دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان ایک ہی گلے مین ہون تو شافعی کے نزدیک ایک بکری دینا ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو بکریان دینا ہونگی پس ابو حنیفہ کے نزدیک وہ صورت اسطرح ہوگی کہ دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریان جدا جدا تھین جب مصدق آیا تو ایک نے اپنی بکریونکو دوسری کی بکریون کے ساتھ ملا دیا اور آپ الگ ہوگیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے اسی بکریان سمجھکر ایک بکری لیوے ورنہ دو بکریان دینا ہوتین یہ امر ممنوع ہے صورت دوسری کی یہ ہے کہ دو شریک تھے ہر ایک کے بیس بیس بکریان ملی جلی تھین تو ان مین جدا جدا کریوین زکوۃ سے بچنے کے لیے اس سے منع کیا۔ ابو حنیفہ کے نزدیک یہ نفی مصدق کو ہے اسطرح یعنی مصدق ایسا نہ کرے دو آدمیونکی جدا جدا بیس بیس بکریون ہون کسی پر زکوۃ نہین ہے مصدق انکو اکٹھا کرکے ایک بکری لیوے اس سے منع کیا

ف اور جو نصاب دو آدمیون مین مشترک ہو تو وہ آپس مین رجوع کرلین ایکدوسرے پر برابر کا حصہ لگا کر ف مثلاً دو آدمیون کے بیس بیس بکریان تھین مصدق نے ایک کی بکریون مین سے ایک بکری لی لی تو دوسرے سے نصف بکری کے دام لیوے اگر ایک کے بیس بکریان تھین اور دوسرے کی چالیس تو دو ثلث قیمت ایک بکری کی چالیس والے سے پھیر لیوے یہ صورت جمہور علما کے مذہب پر بنی ہے جنکے نزدیک خلیطین کا مال اگرچہ ایکدوسرے سے ممیز ہو پر زکوۃ دونون کے مال پر ملکر واجب ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے سے ممیز ہو تو زکوۃ جدا جدا ہر ایک کے مال پر اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب ہوگی البتہ شریکین کے مال میں جس مین ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے تمیز نہین ہوتی یہ صورت یون ہوگی۔ مثلاً ایک کی چالیس گائین تھین اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک مسنہ (دو برس کی گائی) اور ایک تبیعہ (ایک برس کی گائی) دونون کے مال مین سے لی لیا تو چالیس والا چار تبیع کے تیس والے سے لیوے اور تیس والا تین مسنہ کے چالیس والے سے لیوے

عن عبد اللہ بن عمر قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ فلم یخرجہ الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فعمل بہ ابو بکر حتی قبض ثم عمل بہ عمر حتی قبض فکان فیہ فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین ابنۃ مخاض الی خمس وثلاثین فان زادت واحدۃ ففیہا ابنۃ لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقۃ الی ستین فاذا زادت واحدۃ ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقتان الی عشرین ومائۃ فان کانت الابل اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین بنت لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین فان زادت علی المائتین ففیہا ثلاث الی ثلاث مائۃ فان کانت الغنم اکثر من ذلک ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ [illegible] فیہا شیء حتی تبلغ المائۃ ولا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق مخافۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عیب وقال الزہری اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلثا شرارا وثلثا خیارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزہری البقر ترجمہ عبد اللہ بن

عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے زکوۃ کی کتاب لکھی پر اسکو اپنے عاملون کو پاس بھیجنے نہ پائی کہ آپ کی وفات ہوگئی آپ نے

اوسکو اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا پھر عمل کیا اوسپر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات تک بعد اوسکے عمل کیا اوسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات تک اور کتاب میں یہ تھا — پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں ایک بنت مخاض پینتیس تک پھر پینتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ ستر تک پھر ستر سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچھتر تک پھر پچھتر سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقے ایکسو بیس تک پھر ایکسو بیس سے زیادہ اونٹ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہے — اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اگر ایکسو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریاں ہیں دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو اُس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سیکڑہ میں ایک بکری ہے اور سیکڑہ سے جو کم ہو اوس میں کچھ نہیں ہے ف مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک چوتھا سیکڑہ پورا نہ ہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریاں لازم ہوں گے چار سو ننانوے تک پھر پانسو میں پانچ بکریاں اسی قیاس پر سے ہزاروں لاکھوں تک ت اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوٰۃ کے ڈر سے اور جو مال دو آدمیوں میں ملکر ہو تو وہ ایکدوسرے سے لیکر اپنا حصہ برابر کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار نہ لیا جاویگا — زہری نے کہا جب مصدق آوے تو بکریوں کے تین غول کریں گے ایک میں بری بری — دوسری میں عمدہ عمدہ — تیسری میں بیچ بیچ کی نہ بہت عمدہ نہ بہت بری مصدق بیچ والوں میں سے زکوٰۃ لیگا اور زہری نے گایوں کا بیان نہیں کیا — دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون لیوے اور زہری کا کلام بیان نہیں کیا

ع ابن شهاب قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتب في الصدقة وهي عند آل عمر بن الخطاب قال ابن شهاب أقرأنيها سالم بن عبد الله بن عمر فوعيتها على وجهها وهي التي انتسخ عمر بن عبد العزيز من عبد الله بن عبد الله بن عمر وسالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين ومائة ففيها ثلاث بنات لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها ابنتا لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها حقتان وبنت لبون حتى تبلغ تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة ففيها ثلاث بنات لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها حقتان وابنتا لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق او خمس بنات لبون اي السنين وجدت اخذت وفي سائمة الغنم فذكر نحو حديث سفيان بن حسين وفيه ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات

عوار من الغنم ولا تیس الغنم الا ان یشاء المصدق **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی یہ نقل ہی اُس کتاب کی جسکو لکہا تہا
رسول اللہؐ نے زکوۃ مین اور وہ عمر بن الخطابؓ کے اولاد کی پاس تہی ابن شہاب نے کہا مجہے اُس کتاب کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے
پڑہایا مین نے اُسی طرح اوسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبد العزیز نے اسی کتاب کو نقل کروایا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے
اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے پہلے بیان کیا حدیث کو جس طرح سے اوپر گذری **ف** یعنی پانچ اونٹون سے شروع کیا **ت**
ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہون گی ایکسو اونتیس تک جب ایکسو تیس ہون تو دو بنت لبون
اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو اونتالیس تک جب ایکسو چالیس ہون تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا ایکسو اونچاس تک جب ڈیڑہ
سو ہون تو تین حقے دینا ہون گے ایکسو اونسٹہہ تک جب ایکسو ساٹہہ ہون تو چار بنت لبون دینی ہونگی ایکسو اونہتر تک جب ایکسو ستر ہون
تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو نواسی تک جب ایکسو اسی ہون تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہون گی ایکسو ننانوی تک
جب دو سو ہون تو چار حقے یا پانچ بنت لبون دینا ہون گے جو موجود ہون ان دونون مین سے لی لیوے **ف** حاصل یہی ہی کہ ہر ایک
پچاس مین ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور بیچ کی کسرات معاف ہونگے **ت** اور بکریون مین جو جنگل مین چرتی
جاوین اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر کی حدیث مین گزرا مگر اس مین یہ ہی کہ زکوۃ مین بڈہیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوی گی اور نہ نر لیا
جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سے لیوے **کہا** ابو داؤد نے بیان کیا ہم سے محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نے یہ جو حضرت عمرؓ نے فرمایا نہ
اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوے اکٹھا مال اسکا مطلب یہہ ہے مثلا دو شخص تہے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریان
جدا جدا تہین جب مصدق زکوۃ لینے کو آیا تو وہان دونو شخصون نے اپنی اپنی بکریونکو ایک جگہہ کر دیا تا کہ مصدق ایک ہی شخص کے اسّی
بکریان سمجہکر ایک بکری زکوۃ کی لیوے **ف** اور جو جدا جدا ہتین تو ہر ایک کی بکریون مین سے ایک ایک بکری لیجاتے **ت**
اور مثلا دو شخص خلیطان تہے **ف** کہا مالک نے موطا مین اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر
جانور بہی ایک ہون اور رہنے کا مکان بہی جانورون کا ایک ہو اور پانی پلانے کا ڈول بہی ایک ہو تو اون دونون آدمیونکو خلیطان کہینگے
اگر ہر ایک ان مین سے اپنی مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسری کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو اون کو شریکان کہینگے **ف**
ہر ایک کی ایکسو ایک بکریان تہین تو دونو پر تین بکریان زکوۃ کی واجب تہین **ف** اسواسطے کہ کل بکریان دو سو سے زیادہ ہوئین اون مین
تین بکریان لازم آتین تین سو تک **ت** جب مصدق زکوۃ لینے آیا تو وہ دونون اپنی اپنی بکریون کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر
ایک ہی بکری لازم ہوگی **ف** کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریان ہونگی اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے **عن**
علی رضی اللہ عنہ قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشور من کل اربعین درہما
درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب
ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شیء وساق صدقۃ الغنم
مثل الزہری وقال وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء وفی الابل

یعنی ایکسو اکانوی سے ایکسو بیس تک ہون تو تین حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا

فلكن صدقتها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض
فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون الى خمس واربعين
فاذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل الى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فاذا زادت واحدة
يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي
كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا
ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الانهار او سقت السماء العشر وما سقي بالغرب
ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير احسبه قال مرة وفي حديث
عاصم اذا لم يكن في الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم او شاتان **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رضی سے روایت
ہے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے) آپ نے فرمایا نکالو چالیسواں حصہ ہر چالیس درم میں سے ایک درم اور
جبتک دو سو درہم نہ ہوں تو تم پر کچھ لازم نہیں آتا جب دو سو درہم پوری ہوں ان میں سے پانچ درم زکوٰۃ کے نکالو پھر جتنے
زیادہ ہوں اسی حساب سے زکوٰۃ نکالو - اور بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو
تو کچھ لازم نہ ہوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوٰۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا (عبداللہ بن عمر کی حدیث میں جو اوپر گزری
اور گائے بیلوں میں - ہر تیس گائے بیلوں میں ایک برس کے گائے اور ہر چالیس میں دو برس کے گائے دینا ہوگی بشرطیکہ یہ گائے
بیل محنتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا زنا گر چلانا تو ان کو
عوامل کہیں گے اون میں زکوٰۃ نہیں ہے **ت** اور اونٹوں کی زکوٰۃ اوسی طرح بیان کی جیسے زہری نے روایت کیا کہا پچیس
اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں جب پچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون
نر دیوے ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت لبون ہے ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون
میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہے - یہانتک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو
۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو اون میں دو حقے ہیں جفتی کے لائق ایکسو بیس تک جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا
اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوٰۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاویگا زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ عیب دار
نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور پیداوار میں جنھیں آبپاشی نہروں سے کیجاوے یا بارش سے دسواں حصہ لازم
ہوگا اور جن میں چرسے سے پانی کھینچکر آبپاشی کیجاوے (زیر یا ڈولی کی زمین میں) بیسواں حصہ لیا جاویگا - ایکروایت میں عاصم اور
حارث سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لیجاویگی زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایکبار عاصم کی روایت میں ہے جب بنت مخاض
نہو اور ابن لبون بھی نہو تو دس درہم یا دو بکریاں دینا ہونگے دوسری روایت میں یوں ہے فاذا كانت لك مائتا درهم وحال
عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فاذا كانت لك

عشرون دینارا وحال علیہا الحول ففیہا نصف دینار فما زاد فبحساب ذلک قال فلا ادری اعلی یقول فبحساب ذلک
اور فعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول الا ان جریرا قال ابن وہب یزید فی الحدیث
عن النبی صلعم لیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول ترجمہ جب تیری پاس دوسو درم ہون اور اون پر ایکسال گزر جاوی
تو اون مین پانچ درم لازم ہونگے اور سونی مین تیری اوپر کچہ نہین ہی جبتک تیری پاس بیس دینار نہ ہون جب بیس دینار ہون
اور ایکسال گزر جاوی تو اون مین آدہا دینار ہوگا پہر جتنی زیادہ ہون اون مین ہی حساب سے (چالیسوان حصہ) دینا ہوگا
راوی نی کہا مجہی یاد نہین فبحساب ذلک علی رض کا قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کسی مال مین زکوۃ نہین ہے
جبتک اوسپر سال نہ گزری۔ ابن وہب نے کہا جریر نی اتنا زیادہ کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی مال مین زکوۃ نہین ہی جبتک اوسپر
ایکسال نہ گزری **عن علی** رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ
من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شی فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم ترجمہ
حضرت امیر مومنین علی رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نی مین نی معاف کردی زکوۃ گہوڑون اور غلام لونڈی کی پس
دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درم مین ہی ایک درم جبتک دوسو درم پوری نہون تو زکوۃ نہین ہی یہانتک کہ ایکسو نوی مین کچہ
نہین ہی جب دوسو درم پوری ہون اوسوقت پانچ درم زکوۃ کا دینا ہوتا ہی **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمۃ ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا مؤتجرا
قال ابن العلاء موتجرا بہا فلہ اجرہا ومن منعہا فانا اخذوہا وشطر مالہ عزمۃ من عزمات ربنا عز وجل
لیس لال محمد منہا شی ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ حکیم سے انہون نے اونکے دادا معاویہ
بن حیدہ بن معاویہ بن کعب قشیری سے فرمایا رسول اللہ نے جب چالیس اونٹ جنگل مین چرنیوالی ہون تو اون مین ایک بنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا جدا نہ کیے جاوینگے اپنی مقام سے (زکوۃ بچانے کے خیال سے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے خواہش
کرکے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ کو روکیگا ہم اوس سے زکوۃ وصول کرینگے اور آدہا مال اوسکا لیلینگے زکوۃ روکنی کی سزا
مین **ف** امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہی کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دیوی تو اوس سے بجبر زکوۃ لیجاوی اور آدہا مال اوسکا
جرمانہ مین لیا جاوی اور اکثر علما کی نزدیک یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب جرمانہ لینا درست تہا پہر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اب شرع
اسلام مین سزای مالی نہین ہے۔ بعضون نی کہا اسکی معنے یہ ہین۔ ہم اوس سے زکوۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اوسکی مال کو دو حصے
کرکی جو حصہ بہتر ہو اوس مین سے زکوۃ لیوے یہی اوسکی سزا ہے **عن معاذ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن
امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم یعنی محتلما
دینارا او عدلہ من المعافر ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سے روایت ہی رسول اللہ نی اونکو جب یمن کیطرف بہیجا تو
حکم کیا ہر تیس گائی بیلون مین سے ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائی لینے کا اور ہر چالیس گائی بیلون مین سے دو برس

کے گا سے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا (جزیہ کے طور پر) یا دینار کے بدلی مین اوسی قیمت کے کپڑے جو یمن مین بنتے ہین لینے کا۔ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے مگر جزیہ کا ذکر نہین ہی عن سوید بن غفلة قال سرت او قال اخبرنی من سار مع مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاذا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاه حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقات اموالکم قال فعمد رجل منهم الی ناقة کوماء قال قلت یا ابا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال فابی ان یقبلها قال انی احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابی ان یقبلها قال فخطم له اخری دونها فابی ان یقبلها ثم خطم له اخری دونها فقبلها وقال انی لاخذها ولخاف ان یجد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عمدت الی رجل فتخیرت علیه ابله ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے مین خود گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ صلعم کے مصدق کے ساتھ اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب مین لکھا تھا نہ لیجاوے زکوة مین دودہ والی بکری یا دودہ پیتا ہوا بچا اور نہ اکٹھا کرو جدا جدا مال اور نہ جدا کرو اکٹھا مال اور رسول اللہ صلعم کا مصدق اوس وقت آتا جب بکریان پانی پر لائیجاتین (پانی پلانی کے لیے) اور وہ کہتا تھا ادا کرو زکوة اپنے مالون کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کوما دینا چاہا۔ ہلال راوی نے پوچھا ای ابو صالح کوما کیا اونہون نے کہا بڑی کوہان والا (جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور نفیس قیمتی ہوتا ہی) مصدق نے اوسکی لینی سے انکار کیا وہ شخص بولا نہین میرے خوشی یہی ہے کہ بہتر سے بہتر اونٹ میرا تو لیوے جب مصدق نے انکار کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تھوڑی درجے کا کم اونٹ کھینچا مصدق نے وسکے بھی لینے سے انکار کیا پھر اوس نے اور کم درجے کا کھینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا مین لیے لیتا ہون مگر ڈرتا ہون کہین رسول اللہ صلعم مجھپر غصہ نہ ہون اور فرمادین تو نے ایکشخص کا بہتر اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین نہ جدا کیا جاوی اکٹھا مال ہے عن سوید بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاخذت بیده وقرات فی عهده لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة ولم یذکر راضع لبن ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہی ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا مین نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اوسکی کتاب مین پڑھا نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال زکوة کے خوف سے اس روایت مین دودہ والے جانور کا ذکر نہین ہی عن مسلم بن ثفنة الیشکری قال استعمل ابن علقمة ابی علی عرافة قومه فامره ان یصدقهم قال فبعثنی ابی فی طائفة منهم فاتیت شیخا کبیرا یقال له سعر فقلت ان ابی بعثنی الیك یعنی لاصدقك قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نتبین ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثك انی کنت فی شعب من هذه الشعاب علی عهد رسول الله صلعم فی غنم لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا لی انا رسولا رسول الله صلعم الیك لتؤدی صدقة غنمك فقلت ما علی

فيها فقالا شاة فعمدت الى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فاخرجتها اليهما فقالا هذه شاة
الشافع وقد نهانا رسول الله ص ان نأخذ شافعا قلت فاي شيء تأخذان قالا عناقا جذعة او ثنية قال فاعمد الى
عناق معتاط والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فاخرجتها اليهما فقالا ناولناها فجعلاها معهما
على بعيرهما ثم انطلقا **ترجمہ** مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ (اور صحیح مسلم بن شعبہ ہے) سے روایت ہے ابن علقمہ نے عامل کیا میری
باپ کو اپنی قوم کے کاموں پر اور حکم کیا انکو زکوۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھے بھیجا ایک جماعت کیطرف مین ایک بوڑھے ضعیف
پاس آیا جسکا نام سعر تھا اور کہا مجھے میرے باپ نے بھیجا ہے تجھ سے زکوۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تم کس قسم کا جانور لوگے
مین نے کہا ہم چنکر تھنونکو دیکھکر عمدہ جانور لینگے وہ بولا مین تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہون مین ہین کہین کسی گھاٹی مین رہا
کرتا تھا اپنی بکریاں لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک دن دو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آئی اور کہنے لگے ہم رسول اللہ ص
کی بھیجے ہوئے آئے ہین تیری بکریوں کے زکوۃ لینے کو مین نے کہا مجھے کیا دینا چاہیے انہوں نے کہا ایک بکری مین نے قصد کیا ایک بکری کیطرف
جسکو جانتا تھا چربی اور دودھ سے بھری ہوئی اور نکال لایا وسکو ان کے پاس انہوں نے کہا یہ بکری پیٹ والی (حاملہ) ہے اور منع کیا ہم کو
رسول اللہ ص نے ایسی بکری لینے سے پھر مین نے کہا تم کیا لوگے انہوں نے کہا ایک برس کی بکری جو دوسری مین لگی ہو یا دو برس کی جو تیسرے مین لگے
ہو مین نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بیاہی نہ تھی مگر بیانے والی تھی اسکو نکالکر دیا ان لوگون نے لے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھ سوار
کرلیا اور چلے گئے — عبد الله بن معاوية الغاضري من غاضرة بن قيس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث من فعلهن فقد
طعم طعم الايمان من عبد الله وحده وانه لا اله الا الله واعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطي الهرمة
ولا الدرنة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من وسط اموالكم فان الله لم يسألكم خيره ولم يأمركم بشره **ترجمہ**
عبد اللہ بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ص نے فرمایا تین باتین ہین جو کوئی انکو کریگا وہ مزہ ایمان کا پاویگا۔ خاص خدا کی عبادت کرے اور لا الہ
الا اللہ کا اقرار کرے اور اپنے مال کی زکوۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کرے اور نہ دیوے بڈھیا اور خارشتی اور بیمار اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوے کیونکہ
اللہ نے نہین مانگا عمدہ مال تمہارا اور نہ حکم کیا ہے تمکو بری مال دینے کا — ابي بن كعب قال بعثني النبي ص مصدقا فمررت برجل فلما جمع لي
ماله لم اجد عليه فيه الا ابنة مخاض فقلت له اد ابنة مخاض فانها صدقتك فقال ذاك ما لا لبن فيه ولا ظهر ولكن هذه
ناقة فتية عظيمة سمينة فخذها فقلت له ما انا باخذ ما لم اومر به وهذا رسول الله ص منك قريب فان احببت ان
تأتيه فتعرض عليه ما عرضت علي فافعل فان قبله منك قبلته وان رده عليك رددته قال فاني فاعل فخرج معي وخرج
بالناقة التي عرض علي حتى قدمنا على رسول الله ص فقال له يا نبي الله اتاني رسولك ليأخذ مني صدقة مالي وايم الله ما
قام في مالي رسول الله ص ولا رسوله قط قبله فجمعت له مالي فزعم ان ما علي فيه ابنة مخاض وذلك ما لا لبن فيه ولا ظهر و
قد عرضت عليه ناقة فتية عظيمة ليأخذها فأبى علي فها هي ذه قد جئتك بها يا رسول الله خذها فقال له رسول الله ص
ذاك الذي عليك فان تطوعت بخير آجرك الله فيه وقبلناه منك قال فها هي ذه يا رسول الله قد جئتك بها

فخذها قال فامر رسول اللہ ص بقبضہا ودعا لہ فی مالہ بالبرکۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی مجھکو رسول اللہ نی مصدق
بناکر بھیجا مین ایک شخص پر گزرا جب اوس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اوسپر مگر ایک بنت مخاض مین نے کہا ایک بنت مخاض دیدی تجھپر
لازم ہی زکوۃ مین وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ دودہ دیکی نہ اوسپر سوار ہوسکی یہ لو ایک اونٹنی جوان بڑی موٹی مین نے کہا مین کبہو نہ لونگا اوسے جسکے
لینیکا مجھے حکم نہین ہوا البتہ رسول اللہ یہ مین تجھسی قریب مین اگر تو چاہی اونکی پاس جاکر یہ بیان کری اور آپ منظور کرلین تو مین بھی لونگا ورنہ
واپس کردونگا اوس نے کہا اچھا مین چلتا ہون وہ اوسی اونٹنی کو میری ساتھ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
آپکا رسول میرے پاس آیا زکوۃ لینے کو میری مال کے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کبھی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ نی نہ اون کی رسول نے
تو مین نے اپنے مال کو اکٹھا کیا وہ شخص بولا تجھپر ایک بنت مخاض ہے اور بنت مخاض نہ دودہ دیتی ہی نہ سواری کی لائق ہی اسواسطے مین اون کو
ایک اونٹنی بڑی موٹی جوان آپکے کو لیجیے آپ نے فرمایا تیری پر واجب تو بھی بنت مخاض ہی مگر جو تو خوشی سے اپنی اوسکو دیتا ہی تو اللہ تجھکو اجر
دیگا اور ہم قبول کرلین گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پس یہ لیجیے وہ بھی اونٹنی ہی پھر رسول اللہ نی حکم کیا اوسکی لینیکا اور دعا کی اوسکے
مال مین برکت کیواسطے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہی واجب سی زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سی بہتر اور
عمدہ چیز دیوی تو لینے مین قباحت نہین ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ ص بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل
کتاب فادعوھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات
فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم تؤخذ من اغنیائھم وترد فی فقرائھم
فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ حجاب ترجمہ ابن عباس
سی روایت ہی رسول اللہ نی حضرت معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل کتاب جاؤ گے اونکو بلانا اس بات کیطرف
کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کی اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین فرض کین ہر رات دن مین اگر
یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے فرض کیا اونپر زکوۃ کو اونکی مالون مین اگر یہ مان لین تو نہ لینا اونکی عمدہ مالون کو اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سی کیونکہ
مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہی **ف** یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہونچ جاتی ہی اور ظالم کو تباہ کرتی ہی
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
نی فرمایا زکوۃ لینے مین زیادتی کرنیوالا زکوۃ منع کرنیوالی کی مانند ہی **ف** یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالی زکوۃ کی ہی یعنی جیسے گناہ
زکوۃ نہ دینے مین ہی ویسی ہی گناہ زیادہ لینے مین ہی

باب رضی المصدق

مصدق کو راضی کرنیکا بیان **عن** بشیر بن الخصاصیۃ
قال قلنا ان اھل الصدقۃ یعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون علینا فقال لا ترجمہ
بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینے والی ہم سی زیادہ لیا کرتی ہین کیا ہم اوسقدر مال چھپا لیا کرین اونہون نے کہا نہین دوسری روایت
مین ہی ہم نی رسول اللہ سی یہہ کہا آپنے یہی جواب دیا **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ ص قال سیاتیکم رکیب مبغضون فاذا
جاؤکم فرحبوا بھم وخلوا بینھم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسھم وان ظلموا فعلیھا وارضوھم فان تمام زکوتکم

رضا ہم لیکر علیکم ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے تمہی زکوۃ لینیکو کچھ لوگ آوینگے جنکو تم نہین چاہتے جب وہ آوین تو
مرحبا کہو اور جو لینا چاہین لینے دو اگر انصاف کرینگی تو اونہین کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرینگی تو اونہین پر وبال پڑیگا اونکو راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوۃ جب
پوری ہوگے جب وہ خوش ہوجاوین وہ تمہاری لیے دعا کرینگی جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا قال فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم
زاد عثمان وان ظلمتم قال ابو کامل فی حدیثہ قال جریر ما صدر عنی مصدق بعد ما سمعت ھذا من رسول اللہ صلعم الا وھو عنی
راض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی کچھ لوگ عرب آئے رسول اللہ پاس اور کہا زکوۃ لینیوالی ہمپر ظلم کرتی ہین۔ آپنے فرمایا تم اونکو
راضی کرو اونہونے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کرین آپنے فرمایا تم اونکو راضی کرو (عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی) اگرچہ
تم پر ظلم ہو جریر نے کہا جب سے مین نی یہہ رسول اللہ صلعم سی سنا کوئی مصدق میری پاس سی نہین پھرا مگر راضی اور خوش ہوکر۔ شکر ہی اللہ جل جلالہ کا
پورا ہوا نوان پارہ سنن ابی داؤد کی تیس پاروں مین سی۔ اب شروع ہوتا ہی یہہ دسوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل اور اعتماد کرکی وہ انسان کی کیا طاقت ہے

تم الجزء التاسع ویتلوہ الجزء العاشر انشاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ نہم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

پارہ دسوان

بسم الله الرحمن الرحیم

باب دعاء المصدق لاهل الصدقة مصدق زکوة دینے والونکے لیے دعا کرے • عبد الله بن ابی اوفی
قال کان ابی من اصحاب الشجرة وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل علی
آل فلان قال فاتاه ابی بصدقة فقال اللهم صل علی آل ابی اوفی **ترجمہ** عبد الله بن ابی اوفی سے روایت
ہے میرے باپ (ابو اوفی) اون لوگون مین سے تھے جنہون نے بیعت کی تھی رسول الله صلی الله علیه وسلم سے شجرہ (درخت) کے
نیچے۔ جب رسول الله صلعم پاس کوئی قوم اپنے مالون کے زکوة لیکر آتی آپ دعا فرماتی اون کے لیے میرے باپ بھی اپنے
زکوة لیکر آئے تو آپ نے فرمایا ای الله رحمت کر ابو اوفی کی اولاد پر **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے
جو کہتے ہین صلوة غیر نبی پر بھی بھیجنا درست ہے بعضون نے کہا یہ امر آنحضرت صلعم کو درست تھا اورون کو نہ چاہیے کیونکہ
الله جل جلاله نے فرمایا خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزکیهم بها وصل علیهم ان صلوتک سکن لهم **باب** تفسیر
اسنان الابل اونٹ کی دانتونکا بیان **ق** ابو داود سمعته من الریاشی ومن ابی حاتم وغیرهما ومن کتاب
النضر بن شمیل ومن کتاب ابی عبید ذکر احدهم الکلمة قالوا یسمی الحوار ثم الفصیل اذا فصل
ثم تکون بنت مخاض لسنة الی تمام سنتین فاذا دخلت فی الثالثة فهی ابنة لبون فاذا تمت له ثلاث
سنین فهو حق وحقة الی تمام اربع سنین لانها استحقت ان تحمل وترکب ویحمل علیها الفحل وهی تلقح
ولا یلقح الذکر حتی یثنی ویقال للحقة طروقة الفحل یطرقها الی تمام اربع سنین فاذا طعنت فی الخامسة
فهی جذعة حتی یتم لها خمس سنین فاذا دخلت فی السادسة والقی ثنیته فهو حینئذ ثنی حتی یستکمل
ستا فاذا طعن فی السابعة سمی الذکر رباعا والانثی رباعیة الی تمام السابعة فاذا دخل فی الثامنة والقی
السن السدیس الذی بعد الرباعیة فهو سدیس وسدس الی تمام الثامنة فاذا دخل فی التسع طلع نابه
فهو بازل ای بزل نابه یعنی طلع حتی یدخل فی العاشرة فهو حینئذ مخلف ثم لیس له اسم ولکن یقال
بازل عام وبازل عامین ومخلف عام ومخلف عامین ومخلف ثلاثة اعوام الی خمس سنین والخلفة الحامل
قال ابو حاتم والجذوعة وقت من الزمن لیس بسن وفصول الاسنان عند طلوع سهیل قال ابو داود
وانشدنا الریاشی × اذا سهیل اول اللیل طلع × فابن اللبون الحق والحق جذع × لم یبق
من اسنانها غیر الهبع × والهبع الذی یولد فی غیر حینه **ترجمہ** ابو داؤد نے کہا مین نے اسکو ریاشی
(عباس بن الفرج سے) اور ابو حاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان مین سے ایک

ہی نے بھی ان لوگون نے کہا اونٹ کا بچہ (جبتک پیٹ مین ہو) اوسکو حوار کہتے ہین پھر جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو فصیل کہتے ہین
جب دوسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت مخاض کہتے ہین - جب تیسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت لبون کہتے ہین جب پورے
تین برس کے ہوجاوین تو اوسکو حق یا حقہ کہینگے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئی لیکن جوان نہین
ہوتا جبتک چھہ برس کا نہ ہو اور جفتی کو حلاق الفحل بہی کہتے ہین کیونکہ نر اوسپر کودتا ہی چار برس پوری ہونے تک جب پانچوان برس
لگے تو وہ جذعہ ہی پانچ برس پوری ہونے تک جب چھٹا برس لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہی چھہ برس پوری ہونے
تک جب ساتوان برس لگے تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتے ہین - سات برس پوری ہونے تک جب آٹھوان برس لگے اور چھٹا
دانت نکالے تو وہ سدیس ہے اور سدس ہے آٹھہ سال پوری ہونے تک جب نوان برس لگے تو اوسکو بازل کہینگے کیونکہ
اوسکی کچلیان نکل آوینگی دسوان برس شروع ہونے تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہے پہر اوسکے بعد اسکا کوئی نام نہین
مگر یون کہینگے بازل ایکسال کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو کہتے ہین ابو حاتم نے
کہا جذوعہ ایک وقت کا نام ہی کوئی دانت نہین ہی اور دانتون کی فصل سہیل تارے کے نکلنے پر بدلتی ہی ابوداؤد نے کہا ہم کو
ریاشی نے یہ شعر سنایا جسکا معنی یہ ہی - جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہوگیا اور حق جذع ہوگیا کوئی
دانت نہ رہا سوا ہبع کے - ہبع وہ بچہ ہی جو سہیل کے طلوع مین نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا وسکے دانتون کا حساب سہیل
سے نہ ہوسکیگا

باب این تصدق الاموال یعنی مالونکی زکوٰۃ کہان لیجاوی گی

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا توخذ صدقاتہم الا فی دورہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا نہ جلب ہے نہ جنب **ف** جلب کہتے ہین زکوٰۃ دینے والون کا جانور کھینچ کر عامل تک لانے کو اور
جنب کہتے ہین جانور دور لیجانے کو تاکہ عامل کو وہان جانا پڑے دونون باتون سے منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانور دور سے
اور زکوٰۃ والون کے جانور وہان کھینچوا دے کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہی کہ اپنے جانور لیکر عامل سے دور چلے جاوین
تاکہ عامل کو وہان آنا پڑے بلکہ **ف** نہ لیجاوی زکوٰۃ مگر اپنے مکانون مین

عن محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا جنب قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعہا ولا تجلب الی المصدق والجنب عن ہذہ الفریضۃ ایضا لا یجنب
اصحابہا یقول ولا یکون الرجل باقصی مواضع اصحاب الصدقۃ فتجنب الیہ ولکن توخذ فی موضعہ **ترجمہ**
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کے معنے وہی بیان کیے جو اوپر گزرے

باب الرجل یبتاع صدقتہ زکوٰۃ دیکر پھر اوسکو خریدنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتاعہ ولا تعد فی صدقتک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر
نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ مین دیا پہر اوسکو بکتا ہوا پایا انہون نے خریدنا چاہا تو آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنے صدقہ مین **ف** اگرچہ وہ گھوڑا ایک درہم کو بکے کیونکہ صدقہ دیکر پھر لینے والا مثل کتے کی ہی جو

کی اگر پھر اوسکو چاہتا ہی۔ بعض علماء کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کی زکوٰۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہی اور اکثر کے نزدیک مکروہ

باب صدقة الرقيق غلام لونڈی کے زکوٰۃ کا بیان عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخیل والرقیق زکوٰۃ الا زکوٰۃ الفطر فی الرقیق **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی مین زکوٰۃ نہین ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کیطرف سے دینا چاہیے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ صدقۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اپنی گھوڑی یا غلام لونڈی کی زکوٰۃ نہین ہے

باب صدقة الزرع زراعت کی زکوٰۃ کا بیان عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ فیما سقت السماء والانھار والعیون او کان بعلا العشر وفیما سقی بالسوانی النضح نصف العشر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین آسمان سے پانی پہونچی یا نہر سے یا چشمی یا خود بخود زمین کی اندر سے تری پہونچی اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کھینچ کر دیا جاوی اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانھار والعیون العشر وما سقی بالسوانی ففیہ نصف العشر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین نہر سے پانی پہونچے یا چشمی سے اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا۔ وکیع اور ابو ایاس نے کہا بعل (جو پہلے حدیث مین وارد ہی) مراد اوس سے وہ زراعت ہی جو آسمان کے پانی سے اوگے (صراح مین ہی بعل وہ درخت جو جڑون سے تری زمین سے کھینچ لیوے غرض یہ کہ سینچکر پانی دینی کی حاجت نہو) عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فقال خذ الحب من الحب والشاۃ من الغنم والبعیر من الابل والبقرۃ من البقر **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی رسول اللہ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج مین سے اناج لیا کر اور بکریون مین سے بکری اور اونٹون مین سے اونٹ اور گائی بیلون مین سے گائی بیل **ف** مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ ہر مال کے اوسی مال کے قسم سے وصول کیجاوی اگر نہو سکے تو قیمت بھی لینا درست ہے۔ کہا ابو الحسن نے مین نے مصر مین ایک ککڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک ترنج دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا دو ٹکڑے اوسکو کاٹ کر دو بوجھے کر دیے تھے

باب زکوٰۃ العسل شہد کے زکوٰۃ کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء ھلال احد بنی متعان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشور نحل لہ وکان سألہ ان یحمی لہ وادیا یقال لہ سلبۃ فحمی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوادی فلما ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کتب سفیان بن وھب الی عمر بن الخطاب یسألہ عن ذلک فکتب عمر رضی اللہ عنہ ان ادی الیک ما کان یؤدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عشور نحلہ فاحم لہ سلبۃ والا فانما ھو ذباب غیث یاکلہ من یشاء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے) کہ ہلال ایک شخص تھا بنی متعان مین سے آیا رسول اللہ کے پاس دسوان حصہ شہد

کالیکر اور چاہا آپ سے ایک جنگل کا ٹھیکہ جسکا نام سلبہ تہا **ف** ٹھیکہ سی یہ مراد ہی کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چراوے
اور وہان کی پیداوار نہ لیوی تاکہ شہد کی مکہیان اوس جنگل کے پہول پہل کہا کر شہد اوگلا کرین۔ بعضون نے کہا ٹھیکہ سے
یہ مراد ہی کہ کوی اور شخص اوس جنگل کے چہتے نہ اوکہاڑی وہان کا شہد نہ لیوی **ف** رسول اللہ نے وہ جنگل اوسے
کی لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمر رضہ کی خلافت ہوی سفیان بن وہب نے اسباب مین حضرت عمر کو لکھا انہون نے جواب دیا
کہ اگر ہلال تجہکو وہی دیتا رہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ٹھیکہ قائم رکہہ ورنہ وہ مکہیان مثل اور جنگل کے
ہین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شبابۃ بطن من فہم فذکر نحوہ قال
من کل عشر قرب قربۃ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لہم وادیین زاد فادوا الیہ ما کانوا
یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لہم وادییھم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے
اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شبابہ تہا جو ایک ٹکڑا ہی قبیلہ فہم کا اور یہی قصہ بیان کیا ہر دس مشکون سے
شہد کی وہی ایک مشک دیا کرتی تھی اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کی متعلق کر دیا تہا پھر وہ اوسی قدر اونکو
دیتی تہی جتنا رسول اللہ صلعم کو دیا کرتی تہی اور سفیان اونکی جنگل کے حفاظت کرتی تہی **باب** فی خرص العنب انگور کا اندازہ
کر لینا درختون پر پہر جب وہ سوکہہ کر او ترین تو اوسے اندازہ سی دسوان حصہ زکوۃ کا لینا **عن** عتاب بن اسید قال امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتؤخذ زکوتہ زبیبا کما تؤخذ زکاۃ النخل تمرا **ترجمہ**
عتاب بن اسید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کہجور کا اندازہ کیا جاتا ہی جب انگور
سوکھ کر درخت سے اوترین اوسوقت انکی زکوۃ لیجاوی جیسے کہجور کی زکوۃ سوکھ نے پر لیجاتی ہی **باب فی الخرص**
درختون پر پہلو نکو انکنے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حثمۃ الی مجلسنا قال امرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع **ترجمہ**
عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہی سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ نے جب تم آنک کیا کرو پہلون
کی تو لیا کرو دو تہائی اور چہوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چہوڑو تو چوتہائی چہوڑ دو **ف** یعنی جسقدر حصہ زکوۃ کا
انکا جاوی اوسمین سے ایک تہائی مالکونکو چہوڑ دیا کرو کیونکہ آنکنے مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کچھ پہل تلف بہی ہو جاتی ہین کچھ
جانور کہا جاتی ہین اونکا جبر ہو جاوی۔ اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچھ نہ چہوڑا جاوی **باب**
متی یخرص التمر کہجور کے آنک کب جاوی **عن** عائشۃ انہا قالت وہی تذکر شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا کرتے تہی یہود کیطرف وہ کہجور کو آنکتے تہے جب اچھے طرح
پکل آتے کہانی جانی سے پہلے **ف** رسول اللہ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کے یہودیون سے معاملہ ٹہیرا کہ تم آدہی پیداوار لیا کرو

لیکن نصف مسلمانونکو دیا کرو اسواسطی عبد اللہ بن رواحہ ہر فصل مین جا کر کھجورونکو اٹکلتے پھر اوسی قدر فصل کٹنی کی بعد دونون سے لیتے۔ سہل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعرور ولون الحبیق ان یوخذا فی الصدقۃ قال الزہری لونین من تمر المدینۃ **ترجمہ** سہل سے روایت ہی رسول اللہ نے منع کیا جعرور اور لون الحبیق لینے سے زکوۃ مین زہری نی کہا یہ دو قسمین ہین کھجور کی مدینہ مین ۔ بہت خراب قسمین ہین اسواسطی انکے لینے سے منع کیا **عن** عوف بن مالک قال دخل رسول اللہ المسجد وبیدہ عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلک القنو وقال لو شاء رب ھذہ الصدقۃ تصدق باطیب منہا وقال ان رب ھذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ مسجد مین تشریف لائی اور ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک گچھہ حشف (ایک خراب قسم ہی کھجور کی) کا لٹکا دیا تھا آپ نے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہی وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کے روز حشف کھاویگا **ف** یعنی خدا کی راہ مین اگر چیز دی تھی تو بہتر اور عمدہ دی ہوتی جیسا دیگا ویسا ہی بدلہ قیامت کے روز پاویگا

باب زکوۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان

عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداہا قبل الصلوۃ فہی زکاۃ مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوۃ فہی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نے صدقہ فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکو واسطی لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینون کی پرورش کیواسطی **ف** یعنی رمضان کے روزون مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہی **ت** جو شخص ادا کرے صدقہ فطر کو عید کی نماز سے پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو ادا کرے اوسکو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی

باب متی تودی صدقہ فطر کب دیا جاوے

ابن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یودیہا قبل ذلک بالیوم والیومین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبد اللہ بن عمر ادا کرتی تھی صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے

باب کم یودی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کی مقدار کا بیان

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قرأہ علی مالک زکوۃ الفطر من رمضان صاع من تمر او صاع من شعیر علی کل حر وعبد ذکر وانثی من المسلمین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد اور غلام پر اور ہر مرد اور عورت پر مسلمانون مین سے **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی بموجب ظاہر حدیث کے یہی قول ہے امام احمد اور شافعی کا اور واجب ہی ابو حنیفہ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہی مالک کے نزدیک ۔ مسلمانون کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے صدقہ فطر دینا ضرور نہین اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہی دلایل ابو حنیفہ کے ضعیف ہین ۔ دوسری روایت مین

اتنا زیادہ ہے والصغیر والکبیر وامر بها ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ یعنی ہر چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا آپ نے
صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانے سے پیشتر علی کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین نہیں ہے - تیسری روایت میں
یوں ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک زاد موسی والذکر والانثی
فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر - صاع کی مقدار میں اختلاف ہے اکثر
علما کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ
رطل کا ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلعم
صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال قال عبد اللہ فلما کان عمر وکثرت الحنطۃ جعل عمر نصف صاع حنطۃ
مکان صاع من تلک الاشیاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو
یا کھجور یا سلت (بے پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگے انہوں نے آدھا صاع گیہوں کا ان
چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے فعدل الناس بعد نصف صاع من بر قال وکان عبد اللہ
یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر **ترجمہ** پھر لوگ آدھا صاع گیہوں کا دینے لگے - راوی نے کہا
عبد اللہ کھجور دیا کرتے تھے ایک سال مدینہ میں کھجور کا توڑا ہوا تو انہوں نے جو دیے **عن** ابی سعید الخدری قال کنا
نخرج اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا
من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او
معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام یعدل صاعا من تمر
فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلعم ہم میں موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے
پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہاں تک کہ معاویہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ میری
رائے میں دو مد گیہوں کے جو شام سے آتے ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی تک
ایک ہی صاع دیتا رہا **عن** ابی سعید الخدری یقول لا اخرج ابدا الا صاعا انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاع تمر او شعیر او اقط او زبیب هذا حدیث یحیی زاد سفیان او صاعا من دقیق قال حامد
فانکروا علیہ فترکہ سفیان قال ابو داود فهذه الزیادة وهم من ابن عیینة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
وہ کہتے تھے میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دوں گا ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ روایت
یحیی کی ہے - سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے - یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے انکار کیا تب سفیان
نے اس کو چھوڑ دیا - **باب** من روی نصف صاع من قمح نصف صاع گیہوں دینے کا بیان **عن** عبد اللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح على كل اثنين صغير او كبير حر ا
و عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد الله عليه اكثر مما اعطاه **ترجمہ** عبد اللہ
بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکصاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے
(ہر ایک کیطرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے تو اللہ اوسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے
اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا جتنا اوس نے دیا ہے **عن** عبد الله بن ثعلبة او ثعلبة بن صعير عن ابيه قال قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطيبا فامر بصدقة الفطر صاع تمر او صاع شعير على كل راس زاد علي في حديثه او صاع
بر او قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد **ترجمہ** ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایکصاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی بن حسین کے روایت میں ہے یا
ایکصاع گیہونکا دو آدمیوں کیطرف سے پھر دونوں روایتیں متفق ہیں چھوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے دوسری روایت میں ہے
خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين دو دن عید سے پہلے خطبہ پڑھا **عن** الحسن
قال خطب ابن عباس رحمه الله في آخر رمضان على منبر البصرة فقال اخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم
يعلموا فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير
فلما قدم علي رضي الله عنه رأى رخص السعر قال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال
حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام **ترجمہ** حسن سے روایت ہے خطبہ پڑھا ابن عباس نے رمضان
آخیر میں بصرہ کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزوں کا صدقہ لوگ نہ سمجھے انہوں نے کہا کون کون لوگ شہر والوں میں سے یہاں موجود
ہیں اوٹھیں اور اپنے بھائیوں کو سمجھا دیں وہ نہیں جانتے ہیں رسول اللہ نے فرض کیا اس صدقے کو ایک صاع کھجور یا جو سے یا
نصف صاع گیہوں سے ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹے بڑے پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکھکر فرمایا اللہ
جل جلالہ نے تم کو وسعت دی ہے سب چیزوں میں سے ایک ہی صاع دیا کرو (یعنی گیہوں کا بھی ایکصاع دو) حمید نے کہا حسن
صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تھے جسنے رمضان کے روزے رکھے ہوں

باب فی تعجیل الزکوۃ زکوۃ جلدی دینے کا بیان

عن ابي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن الوليد
والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا ان كان فقيرا فاغناه الله واما خالد بن
الوليد فانكم تظلمون خالدا فقد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فهي علي ومثلها ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو الاب او صنو ابيه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے پر مقرر کیا (سب لوگوں نے زکوۃ دی) مگر ابن جمیل اور خالد بن

الولید اور حضرت عباسؓ نے نہ دی سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوۃ کیون نہین دیتا ہے وہ تو فقیر تھا اللہ نے
اوسکو غنی کردیا اور خالد بن الولید پر تم ظلم کرتے ہو انہون نے اپنی زرہین اور سامان جنگ اللہ کی راہ مین دیدین **ف** یعنی ان
زرہون اور سامان کی زکوۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال خود اللہ کی راہ مین صرف ہو رہا ہے یا مطلب یہ ہے انہون نے اپنی خوشی
سے بن مانگی یہ چیزین اللہ کی راہ مین دیدین تو زکوۃ کیون نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہوگے **ف** اور عباس تو میرے چچا ہیں
اون کے زکوۃ میں دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہین جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے **عن** علی ان العباس سأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت عباسؓ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوۃ جلدی دیدینے کو یعنی سال گزرنے سے پہلے تو آپ نے اونکو اجازت دی اسکی **باب**
فی الزکوۃ تحمل من بلد الی بلد زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا **عن** عطاء ان زیاد او بعض الامراء بعث عمران
بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناھا من حیث کنا ناخذھا
علی عہد رسول اللہ صلعم ووضعناھا حیث کنا نضعھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد نے
یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اوس نے پوچھا مال کہان ہے عمران
نے کہا کیا تو نے مجھکو مال لانے کے لیے بھیجا تھا ہم نے لیا زکوۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور صرف
کیا اوسکو جہان پر صرف کرتے تھے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین یعنی مستحقون کو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کو
جس شہر سے لیوے بہتر یہ ہے کہ وہین کے محتاجون کو تقسیم کرے البتہ اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون تو وہان لیجانا بھی درست
ہے **باب** من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی کس شخص کو زکوۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہین **عن** عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل ولہ ما یغنیہ جاءت یوم القیمۃ خموش او خدوش او کدوح فی وجھہ
فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسون درھما او قیمتھا من الذھب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان
لسفیان حفظی ان شعبۃ لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناہ زبید عن محمد بن عبد
الرحمن بن یزید **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے
روز اوسکے منہ مین خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم سے
یا اوس قدر سونے سے **ف** پچاس درہم کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوئے اگر ایک روپیہ ایک تولے کا ہو۔ خموش خدوش کدوح کے ایک معنے
قریب قریب مین یعنی زخم ہوگا بعضون نے کہا خموش کہال چھلنا ناخون سے اور خدوش کہال چھلنا لکڑی سے اور کدوح کہال چھلنا
دانتون سے **عن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد انہ قال نزلت انا واھلی ببقیع الغرقد فقال لی اھلی اذھب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلہ لنا شیئا ناکلہ فجعلوا یذکرون من حاجتہم فذھبت الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فوجدت عندہ رجلا یسألہ ورسول اللہ صلعم یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنہ

مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یغضب علی ان لا اجد ما اعطیه
من سال منکم وله اوقیة او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدی فقلت للقحة لنا خیر من اوقیة والاوقیة
اربعون درهما قال فرجعت ولم اساله فقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلک شعیر او زبیب فقسم لنا
منه او کما قال حتی اغنانا الله **ترجمہ** عطا ابن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے بنی اسد میں سے کہا میں اور میری گھر کے لوگ
بقیع میں جا کر اوترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ پاس جا اور اون سے کچھ مانگ کر لا کھانے کے لیے اور اپنی محتاجی بیان
کی میں رسول اللہ صلعم پاس گیا اور آپکے پاس ایک شخص بیٹھا تھا آپ سے سوال کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو
تجھکو دون آخر وہ غصے ہو کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم میرے عمر کے تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ نے فرمایا یہ
غصے ہوتا ہے میرے اوپر اس وجہ سے کہ میں نہیں پاتا اوس چیز کو جو دون اوسکو۔ جو شخص تم میں سے سوال کرے حالانکہ اوسکے پاس ایک اوقیہ
یعنی چالیس درہم یا اوسکے برابر مالیت ہو تو اوس نے تنگ کرنیکے لیے سوال کیا یہ سنکر میں نے اپنے جی میں کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی
اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس ہے درم کا تو ہوتا ہے تو میں لوٹ کر چلا آیا اور کچھ سوال نہیں کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم
پاس جو اور سوکھی انگور آئے آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہانتک کہ اللہ نے ہم کو غنی کر دیا **ف** امام احمد اور ابن مبارک اور
اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکے پاس پچاس درم ہوں یا اسقدر مال ہو اور بعضوں کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو اوسکو سوال
درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایکروز کا کھانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہیں **عن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سال وله قیمة اوقیة فقد الحف فقلت ناقتی الیاقوتة هی خیر من اوقیة
قال هشام خیر من اربعین درهما فرجعت فلم اساله زاد هشام فی حدیثه وکانت الاوقیة علی عهد رسول
الله صلی الله علیه وسلم اربعین درهما **ترجمہ** ابی سعید الخدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے
اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا یعنی الحاح سے مانگا بغیر اضطرار کی کہ یہ اور ممنوع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
لا یسئلون الناس الحافا میں نے کہا میری پاس اونٹنی جسکا نام یاقوتہ تھا چالیس درم سے بہتر ہے میں لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس درم کا
تھا **عن** ابی کبشة السلولی حدثنا سهل بن الحنظلیة قال قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم عیینة بن
حصن والاقرع بن حابس فسالاه فامر لهما بما سالاه وامر معاویة فکتب لهما بما سالا فاما الاقرع فاخذ
کتابه فلفه فی عمامته وانطلق واما عیینة فاخذ کتابه واتی النبی صلی الله علیه وسلم مکانه فقال یا محمد اترانی حاملا
الی قومی کتابا لا ادری ما فیه کصحیفة المتلمس فاخبره معاویة بقوله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
رسول الله من سال وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار وقال النفیلی فی موضع آخر من جمر جهنم
فقالوا یا رسول الله وما یغنیه وقال النفیلی فی موضع آخر وما الغنی الذی لا تنبغی معه المسالة قال

قدر ما یغدّیه او یعشّیه وقال النفیلی فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم ولیلة او لیلة ویوم وکان

حدثنا به مختصرا علی هذه الالفاظ التی ذکرت **ترجمہ** سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ پاس آئی

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور سوال کیا آپ سے آپ نے جو مانگا تہا اوسکے دینے کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اون کیواسطے ایک

کتاب لکھدینے کا تو اقرع نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلا گیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد ص کیا تم چاہتے ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاؤن جسکا مضمون مجہکو معلوم نہین ہے

مثل صحیفہ متلمس کے **ف** متلمس ایک شاعر کا نام ہی اوس نے ہجو کی تہی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کر کے

اپنے عامل کے نام لکہکر اوسکو دیا اور یہ کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیکے جا وہ تجہے انعام دیگا اندر اوس مین یہ لکہا تہا کہ

جب یہ شخص آوے تو اوسکو قتل کر ڈالنا۔ متلمس کو وہم ہوا اوس نے کتاب کو کہول کر دیکہا اوسمین یہی مضمون تہا اوس نے پہاڑ کر

پہینکدیا اور اپنی جان بچائی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہو گئی **ف** معاویہ نے یہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو سوال

کریگا غنا کے ساتہہ تو وہ زیادہ کرتا ہی جہنم کی آگ کو ایک مقام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ غنا کسے کہتے

ہوتی ہی اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہی جس سے سوال حرام ہو جاتا ہی آپ نے فرمایا جسکے پاس صبح شام کا کہانا ہو۔ ایک روایت

مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بہر کر ایکدن رات کا کہانا ہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ سے بیان

کی جو ہم نے ذکر کی **ف** امام ابو حنیفہ کا یہی حدیث دلیل ہی وہ کہتے مین جب ایک دن رات کا کہانا موجود ہو تو سوال جائز

نہین ہے **عن** عبد الرحمن بن زیاد انه سمع زیاد بن نعیم الحضرمی انه سمع زیاد بن الحرث الصدائی قال اتیت

رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعته فذکر حدیثا طویلا قال فاتاه رجل فقال اعطنی من الصدقة فقال له

رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لم یرض بحکم نبی ولا غیره فی الصدقات حتی حکم فیها

فجزاها ثمانیة اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک حقک **ترجمہ** زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے

مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپ سے بیعت کی اور ایک قصہ طول بیان کیا پہر کہا ایک شخص رسول

اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچہ صدقے مین سے مجہکو دیجئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلاله صدقے کے باب مین کسی پیغمبر کے

حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اوس نے حکم کیا اور آٹھ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مولفة

قلوبہم مدیون غازی مسافر فک رقاب) تو اگر تو اون مین سے ہی ابستہ مین تجہکو دونگا جو تیرا حق ہے **ف** مولفة قلوبہم

اوائل اسلام مین وہ کفار تہے جنکو اون کیواسطے صدقات مین سے کچہ دیا کرتے تہے۔ اب اون کی کچہ حاجت نہین ہے **عن**

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان والاکلة والاکلتان

ولکن المسکین الذی لا یسال الناس شیئا ولا یفطنون به فیعطونه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہی جو در بدر پہرتا ہے کہین سے ایک کہجور کہین سے دو کہجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا نہ لوگ اوسکو جانتے ہین جو کچھ دیوین **ف** یعنے چونکہ وہ سوال نہین کرتا اسوجہ سے
لوگ اوسکے حال سے واقف نہین ہین کہ محتاج سمجھکر کچھ اوسکو دیوین **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مثله قال لكن المسكين المتعفف زاد مسدد في حديثه ليس له ما يستغني به الذي لا يسأل ولا يعلم
بحاجته فيتصدق عليه فذاك المحروم ولم يذكر مسدد المتعفف الذي لا يسأل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکے جو اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف یعنے سوال سے بچنیوالا وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہین ہے۔ جو
اوسکی محتاجی رفع کرے لیکن لوگون سے نہین مانگتا نہ اوسکی احتیاج کا حال کسیکو معلوم ہے تاکہ اوسکے پاس صدقہ آوے اسی کو محروم
کہتے ہین **ف** جسکا ذکر اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وفي اموالهم حق للسائل والمحروم **عن** عبيد الله بن عدي بن الخيار قال
اخبرني رجلان انهما اتيا النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفع
فينا البصر وخفضه فرآنا جلدين فقال ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب **ترجمہ**
عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیون نے خبر کیوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حجۃ الوداع مین آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے اونھون نے آپ سے مانگا آپنے آنکھ اوٹھا کر دیکھا پھر آنکھ جھکالے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونون آدمی تجیم
موٹے تازے جوان ہین۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین تم کو صدقہ دیدون لیکن صدقے مین اوس شخص کا حصہ نہین ہے جو
غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زورآور ہو محنت مزدوری کرسکتا ہو کما کر کہا سکتا ہو **عن** عبد الله بن عمرو عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقتور مضبوط کیواسطے **ف** جو کمائی پر قادر ہو غنی سے مراد یہان
وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من يجوز له اخذ الصدقة
وهو غني جن غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوسکا بیان **عن** عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا
تحل الصدقة لغني الا لخمسة لغاز في سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او رجل
كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهداها المسكين للغني **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ نہین درست ہے غنی کیلیے مگر پانچ شخصون کیواسطے اگرچہ وہ غنی ہون) ایک تو جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین۔ دوسرے
عامل زکوۃ زکوۃ وصول اور تحصیل کرنیوالا۔ تیسری مدیون یعنے قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اوسکا قرض مین ڈوبا ہوا ہو)
چوتھے وہ غنی جو زکوۃ کو اپنے مال کے بدلی مین خرید لیوے (یعنے فقیر سے مال زکوۃ مول لیوے) پانچوین وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ صدقے کی کوئی چیز جو اوسکو ملی ہے تحفے کی طور پر اسکو بھیجے **عن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تحل الصدقة لغني الا في سبيل الله او ابن السبيل او جار فقير يتصدق عليه فيهدي لك او يدعوك
ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے مگر چار م

مین ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقے مین ملی وہ ہدیے کے طور پر تجکو بھیجے یا تیری دعوت کرے تو درست ہے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوۃ لینا درست نہین ہے **باب** کم یعطی الرجل الواحد من الزکوۃ ایک شخص کو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے **عن** بشیر بن یسار ان زعم ان رجلا من الانصار یقال له سہل بن ابی حثمة اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائة من ابل الصدقة یعنی دیة الانصاری الذی قتل بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے اونکو خبر دی ایک انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اونکو سو اونٹ دیت کے دیے یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تہا خیبر مین **ف** شاید یہ غارمین کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوۃ صرف نہین ہو سکتی **عن** سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز) اب جسکا جی چاہے اپنی آبرو باقی رکہے جسکا جی چاہے جیسا چہوڑ دے البتہ یہ مضایقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اوس وقت جب کوئی چارہ نہ ہو (لاچار ہو جاوے فاقے اور تنگی سے اضطرار کی حالت مین) **عن** قبیصة بن مخارق الہلالی قال تحملت حمالة فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقم یا قبیصة حتی تاتینا الصدقة فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت لہ المسئلة فسال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحة فاجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلة فسال حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقة حتی یقول ثلاثة من ذوی الحجی من قومہ قد اصابت فلانا الفاقة فحلت لہ المسئلة فسال حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک وما سواہن من المسئلة یا قبیصة سحت یاکلہا صاحبہا سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین ایک قرضے کا ضامن ہوا (سوال کرنیکو لیے) مین رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے فرمایا ٹہرا رہ جب تک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجہے دینگے پہر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجہ پڑا (اور ادا نہین کرسکتا) تو سوال اوسکو درست ہے) جبتک ضمانت سے ادا ہو پہر باز رہنا چاہیے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئے کہ اوسکا مال تباہ کردیا اوسکو بہی سوال درست ہے یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اوسکی گزاری کو کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے کہ تین عقلمند آدمی اوسکے قوم کے کہنے لگین بیشک فلانی کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوسکو بہی سوال درست ہے یہانتک کہ گزاری کے لائق پیدا کرلے پہر باز رہے سوال سے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہاوے سوال کرکے وہ حرام کہاتا ہے **ف** حاجت پیش آنے مین بہت سے صورتین داخل ہوگئی جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہوگیا یا غازی کو جہاد مین ضرورت پیش ہوئی تو سوال درست ہے غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسکا علاج نہ ہوسکے سوال درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا

من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شئ قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ
وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من
یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذہما
بدرہمین فاعطاہما ایاہ واخذ الدرہمین واعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی
اہلک واشتر بالآخر قدوما فأتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال
لہ اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ
دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء
المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع
او لذی دم موجع **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کرنی کو آپ نے
پوچھا تیرے گھر مین کچھ نہین ہے وہ بولا کیون نہین ایک ٹاٹ ہے کچھ اوس مین سے ہم اوڑھتے ہین کچھ بچھاتے ہین اور ایک پیالہ ہے
جسمین پانی پیتے ہین آپ نے فرمایا وہ دونون چیزین میرے پاس لے آ وہ گیا اور لیکر آیا آپ نے اون دونون کو ہاتھ مین لیا
اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونو چیزونکو ایک شخص بولا مین لیتا ہون دونون کو ایک درم کے بدلے مین آپ نے فرمایا کون زیادہ
دیتا ہے ایک درم سے دوبار یا تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہے) ایک شخص بولا مین دو درم کو لیتا ہون آپ نے وہ دونون چیزین اوسکو
دیدین اور دو درم لے لیے اور مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گھر مین ڈالدے اور ایک درم کی کلہاڑی
لیکر آ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپ نے اوسمین ایک لکڑی اوسمین اپنے ہاتھ سے ٹہونک دی اور فرمایا جا لکڑیان کاٹ کر لا اور بیچ اور پندرہ
دن تک مین تجھکو یہان نہ دیکھون **ف** یعنی یہان آنا ضرور نہین ہے اپنے کام مین مصروف رہ **ت** وہ شخص گیا اور لکڑیان
کاٹ کر لاتا تہا اور بیچتا تہا پھر وہ شخص آیا اوس نے دس درم کمائے تہے کچھ درمونکا کپڑا خریدا تہا کچھ درمونکا غلہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ سوال کا تیری منہ مین ایک داغ ہو قیامت کے روز سوال درست نہین ہے مگر تین
آدمیونکو ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک مین لوٹتا ہو دوسرے وہ جو بھاری قرضہ گھبرا دینے والا سر پر رکھتا ہو تیسری
وہ جسنے خون کیا ہو اور اوسپر دیت لازم آئی اور وہ دیت نہ ادا کر سکے تو مجبوری سوال کر سکتا ہے **ف** اس حدیث سے محنت
اور مزدوری اور کسب حلال کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **باب** کراہیۃ المسئلۃ بھیک مانگنے کی برائی کا بیان **عن**
ابی ادریس الخولانی عن ابی مسلم الخولانی قال حدثنی الحبیب الامین اما ہو الی فحبیب واما ہو عندی فامین
عوف بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
وکنا حدیث عہد ببیعۃ قلنا قد بایعناک فعلام نبایعک قال ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و
تصلوا الصلوات الخمس وتسمعوا وتطیعوا واسر کلمۃ خفیفۃ قال ولا تسألوا الناس شیئا قال فلقد کان

وجد تمرة فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک کہجور پائی فرمایا اگر مجہکو یہہ خوف نہ ہوتا کہ صدقے کی ہو تو مین اوسکو کہا لیتا **عن** ابن عباس قال بعثنی ابی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل اعطاها ایاہ من الصدقة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میری
باپ نے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا وہ اونٹ لینے کو جو آپ نے اونکو دیے تہے صدقے مین سے **ف** شاید کچہ اونٹ
حضرت نے اون سے قرض لیے ہون بہیمہ صدقے کے اونٹون سے اوسکو ادا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تہا **باب**
الفقیر یہدی للغنی من الصدقة فقیر غنی کیواسطے صدقے مین سے تحفہ لاوے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلحم قال ما هذا قالوا شیء تصدق به علی بریرة فقال هو لها صدقة ولنا هدیة **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ کے پاس گوشت آیا آپ نے پوچہا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپ نے فرمایا
یہ بریرہ کیواسطے صدقے ہے اور ہماری اسطے ہدیہ ہے (ہدیہ یعنی تحفہ) **باب** من تصدق بصدقة ثم ورثها
ایک شخص نے صدقہ دیا پہر اوسکا وارث ہو گیا تو لے لیوے **عن** بریدة ان امراة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک
ورجعت الیک فی المیراث **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ عورت آئی رسول اللہ کے پاس بولی مین نے اپنی مان کو
ایک لونڈی صدقے مین دی تہی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چہوڑ گئی آپ نے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی بہی تیرے
پاس چلی آئی ترکے مین **باب** فی حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **عن** عبد اللہ قال کنا نعد الماعون علی
عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریة الدلو والقدر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ماعون ڈول اور دیگچی کو سمجہتے تہے **ف** کلام اللہ مین ماعون روکنے والون کے بڑی مذمت ہے مطلب
یہ کہ ضروری چیزین گہر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوے **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صاحب
کنز لا یؤدی حقه الا جعله یوم القیمة یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جبهته وجنبه وظهره
حتی یقضی اللہ تعالی بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیله اما
الی الجنة واما الی النار وما من صاحب غنم لا یؤدی حقها الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت فیبطح
لها بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها لیس فیها عقصاء ولا جلحاء کلما مضت اخراها
ردت علیه اولاها حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری
سبیله اما الی الجنة واما الی النار فما من صاحب ابل لا یؤدی حقها الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت
فیبطح لها بقاع قرقر فتطؤه باخفافها کلما مضت علیه اخراها ردت علیه اولاها حتی یحکم اللہ تعالی
بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیله اما الی الجنة واما الی النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہو وہ اوسکی زکوۃ ادا نہین کرتا تو
قیامت کے روز اُس مال کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس سے اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاویگی یہانتک کہ اللہ فیصلہ
کرے اپنے بندون کا اوس دن مین جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت
کیطرف ہی یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو بکریون والا اون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کی سامنی
ایک صاف چٹیل میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے مارینگی اور کہرون سے کچلین گی اون بکریون مین
کوئی بکری ٹیڑہے سینگ کی یا بے سینگ نہ ہوگی (بلکہ سیدہے سینگ دار ہونگی تاکہ خوب مارین جب ایکبار بارے بارے سب
بکریان کچلین گی تو پھر سے پہلے بکری آویگی (اور مارنا شروع کریگی اخیر تک یہانتک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کریگا اپنے بندون
مین قیامت کے روز جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اوسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہی یا دوزخ
کیطرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنے اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنی اونٹ تہے سب آوینگے
اور اونٹ والا صاف میدان مین بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اوسکو روندینگے اپنے پانون سے جب ایک گزر جاویگا تو
دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اپنے بندون مین اوس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد
اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال
فی قصۃ الابل بعد قولہ لا یؤدی حقھا قال ومن حقھا حلبھا یوم وردھا ترجمہ دوسری روایت مین ابوہریرہ سے
اسی کی مثل ہے جو اوپر گزری لیکن اونٹ کے قصے مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اونکا اور اونکی حقون سے ایک یہ بھی ہے
کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودہ پلاوے عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو
ھذہ القصۃ فقال لہ یعنی لابی ہریرۃ فما حق الابل قال تعطی الکریمۃ وتمنح الغزیرۃ وتفقر الظھر وتطرق
الفحل وتسقی اللبن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہ سے
پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے اُنھون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودہ والی اونٹنی بخشدینا اور سواری کی لیے دینا
اور جفتی کے لیے نر کو مفت دینا اور دودہ لوگون کو پلانا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واعارۃ دلوھا اور اوسکی تہن
عاریت دینا یعنی دودہ دوہنے کی لیے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر من کل جاد عشرۃ اوسق
من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا جو شخص دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کہجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوے مسکینون کے واسطے
ف شاید یہ زکوۃ کے علاوہ ہی تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالی عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصرفھا یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان عندہ فضل ظھر فلیعد بہ من لا ظھر لہ ومن کان عندہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ حتی

فلشدا انه لاحق لاحد منا فی الفضل **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین اتنی مین ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنے بائین اوسکو پھیرنے لگا فخر کیواسطے تاکہ لوگ دیکھین اوسکا اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بعضون نے کہا اسواسطے کہ وہ اونٹ چلتے چلتے تھک گیا تھا اس لیے اوس نے داہنے بائین موڑا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھین اور اوسکو دوسرا اونٹ دین آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس توشہ نہین ہے یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم مین کسیکو حق نہین ہے فاضل خیر کا۔

عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ان الله لم يفرض الزكاة الا ليطيب ما بقي من اموالكم وانما فرض المواريث لتكون لمن بعدكم فكبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون الذہب والفضة الخ تو مسلمانون پر بہت شاق ہوئی **ف** کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھہ چھوڑین گے اور اللہ کی راہ مین صرف نکرین گے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ مین گرم کرکے اونکا بدن اوس سے داغا جاویگا۔ حالانکہ سب لوگ روپئے پیسے اپنی آل اولاد کیواسطے رکھہ چھوڑتے ہین اور جمع کرتے ہین **ف** عمر رض نے کہا مین اس مشکل کو رفع کرتا ہون پھر وہ گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اسواسطے فرض کے کہ باقی مال پاک ہوجاوے (یعنی جس مال کے زکوۃ دی جاوی وہ کنز نہین ہے) اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو اسی واسطے کہ مال وارثون کو پہونچے اوس وقت تکبیر کہے حضرت عمر نے آپنے فرمایا مین تجھکو وہ بات بتاؤن جو سب سے بہتر ہے خزانہ مسلمان کا وہ نیک عورت ہے جب مرد اوسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردے اور جو حکم کرے مان لے اور جب غائب ہو تو حفاظت کرے

باب حق السائل سائل کا حق کیا ہے

عن حسين بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للسائل حق وان جاء على فرس **ترجمہ** امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے **ف** یعنی اگر ہو سکے تو اوس کو دیوے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہے اور بھیک مانگتا ہے **عن ام بجيد** وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليك ان المسكين ليقوم على بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده **ترجمہ** ام بجید سے روایت ہے انہون نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہین کہ جو اوسکو دون آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھہ نہ ہو سوا ایک جلے ہوئے کھُر کے تو وہی اوسکے ہاتھہ مین دیدے **ف** یعنی حتی المقدور

محروم کرنا اچھا نہین جو ہوسکے تہوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بہی اوسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقۃ علی
اھل الذمۃ کافر کو صدقہ دینے کا بیان **عن** اسماء قالت قدمت علی امی وھی راغبۃ فی عھد قریش وھی راغمۃ
مشرکۃ فقلت یارسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغمۃ مشرکۃ افاصلھا قال نعم فصلی امک **ترجمہ**
اسماء سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنے قریش کے دین کیطرف مائل تہے اور اسلام سے نفرت رکھتے تھے مین نے کہا یارسول اللہ
میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے مشرکہ ہی کیا مین اوسکے ساتھ سلوک کرون آپنے فرمایا ہان سلوک کر اپنی ماں سے
باب ما لا یجوز منعہ جس چیز کا روکنا درست نہین **عن** امرأۃ یقال لھا بھیسۃ عن ابیھا قالت استاذن
ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یارسول اللہ ما الشئ
الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشئ الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یا نبی اللہ ما الشئ
الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیر لک **ترجمہ** بھیسہ سے روایت ہی اُس نے نقل کیا اپنے باپ ابو بھیسہ
(عمیر سے) اُنہون نی اجازت چاہی رسول اللہ پاس آنے کے جب آئے تو آپکا قمیص اُٹھا کر آپ کے بدن مبارک کو چومنے لگے
اور لپٹنے لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یارسول اللہ وہ شئے کیا ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا نبی اللہ وہ کیا شئے ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر عرض کیا یا نبی اللہ وہ شئے کیا ہی جسکا روکنا
درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیری لیے بہتر ہے **ف** یعنی نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین
اسکے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیوی روکنا ضرور نہین ہے **باب** المسئلۃ فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا **عن**
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل منکم احد اطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسال فوجدت کسرۃ خبز فی ید
عبد الرحمن فاخذتھا منہ فدفعتھا الیہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہی جسنے مسکین کو کہانا کہلایا ہو آج ابو بکر نے کہا مین مسجد مین گیا ایک سائل نے
سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتھ مین تہا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد مین دینا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاۃ - **باب** کراھیۃ المسئلۃ بوجہ اللہ تعالی اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسال بوجہ اللہ الا الجنۃ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **باب** عطیۃ من سال باللہ جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوس سے
کیا کرے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن

سال بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا ما
تكافئونه فادعوا له حتى تروا انكم قد كافأتموه **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو دو اور جو شخص تم کو بلاوے
تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اوسکے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوسکا
بدلہ ہوگیا **ف** یعنی دل سے دعا کرو کہ اوسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل يخرج من ماله آدمی اپنا سب مال
صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبد الله الانصاري قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل
بمثل بيضة من الذهب فقال يا رسول الله اصبت هذه من معدن فخذها فهي صدقة ما املك
غيرها فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاه من قبل ركنه الايمن فقال مثل ذلك فاعرض
عنه ثم اتاه من قبل ركنه الايسر فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاه من خلفه فاخذها
رسول الله صلعم فحذفه بها فلو اصابته لاوجعته او لعقرته فقال رسول الله صلعم ياتي احدكم بما يملك
فيقول هذه صدقة ثم يقعد يستكف الناس خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى **ترجمہ** جابر بن عبداللہ انصاری سے
روایت ہے ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایکشخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا
مینے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجیے یہ صدقہ ہے سوا اسکے میرے پاس کچھ مال نہین ہے رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف سے
منہ پھیر لیا پھر وہ داہنی طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا آپنے منہہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلعم نے وہ سونا لیکے پھینک دیا اگر اوسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ
دیتا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر بیٹھکر لوگون کے سامنے
ہاتھ پھیلاتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جسکا مالک صدقہ دیکر مالدار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے خذ عنا مالك
لا حاجة لنا به لے لے اپنا مال ہم کو اوسکی حاجت نہین ہے - آنحضرت صلعم نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تھے یہ محتاج
ہو جاویگا اپنے اہل و عیال کو کیا کھلاویگا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کی پرورش ہے پھر جو حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینون
کو دیوے دوسرے یہ کہ اکثر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بعد دینے کے اوسکو ندامت اور شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور مفلسی سے
گھبراتا ہے پھر ایسے نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیوے کچھ اپنے واسطے رکھے **عن**
عبد الله بن سعد سمع ابا سعيد الخدري يقول دخل رجل المسجد فامر النبي صلى الله عليه وسلم الناس ان يطرحوا
ثيابا فطرحوا فامر له منها بثوبين ثم حث على الصدقة فجاء فطرح احد الثوبين فصاح به وقال خذ
ثوبك **ترجمہ** عبداللہ بن سعد نے سنا ابوسعید خدری سے انہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
لوگون کو کپڑے اوتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے کپڑے ڈالے آپ نے دو کپڑے اوس شخص کو دیے پھر فضیلت بیان
کی صدقے کی وہ شخص اون دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا آپنے اوسکو ڈانٹا اور فرمایا لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اوسکو

صلی اللہ علیہ وسلم

منھہ پھیر لیا پھر

دوہی کپڑے ملے تہے اور وہ ضرورت سی زائد نہ تہے اسواسطے صدقہ آپنے قبول نکیا عن ابیھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقۃ ما ترک غنی او تصدق بہ عن ظھر غنی وابدأ بمن
تعول ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہی جو مالدار چہوڑی صدقہ دینی والی کو
(یعنی بعد صدقہ نکالنی کے اوسکا مالک مالدار رہی) اور پہلے صدقہ اوس کو دی جو تیری عیال مین سی ہووی باب
الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینی کی اجازت عن ابیھریرۃ انہ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل
قال جھد المقل وابدأ بمن تعول ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی اونہون نی پوچہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہی
آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اوٹہا کر دیوی اور پہلے صدقہ دی اون لوگون کو جنکا خرچ تیری اوپر ہی (یہ حدیث اون لوگون
کی لیے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکہتے ہون) عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ
یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک فقلت مثلہ قال واتی
ابوبکر بکل ما عندہ فقال لہ رسول اللہ صلعم ما ابقیت لاھلک قال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسابقک
الی شیء ابدا ترجمہ حضرت عمرؓ سی روایت ہی رسول اللہ نی ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنی کا اتفاق سی اوسوقت میرے پاس
مال تہا مین نے کہا آج مین ابوبکرؓ سے بڑہ جاؤنگا اگر کبھی بڑہنے والا ہونگا تو مین آدہا مال لیکر آیا رسول اللہ پاس آپ نی
فرمایا تو نے اپنی گہر بار کیواسطے کیا چہوڑا مین نے کہا اسی قدر چہوڑ آیا ہون پھر ابوبکر جو کچہ اون کے پاس تہا سب لے آئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سی پوچہا تم نے گہر بار کی لیے کیا چہوڑا اونہون نی کہا اون کیواسطے اللہ اور رسول کو چہوڑ آیا ہون تب مین نے
دل مین کہا مین تم سی کبھی بڑہ نہ سکونگا ف اس حدیث سی ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی - ہرچند پہلے
باب کے حدیثون سی سارا مال صدقہ دینی کو آپنے منع کیا تہا مگر وہ منع وہی لوگون کی لیے ہی جو پورا بہروسا اللہ پر نہ رکہتے ہون
نہ ابوبکر صدیقؓ سے لوگون کی لیے باب فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت عن سعید ان سعدا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجب الیک قال الماء ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے سعد
آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچہا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہی آپ نی فرمایا پانی پلانا عن سعد بن
عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ دوسری روایت مین سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے ف
پانی کا صدقہ کنوان بندہ سا فروکی لیے یا نمازیون کے لیے ہونا یا سبیل پانے کے کہنا عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ
ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد ترجمہ سعد بن عبادہ نے
کہا یا رسول اللہ میری ماں گزر گئین اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نی فرمایا پانی اونہون نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا اسکا ثواب
سعد کی ماں کو پہونچے ف سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری ہین عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ

اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقا مسلما علی ظمأ سقاہ اللہ عزوجل من رحیق المختوم **ترجمہ** ابوسعید خدری سے

روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناوے جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کے سبز کپڑے پہناویگا

اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلاوے جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی

پلاوے جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلاویگا **باب** فی المنحۃ عاریت دینا **عن** ابی کبشۃ السلولی

قال سمعت عبداللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھن منیحۃ

العنز ما یعمل رجل بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعودھا الا ادخلہ اللہ بھا الجنۃ **ترجمہ** ابوکبشہ

سلولی سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں اون سب میں بہتر مستعار دینا بکری کا

ہے (دودھ پینے کے لیے) کوئی شخص ان خصلتوں میں سے کسیکو ثواب کی امید کرکے اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر نہ کریگا مگر اللہ

جل جلالہ اوسکو جنت میں داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتوں کو گنا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ

میں سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک نہ پہونچ سکے **باب** اجر الخازن خزانچی کے ثواب کا بیان **عن** ابی موسی

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ

حتی یدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خزانچی امانت دار کہ جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہے خوشی سے اوسکو جسکو لیے حکم ہوا ہے اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والے

کو ہے **ف** چار شرطیں ہیں۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اوسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے **باب**

المرأۃ تصدق من بیت زوجھا عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجھا غیر مفسدۃ کان لھا اجر ما انفقت ولزوجھا اجر ما اکتسب وللخازن

مثل ذلک لا ینقص بعضھم اجر بعض **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے

گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اوسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکی تحویل میں ہے اوسکو بھی

ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا نہ کم نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہو نیسے غرض یہ ہے کہ خاوند کی خیر خواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے نہ اس

غرض سے کہ بیجا لوگوں کو اوسکا مال لٹا دیوے **عن** سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ

جلیلۃ کانھا من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی آبائنا وابنائنا۔ قال ابوداود وأری فیہ وازواجنا

فما یحل لنا من اموالھم قال الرطب تاکلنہ وتھدینہ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتوں نے ایک

عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہے (مضر ایک قبیلہ ہے) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تو محتاج ہیں اپنے باپ اور بیٹوں

اور خاوندوں کے تو ہم کو اون کے مال میں سے کیا درست ہے آپ نے فرمایا روٹی ترکاری رطب کو کہاؤ اور دو (یعنی جو چیزیں رکھنے

کے قابل نہین ہین **عن** همام بن منبه قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب عورت صرف کرے اپنے خاوند کی کمائی مین سے بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو ادھا ثواب ملتا ہے خاوند کا **ف** مگر خاوند کے بغیر اجازت کے وہی چیزین صرف کرے جو رکھنے کی لائق نہین ہین جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ۔ **عن** ابي هريرة في المرأة تصدق من بيت زوجها قال لا الا من قوتها والاجر بينهما ولا يحل لها ان تصدق من مال زوجها الا باذنه **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گھر مین سے صدقہ دیوے انہون نے کہا نہین البتہ اپنے خرچ مین سے دیسکتی ہے اور ثواب دونوں کا ہوگا اور یہ اوسکو درست نہین ہے کہ اپنے خاوند کے مال مین سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوے

باب فی صلة الرحم

ناتے والون کے ساتھ سلوک کرنا **عن** انس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحة يا رسول الله ارى ربنا يسألنا من اموالنا فاني اشهدك اني قد جعلت ارضي باريحا له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها في قرابتك فقسمها بين حسان بن ثابت وابي بن كعب **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون۔ یعنی نہ پہونچو گے تم نیکی کو جبتک خرچ نکرو گے اوس مال کو جسکو چاہتے ہو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین سمجھتا ہون ہمارا پروردگار ہماری لون کو مانگتا ہے تو مین آپکو گواہ کرتا ہون مین نے اپنی زمین جو اریحا (ایک موضع کا نام ہے) مین ہے خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو تقسیم کردے اپنے ناتے والون مین انہون نے تقسیم کردی ابے بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابو داؤد نے ابو طلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہین اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہین تو عمرو بن مالک تینون کے دادا ہین **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت لي جارية فاعتقتها فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اجرك الله اما انك لو كنت اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك **ترجمہ** میمونہؓ سے روایت ہے جو بی بی تھین رسول اللہ کی انہون نے کہا میری ایک لونڈی تھی مین نے اوسکو آزاد کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے اونسے یہہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھے اسکا ثواب دیوے مگر تو اس لونڈی کو اگر اپنے ننھیال کے لوگون کو دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا کیونکہ کنبے والون کے ساتھ سلوک کرنا بہتر ہے **عن** ابي هريرة قال امر النبي صلى الله عليه وسلم بالصدقة فقال رجل يا رسول الله عندي دينار فقال تصدق به على نفسك قال عندي آخر قال تصدق به على ولدك قال عندي آخر قال تصدق به على زوجتك او زوجك قال عندي آخر قال تصدق به على خادمك قال عندي آخر قال انت ابصر **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے کام مین لا وہ بولا ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اپنے بیٹے کو دے وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی

کو دی وہ بولا ایک اور ہی آپ نے فرمایا وہ اپنی خادم کو دی وہ بولا اور ہی آپ نے فرمایا تو جان **ف** یعنی جو ضروری کام
ہو اوس مین صرف کر اگر سب کامون سی فارغ ہو تو خدا کی راہ مین صدقہ دی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ
نے فرمایا آدمی کو یہ گناہ بہت ہی کہ اپنی روزی کو ضائع کری یا جن لوگون کی روزی اسپر ہی اونکو تباہ کری **ف** جیسی جورو
لڑکے بوڑہی ماں باپ جنکے پاس روپیہ نہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو اور کامون مین صرف کری اونکو نہ دی **عن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ**
انس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑہنا وہ اپنا ناتا ملاوی
ف یعنی ناتیوالی سے سلوک کری عمر کا بڑہنا ہمارے نزدیک ہی ورنہ اللہ کے علم مین عمر مقرر ہی یا عمر سے متعلق کا بڑہنا مراد ہی
یا نام نیک باقی رہنا یہ بھی عمر کا بڑہنا ہی **عن** عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
قال اللہ انا الرحمن وھی الرحم شققت لھا اسما من اسمی من وصلھا وصلتہ ومن قطعھا بتتہ **ترجمہ** عبد الرحمن
بن عوف سی روایت ہی مین نی سنا رسول اللہ سے فرماتی تھی اللہ جل جلالہ فرماتا ہی میرا نام رحمن ہے اور وہ رحم سی مشتق ہی جسکی معنی ناتی
کی بھی ہین تو مین نے ناتی کیواسطی اپنی نام سے ایک نام جدا کیا ہی جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملاویگا (اپنی رحمت اور فضل سے
اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سی صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم
ہوی آدمی کو چاہیے کہ اپنی عزیزون سی محبت کری اگر وہ کچھ برائی کرین تو معاف کر دی اور بھلائی کری **عن** جبیر بن مطعم یبلغ بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سی روایت ہے فرمایا رسول اللہ نی جنت مین
نہ جاویگا ناتا توڑنے والا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال سفیان لم یرفعہ سلیمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ
فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل ھو الذی اذا قطعت
رحمہ وصلھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہین ہی جو احسان کا
بدلا احسان کری بلکہ وہ ہی جو ناتا ٹوٹا ہوا ملا دیوی **ف** یعنی ایک عزیز نی ہمپر احسان کیا ہم نے بھی اوسکا بدلہ کر دیا یہ بڑی فضیلت
کی بات نہین فضیلت یہ ہے کہ اوس نے برائی کی ناتا توڑ ڈالا ہم نی بھلائی کے سمجھا بجھا کر پھر ناتا جوڑ لیا **باب فی الشح**
حرص اور بخل کے برائی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما ھلک
من کان قبلکم بالشح امرھم بالبخل فبخلوا وامرھم بالقطیعۃ فقطعوا وامرھم بالفجور ففجروا **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بچو تم بخیلی سے تمھاری پہلے لوگ اسی بخل کے وجہ سے تباہ ہوگئی حرص نے ان کو
بخیل کر دیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہون نے ناتا توڑ دیا فسق و فجور کا حکم کیا انہون فسق و فجور کیا **ف** شح کے معنی حرص کے ہین
یا بخل کے بعضون نی کہا شح بخل سے بھی زیادہ ہی کہ اچھی بات ہے نہ کری **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ حدثنی اسماء بنت ابی

قالت یا رسول اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکی فیوکی علیک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ میری پاس تو کچھ نہین مگر جو (میری خاوند) زبیر گہر مین لاوین کیا مین اسمین سے دون آپنے فرمایا دو اور مت رکھہ چہوڑ تیرا بھی رزق رکھہ چہوڑا جاویگا **عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ** عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ فقال لہا رسول اللہ صلعم اعطی ولا تحصی فیحصی علیک **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کئی مسکینون کو گنا یا کئی صدقون کو رسول اللہ نے فرمایا دو اور مت گن نہین تو تجہے بھی گن کر دیگا

کتاب اللقطۃ

لقطہ کے بیان مین (پڑی ہوئی چیز)

عن سوید بن غفلۃ قال غزوت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا فقالا لی اطرحہ فقلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فحججت فمررت علی المدینۃ فسألت ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی صلعم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقلت لم اجد من یعرفہا فقال احفظ عددہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری اثلاثا قال عرفہا او مرۃ واحدۃ

ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہی مین نے جہاد کیا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتہہ تو ایک کوڑا مین نے پایا ان دونون نے کہا اسکو پہینک دے مین نے پہینکا بلکہ مین نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا تو اوسکو دیدونگا نہین تو مین فائدہ اوٹھاونگا پھر مین نے حج کیا جب مدینے کو پہونچا تو مین نے ابی بن کعب سے پوچھا انہون نے کہا مین نے ایک تہیلی پائی جسمین سو دینار تھی تو مین رسول اللہ پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا ایکسال تک اسکو بتا یا کر مین نے ایکسال تک بتایا پہر اوسکو لیکر آیا آپ نے فرمایا ایکسال اور بتا پہر ایکسال تک بتایا بعد اوسکے لیکر آیا اور مین نے کہا کوئی بھی نہین ملا جو اوسکو پہچانے آپ نے فرمایا اوسکی گنتی اور تہیلی اور تسمہ یاد رکھہ اگر اوس کا مالک آوی تو بہتر نہین تو تو اپنے کام مین لا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا سلمہ نے ایکبار کہا تہا اوسکو یا تین بار دوسری روایت مین ہی ایکسال تک کہا یا تین سال تک تیسری روایت مین ہی دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکہہ اوسکی گنتی اور تہیلی اور سر بند ہن کو اگر اوسکا مالک آوی اور گنتی اور سر بندہن بتاوی تو اوسکو دیدی **ف** مسلم کی روایت مین ہی کہ شعبہ نے کہا دس برس کے بعد مین نے سلمہ سے کہا انہون نے کہا ایک ہی سال تک بتا اور ابوداود طیالسی نے بھی اپنی مسند مین ایسا ہی نقل کیا منذری نے کہا کسی امام نے تین سال تک بتانے کو نہین کہا مگر ایک روایت عمر سے آئی ہی اور علی اور ابن عباس سے بھی مروی ہی کہ ایکسال تک بتانا کافی ہی اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نے اسپر اجماع نقل کیا

عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سأل رسول اللہ صلعم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب قال یا رسول اللہ فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ صلعم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ وقال مالک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا حتی یاتیہا ربہا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایکسال تک بتا پہر اوسکا سر بندہن اور تہیلی یاد کر رکہہ پہر خرچ کر ڈال اگر اوسکا مالک آوی تو اوسکو دیدی وہ شخص بولا یا رسول اللہ گمی ہوئی بکری ہم

کیا کرین آپ نے فرمایا لے لے کیونکہ وہ یا تیری حصہ کی ہی یا تیری بہائی کی یا بہیڑیی کی (یعنے اگر اوسکو چہوڑ دیگا تو احتمال ہی کہ بہیڑیا
کہالی تو پکڑ لینا بہتر ہی) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ بہولا بہٹکا ملی آپ غصی ہوئی یہانتک کہ رخسارے آپ کے سرخ ہو گئی یا چہرہ سرخ ہو گیا
پہر آپ نے فرمایا اونٹ سی تجہی کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتہہ رکہتا ہی جبتک اوسکا مالک آوی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی
پانی پیتا ہی درخت کہاتا ہی ف موزی سی مراد اوسکا پانون اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہی کئی دنکا پانی پیٹ مین بہر لیتا ہی روز پانی پینی
کی بہی ضرورت نہین رکہتا نہ بہیڑیی کا خوف ہی پہر پکڑنا کیا ضرور ہی عن زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلعم سئل عن اللقطة
فقال عرفہا سنة فان جاء باغیہا فادھا الیہ والا فاعرف عفاصہا ووکاءھا ثم کلہا فان جاء باغیہا فادھا
الیہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سی روایت ہی رسول اللہ سی سوال ہوا لقطہ کا آپ نی فرمایا ایکسال تک بتا اگر اوسکا ڈہونڈہنی والا آوی تو دیدی
اور نہین تو اوسکا ظرف اور سربند پہچان رکہہ پہر اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوی تو ادا کر ف یعنی بعد مدت کی بہی مالک آ گیا
تو ادا کرنا ضرور پڑیگا عن زید بن خالد الجہنی انہ قال سئل رسول اللہ صلعم فذکر نحو حدیث ربیعة قال وسئل عن اللقطة فقال تعرفہا
حولا فان جاء صاحبہا دفعتہا الیہ والا عرفت وکاءھا وعفاصہا ثم اقبضہا فی مالک فان جاء صاحبہا فادفعہا
الیہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سی روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ سی پہر بیان کیا اوسی طرح یعنی ایکسال تک بتا اگر مالک آ جاوی تو اوسکو
دیدی نہین تو اوسکا سربند اور ظرف پہچان رکہہ پہر اپنی مال مین اوسکو شامل کر لے اگر مالک آوی تو اوسکو دیدی دوسری روایت مین ہی اگر
اوسکا مالک آوی اور تہیلی اور شمار بتلاوی تو اوسکو دیدی ابوداود نی کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہی اور یہ زیادتی محفوظ نہین ہی یعنی
اگر اوسکا مالک آوی اور تہیلی اور شمار بتلاوی تو اوسکو دیدی بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث مین اتنا ہی ہی کہ عرفہا
سنة یعنی ایکسال تک اوسکو بتلایا کر عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلعم من وجد لقطة فلیشہد ذا عدل او ذوی عدل
ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبہا فلیردھا علیہ والا فہو مال اللہ عز وجل یؤتیہ من یشاء ترجمہ عیاض بن حمار سے
روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جو شخص لقطہ پاوی تو ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیونکو گواہ کر دیوی اور نہ چہپاوے اور نہ غائب کری اگر اوسکے
مالک کو پاوی تو اوسکی حوالے کر دی نہین تو وہ مال اللہ کا ہی جسکو چاہتا اپنی بندون مین سی دیتا ف گواہ کر دینی کا حکم استحبابًا ہی ایسا نہو کہ چند روز
مین نیت بدل جاوی یا مر جاوی تو وارث منکر ہو جاوین اور چہپا ڈالین جب مالک آوی اوسکو نہ دین عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ
انہ سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیہ من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیہ ومن خرج بشیء منہ فعلیہ
غرامة مثلیہ والعقوبة ومن سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع وذکر فی ضالة الابل والغنم
کما ذکر غیرہ قال وسئل عن اللقطة فقال ما کان منہا فی طریق المیتاء والقریة الجامعة فعرفہا سنة فان جاء طالبہا
فادفعہا الیہ وان لم یات فہی لک وما کان فی الخراب یعنی ففیہا وفی الرکاز الخمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی رسول اللہ سی سوال ہوا جو میوہ درختون پر لٹکتا ہی اوسکا کیا حکم ہی (یعنی اوسکی کہانیکا) آپ نے فرمایا جو شخص کہا لی اور وہ حاجتمند ہو
چہپا کر لی نہ جاوی تو کچہہ قباحت نہین اور جو شخص چہپا کر کچہہ لیجاوی تو دو چند جرمانہ دیوی اور سزا الگ ہو گی اور جب میوہ کٹکر کہلیان مین سوکہنی

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

ہی ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی چیز لیجاوے اسقدر جسکی قیمت سپر کے برابر ہو (یعنی ڈہال کی جو تین درم یا چار درم یا پانچ درم ہے) تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاوے پہر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اور دونمے بیان کیا پہر سوال ہوا لقطے سے آپ نے فرمایا جو لقطہ گذرگاہ عام یا آباد گانون میں ملے تو ایکسال تک اوسکو بتاوا اگر اوسکا مالک آوے اوسکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہے اور جو لقطہ اوجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان مین ملے تو اوس مین پانچوان حصہ حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانے والے کا ہے دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑیے کی پکڑ لے اوسکو چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے اور رکہہ چہوڑ جبتک اوسکا مالک آوے اگر مالک نہ آوے اور بکری مرنے لگے تو اوسکو ذبح کر ڈالے پہر مالک سے کہہ دوے اگر وہ آوے) **عن** ابی سعید ان علی بن ابی طالب وجد دینارا فاتی به فاطمة فسالت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هو رزق الله عز وجل فاکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم واکل علی وفاطمه فلما کان بعد ذلک اتته امراة تنشد الدینار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اد الدینار **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدة النساء فاطمہ زہرا رض پاس لیکر آئے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے پہر اوسکو صرف کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے بعد اسکی ایک عورت آئی دینار ڈہونڈہتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا یا علی ادا کر دینار کو **ف** چونکہ ایک دینار قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتانے کا حکم نہ دیا دوسرے یہ کہ خیال تہا اگر مالک آویگا تو اپنے پاس سے دیدینگے **عن علی** رضی الله عنه انه التقط دینارا فاشتری به دقیقا فعرفه صاحب الدقیق فرد علیه الدینار فاخذه علی فقطع منه قیراطین فاشتری به لحما **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خرید آٹے والے نے ان کو پہچانکر کہ جناب سالتمآب کے داماد ہین) دینار واپس کر دیا علی نے اوس مین سے دو قیراط کاٹ کر اونکا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسوان حصہ ہے) **عن** سهل بن سعد اخبره ان علی بن ابی طالب دخل علی فاطمة وحسن وحسین یبکیان فقال ما یبکیهما قالت الجوع فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء الی فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الیهودی فخذ لنا دقیقا فجاء الیهودی فاشتری به دقیقا فقال الیهودی انت ختن هذا الذی یزعم انه رسول الله قال نعم قال فخذ دینارک ولک الدقیق فخرج علی حتی جاء به فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الجزار فخذ لنا بدرهم لحما فذهب فرهن الدینار بدرهم لحم فجاء به فعجنت ونصبت وخبزت وارسلت الی ابیها فجاءهم فقالت یا رسول الله اذکر لک فان رایته لنا حلالا اکلنا واکلت معنا من شانه کذا وکذا فقال کلوا باسم الله فاکلوا فبینما هم مکانهم اذ غلام ینشد الله والاسلام الدینار فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعی له فساله فقال سقط منی فی السوق فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا علی اذهب الی الجزار فقل له ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لک ارسل الی بالدینار ودرهمک علی فارسل به فدفعه رسول الله صلی الله علیه وسلم الیه **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے حضرت علی تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکہا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام رو رہے ہین علی نے پوچہا کیون روتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بہوک سے روتی ہین **ف** سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے صاحبزادے اور اون پر دنیا مین ایسی تکلیف

کہ صغر سن سے تا دم وفات انواع انواع کی تکالیف مین مبتلا رہے اور کس کس صدمات سے شہادت پائی یہ اللہ جل جلالہ کا امتحان تھا اور یہ امر دلیل ہے اون کے کمال تقرب
اور علو شان کی جسقدر آدمی خدا کا زیادہ محبوب ہوتا ہے اوسی قدر اوسپر دنیا مین تکلیفین اور مصیبتین گزرتی مین ف علی باہر نکلے ایک دینار بازار مین پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ پاس
لیکر آئے اور اون سے بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا فلانے یہودی پاس جاؤ اور اوس سے آٹا لاؤ علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی داماد ہو اوس شخص کے جو
کہتا ہے مین اللہ کا رسول ہون علی نے کہا ہان یہودی نے کہا تو اپنا دینار لے لو اور آٹا بھی لیجاؤ علی وہان سے آٹا لیکر پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور اون سے یہ قصہ بیان کیا حضرت
فاطمہ نے کہا اب جاؤ قصائی پاس اور ایک درم کا گوشت لیکر آؤ علی گئے اور دینار کو ایک درم کے بدلے مین اوسکے پاس گرو کرکے گوشت لیکر آئے حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھا اور
ہانڈی چڑھا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی پھر اپنے باپ کو بلا بھیجا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا مین آپ سے سب حال بیان کرتی ہون
اگر آپ حلال سمجھین تو ہم بھی کھاوین آپ بھی کھاوین یہ قصہ ایسا ایسا ہے بیان کیا آپ نے فرمایا کھاؤ اللہ کا نام لیکر پھر سب کھا رہے تھے اتنے مین ایک لڑکے نے
خدا کی قسم اور دین کی قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہو گیا ہے آپ نے اوسکو بلایا پوچھا کہان گم گیا ہے وہ بولا بازار مین آپ نے علی سے کہا یا علی قصائی پاس جاؤ اور کہو رسول
اللہ صلعم نے دینار منگوایا ہے اور کہا ہے تیرا درم مین دونگا اوس قصائی نے وہ دینار بھیج دیا آپ نے اوس لڑکے کو دیدیا **عن** جابر بن عبد اللہ قال رخص لنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے تو اوس سے فائدہ اوٹھاوے کام مین لاوے مالک کا انتظار ضرور نہین **عن** ابی ہریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضالۃ الابل المکتومۃ غرامتہا ومثلہا معہا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
گمہوا اونٹ پاکر اوسکو چھپاوے اور مالک کو پتا نہ بتاوے تو دو چند اوسکا جرمانہ دیوے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لقطۃ الحاج
ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیون کے لقطہ لینے سے منع کیا ابن وہب نے کہا یعنے اوسکو چھوڑ دینا چاہیے جب تک اوسکا مالک آوے **عن** المنذر
بن جریر قال کنت مع جریر بالبوازیج فجاء الراعی بالبقر وفیہا بقرۃ لیست منہا فقال لہ جریر ما ہذہ قال لحقت بالبقر لا ندری لمن ہی فقال
جریر اخرجوہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاوی الضالۃ الا ضال **ترجمہ** منذر بن جریر سے روایت ہے مین جریر کے ساتھ تھا بوازیج مین (ایک مقام
کا نام ہے) اتنے مین چرواہا گائین لیکر آیا اون مین ایک گائی غیر کی تھی جو اون مین کی نہ تھی جریر نے کہا یہ کہان سے آئی اوس نے کہا معلوم نہین کسکی ہے گایون کے ساتھ چلی
آئی جریر نے کہا اوسکو نکالو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گمی ہوئی جانور کو وہی اپنے پاس جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو یعنی اپنے مال مین ملا لیتا ہے **آخر کتاب
الزکوۃ اول کتاب المناسک** شکر خدا کا کتاب زکوۃ تمام ہوئی اور شروع ہوئی کتاب مناسک کی **ف** یعنی افعال اور ارکان حج کی منجملہ ارکان خمسہ اسلام کے ایک حج
ہے جسکی فرضیت کلام اللہ اور حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کوئی اسمین شک نکریگا مگر جو گدہا بیوقوف ہو فرضیت حج کی ۵ھ یا ۶ھ ہجری مین ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور شغل کی فرصت نپائی یہانتک کہ دسوین سال ہجرت کے حج کیا اوسی کو حجۃ الوداع کہتے مین **عن** ابن عباس ان الاقرع بن حابس سأل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ الحج فی کل سنۃ او مرۃ واحدۃ قال بل مرۃ واحدۃ فمن زاد فہو تطوع **ترجمہ** عبد اللہ عباس سے روایت ہے اقرع بن حابس نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ حج ہر سال مین فرض ہے یا ایک ہی بار آپ نے فرمایا ایک ہی بار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے **ف** مذہب تو یہی ہے **عن** ابی واقد اللیثی قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ فی حجۃ الوداع ہذہ ثم ظہور الحصر **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے اپنی بیبیون سے حجۃ الوداع مین یہی حج ہے پھر گھرون مین بیٹھنا ہے **باب فی المرأۃ تحج بغیر محرم** عورت حج کرے بغیر محرم کے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتی تہی جسنے احرام باندہا حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے یعنی بیت المقدس مین سے
مسجد حرام تک یعنی خانہ کعبہ تک اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے یا جنت اوسکیواسطے واجب ہو جاویگی۔ یہ شک عبد اللہ
راوی کیطرف سے ہی کہ یون کہا گناہ بخشدیے جاوینگی یا یون کہا جنت اوسکیلیے واجب ہوگی **عن** الحارث بن عمرو السہمی قال اتیت
رسول اللہؐ وھو بمنی او بعرفات وقد اطاف بہ الناس قال فتجیٔ الاعراب فاذا راوا وجہہ قالوا ھذا وجہ مبارک قال ووقت ذات
عرق لاھل العراق **ترجمہ** حارث بن عمرو سہمی سے روایت ہی مین رسول اللہؐ پاس آیا اور آپ منا مین تہے یا عرفات مین اور لوگ آپ کے گرداگرد
تہے عرب لوگ آتے تہے جب آپکا روے مبارک دیکھتے تہے تو کہتے تہے یہ برکت والا منھ ہی اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل عراق کیلیے **باب**
الحائض تھل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندہ لیوے **عن** عائشۃ قالت نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن ابی بکر
بالشجرۃ فامر رسول اللہؐ ابا بکر ان تغتسل فتھل **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی اسما بنت عمیس ابوبکرؓ کی بیوی محمد بن ابی بکر
کو جنین شجرہ مین رسول اللہؐ نے ابا بکرؓ کو حکم کیا کہ اسما سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندہے **عن** ابن عباس ان النبیؐ قال الحائض والنفساء
اذا اتتا علی الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضیان المناسک کلھا غیر الطواف بالبیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہی رسول اللہؐ نے فرمایا حائضہ و نفاس والی عورت جب میقات پر آوین تو غسل کرین اور احرام باندہ لیوین اور سب ارکان ادا کرین سوا طواف کے
(اور میعاد نفاس کی اتنا زیادہ کیا یہانتک کہ پاک ہو) **ف** جب حیض یا نفاس سے پاک ہوا اوسوقت طواف کرلے اور تاخیر طواف کی کچھ حرج نہوگا **باب**
الطیب عند الاحرام احرام کیوقت خوشبو لگانا **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہؐ لاحرامہ قبل ان یحرم ولاحلالہ
قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی مین رسول اللہؐ کی خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندہتے قبل احرام کے اسیطرح بعد
احرام کہولنے کی قبل طواف کے **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہؐ وھو محرم **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی گویا مین دیکھ رہی ہون چمک خوشبو کی یا مشک کی رسول اللہؐ کے مانگ مین جب آپ احرام باندہے ہوتے تہے (لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے
لگائی ہوتی) **باب** التلبید بال جمانیکا بیان **عن** عبد اللہ قال سمعت النبیؐ یھل ملبدا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی
مین نے سنا رسول اللہؐ کو لبیک کہتے ہوے اور آپ سر کے بال جمائے ہوئے تہے **عن** ابن عمر ان النبیؐ لبد راسہ بالعسل **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہی رسول اللہؐ نے اپنے بال جمائے غسل سے یا عسل سے (وہ چیزین جن سے سر دہوتے ہین جیسے خطمی گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہین
باب الھدی ہدی کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدایا رسول اللہ صلعم
جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ فضۃ قال ابن منہال برۃ من ذھب زاد النفیلی یغیظ بذلک المشرکین **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی رسول اللہؐ کئی اونٹ ہدی کے لے گئے حدیبیہ کے سال مین اون اونٹون مین ایک اونٹ ابوجہل کا تہا جسکی ناک مین چاندی کا
چہلہ پڑا تہا مشرکون کے جلانے کیلیے **ف** کہ اون کے رئیس کا اونٹ مسلمانون کے قبضے مین ہی **باب** فی ھدی البقر گائے بیل بہی ہدی ہوسکتا ہی
عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہؐ نحر عن آل محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ **ترجمہ** ام المؤمنین
عائشہؓ سے روایت رسول اللہؐ نے اپنے آل کیطرف سے حجۃ الوداع مین ایک گائے ذبح کی **ف** آل سے مراد یہان ازواج ہین **عن** ابی ہریرۃ ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح عمن اعتمر من نسائہ بقرۃ بینھن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی عورتوں کی طرف
سے جنہوں نے عمرہ کیا تھا ایک گائے ذبح کی سب کی طرف سے باب فی الاشعار اشعار کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم صلی الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا ببدنۃ فاشعرھا من صفحۃ سنامھا الایمن ثم سلت الدم عنھا وقلدھا بنعلین
ثم اتی براحلتہ فلما قعد علیھا واستوت بہ علی البیداء اھل بالحج ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے ظہر
کی نماز ذو الحلیفہ میں پڑھی پھر ایک اونٹ منگایا اوسکا اشعار کیا (یعنی داہنی طرف کوہان سے چیر دیا) پھر خون دبا کر نکال لیا اور دو جوتیاں
اوسکے گلے میں لٹکا دیں پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بیدا پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا ف اشعار کا انکار کسی سے منقول نہیں سوا ابو حنیفہ
کے وہ کہتے ہیں یہ مثلہ ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں مثلہ کہتے ہیں ناک کان کاٹنے کو اور یہ تو مثل فصد یا حجامت کے ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے عن
المسور بن مخرمۃ ومروان انھما قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فلما کان بذی الحلیفۃ قلد الھدی واشعرہ
واحرم ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہونچے تو تقلید کی
ہدی کی (اوسکے گلے میں کچھ لٹکایا) اور اشعار کیا ہدی کا پھر احرام باندھا ف ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکے میں بھیجا جاوے ذبح کرنیکے واسطے عن
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی غنما مقلدۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہت سی بکریاں تقلید
کرکے ہدی کیں باب تبدیل الھدی ہدی کا بدل ڈالنا عن عبد اللہ قال اھدی عمر بن الخطاب بختیا فاعطی بھا ثلثمائۃ دینار
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اھدیت بختیا فاعطیت بھا ثلثمائۃ دینار افابیعھا واشتری بثمنھا بدنا قال لا
انحرھا ایاھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک بختی اونٹ (یعنی عجمی خراسانی جو نہایت قوی ہوتا ہے) ہدی
کیا پھر تین سو دینار اوسکی قیمت آئی انہوں نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجئے تو اوسکو بیچکر ایک اور اونٹ ہدی کیواسطے
لے لوں آپ نے فرمایا نہیں اوسیکو نحر کر ف ابو داؤد نے کہا اسواسطے کہ حضرت عمر اوسکا اشعار کر چکے تھے اگر اشعار اور تقلید نکیے ہو تو بدل
ڈالنا درست ہے باب من بعث بھدیہ واقام جو شخص اپنی ہدی بھیجدے اور آپ ٹھہرا رہے عن عائشۃ قالت فتلت قلائد
بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بھا الی البیت واقام بالمدینۃ فما حرم علیہ شیء کان لہ حلالا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کی اونٹوں کے قلادے بٹے (قلائد قلادہ کی جمع جو ہدی کے گلے میں ڈالا جاتا ہے) پھر آپ نے انکا
اشعار کیا اور وہ قلادے انکے گلوں میں لٹکائے پھر اونکو بھیجدیا بیت اللہ کیطرف اور آپ مدینے میں رہے اور کوئی شی جو حلال تھی آپ پر حرام نہیں ہوئی ف اسلیے
کہ جب ہدی کے ساتھہ خود بھی جاوے اوسوقت محرم ہوتا ہے عن عروۃ وعمرۃ بنت عبد الرحمن ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فافتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ترجمہ عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت
ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتے میں اونکے قلادے بٹ دیا کرتی پھر آپ ان چیزوں سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے ف نووی
نے کہا اسمیں دلیل ہے کہ ہدی بھیجنا حرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نجاوے اور دوسروں کے ساتھہ بھیجدے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بھیجے وہ محرم نہیں
ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن جبیر سے آئی ہے کہ جب کوئی

روانہ کرے تو جن چیزون سے محرم بچتا ہے پرہیز کرے لیکن محرم نہین ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح یہی ہے جو جمہور کا قول ہے ۔ القاسم بن محمد وعن ابراهيم

انه سمعه منهما جميعا لم يحفظ حديث هذا من حديث هذا ولا حديث هذا من حديث هذا قالا قالت ام المؤمنين بعث رسول

الله صلى الله عليه وسلم بالهدي فانا فتلت قلائدها بيدي من عهن كان عندنا ثم اصبح فينا حلالا يأتي ما يأتي الرجل من اهله **ترجمہ** قاسم بن محمد اور

ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے اور ابراہیم کی کونسی ہے اون دونون نے کہا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ

صدیقہ رض نے فرمایا رسول اللہ ص نے ہدی کے جانور روانہ کیے مین نے اونکے قلائد بٹ کر دیے روئی سے جو ہمارے پاس موجود تھی پھر صبح کو آپ حلال اوٹھے

وہ کام کرتے جو حلال اپنے بی بی سے کرتا ہے **ف** یعنی صحبت کرتے ہے مطلب یہ ہے کہ ہدی کے روانہ کرنے سے آپ محرم نہین ہوئے جیسا کہ بعضون کا خیال

ہے **باب في ركوب البدن** ہدی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال

اركبها قال انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او في الثالثة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ص نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا

اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجھ پر آپ نے دوسری بار یا تیسری بار مین ارشاد فرمایا

ف زجر و توبیخ کی راہ سے کہ آپ اجازت سواری کی دیتے ہیں اور یہ بھی جان گیا کہ ہدی ہے پھر بار بار اصرار کیا ضرور ہے جو حکم ہوا اوسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور شافعی نے کہا حاجت کے وقت سوار ہوا اور امام احمد کے نزدیک جب چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا

نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر ضرورت کے وقت اور بعضون نے کہا واجب ہے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت ص نے حکم کیا سواری کا دوسرے یہ کہ سوار ہونے مین

مخالفت ہے جاہلیت کے زمانے کے وہ لوگ ایسے جانورون کو اونچے درجے سے زیادہ قدر اور منزلت کرتے تھے **عن** ابي الزبير قال سالت جابر بن

عبد الله عن ركوب الهدي فقال سمعت رسول الله صلعم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا **ترجمہ** ابو الزبیر

سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ ص سے سنا آپ فرماتے تھے سوار ہو جا

اوسپر دستور کے موافق **ف** یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تھک جاوے اور اوسکو تکلیف ہو **ت** جب تو لاچار ہو یہانتک کہ دوسری سواری پاوے

ف یہ روایت موید ہے ابو حنیفہ رح کے مذہب کو **باب الهدي اذا عطب قبل ان يبلغ** ہدی اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا

کرے ۔ ناجية الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معه بهدي فقال ان عطب منها شيء فانحره ثم

اصبغ نعله في دمه ثم خل بينه وبين الناس **ترجمہ** ناجیہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتھ ہدی روانہ کی پھر

فرمایا اگر کوئی ان مین سے مرنے لگے تو اوسکو نحر کر ڈال پھر رنگ پاپوش اوس کے اوسکے خون مین یعنی جو اوسکے گلے مین ہے اوسکو خون مین رنگ کہ

اوسکی گردن مین چھاپا لگا) پھر چھوڑ دے اوسکو لوگون کے واسطے (یعنی منع نکر فقیرونکو اوسکے کھانے سے **ف** مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس

حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابو داؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے اور ظاہر یہ ہے کہ فرق نسبت مین ہے اور درحقیقت ناجیہ اسلمی اور

خزاعی ایک ہی شخص ہین ایسا ہی کہا شیخ نے حاشیہ مشکوۃ مین مگر یہ دیکھا ہے ناجیہ اسلمی ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر اسلمی ہین اور ناجیہ خزاعی

ناجیہ بن جندب بن کعب یا ابن کعب بن جندب ہین اور دونو صحابی ہین ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دونونکو ایک کر دیا اوس نے وہم

کیا واللہ اعلم **عن** ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا الاسلمي بعث معه بثماني عشرة بدنة فقال ارأيت

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ان زحف علی منہا شیٔ قال تنحرہا ثم تصبغ نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اصحابک وقال من اہل رفقتک وقال فی حدیث عبد الوارث اجعلہ صحیفتہا مکان اضرب بہا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے کسی اسلمی کو بہیجا اٹھارہ اونٹ ہدی کے دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی سقط ہو جاوے (چلنے سے عاجز ہو کر گر جاوے) آپ نے فرمایا اوس کو نحر کر دینا پھر اوسکی جوتی اوسکی خون مین رنگ کر گردن پر چہاپا مار دے اور تو خود اوس مین سے نہ کہا نہ تیرے ساتہیون اور رفیقون مین سے کوئی کہاوے ف تاکہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کہانیکی نیت سے اوسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم۔ تمام ہوا پارہ دسوان اللہ کے فضل اور احسان سے اور اب شروع ہوتا ہے پارہ گیارہوان اُسی کی عنایت پر بھروسا کر کے اللہ اوسکو بھی تمام کرنا نصیب فرماوے اور حدیث شریف کی خدمت مین خاتمہ بخیر کرے

تم الجزو العاشر ویتلوہ الجزو الحادی عشر

فہرست سنن ابی داؤد

پارہ گیارہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن علی رض قال لما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ فنحر ثلاثین بیدہ و امرنی فنحرت سائرھا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹون کو تیس کو اپنے ہاتہہ سے پہر مجکو حکم کیا مین نے جسقدر باقی تہے اون کو نحر کیا **ف** اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا نحر کی کیفیت آگے آتی ہے **عن** عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک و تعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی قال و قرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتہن یبدأ فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیفۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع **ترجمہ** عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسوین تاریخ ذی حجہ) پہر یوم القر یعنی اوسکے بعد کا دن (گیارہوین تاریخ قر اسواسطے اسدن کا نام ہوا کہ اوسدن لوگ منا مین قرار و آرام کرتے ہین) راوی نے کہا کہ اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چہہ اونٹ لائے گئے (نحر کیواسطے) ہر ایک اون مین سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تہا تاکہ پہلے اوسکو ذبح کرین (یہ آپ کا معجزہ تہا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ مین اپنے تئین نثار کرنا چاہتے تہے) جب وہ نحر کئے گئے اور گر پڑے اپنے کروٹون پر اوسوقت آپ نے آہستہ کچہ فرمایا مین نے سمجہا پوچہا تو معلوم ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اسمین سے گوشت کاٹ کر لیجاوے **عن** عرفۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واتی بالبدن فقال ادعوا لی ابا حسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ باسفل الحربۃ واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعلاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ واردف علیا رض **ترجمہ** عرفہ بن الحارث کندی سے روایت ہے مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع مین اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا بلاؤ ابو الحسن (کنیت ہے حضرت علی رض کی) کو علی بلائے گئے آپنے اون سے کہا تم برچہے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور آپ نے اوپر کا کونہ پکڑا اور نحر کیا اونٹوں کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچہے بٹھایا **باب** کیف تنحر البدن نحر کرنیکا طریقہ **عبد الرحمن** بن سابط ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا **ترجمہ** عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کا بایان پانون باندہ کر کہڑا کرکے اوسکو نحر کرتے تہے **عن** زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر بمنی فمر برجل وھو ینحر بدنتہ وھی بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد بن جبیر سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ تہا منا مین ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا اونہون نے کہا کہڑا کرکے (بایان پانون) باندہ کر نحر کر یہ سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلالھا وامرنی ان لا اعطی الجزار منھا شیئا قال و نحن نعطیہ من عندنا ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹون پاس جانیکا (جب وہ نحر ہوتی تھی) اور حکم کیا اونکی جھولون اور کھالون کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دینے کا۔ کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کے ہم اپنے پاس سے دیا کرتی تہی باب فی وقت الاحرام

عن سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اوجب فقال انی لاعلم الناس بذلک انھا انما کانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ واحدۃ فمن ھناک اختلفوا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلی فی مسجدہ بذی الحلیفۃ رکعتیہ اوجب فی مجلسہ فاھل بالحج حین فرغ من رکعتیہ فسمع ذلک منہ اقوام فحفظتہ عنہ ثم رکب فلما استقلت بہ ناقتہ اھل وادرک ذلک منہ اقوام وذلک ان الناس انما کانوا یاتون ارسالا فسمعوہ حین استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقتہ ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل وادرک ذلک منہ اقوام فقالوا انما اھل حین علا علی شرف البیداء وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاہ واھل حین استقلت بہ ناقتہ واھل حین علا علی شرف البیداء قال سعید فمن اخذ بقول عبد اللہ بن عباس اھل فی مصلاہ اذا فرغ من رکعتیہ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نی ابن عباس سے کہا مجھے تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندھنے مین کہ کب آپ نی احرام باندھا ف احرام باندھنے سے مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بولنا اوسی وقت سے آدمی محرم ہو جاتا ہے ت ابن عباس نے کہا مین اس بات کو سب سے زیادہ جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا (مدینہ مین آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین) اسی وجہ سے لوگون نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی نیت کر کے مدینہ سے نکلے جب ذو الحلیفہ کے مسجد مین دو رکعتین [illegible] لوگون نے اسکو سنا اور مین نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ [illegible] سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا (لبیک کہا پکار کر) بعض لوگون نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی جاتی تھے تو اون لوگون نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا بعد آپ چلے جب بیدا (ایک اونچا مقام ہے ذو الحلیفہ سے آگے) پر چڑھے تو پھر اہلال کیا بعض لوگون نے اسکو سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیدا کی بلندی پر قسم اللہ کے حالانکہ آپ نے اہلال کیا جہان نماز پڑھی تھی پھر آپ نی اہلال کیا اونٹ سیدھے ہونے کے وقت پھر اہلال کیا بیدا کی بلندی پر پھر جس شخص نے ابن عباس کے قول کو لیا اوس نے اہلال کیا جہان نماز پڑھی دو رکعتون سے فارغ ہو کر [illegible]

ھذہ التی تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ما احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ مقام بیدا ہے جہان تم
جھوٹھ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہان اہلال کیا حالانکہ آپ نے نہیں اہلال کیا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس

عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن رأیتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک
یصنعها قال ما هن یا ابن جریج قال رأیتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورأیتک تلبس النعال السبتیة
ورأیتک تصبغ بالصفرة ورأیتک اذا کنت بمکة اهل الناس اذا راوا الهلال ولم تهل انت حتی کان یوم الترویة
فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین واما النعال
السبتیة فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر ویتوضأ فیها
فانا احب ان البسها واما الصفرة فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بها واما الاهلال
فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یهل حتی تنبعث به راحلته ترجمہ عبید بن جریج سے روایت
ہے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضہ سے ای ابا عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی نہیں کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتا اوی ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے
ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسی چمڑے کی جس میں بال نہیں
رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو زرد اور یہ بھی دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے
ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوای حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنتے دیکھا جس میں بال نہیں تھے آپ وضو کرکے بھی انکو پہن لیتے تو میں بھی انکو پہننا پسند کرتا ہوں اور
زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں
اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپکا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے
واسطے ف اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں

عن انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر بالمدینة اربعا وصلی العصر بذی الحلیفة رکعتین ثم بات بذی الحلیفة حتی
اصبح فلما رکب راحلته واستوت به اهل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کے
چار رکعتیں پڑھیں پھر ذو الحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اپنے اونٹ پر سوار ہوئے
اور سیدھے ہوتے وقت اہلال کیا (لبیک پکار کر کہا)

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر ثم رکب
راحلته فلما علا علی جبل البیداء اهل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پھر
اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو اہلال کیا

عن عائشة بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد کان

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ طریق الفرع اہل اذا استقلت بہ راحلتہ واذا اخذ طریق احد اہل اذا
اشرف علی جبل البیداء **ترجمہ** عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کے رستہ
سے مکہ کو جاتے (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) تو اہلال کرتے جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب کہ راستے سے جاتے تو اہلال
کرتے بیدا کی پہاڑی پر چڑھ کر **باب** الاشتراط فی الحج حج میں شرط لگانیکا بیان **عن** ابن عباس ان ضباعۃ بنت
الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج اشترط قال نعم
قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں حج کرنا لیکن شرط کر سکتی ہوں آپ
نے فرمایا ہاں وہ بولی پھر کیونکر کہوں آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھے روک
دیوے **ف** اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے **باب** افراد الحج حج مفرد کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افرد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت کی
قران اور تمتع نہیں کیا **عن** عائشۃ انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین ہلال ذی الحجۃ
فلما کان بذی الحلیفۃ قال من شاء ان یہل بعمرۃ فلیہل بعمرۃ قال موسی فی حدیث وہیب فانی لولا
انی اہدیت لاہللت بعمرۃ وقال فی حدیث حماد بن سلمۃ واما انا فاہل بالحج فان معی الہدی ثم اتفقوا فکنت
فیمن اہل بعمرۃ فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما
یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال ارفضی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی قال موسی واہلی
بالحج وقال سلیمان واصنعی ما یصنع المسلمون فی حجہم فلما کان لیلۃ الصدر امر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمن فذہب بہا الی التنعیم زاد موسی فاہلت بعمرۃ مکان عمرتہا وطافت بالبیت فقضی
اللہ عمرتہا وحجہا قال ہشام ولم یکن فی شیء من ذلک ہدی زاد موسی فی حدیث حماد بن سلمۃ فلما کانت لیلۃ
البطحاء طہرت عائشۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب چاند ذی الحجہ
کا ان ہونیکا تہا جب آپ ذو الحلیفہ میں پہونچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندہے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک بحجۃ کہے اور جو چاہے
عمرہ کا احرام باندہنا وہ عمرہ کو پکارے یعنی لبیک بعمرۃ کہے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرہ ہی کا اہلال
کرتا (جب ہدی ساتھ ہو تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج بھی فارغ ہوئے) دوسری روایت میں ہے آپ نے یوں فرمایا لیکن میں تو حج کا
اہلال کرونگا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے (میقات سے) عمرہ کا احرام باندہا
تہا (تاکہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں پھر آٹھویں تاریخ حرم سے حج کا احرام باندھ لیویں اسی کو تمتع کہتے ہیں) راہ میں مجھے حیض آگیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے کہا کاش میں اس سال نہ نکلی ہوتی

آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال اور کنگھی کر۔ اور حج کا احرام باندھ لے اور جو کام مسلمان کرتے ہیں تو بھی کرتی جا (سوا طواف کے) پھر جس دن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمن کو وہ حضرت عائشہ (اپنی بہن) کو تنعیم میں لیگئے (تنعیم ایک مقام ہے خارج حرم سے مکہ سے تین کوس کے فاصلے پر اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھتے ہیں) انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے انکا حج اور عمرہ دونوں پورا کیا ہشام نے کہا ان دونوں کاموں میں کوئی ہدی نہ دی حماد بن سلمہ کے روایت میں ہے کہ بطحا کی رات میں حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئیں (بطحا کی رات یعنی منا میں منی کی رات

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو جسنے عمرہ کا احرام باندھا تھا اوس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اوسنے احرام نہ کھولا دسویں تاریخ تک **ف م** حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اسکو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اسمیں آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اسکو قران کہتے ہیں۔ اسمیں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اسکو افراد کہتے ہیں

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منہما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت فقال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی لحجہم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال میں تو احرام باندھا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھے پھر احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں آئی مکہ میں حیض کیحالت میں تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبد الرحمن

بن ابی بکر رضہ کے ساتھہ کر کو تنعیم بھیجا انہنی عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا یہہ عمرہ عوض ہی تیری اس عمرہ کا
تو جن لوگون نی عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طوف اور سعی کر کی حلال ہو گئی پہر حج کیواسطی دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئی منا سی اور جن لوگون
نی حج اور عمرہ کا اکیسا تہہ باندہا تہا انہون نے ایک ہی طواف کیا **ف** اسی طرح جن لوگون نی صرف حج کا احرام باندہا تہا **عن** عائشۃ
قالت لبینا بالحج حتی اذا کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک
یا عائشۃ فقلت حضت لیتنی لم اکن حججت فقال سبحان اللہ انما ذلک شیٔ کتبہ اللہ علی بنات آدم فقال انسکی
المناسک کلہا غیر ان لا تطوفی بالبیت فلما دخلنا مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلہا
عمرۃ فلیجعلہا عمرۃ الا من کان معہ الہدی قالت ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقر یوم النحر
فلما کانت لیلۃ البطحاء وطہرت عائشۃ قالت یا رسول اللہ اترجع صواحبی بحج وعمرۃ وارجع انا بالحج فامر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب بہا الی التنعیم فلبت بالعمرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہی ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف مین پہونچی تو مجہکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائی مین رو رہی تہی
آپ نے فرمایا کیون روتی ہی عائشہ مین نے کہا مجہی حیض آگیا کاش مین حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہی جو اللہ
نی لکہہ دیا ہی آدم کی بیٹیون کیواسطی سب ارکان ادا کر سوا طواف کے **ف** کیونکہ حائضہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہی سوا طواف
کے **ت** جب ہم مکی مین گئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنی حج کا احرام عمرہ بنا دیوی (اور عمرہ کر کے احرام کہولڈالی) یہ حکم خاص تہا
اوسی سال ابکسیکو درست نہین کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیوی مگر امام احمد رحمہ کے نزدیک اب بہی درست ہی مگر جسکی ساتھہ ہدی ہی۔ عائشہ
رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائی ذبح کی دسوین تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ حیض سے
پاک ہوئین انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ میری ساتہہ والی عورتین حج اور عمرہ کر کی لوٹین گے اور مین صرف حج
کر کی۔ آپ نی عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گیے انہون نے وہان سے عمرہ کا احرام باندہا **عن** عائشۃ قالت
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا انہ الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل فاحل من لم یکن ساق الہدی **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے حج کے لیے جب ہم آئی اور طواف کر چکی خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا ان لوگون کو جنکے ساتھہ ہدی نہ تھی حلال ہو جاوین
کا وہ حلال ہو گئے **ف** حلال سے مراد احرام کہولڈالنا ہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت
من امری ما استدبرت لما سقت الہدی قال محمد احسبہ قال ولحللت مع الذین حلوا من العمرۃ قال اراد
ان یکون امر الناس واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر مجہکو پہلی سی یہ حال معلوم ہوتا **ف**
کہ جو حج کا احرام باندہ کر کوئی اور ہدی ساتہہ نہ لادی وہ طواف اور سعی کے احرام کہول سکتا ہی۔ آپ نے لوگونکو حجۃ الوداع مین اسلئے
ایسا ہی حکم فرمایا تا کہ مشرکون کا خلاف ہو بعضون نے اس حکم کو رد کیا آپ غصے ہوئے۔ اگرچہ اب یہ حکم منسوخ ہی بلکہ جو حج کا احرام باندہ کر

آوی یا حج اور عمرہ دونو کا وہ احرام نہ کہولی جبتک حج سی فارغ نہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا
مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک **ف** تو مین بہی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے مین
بہی لوگونکے ساتھ عمرہ کر کے احرام کہولڈالتا تاکہ سب لوگ یکسان ہوجاتی **عن** جابر قال اقبلنا مهلین مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتی اذا کانت بسرف عركت حتی اذا قدمنا طفنا
بالکعبة وبالصفا والمروة فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحل منا من لم یکن معه هدی قال
فقلنا حل ماذا فقال الحل کله فواقعنا النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفة
الا اربع لیال ثم اهللنا یوم الترویة ثم دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عائشة فوجدها تبکی
فقال ما شانك قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذهبون الی
الحج الان فقال ان هذا امر کتبه الله علی بنات آدم فاغتسلی ثم اهلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی
اذا طهرت طافت بالبیت وبالصفا والمروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جمیعا قالت یا رسول
الله انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حین حججت قال فاذهب بها یا عبد الرحمن فاعمرها من التنعیم
وذلك لیلة الحصبة **ترجمہ** جابر سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندہکر آئے اور
حضرت عائشہ رضی نے عمرے کا احرام باندہ کر آئین جب سرف (ایکمقام ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین پہونچین تو انکو حیض آگیا جب
ہم لوگ مکے مین پہونچی طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کے صفا مروہ کے بیچمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کہولڈالی اور حلال ہوجاوی ہم نے کہا کیا چیزین حلال ہون گی اوسکو واسطے آپ نے فرمایا سب
چیزین پہر ہم نے صحبت کی عورتون سی اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چار راتین باقی تہین پہر ہم نی احرام
باندہا آٹہوین تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گیے دیکہا تو وہ رو رہی ہین۔ پوچہا کیون روتے ہو۔
اونہون نے کہا مجہے حیض آگیا سب لوگون نی احرام کہول ڈالا مین نے نہین کہولا ابہی تک طواف بہی نکر سکی خانہ کعبہ کا (بوجہ حیض
کے) اب لوگ حج کے لیے جاتی ہین آپنے فرمایا یہ حیض تو تقدیری امر ہے جو اللہ نے لکہدیا ہے آدم کی بیٹیون پر تو غسل کر اور حج کا
احرام باندہ لے اونہون نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کے صفا اور مروہ
مین پہر فرمایا آپنے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرے دونون سی اونہون نے کہا یا رسول اللہ مجہی اسکا خیال ہے مین نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ
کا شروع حج مین آپ نے عبدالرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرالاؤ تنعیم سی اور یہ امر حصبہ کی رات کو تہا **ف** یعنی چودہوین شب کو
ذی الحجہ کے جس رات کو محصب مین اوترتی ہین یا تیرہوین شب کو اگر بارہوین تاریخ کو منا سے مراجعت کری حصبہ اور محصب ایکمقام
ہے قریب مکے کے منا سی لوٹتے وقت راہ مین ملتا ہے۔ دوسری روایت مین ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے واهلی بالحج ثم حجی واصنعی
ما یصنع الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ولا تصلی یعنے حج کا احرام باندہ لے اور حج کر سب ارکان ادا کیجیو مگر طواف نکر

اور نماز نہ پڑہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لا یخالطہ
شیٔ فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فطفنا وسعینا ثم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل
وقال لولا ھدیی لحللت ثم قام سراقۃ بن مالک فقال یا رسول اللہ ارأیت متعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام
للابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للابد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندہا اور کسی کے نیت نہ کی جب ہم مکہ مین آئے تو چار راتین ذی حجہ کی گذر چکین تہین ہم نے طواف کیا
اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین پہر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کہول ڈالنیکا اور فرمایا اگر میری ساتہہ ہدی
نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہول ڈالتا اسوقت سراقہ بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ آرام آپ نے ہم کو اسی سال کے لیے دیا یا
ہمیشہ کیواسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیواسطے **ف** اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہوگیا کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے اور ہدی نہ
ساتہہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کہول سکتا ہے **عن** جابر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع
لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبیت وبالصفا والمروۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا عمرۃ
الا من کان معہ الھدی فلما کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج فلما کان یوم النحر قدموا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا
بین الصفا والمروۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکے مین آئے جب چار راتین گذر چکی تہین
ذی حجہ کے جب طواف کر چکے اور سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کردو مگر جس شخص
کی ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹہوین تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندہا جب دسوین تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
سعی نہ کی درمیان مین صفا اور مروہ کے **ف** کیونکہ پہلی سعی کافی تہی البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اسکو بعد طواف الزیارۃ
کے سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہین جب چاہے کر لیوے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اھل ھو واصحابہ بالحج ولیس مع احد منھم یومئذ ھدی الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ وکان علی قدم
من الیمن ومعہ الھدی فقال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امر اصحابہ ان یجعلوھا عمرۃ یطوفوا ثم یقصروا ویحلوا الا من کان معہ الھدی فقالوا ننطلق الی منی وذکورنا
تقطر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت
ولولا ان معی الھدی لاحللت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا اور
صحابہ نے بہی اور کسی کے پاس اس دن ہدی نہ تہی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے اور حضرت علی رض تشریف
لائے تہے یمن سے اور انکے ساتہہ ہدی تہی انہون نے نیت کی تہی اسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی آپ نے اپنے اصحاب
کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین اور طواف (اور سعی) کر کے بال کترین احرام کہول ڈالین مگر جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کہولے صحابہ نے کہا کیا ہم منا
کو اس حال مین جاوین کہ ہمارے ذکرون سے منی ٹپکتی ہو (یہ مبالغہ کی طور پر کہا یعنی جماع کرنیکو ابہی دیر نہ گذری ہو کہ ہم حج کو چلین) دوسری یہ

خیال تہا جاہلیت کا کہ عمرہ حج کے مہینوں مین ناجائز ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خبر ہوئی آپ نے فرمایا اگر مین
پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا (کہ عمرہ حج کے مہینوں مین جائز ہے) تو مین اپنی ساتہہ ہدی نہ لاتا اور جو میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتے تو مین
بھی احرام کہولڈالتا **ف** یہ آپ نے اون لوگون کا رد کیا جو احرام کہول ڈالنا برا جانتے تہے یعنی اسمین کچھ قباحت نہین ہے اگر
ہمسا تہہ ہدی نہ ہوتے تو مین بھی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہذہ عمرۃ استمتعنا
بہا فمن لم یکن عندہ ہدی فلیحل الحل کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اوٹہایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جاوے سب چیزین اوسکو
درست ہو گئین اور عمرہ حج مین شریک ہو گیا قیامت تک۔ کہا ابوداؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اہل الرجل بالحج ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ
فقد حل وہی عمرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندہ کر مکہ مین
آوے اور طواف اور سعی کر لے تو وہ حلال ہو جاویگا اور وہ احرام عمرہ کا احرام ہوگا **عن** ابن عباس قال اہل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالحج فلما قدم طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ قال ابن شوکر ولم یقصر ثم اتفقا ولم یحل من اجل الہدی وامر
من لم یکن ساق الہدی ان یطوف وان یسعی ویقصر ثم یحل زاد ابن منیع او یحلق ثم یحل **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا جب مکے مین آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ مین سعی کی
ابن شوکر نے کہا آپ نے بال نہ کترائے پہر احرام نہ کہولا کیونکہ ہدی آپکے ساتھ تھی اور جو ہدی نہ لایا تہا اوسکو آپ نے حکم کیا احرام کہولنے کا
طواف اور سعی کر کے اور بال کترنے کا یا منڈانے کا **عن** سعید بن المسیب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشہد عندہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی
قبض فیہ ینہی عن العمرۃ قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص صحابہ مین سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا مین
نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع فرمایا مرض موت مین عمرہ کرنے سے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف
ہے یا مطلب یہی کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہین یا حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن**
ابی شیخ الہنائی خیوان بن خلدہ ممن قرأ علی ابی موسی الاشعری من اہل البصرۃ ان معاویۃ بن ابی سفیان
قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کذا وکذا ورکوب جلود
النمور قالوا نعم قال فتعلمون انہ نہی ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقالوا اما ہذا فلا فقال اما انہا معہن
ولکنکم نسیتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپ نے منع کیا فلان فلان
بات سے منع کیا آپ نے چیتون کی کہال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اوس مین تکبر اور افتخار ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اوسکی کہال دباغت
نہین ہو سکتی) انہون نے کہا ہان پہر معاویہ نے کہا منع کیا آپ نے قران سے انہون نے کہا یہ ہم نہین جانتے معاویہ نے کہا اس سے بہی

بھی منع کیا مگر تم بھول گئی **ف** اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے لہذا قران اکثر علما کی نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر
افراد اور بعضوں کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم

باب فی الاقران قران کا بیان

عن انس بن مالک انہ سمعوہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا یقول لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ف** اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بات بہا یعنی بذی الحلیفۃ حتی اصبح ثم رکب حتی اذا استوت بہ البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اہل بحج وعمرۃ واہل الناس بہما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی اذا کان یوم الترویۃ اہلوا بالحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع بدنات بیدہ قیاما **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذو الحلیفہ میں رہے جب صبح ہوئی تو سوار ہوئے جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر پھر لبیک کیا ساتھ حج اور عمرے کے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے میں پہونچے تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو انہوں نے احرام کھول ڈالا جب آٹھویں تاریخ ہوئی انہوں نے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹوں کو نحر کیا کھڑا کر کے **ف** اور باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

عن البراء بن عازب قال کنت مع علی حین امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الیمن قال فاصبت معہ اواقی فلما قدم علی من الیمن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد فاطمۃ رضی اللہ عنہا قد لبست ثیابا صبیغا وقد نضحت البیت بنضوح فقالت ما لک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر اصحابہ فاحلوا قال قلت لہا انی اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صنعت قال قلت اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فانی قد سقت الہدی وقرنت قال فقال لی انحر من البدن سبعا وستین او ستا وستین وامسک لنفسک ثلاثا وثلاثین او اربعا وثلاثین وامسک لی من کل بدنۃ منہا بضعۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کی طرف وہاں میں نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئے اور گھر میں انہوں نے خوشبو لگائی تھی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم کیا اپنے اصحاب کو انہوں نے احرام کھول ڈالا علی بولے کہ میں نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے (یعنی قران کیا ہے تو میں احرام کھول نہیں سکتا) پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے میں نے نیت کی آپ کی نیت پر آپ نے فرمایا میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور قران کر چکا ہوں پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا ستسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ نحر کرنیکا اور کہا تینتیس یا چونتیس اپنے واسطے رکھ لے مطلب یہ

ہے کہ چہیاسٹھ ہاتہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا مین نحر کرونگا اور باقی تو نحر کر یا چہیاسٹھ اپنے ہاتہ سے میری طرف سے
نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے واسطے رکہہ چہوڑیو **عن** ابی وائل قال قال الصبی بن
معبد کنت رجلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فاتیت رجلا من عشیرتی یقال لہ ھدیم بن ثرملۃ فقلت لہ یا ھناہ
انی حریص علی الجہاد وانی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فکیف لی بان اجمعھما قال اجمعھما واذبح ما
استیسر من الھدی فاھللت بھما معا فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان وانا
اھل بھما جمیعا فقال احدھما للاخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ قال فکانما القی علی جبل حتی اتیت عمر بن
الخطاب فقلت لہ یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا وانی اسلمت وانا حریص علی الجہاد و
انی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت رجلا من قومی فقال اجمعھما واذبح ما استیسر من الھدی
وانی اھللت بھما معا فقال عمر رضی اللہ عنہ ھدیت لسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے روایت
ہے صبی بن معبد نے کہا مین ایک شخص گنوار تہا نصرانی پہر مسلمان ہوا تو ایک شخص پاس آیا اپنے کنبے مین سے جسکا نام ھدیم بن
ثرملہ تہا مین نے کہا ای فلانے میرا جی چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بھی مجہپر فرض ہین تو اگر مین ان دونون کو ایک ساتہ ادا کرون
تو کیسا انہون نے کہا جمع کر لے حج اور عمرے کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائے بکری) تو مین نے حج اور عمرے کا
ساتہہ ہی احرام باندہا جب مین عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجہہ سے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور مین دونونکو
پکارتا جاتا تہا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا جاتا تہا) ان مین سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجہہ دار
نہین ہے (یعنے جانور کے مثل ہے جب تو اسمجہہ سے حج اور عمرہ دونونکو ساتہہ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجہہ پر ٹوٹ پڑا
مین حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین مین ایک شخص گنوار نصرانی تہا مسلمان ہوا جہاد کا مجہے بہت شوق ہے اور
مجہپر حج اور عمرہ دونون فرض تہے تو مین نے اپنے کنبے کے ایک شخص سے پوچہا وہ بولا دونون کو جمع کرلے اور ایک ہدی دیدے مین نے ویسا
ہی کیا حضرت عمرؓ نے کہا تو نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ روایت اس تفصیل سے ابو علی لولوی کے نسخے مین
نہین ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہون نے جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخے مین موجود ہے **عن** عکرمۃ قال
سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتانی اللیلۃ ات من
عند ربی عز وجل قال وھو بالعقیق وقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقال عمرۃ فی حجۃ **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے مجہسے عمر بن الخطابؓ نے بیان کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب عقیق مین تہے رات کو
ایک آنیوالا اللہ کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی مین نماز پڑہ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر **عن** الربیع بن
سبرۃ عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بعسفان قال لہ سراقۃ بن مالک المدلجی
یا رسول اللہ اقض لنا قضاء قوم کانما ولدوا الیوم فقال ان اللہ عز وجل قد ادخل علیکم فی حجکم ھذا

عمرة فاذا قدمتم تطوفوا بالبيت وبين الصفا والمروة فقد حل الا من كان معه هدي ترجمہ ربیع
سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سبرہ سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان میں پہونچے تو سراقہ
بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسا بیان فرمائیے جیسا ان لوگوں کو سمجھاتے ہیں جو ابھی پیدا ہوئے ہیں (یعنی خوب صاف صاف
بیان فرمائیے کہ ہر نادان بھی سمجھ جاوے) آپ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ مکے میں اور طواف
کرو خانہ کعبہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کے تو حلال ہو جاؤگے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا عن ابن عباس

ان معاوية بن ابي سفيان اخبره قال قصرت عن النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص على المروة ورأيته يقصر عنه
على المروة بمشقص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تیر کی
نوک سے اور میں نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوئے تیر کی پیکان سے ف یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے بال کترنا
ثابت نہیں ہے عن ابن عباس ان معاوية قال اما علمت اني قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص
اعرابي على المروة بحجته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ رض نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے حج میں ف شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا عن مسلم القري سمع ابن
عباس يقول اهل النبي صلى الله عليه وسلم بعمرة واهل اصحابه بحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپکے اصحاب نے حج کا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال تمتع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج فاهدى وساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدأ رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان
من الناس من اهدى فساق الهدي ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس
من كان منكم اهدى فانه لا يحل له من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم اهدى فليطف
بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة ايام في الحج
وسبعة اذا رجع الى اهله وطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة فاستلم الركن اول شيء ثم خب
ثلاثة اطواف من السبع ومشى اربعة اطواف ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم
سلم فانصرف فاتى الصفا وطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه
ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل الناس مثل ما فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اهدى وساق الهدي من الناس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذوالحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کو پکارا پھر حج کو (یعنے پہلے لبیک بعمرۃ کہا پھر لبیک بحجۃ کہا) اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

لیئے تہے بعض نہین لے گئے تہے جب آپ مکے مین تشریف لائی تو لوگون سی فرمایا جو شخص تم مین سی ہدی ساتہہ لایا ہو وہ
احرام نہ کہولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کرکے بال کترا ڈالے اور احرام کہول ڈالی پہر حج کا احرام
باندہے اور ہدی دیوی اگر ہدی اوسکے ساتہہ نہ ہو تو تین روزے رکہے ایام حج مین (ساتوین آٹہوین نوین کو) اور سات روزے رکہے اپنے گہر مین
آکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف لائی تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پہر تین پہیرون مین دوڑ
کر اکڑ کر طواف کیا اور چار پہیرون مین معمولی طور سی چلی پہر طواف سی فارغ ہوکر دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم پاس پہر سلام
پہیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئے اور سات پہیرے کیے صفا اور مروے کے بیچ مین پہر احرام نہین کہولا جبتک حج سی فارغ نہین ہوگئے
اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنی دسوین تاریخ) اور مکہ مین آکر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پہر احرام کہول ڈالا سب کام کرنی لگی
جو احرام مین نہ کرتے تہے اور جن لوگون کے ساتہہ ہدی تہے انہون نے بہی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا **عن**

حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا و لم تحلل انت من عمرتک

فقال انی لبدت راسی و قلدت ہدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے انہون نی
کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگون کا انہون نے احرام کہول ڈالا عمرہ کرکے اور آپ نی احرام نہین کہولا آپ نے فرمایا مین نے تلبید
کیا ہے (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کرکی گوند سی چپکا دینی کو تاکہ پراگندہ نہ ہون اور جوئین نہ پڑین) اور تقلید کیا ہدی کی (تقلید
کہتے ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچہہ لٹکا دینی کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر نہ کرون **عن**

سلیم بن الاسود ان ابا ذر کان یقول فیمن حج ثم فسخہا بعمرۃ لم یکن ذلک الا للرکب الذین کانوا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہے ابو ذر کہتے تہے جس شخص نے حج کی نیت کی پہر اوسکو فسخ کر ڈالا عمرہ کردیا تو یہ درست
نہ ہوگا بلکہ یہ امر ان لوگون کیواسطے خاص تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے **ف** اوپر گزر چکا کہ امام ابو حنیفہ کا بہی یہی
قول ہے اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم اون لوگون کیواسطے خاص نہ تہا بلکہ قیامت تک سب لوگون
کیلیے ہے **عن** بلال بن الحرث قال قلت یا رسول اللہ فسخ الحج لنا خاصۃ ام لمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ **ترجمہ** بلال بن الحارث
سی روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا حج کا فسخ کرنا خاص ہماری لیے ہے یا اور لوگون کیلیے بہی بعد ہماری آپ نی فرمایا
خاص تمہاری واسطے ہے **باب الرجل یحج عن غیرہ** ایک آدمی دوسری کیطرف سے حج کرسکتا ہے **عن** عبد اللہ بن عباس ان ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا و تنظر الیہ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم و ذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ فضل بن عباس ردیف تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنی ایک ہی اونٹ پر آپ کے ساتہہ سوار تہے) اتنی مین
ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپ سی پوچہنی لگی فضل نے اوس عورت کو دیکہنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکہنی لگی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منھ اوس عورت کیطرف سے دوسری طرف پھیرتے تھے وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندوں پر حج
کی میرے باپ کو اسوقت پایا جب وہ بوڑہا ہے اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا ہان یہ حجۃ الوداع
مین تہا **ف** فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تھے اور وہ عورت بھی حسین تھی اسواسطے آپ نے اونکا منہ اوسکی طرف سے
پھیر دیا **عن** ابی رزین قال حفص فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع
الحج والعمرۃ ولا الظعن قال احجج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** ابی رزین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یا رسول اللہ
میرا باپ بوڑہا ہے حج اور عمرے کی طاقت نہین رکہتا نہ چلنے کی آپ نے فرمایا تو اپنے باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر **ف** اکثر
ائمہ کے نزدیک دوسرے کیطرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی
طرف سے حج نہین کر چکا تو دوسرے کیطرف سے حج درست نہو گا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا
یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم
حج عن شبرمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تہا لبیک عن شبرمہ
آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بہائی ہے یا عزیز ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپ نے فرمایا پہلے
اپنا حج ادا کر پہر شبرمہ کیطرف سے حج کریو **باب** کیف التلبیۃ لبیک کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان تلبیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک ۔ قال وکان عبد اللہ بن عمر یزید فی تلبیۃ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تہی لبیک اللہم
لبیک اخیر تک یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین اے خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیرے خدمت مین کوئی تیرا
شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہین
عبد اللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تہے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت
مین نیکی تجہی سے حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بہتری تیرے قبضے مین ہے تیری طرف ہی رغبت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال اهل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ
من الکلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لہم شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا پہر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے
اللہ کی تعریف مین کچہ الفاظ بڑہا دیا کرتے تہے آپ سنتے تہے اور کچہ نہین فرماتے تہے **ف** گذشتہ اسیقدر ہے لبیک اللہم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گذرا **عن** خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتانی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتهم بالاهلال او قال

بالتلبیة ترجمہ خلاد بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حکم کیا مجھکو میں حکم کروں اپنے اصحاب کو یہ سب اپنی آواز کو لبیک پکار کر کہنے کا ف مرد کو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے
اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنیں باب متی یقطع التلبیة لبیک کہنا کب موقوف کرے عن
الفضل بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرة العقبة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے جبتک جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں اسوقت لبیک موقوف کیا عن عمر قال غدونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات فمنا الملبی ومنا المکبر ترجمہ حضرت امیر المومنین عمرؓ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفات کو کوئی ہم میں سے لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا باب متی
یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلبی المعتمر
حتی یستلم الحجر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے حجر اسود کے
چومنے تک باب المحرم یضرب غلامه محرم اپنے غلام کو مار سکتا ہے عن اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاجا حتی اذا کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی
اللہ عنہا الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنب ابی وکانت زمالة ابی بکر وزمالة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظر ان یطلع علیه فطلع ولیس معه بعیره قال
این بعیرک قال اضللته البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضله قال فطفق یضربه ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتبسم ویقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع قال ابن ابی رزمة فما یزید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ان یقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع ویتبسم ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو جب عرج میں پہونچے (عرج ایک گاؤں ہے درمیان میں مکہ اور مدینے کے) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوترے اور ہم بھی اوترے حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھیں اور میں ابو بکر اپنے باپ کے
پاس بیٹھی اور ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کھانے پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابو بکر کے ایک
غلام پاس تھا ابو بکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آوے جب آیا تو اوسکے ساتھ اونٹ نہ تھا ابو بکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اوس
نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابو بکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اوسکو بھی تو نے گم کر دیا ف یعنی تیرے ساتھ سو پچاس اونٹ
نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتی صرف ایک اونٹ تھا اوسکی نگہبانی نہ ہو سکی ت ابو بکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے ف ہر چند احرام میں لڑنا جھگڑنا مار پیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالی
نے ولا جدال فی الحج مگر ابو بکر نے ایک بڑی قصور پر غلام کو سزا دی جو اوسکی تعلیم کے لیے ضرور تھی اسواسطے آپ چپ ہو رہے مگر تبسم کیا
ف ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کیے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا کیے اس سے زیادہ

پہنے کہا **باب** الرجل یحرم فی ثیابہ سیئے کپڑے احرام کیوقت اتارنا **عن** یعلی بن امیۃ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ اثر خلوق او قال صفرۃ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ
کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ
قال این السائل عن العمرۃ قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرۃ واخلع الجبۃ عنک واصنع
فی عمرتک ما صنعت فی حجتک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور اسوقت آپ جعرانہ میں تھے (جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے جسکو اب بڑا عمرہ کہتے ہیں) اوسکو بدن
پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تھا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تھا پوچھا یا رسول اللہ میں عمرہ کیونکر کروں آپ پر وحی اتری جب اوسکے
جب اوتر چکی تو آپ نے پوچھا کہان ہے عمرے کو پوچھنے والا خوشبو کا نشان دہو ڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال پھر
وہی کر جو حج میں کرتا ہے۔ **دوسری** روایت میں ہے فخلع جبتک فخلعہا من راسہ اتار جبہ اپنا تو اتار لیا اوسنے سر سے
تیسری روایت میں ہے امرہ ان ینزعہا نزعا ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپنے جبہ اتارنے کا اور غسل کرنے کا دو بار یا تین بار
چوتھے روایت میں ہے وقد احرم بعمرۃ وعلیہ جبۃ وھو مصفر لحیتہ راسہ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھا
اور جبہ پہنے تھا داڑھی اور سر رنگی ہوا تھا **باب** ما یلبس المحرم احرام کے کپڑوں کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال
سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل
ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین فلیلبس
الخفین ولیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس
(ایک گھانس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جسکو پاپوش نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں پر سے کاٹ ڈالے یہاں
ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنجے کے پاس پیر کے بیچ میں ہوتی ہے **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہیں بدلیل حدیث
ابن عباس کے جو جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہے دلیل اونکی بھی حدیث ہے۔ ورس اور
زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے ویسی ہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانے نہ پہنے
عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی النساء فی احرامہن عن القفازین والنقاب وما مس الورس
والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت

مین دستانے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگون
کی جن مین خوشبو نہین ہے) اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے **ف** عورت کو احرام مین منہہ
کہلا رکہنا چاہیے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پہر کہلے رکہنے کی یہ شکل ہے۔ کہ یا تو بالکل کہلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح لٹکا دے کہ منہہ
سے الگ رہے **عن** ابن عمر انه وجد القر فقال الق علی ثوبا یا نافع فالقیت علیه برنسا فقال تلقی علی هذا وقد
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یلبسه المحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کو سردی لگی انہون نے نافع سے کہا کوئی کپڑا مجہ پر ڈالدے
نافع نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈہنکا ہے) دیدیا انہون نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے محرم کو اسکو پہننے سے منع کیا **عن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول السراویل لمن لا یجد
الازار والخف لمن لا یجد النعلین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تہے جسکو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جسکو جوتی نہ ملین وہ موزے پہن لے (پہر کاٹنا موزون کا یا پہاڑنا پائجامے کا ضرور نہین
نہ اوسپر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد رح کا) **عن** عائشة کنا نخرج مع النبی صلی الله علیه وسلم الی مکة فنضمد
جباهنا بالسك المطیب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال علی وجهها فیراه النبی صلی الله علیه وسلم فلا
ینهاها **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلتے مکے کے جب ہم احرام باندہنے
لگتے تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگایا پہر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہہ پر بہہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکہتے
لیکن منع نکرتے **ف** کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تہی **عن** محمد بن اسحاق قال ذکرت لابن شهاب فقال حدثنی سالم
بن عبد الله ان عبد الله یعنی ابن عمر کان یصنع ذلك یعنی یقطع الخفین للمرأة المحرمة ثم حدثته صفیة
بنت ابی عبید ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کان رخص للنساء فی الخفین فترك ذلك
ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے مین نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ
بن عمر ایسا کرتے تہے یعنی موزے کٹوا ڈالا کرتے تہے عورت محرم کے پہر اون سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ اون سے حضرت عائشہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتون کو موزے پہننے کی جب عبد اللہ بن عمر نے اسکو ترک کر دیا (یعنی عورتون کے موزے
کا کاٹنا چہوڑ دیا کیونکہ احرام مین ٹخنونکا چہپانا مرد کو منع ہے عورتون کو منع نہین ہے) **باب المحرم یحمل السلاح** محرم ہتہیار باندہے
عن ابی اسحاق قال سمعت البراء یقول لما صالح رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الحدیبیة صالحهم علی ان لا یدخلوها
الا بجلبان السلاح فسألته ما جلبان السلاح قال القراب بما فیه **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے
سنا کہتے تہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والون سے اس شرط پر کہ نہ آوین مکے مین مگر ہتہیار ان کو غلاف مین رکہکر
ف غلاف سے مراد وہ تہیلی ہے جسمین تلوار نیام سمیت رکہہ لے جاتی ہے اور سوار اوس مین اپنا کوڑا اور ہتہیار وغیرہ رکہتا ہے ابن
بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتہیار اوٹہانا جائز ہے حج اور عمرہ مین اور حسن نے اوسکو مکروہ کہا ہے **باب فی المحرمة**

نقطی وجهها عورت محرمہ اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا عن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله

عليه وسلم محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من راسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے جب

ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے **ف** نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا

منہ سے جدا رہتا یا ایک لکڑی لگا لیتے کہ وہ لکڑی کپڑے کو منہ سے لگنے نہ دیتی اور منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے **باب** فی المحرم یظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے **عن**

ام الحصين قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فرايت اسامة وبلالا واحدهما اخذ بخطام ناقة النبي

صلى الله عليه وسلم والآخر رافع ثوبه ليستره من الحر حتى رمى جمرة العقبة ترجمہ ام حصین سے روایت ہے ہم نے حج کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا

اپنا کپڑا اونچا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی **ف** محرم کو سایہ لینا درست

ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے **باب** المحرم یحتجم محرم پچھنے لگاوے تو کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم

وهو محرم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام کی حالت میں **ف** ابو حنیفہ

اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم في راسه

من داء كان به ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اپنے سر میں اور آپ احرام باندھے ہوئے

تھے ایک بیماری کی وجہ سے **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے **ف** اگر پچھنے لگانے میں

بال نکالنا پڑیں تو بعض علما کے نزدیک جزا لازم آئے گی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہے تو جزا لازم نہ ہوگی **باب** کحل

المحرم محرم سرمہ لگاوے تو کیسا **عن** نبيه بن وهب قال اشتكى عمر بن عبيد الله بن معمر عينيه فارسل الى ابان بن عثمان

قال سفيان وهو امير الموسم ما يصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فاني سمعت عثمان رضي الله عنه يحدث

ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے اپنا آدمی ابان

بن عثمان پاس بھیجا وہ ان دنوں امیر تھے موسم کے میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کر لے ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا

حضرت عثمانؓ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا **ف** امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں

حاجیوں کا سرگروہ ہوتا ہے اور ان کا اہتمام کرتا ہے **باب** المحرم یغتسل محرم غسل کرے تو کیسا **عن** عبد الله بن حنين ان

عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم راسه وقال المسور لا يغسل

المحرم راسه فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب الانصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب

قال فسلمت عليه فقال من هذا قلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسالك كيف كان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وهو محرم قال فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطأطأہ حتی بدا لی راسہ

ثم قال لانسان یصب علیہ اصبب فصب علی راسہ ثم حرک ابو ایوب راسہ بیدیہ فاقبل بهما وادبر

ثم قال ھکذا رأیتہ یفعل صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور
بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایک مقام ہی درمیان مین حرمین کے) تو کہا عبد اللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دہو سکتا ہی
مسور بن مخرمہ نی کہا نہین دہو سکتا ہی کہا عبد اللہ بن حنین نے بہیجا مجھکو عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری پر
تو پایا مین نے اونکو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوئی پر لگی ہوتے ہین اور وہ پردہ کیے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام
کیا مینے اونکو تو پوچھا اونہون نی کون ہی یہ مین نے کہا مین عبد اللہ بن حنین ہون مجھکو بہیجا ہی عبد اللہ بن عباس نے تا
کہ مین آپسے پوچھون کسطرح غسل کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتی تھی تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھکر سر سی
کپڑا ہٹا لیا یہانتک کہ اونکا سر مجھکو دیکھائی دینے لگا پھر کہا اونہون نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا اون پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا
اوسنے اونکے سر پر اور اونہون نی اپنا سر دونو ہاتھون سے ملا آگے لائے پھر پیچھے لیگئی اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی **باب** المحرم یتزوج محرم کو نکاح کرنا کیسا ہی **عن** نبیہ بن وهب اخی بنی عبد الدار

ان عمر بن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان بن عفان یسالہ وابان یومئذ امیر الحاج وهما محرمان انی

اردت ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال انی سمعت

ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے
روایت ہی عمر بن عبید اللہ نے بہیجا ابان بن عثمان پاس ایک آدمی اور اون دنون مین ابان امیر تھے حاجیون کی یہ پوچھنے کو کہ میرا
ارادہ ہے نکاح کرنیکا طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سی اور مین چاہتا ہون کہ تم بھی اس نکاح مین شریک ہو ابان نی انکار
کیا اور کہا کہ سنا مین نی عثمان بن عفان اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہ نکاح
کری محرم اپنا اور نہ غیر کا ۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی ۔ نہ پیام بہیجے نکاح کا **ف** مالک اور اوزاعی اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہی اون کے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کری نہ دوسری کا نکاح پڑھا دی اور ابراہیم اور ثوری اور ابو حنیفہ
اور محمد اور ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہی مگر جماع نہ کری جبتک احرام نہ کہولی **عن** میمونۃ قال تزوجنی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ونحن حلالان بسرف **ترجمہ** میمونہ سی روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھسی اور ہم
دونون حلال تھے احرام باندھی نہ تھے سرف مین (ایک مقام ہی قریب مکے کے) **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تزوج میمونۃ وهو محرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اور آپ محرم
تھے ۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہی ابن عباس کا (صحیح یہ ہی کہ اوس وقت آپ محرم نہ تھی) **باب** ما یقتل المحرم

من الدواب محرم کو کون سی جانور مارنا درست ہی **عن** عبد اللہ بن عمر سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عما یقتل المحرم

من الدواب فقال خمس لا جناح في قتلهن على من قتلهن في الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب
والكلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کون سے جانور محرم کو مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں۔ بچھو۔ اور چوہا۔ اور چیل
اور کوا۔ اور کٹہنا کتا۔ ف کٹہنے کتے میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ یا بھیڑیا۔
اسکو مار ڈالنا درست ہے کچھ قباحت نہیں) موطا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس قتلهن
حلال في الحرم الحية والعقرب والحداة والفارة والكلب العقور ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکے کی جہاں تک شکار
کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحية والعقرب والفويسقة ويرمي الغراب ولا يقتله والكلب العقور
والحداة والسبع العادي ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا (اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے) اور کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں (خطابی
نے کہا شاید وہ کوا مراد ہے جسکا کھانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا۔ باب الصید للمحرم
محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں عن عبد اللہ بن الحرث کان الحرث خلیفة عثمان على الطائف فصنع لعثمان
طعاما فيه من الحجل واليعاقيب ولحم الوحش قال فبعث الى على بن ابي طالب فجاءه الرسول وهو يخبط لا
باعر له فجاء وهو ينفض الخبط عن يده فقالوا له كل فقال اطعموه قوما حلالا فانا حرم فقال على
رضی اللہ عنہ انشد اللہ من كان ههنا من اشجع اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى اليه رجل حمار
وحش وهو محرم فابى ان ياكله قالوا نعم ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث جو خلیفہ تھے
حضرت عثمان رضی کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کیواسطے اوس میں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی
پاس بھیجا جب اونکے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کیلیے اور جھاڑ رہے تھے چارے کو اپنے ہاتھ سے جب وہ آئے
لوگوں نے ان سے کہا کھایئے حضرت علی رضی نے کہا کھلاؤ ان لوگوں کو جو احرام نہ باندھے ہوں ہم تو احرام باندھے ہیں میں قسم دیتا ہوں
اشجع کے ان لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے اسکا
کیا کھانا نہیں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں ف محرم کو خشکی کا شکار کھانا مطلقاً حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور
بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اوس میں شریک ہو یا
معین ہو عن ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى اليه عضو
صيد فلم يقبله وقال انا حرم قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دست شکار کے جانور کا ہدیہ میں آیا آپ نے نہین قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندہے ہوے
ہین زید بن ارقم نے کہا ہان مین جانتا ہون عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصد لکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جبتک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار کیا جاوے عن
ابی قتادة انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکة تخلف مع اصحاب لہ محرمین
وھو غیر محرم فرأی حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ قال فسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسألہم
رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی
بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمة اطعمکموھا
اللہ تعالی ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے مین مکے کے
پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندہے تھے۔ لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہے تھے انہون نے ایک گورخر دیکھا
تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچھا
لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم
کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس مین اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا باب فی الجراد للمحرم محرم
کو ٹڈیان مارنا درست ہے عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹڈیان دریا کا شکار ہین ف یعنی جیسے دریا کا شکار احرام مین درست ہے یہ بھی درست
عن ابی ھریرة قال اصبنا صرما من جراد فکان رجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم فقیل لہ ان ھذا لا یصلح
فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم کو ایک ٹڈیون کا
جھنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے سے اوسکو مارنے لگا اور احرام باندہے ہوے تھا لوگون نے کہا یہ درست نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے ف کیونکہ سانپ اُس کو نگل دیتا ہے پھر دریا اوسکو کنارے پھینک
دیتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ مثل دریا کے شکار کی بغیر ذبح کے کھانا اوسکا درست ہے باب فی الفدیة فدیے کا بیان عن کعب
بن عجرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیة فقال قد اذاک ھوام رأسک قال نعم
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاة نسکا او صم ثلاثة ایام او اطعم ثلاثة آصع من تمر
علی ستة مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گزرے صلح حدیبیہ والی مین
آپ نے فرمایا بیشک ایذا دیتی ہین تجھکو جوئین تیرے سر کی انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کیجیو ایک بکری یا

مین روزی رکہنا یا تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو دینا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا من کان منکم مریضا او بہ اذًی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم مین سے کوئی بیمار ہو یا اوسکے سر مین کوئی آفت ہو جیسے جوئین وغیرہ تو وہ فدیہ دیوی روزے یا صدقی یا قربانی سے یہ حدیث اوس کے تفسیر ہے **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان شئت فانسک نسیکۃ وان شئت فصم ثلاثۃ ایام وان شئت فاطعم ثلاثۃ اصع من تمر لستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا اگر تو چاہے تو ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکہہ اور اگر چاہے تو تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو کہلا (یعنی ان تین کامون سے جو ہو سکے کر) **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فذکر القصۃ فقال امعک دم قال لا قال فصم ثلاثۃ ایام او تصدق بثلاثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین بین کل مسکینین صاع **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونپر گزرے صلح حدیبیہ مین پہر یہی قصہ بیان کیا آپ نے پوچہا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہین آپ نے فرمایا تین روزے رکہہ لے یا تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو صدقہ دے **ف** کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہین یہ ایک بت کو پوجا کرتے تہے ان کے دوست عبادہ بن صامت نے ان کے گھر مین جاکر چپکے سے اوس بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکہا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پہر سوچے کہ اگر اس بت مین قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا اور مسلمان ہو گئے **عن** کعب بن عجرۃ وکان قد اصابہ فی راسہ اذًی فحلق فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یہدی ہدیا بقرۃ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے اون کے سر مین جوئین پڑ گئین تہین اونہون نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا ایک گائی قربانی کرنے کا (پہر گائی اون کے پاس نہ ہوگی تو روزے یا صدقے کی اجازت دی) **عن** کعب بن عجرۃ قال اصابنی ہوام فی راسی وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ حتی تخوفت علی بصری فانزل اللہ سبحانہ وتعالی فی فمن کان منکم مریضا او بہ اذًی من راسہ الآیۃ فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی احلق راسک وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین فرقا من زبیب او نسک شاۃ فحلقت راسی ثم نسکت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر مین جوئین پڑ گئین اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا حدیبیہ کے سال مین یہانتک کہ مجہے خوف ہوا اپنی بصارت کا (جوؤن کے کاٹنے اور نوچنے سے اور دماغ کے ضعیف ہونے سے) تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈوال اور تین روزے رکہہ لے یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلادے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور ۱۲ اثار ہوا حجازی سے) یا ایک بکری ذبح کر مین نے اپنا سر منڈایا پہر مین نے قربانی کی **ف** ایک روایت مین ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ چہہ مسکینون کو نصف نصف صاع دیوی

باب الاحصار حج سے رک جانیکا بیان

عن عکرمۃ قال سمعت الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حج من قابل قال عکرمۃ سالت ابن

عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا صدق ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اوسکے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جاوے)
تو وہ حلال ہو گیا (یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنے احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آوے) پھر اگلے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا
مین نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہون نے کہا سچ بولا۔ ف ائمہ ثلثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک احصار
(حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہین ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہین تو عمرہ کر کے احرام کھولڈالے اور سال آئندہ حج کرے عن ميمون بن مهران قال

خرجت معتمرا عام حاصر اهل الشام ابن الزبير بمكة وبعث معي رجال من قومي بهدي فلما انتهينا الى
اهل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الهدي مكاني ثم احللت ثم رجعت فلما كان من العام المقبل
خرجت لاقضي عمرتي فاتيت ابن عباس فسالته فقال ابدل الهدي فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه
ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین عمرہ
کرنیکو نکلا جس سال شام والون نے محاصرہ کیا تہا عبداللہ بن زبیر کا مکے مین اور میرے ساتھ کئی لوگون نے میری قوم مین سے
ہدی بھیجی تھی جب ہم لوگ قریب پہونچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم مین جانیسے مین نے اسی جگہہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام
کھولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر مین نکلا اپنا عمرہ قضا کرنیکے واسطے تو ابن عباس پاس آیا اور اون سے پوچھا انہون نے
کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنے دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تہا کہ بدلہ دین عمرہ قضا
مین اُس ہدی کا جو انہون نے نحر کی تھی حدیبیہ مین ف کیونکہ وہ ہدی حرم مین ذبح نہین ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئے
تھے یہ حدیث بظاہر مؤید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کیحالت مین ہدی ذبح کرنے کے لیے حرم مین بھیجا جاوے اور شافعی کے نزدیک جہان
رکا جاوے وہین ہدی کو ذبح کرے باب دخول مكة مکے مین جانیکا بیان عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم

مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فعله
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب مکے مین آتے تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) مین رہ جاتے
جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے مین دنکو داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ف پھر جب
مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی مین ٹہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے مین دن کو آنا بہتر ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه

وسلم كان يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة ترجمہ عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین بلند جانب کیطرف سے آتے اور نشیب کیجانب سے نکلتے ف بلند جانب
کیطرف ذی طوی ہے اور جنت المعلے مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اسیطرف ہے اور نشیب دوسرا جانب ہے عن نافع عن ابن عمر ان

النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سی نکلتے شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ مین تہا) اور داخل ہوتے مدینے مین معرس (ایک موضع
ہی چہہ میل پر مدینہ سی) کیجانب سی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام
الفتح من کداء علی مکۃ ودخل فی العمرۃ من کدی قال وکان عروۃ یدخل منہما جمیعا وکان اکثر ما کان
یدخل من کدی وکان اقربہما الی منزلہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ مین کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کیطرف سی اور عمرے مین کدی کیطرف سے (کداء وہ جانب جو جنۃ المعلی
کے طرف ہی بلند پر اور کدی وہ جانب جو مکے کے نشیب مین ہی باب العمرہ کیطرف) اور عروہ دونو جانبون سے داخل ہوتے
لیکن اکثر کدی سے جاتے کیونکہ وہ جانب اون کے گہر سی قریب تہا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
دخل مکۃ دخل من اعلاہا وخرج من اسفلہا **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے
مین داخل ہوتے تو بلند جانب کیطرف سی آتے اور جب نکلتے تو نیچے کیطرف سے نکلتے **باب** فی رفع الیدین اذا رای
البیت جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو دونو ہاتہ اوٹہاوی **عن** شعبۃ قال سمعت ابا قزعۃ یحدث عن المہاجر المکی قال
سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال ما کنت اری احدا یفعل ہذا الا الیہود وقد حججنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ **ترجمہ** مہاجر مکی سی روایت ہی کہ جابر عبد اللہ سے پوچھا جو شخص خانہ کعبہ
دیکھے وہ دونو ہاتہ اوٹہاوی اونہون نے کہا مین تو کسیکو یہ کرتے نہین دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ آپ نہ ہاتہ اوٹہاتے **ف** اکثر علماء حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ کا یہی قول ہی اور امام احمد کہتے ہین کہ جب کعبہ کو دیکھے تو
دونو ہاتہ اوٹہاوی اور دعا کری اور بعضون نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بھی نقل کیا ہی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل مکۃ فطاف بالبیت وصلی رکعتین خلف المقام یعنی یوم الفتح **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم کے پیچہے جسدن کہ فتح ہوا **ف**
دو رکعتون سے مراد دوگانہ طواف ہی **عن** ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حیث ینظر الی البیت فرفع
یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ قال والانصار تحتہ قال ہاشم فدعا وحمد اللہ
ودعا بما شاء ان یدعو **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکے مین تو پہلے حجر اسود پاس آئے
اور اوسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئے اور اوس پر چڑہ گئے یہانتک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہ
اوٹہائے پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑے تہے یا نیچے صفا پر چڑہنے کے لیے نیچے تہے ہاشم نے کہا دعا کی
اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی **ف** دونو ہاتہ اٹہائے یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخون مین والانصار تحتہ
ہے دونو ترجمے مذکور ہوئے **باب** فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان **عن** عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ فقال

انی اعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ حضرت عمرؓ آئے حجر اسود پاس
اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے کہا مین جانتا ہون تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو مین ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا ف جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزون کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا باب
استلام الارکان ارکان کے مس کرنیکا بیان عن ابن عمر قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین
ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو عن
ابن عمر انہ اخبر بقول عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الحجر بعضہ من البیت فقال ابن عمر واللہ انی لاظن عائشۃ ان کانت
سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یترک استلامہما الا انہما لیسا علی
قواعد البیت ولا طاف الناس وراء الحجر الا لذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ فرماتی ہین کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ مین
داخل ہے انہون نے کہا قسم خدا کی بیشک عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی سبب سے مین سمجھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہین کیا کیونکہ وہ اپنی جگہہ پر نہین ہین اور اسی واسطے لوگون نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے ف کیونکہ حطیم
بیت اللہ مین داخل ہے تو اوسکو بھی طواف مین شریک کرلینا چاہیے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے اوندر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا
عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفۃ قال وکان عبد اللہ بن عمر
یفعلہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پہیرے مین مس کرتے تھے اور عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے ف
کعبہ کے چار رکن ہین ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی چوتھے رکن یمانی باب الطواف الواجب طواف واجب کا بیان عن ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حجۃ الوداع مین ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے عن صفیۃ بنت شیبۃ قالت لما اطمان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یدہ قالت وانا انظر الیہ ترجمہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اطمینان ہوا مکہ فتح کرنیکے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہوکر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے جو آپکے ہاتھ مین تھی اور مین آپکو دیکھ
رہی تھی عن معروف یعنی ابن خربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت علی راحلتہ یستلم الرکن بمحجنہ
ثم یقبلہ زاد محمد بن رافع ثم خرج الی الصفا والمروۃ فطاف سبعا علی راحلتہ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آپ طواف کرتے ہین خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہوکر استلام کرتے تھے حجر کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے پھر اوسکو چومتے تھے اور محمد بن رافع نے
زیادہ کیا پھر نکلے صفا و مروہ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہوکر عن جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسألوہ فان الناس غشوہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا حجۃ الوداع مین اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروے کے بیچ مین تاکہ لوگ آپکو دیکھین اور مطلع ہون اور آپ سے پوچھین کیونکہ لوگون نے
گھیر لیا تھا آپکو عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ وہو یشتکی فطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ من

طوافه اناخ فصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپ نے طواف کیا اپنی اونٹ پر جب بیت
حجر اسود پاس آتے تو ایک ٹیڑھی سی لکڑی ہے اوس سے چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑہیں دوگانہ طواف کا ادا کیا) عن ام سلمة زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبة قالت فطفت ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے شکایت کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں
اور پڑھ رہے تھے والطور وکتاب مسطور ف یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑہی جیسی عادت شریف تھی یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا
حالت بیماری میں درست ہے باب الاضطباع فی الطواف اضطباع کرنا طواف میں عن یعلی قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطبعا ببرد اخضر
ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کر کے ف اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عن
ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتهم تحت آباطهم ثم قذفوها علی عواتقهم
الیسری ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں رمل کہتے ہیں مونڈھے ہلاتے
ہوئے ذرا جلدی چلنے کو اور چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے نکالا پھر اوسکو ڈال دیا بائیں کندھے پر ف یعنی اضطباع کیا باب الرمل رمل کا بیان عن
ابی الطفیل قال قلت لابن عباس یزعم قومک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رمل بالبیت وان ذلک سنة قال صدقوا وکذبوا قلت
وما صدقوا وما کذبوا قال صدقوا قد رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبوا لیس بسنة ان قریشا قالت زمن الحدیبیة دعوا محمدا
واصحابه حتی یموتوا موت النغف فلما صالحوه علی ان یجیئوا من العام المقبل فیقیموا بمکة ثلاثة ایام فقدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والمشرکون من قبل قعیقعان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه ارملوا بالبیت ثلاثا ولیس بسنة قلت یزعم قومک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بین الصفا والمروة علی بعیره وان ذلک سنة فقال صدقوا وکذبوا قلت ما صدقوا وما
کذبوا قال صدقوا قد طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الصفا والمروة علی بعیره وکذبوا لیست بسنة کان الناس لا یدفعون عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصرفون عنه فطاف علی بعیر لیسمعوا کلامه ولیروا مکانه ولا تناله ایدیهم ترجمہ ابو الطفیل سے
روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری قوم کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا تو رمل کیا اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا
کچھ سچ کہا اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولے کہ رمل سنت ہے
اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد اور اون کے اصحاب کو مر جاوینگے اونٹ کی موت جیسے اونٹ کی ناک میں کیڑا پڑ کر مر جاتا ہے یعنی ایسا ہی
ہو کہ کوئی مارے مر جاوینگے جب آپ سے صلح ہو گئی اس بات پر کہ سال آیندہ آویں اور حج کریں اور تین دن مکے میں رہیں تو رسول اللہ صلعم گئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف
سے آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیروں میں رمل کرو ف یعنی اکڑ کر چلو مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے سپاہی جنگ کے لیے جاتا ہے رمل صرف
تین پھیروں میں طواف کے سنت ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک ہر عمرہ میں اور حج کے ایک طواف میں جسکے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی کی ہو اوس میں رمل کرے ورنہ
نہیں تو طواف الزیارة میں کرے اور سنت نہیں ہے میں نے کہا تمہاری قوم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں اونٹ پر اور یہ

اور سنت ہی انہوں نے کہا کچہ جہوٹ ہی کچہ سچ میں نے کہا سچ کیا ہے اور جہوٹ کیا ہی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی کی صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر یہ
سچ ہی لیکن یہ جہوٹ ہی کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سرکتی نہ تہی اور جاتی نہ تہی تو آپ نے سعی کی اونٹ پر سوار ہوکر تاکہ لوگ آپکا
کلام سنیں اور آپکو دیکہیں اور لوگوں کے ہاتہہ آپ تک نہ جاسکیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہوکر کرنا چاہیے **عن**
ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وقد وھنتھم حمی یثرب فقال المشرکون انہ یقدم علیکم قوم وقد وھنتھم الحمی ولقوا منھا
شرا فاطلع اللہ سبحانہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما قالوہ فامرھم ان یرملوا الاشواط الثلاثۃ وان یمشوا بین الرکنین فلما راوھم
رملوا قالوا ھؤلاء الذین ذکرتم ان الحمی قد وھنتھم ھؤلاء اجلد منا قال ابن عباس ولم یامرھم ان یرملوا الاشواط کلھا الا ابقاء علیھم
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تہا انکو مدینے کی بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آئے
ہیں جو بخار سے ضعیف ہوگئے ہیں اور برائی سے اوٹھائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپنے حکم کیا لوگونکو کہ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور درمیان
میں رکن یمانی اور حجر اسود کے معمولی چال چلیں جب مشرکین نے انکو دیکہا تو کہا تم کہتے تہے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بہی زیادہ چالاک اور تندرست
ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سب پھیروں میں رمل کرنیکا حکم نہیں دیا اون پر رحم کرکے **ف** تاکہ تکلیف نہو صرف صحت اور
شجاعت ظاہر کرنیکو تین پھیروں میں رمل کرنا کافی تہا **عن** اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول فیم الرملان والکشف عن المناکب وقد اطا
اللہ الاسلام ونفی الکفر واھلہ مع ذلک لا ندع شیئا کنا نفعلہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** اسلم سے روایت ہی میں نے سنا
حضرت عمر سے فرماتے تہے اب رمل اور مونڈہے کہولنے کی کیا ضرورت ہی اب اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اسکے ہم اون باتوں کو
نہیں چھوڑینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا کرتے تہے **ف** اگرچہ ضرورت باقی نہ رہی مگر اتباع رسول کا ضرور ہے **عن** عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ورمی الجمار لاقامۃ ذکر اللہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کی یاد کیواسطے مقرر کیے گئے
عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اضطبع فاستلم وکبر ثم رمل ثلاثۃ اطواف وکانوا اذا بلغوا الرکن الیمانی وتغیبوا من
قریش مشوا ثم یطلعون علیھم یرملون تقول قریش کانھم الغزلان قال ابن عباس فکانت سنۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پہر استلام کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کا اور تکبیر کہی پہر تین پھیروں میں رمل کیا جب لوگ رکن یمانی پاس پہونچتے اور قریش
کے کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتے تو معمولی چال سے چلتے جب پہر اونکے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہانتک کہ قریش کہنے لگے یا ہرن ہیں جنکو دیکہتے ہی
ابن عباس نے کہا پہر یہ فعل سنت ہو گیا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلاثا
ومشوا اربعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندہا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں پہر معمولی
چال سے چلے **عن** نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الی الحجر وذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے
رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا **باب الدعاء فی الطواف** طواف میں دعا **عن** عبد اللہ
بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سنا آپ فرماتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار **عن** ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرہ میں اول مرتبہ آنے کے بعد تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے **باب** الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنیکا بیان۔

عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نہار **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو کسیکو طواف کرنے سے اس گھر کا اور نماز پڑھنے سے جس وقت جی چاہے رات اور دن میں (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو) **باب** طواف القارن قران کرنے والے کا طواف

عن جابر بن عبد اللہ یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا طوافہ الاول **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کی پہلے مرتبہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے **عن** عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین کانوا معہ لم یطوفوا حتی رموا الجمرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف نہیں کیا جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرلی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا طوافک بالبیت وبین الصفا والمروۃ یکفیک لحجتک وعمرتک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا و مروہ کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو **باب** الملتزم ملتزم کا بیان **عن** عبد الرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قلت لالبسن ثیابی وکانت داری علی الطریق فلانظرن کیف یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج من الکعبۃ ھو واصحابہ وقد استلموا البیت من الباب الی الحطیم وقد وضعوا خدودھم علی البیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطھم **ترجمہ** عبد الرحمن بن صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا میں اپنے کپڑے پہنونگا اور میرا گھر بھی راہ سے ملا ہوا تھا تو دیکھونگا کہ رسول اللہ صلعم کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا آپ کعبہ کے اندر سے نکلے اور آپکے اصحاب بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ گئے خانہ کعبہ کو دروازہ سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبہ سے لگا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے بیچ میں تھے **ف** ملتزم وہ جزو ہے خانہ کعبہ کا جو درمیان میں حجر اسود و دروازہ کعبے کے ہے **عن** شعیب قال طفت مع عبد اللہ فلما جئنا دبر الکعبۃ قلت الا تتعوذ قال نعوذ باللہ من النار ثم مضی حتی استلم الحجر واقام بین الرکن والباب فوضع صدرہ ووجھہ وذراعیہ وکفیہ ھکذا وبسطھما ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** شعیب سے روایت ہے میں نے طواف کیا عبد اللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو میں نے کہا تم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور حجر اسود کو

اور کھڑے ہوئے درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونوں ہاتھ اور ہتھیلیان اسطرح کہین
اور اونکو پہیلا دیا پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (چمٹتے تہے ملتزم سے) عن عبد اللہ بن
السائب انہ کان یقود ابن عباس فیقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فیقول لہ
ابن عباس انبئت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ھھنا فیقول نعم فیقوم فیصلی ترجمہ عبد اللہ بن
السائب کہینچا کرتے تہے عبد اللہ بن عباس کو (جب وے اندہے ہوگئے تہے) اور کھڑا کر دیتے تہے اون کو تیسرے کونے مین حجر اسود
کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجکو خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑہتے تہے مین کہتا تہا
ہان پھر وہان نماز پڑہتے تھے **باب** امر الصفا والمروۃ صفا اور مروے کا بیان عن عروۃ انہ قال قلت لعائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر
اللہ فما اری علی احد شیئا ان لا یطوف بھما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بھما انما انزلت ھذہ الآیۃ فی الانصار کانوا یھلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے (لڑکپن
مین کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ
گناہ نہین ہے اوسپر سعی کرنا درمیان مین اون کے) تو مین سمجہتا ہون اگر کوئی سعی نہ کرے جب بہی کچھ قباحت نہین حضرت عائشہ نے
جواب دیا ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجہتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے سعی نہ کرنا صفا اور مروے مین تو آیت انصار کے
حق مین اوتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کیواسطے اور مناۃ کے مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ ہے مناۃ اوسکی سامنے رہا
کرتا تہا) وہ لوگ صفا اور مروے کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجہتے تہے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہون نے پوچہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونون اللہ کے نشانیون مین سے ہین (مقصود اس سے وہمی انکے
خیال کا کہ سعی مین قباحت نہین ہے) عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت
وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یسترہ من الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
قال لا ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم
کے پیچھے دو رکعتین پڑہین اور آپکے ساتھ اتنے لوگ تھے آپ اون مین چھپے ہوئے تہے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کعبے کے اندر گئے تھے اُنہون نے کہا نہین دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر آئے آپ صفا اور مروے پر اور سعی کے درمیان اون کے
سات پہیرے کیا عن کثیر بن جمھان ان رجلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن
انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان سعی فقد رایت

ما لن تضلوا بعده ان اعتصم به كتاب الله وانتم مسئولون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد
انك قد بلغت وأديت ونصحت ثم قال بإصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكبها الى الناس
اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر لم يصل
بينهما شيئا ثم ركب القصواء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة
بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص
واردف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان رأسها
ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس كلما
اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشاء باذان واحد
واقامتين قال عثمان ولم يسبح بينهما شيئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع
الفجر حين تبين له الصبح قال سليمان بنداء واقامة ثم اتفقوا ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام
فرقي عليه قال عثمان وسليمان فاستقبل القبلة فحمد الله وكبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم يزل
واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس و
كان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر
اليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل وصرف الفضل وجهه الى الشق الآخر وحول
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الشق الآخر وصرف الفضل وجهه الى الشق الآخر ينظر حتى اتى محسر فحرك
قليلا ثم سلك الطريق الوسطى الذي يخرجك الى الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة بمثل حصى الحذف فرمى من بطن الوادي ثم انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى المنحر فنحر بيده ثلاثا وستين وامر عليا فنحر ما غبر يقول ما بقي واشركه في هديه ثم امر من كل بدنة
ببضعة فجعلت في قدر فطبخت فأكلا من لحمها وشربا من مرقها قال سليمان ثم ركب ثم افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى البيت فصلى بمكة الظهر ثم اتى بني عبد المطلب وهم يسقون على زمزم فقال
انزعوا بني عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس جب وہان پہنچے تو انہون نے پوچھا کون کون ہے تک
کہ میری باری آئے مین نے کہا مین محمد بن علی بن حسین ہون انہون نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا
پھر نیچے کا بعد اوسکے اپنا ہاتھ میری دونون چھاتیون کے بیچ مین رکھا اور مین اون دنون مین لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی
ہو تجھکو تو اپنے لوگون مین آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ مین نے اون سے پوچھا وہ اندھے تھے اور نماز

کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑہ کر کہڑی ہوئی اسقدر چہوٹا تہا کہ اُس کندہی پر ڈالتی تو اوس کندہی پہر گرتا آخر اوسی کپڑی مین نماز پڑہی اور چادر اون کی تپائی پر رکہی تہی مین نے کہا مجہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلاؤ اُنہون نے ہاتہہ سے اشارت کیا اور نو کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینی مین رہی حج نہین کیا بعد اوسکی دسوین سال لوگون مین پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالی ہین بہت سے لوگ مدینی مین آکر جمع ہوئی ہر ایک یہ چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کری اور جو آپ نے کیا وہ کری **ف** بعضون نی کہا نوی ہزار آدمی جمع ہوئے بعضون نے کہا اکیتوین ہزار تہے **ت** تو نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بہی آپ کے ساتہہ نکلی یہان تک کہ ذو الحلیفہ مین پہونچی وہان اسما بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنین اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بہیجا اب مین کیا کرون آپ نے فرمایا غسل کر لی اور لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑیکا اور احرام باندہ پہر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین (یعنی ذو الحلیفہ کی مسجد مین بعد اوسکی سوار ہوئی قصوا پر (قصوا نام تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا جب اونٹ آپکا کہڑا ہوا بیدا کے میدان پر (جابر نے کہا مین نے جہانتک میری نگاہ جاتی تھی آپکے داہنی اور بائین اور سامنی اور پیچہی دیکہا لوگ ہی تہے سوار اور پیدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تہے) اور آپ پر قرآن اُترتا جاتا تہا اور آپ اوسکی معنے سمجہتی تہی اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتی تھی وہی کرتے تھی آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک **ف** مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین ای اللہ میرے حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین تیرا کوئی شریک نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت میرے سب تعریف اور نعمت تجہی کو سجتی ہی اور سلطنت بہی تجہی کو ہی تیرا کوئی شریک نہین ہے **ت** اور لوگون نے بہی لبیک پکاری جو پکارتے تہے آپ نے اون کو منع نکیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتی رہی جابر نے کہا ہم نی تو نیت نہین کی تہی مگر حج کی ہم عمری کو جانتے نہ تھی **ف** یعنی عمریکا بالکل قصد ہی نہ تہا یا عمری کو درست نہ جانتی تھی حج کے مہینون مین جیسی جاہلیت مین یہی اعتقاد تہا **ت** جب ہم بیت اللہ مین پہونچی تو پہلے آپ نی بوسہ دیا حجر اسود کو **ف** یعنی حجر اسود کو ہاتہہ لگا کر چوم لیا **ت** پہر تین پہیرون مین رمل کی **ف** رمل کے معنی اوپر گزر چکے یعنی اکڑ اکڑ کے مونڈہی ہلاتی ہوئی جلد جلد چلیے **ت** اور چار پہیرون مین معمولی چال سے چلی پہر آگے بڑہی مقام ابراہیم کیطرف اور اس آیت کو پڑہا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى **ف** بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑہنے کی جگہہ **ت** تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تہا آپ نے دو رکعتون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑہا **ف** یعنی پہلے رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پڑہا اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد **ت** پہر لوٹے آپ حجر اسود کیطرف اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکی صفا کیطرف نکلی مسجد کے دروازی سے (یعنی باب الصفا سے) جب نزدیک پہونچی صفا کے آپ نی یہ آیت پڑہی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ یعنی صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے ہین شروع کرتی ہین ہم (سعی کو) اوس سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا (یعنی صفا کا) تو شروع کیا آپ نے

صفا سے اور آپ چڑھ گئے اوس پر یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا **ف** اوس زمانے مین عمارتین ایسی نتھین کہ صفا پر سے معلوم ہوتا
تھا مگر اب عمارتون مین ڈھپ گیا ہے **ت** تو تکبیر کہی اللہ کی اور توحید بیان کی اوسکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ **ف**
اللہ ایک ہی کوئی معبود سچا نہین سوا اوسکے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف بجتی ہے جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے کوئی معبود نہین سچا سوا اوسکے وہ اکیلا ہے اوسنے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد کی اور شکست دی کافرون کے گروہون کو اوسنے اکیلے **ت** پھر دعا کی درمیان مین اسکے تین بار انھی کلمات کو کہا
بعد اوسکے اوتری مروہ جانے کو جب نشیب مین آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑکر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی
چال سے چلے **ف** اب وہان نشیب نہین ہے بلکہ دو نشان سبز بنا دیے ہین جنکو میلین اخضرین کہتے ہین اور وہ صفا سے مروہ
کو جاتے ہوئے بائین طرف مسجد الحرام کے دیوار مین منصوب ہین اون کے بیچ مین دوڑتے ہین **ت** یہانتک کہ مروہ پر آئے
اور وہان بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تہا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو
معلوم ہوا **ف** کہ تمپر احرام کھولنا شاق گذریگا بغیر میرے احرام کھولے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینون مین درست ہے یہ
امر کہ تم کو مکے مین جاکر احرام کھول ڈالنا پڑیگا **ت** تو مین اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کو بدلی عمرہ کرتا **ف** یعنی حج کو عمرہ کر
ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہین کھول سکتا **ت** لیکن تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
اور حج کو عمرہ کر دیوے **ف** یعنی حج کو فسخ کر کر عمرہ کر دیوے یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علما کے نزدیک درست نہین
بلکہ خاص تہا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا درست نہین مگر یہ تخصیص محل ہے جیسے
آگے کے مضمون سے **ت** سب لوگون نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ بنا دینا) اسی سال مین درست
ہے یا ہمیشہ کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر فرمایا عمرہ حج مین
شریک ہوگیا دوبار نہین بلکہ ہمیشہ کیواسطے **ف** یہ عبارت بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو اور اوس صورت مین کہ حکم
سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینون مین ہو کیونکہ یہ سب کے نزدیک درست ہے **ت** اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے یمن سے کتنی
اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہون نے احرام کھول ڈالا تہا اور رنگین کپڑے پہنے تھے اور سرمہ لگایا تھا علی رضی اللہ عنہ نے اسکا انکار کیا اور کہا
تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہون نے کہا میرے باپ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے جابر نے کہا کہ علی عراق مین کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے ایسا کیا ہے جب مین نے منع کیا تو آپکا نام لگاتے ہین رسول اللہ صلعم نے فرمایا
سچ کہتی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندہتے ہوے علی نے کہا مین نے یہ نیت کی تہی کہ مین اہلال کرتا ہون لبیک
پکارتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکا اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے

پس اب احرام نہ کہولنا چاہیے نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے یمن سے لائے تہے اور جتنے علی رضا مین سے
لیکر آئے سب ملا کر سو ہوئی سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جنکے ساتھ ہدی تہے
انہوں نے احرام کہولا جب یوم الترویہ ہوا ف یوم الترویہ آٹہوین تاریخ کو کہتے ہین ذیحجہ کے ت سب لوگ متوجہ ہوئے
منا کیطرف اور احرام باندہا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہی پہر
دوسرے دن صبح کی نماز وہان پڑہ کر تہوڑی دیر ٹہرے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپنے خیمہ کہڑا کرنیکا جو بالون سے
بنا ہوا تہا وادی نمرہ مین (ایک وادی ہے قریب عرفات کے اور وہی حد ہے حرم کی) پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (منا سے
عرفات کیطرف) اور قریش اس بات مین شک نہین کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین مشعر حرام پاس ٹہرینگے
جیسے وہ کیا کرتی تہی جاہلیت مین ف قریش جاہلیت کے زمانے مین مزدلفہ مین ٹہرتے تہے اور عرفات کو نہین جاتے تہے
اور عرب سب عرفات کو جاتے وہ سمجہے کہ آنحضرت بہی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہان نہ ٹہرے ت اور تجاوز کر گئے (آگے
بڑہ گئے) یہانتک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکہا کہ قبہ تیار ہے وادی نمرہ مین آپ اوس مین اوترے جب آفتاب ڈہل گیا تو حکم
فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہے) کے لانے کا اوسپر پالان کسا گیا آپ اوسپر سوار ہوئے یہانتک کہ وادی کے اندر آئے اور خطبہ
سنایا لوگون کو فرمایا تمہاری جانین اور مال تمپر حرام ہین ف یعنے ایک تم مین سے دوسرے کا خون کرے نہ اوسکا مال چہینے
ت جیسے یہہ دن اس مہینے مین اس شہر مین ف یعنے جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور
اس مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح ہمیشہ کسی جگہہ ہو مسلمان کا خون کرنا ناحق اور اوسکا مال لینا حرام ہے ت آگاہ ہو خبردار
ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کے زمانے کے میرے قدمون کے تلے پامال ہو گئی (یعنے لغو اور باطل ہو گئی اوسکا کچہہ اعتبار نہ رہا)
اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے مین کسی نے کیے تہے سب معاف ہین (یعنے اب اونکا تدارک کچہہ نہ ہوگا نہ قصاص نہ دیت) اور
اول خون جو مین اپنے علاقے کے خونون مین سے معاف کرتا ہون ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو آپکے
چچازاد بہائی تہے) اور وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگون نے اور جتنے سود (بیاج) تہے
جاہلیت کے زمانے کے لوگون پر باقی ہین وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو مین موقوف کرتا ہون اپنا سود ہے عباس
بن عبد المطلب (اپنے چچا) کا کیونکہ سود بالکل موقوف ہے ف اسکا یہ مطلب نہین کہ اور سود بالکل موقوف نہین ہین
بلکہ مطلب یہہ ہے کہ سب سے پہلے لوگون کی تسکین اور تشفی کے لیے مین اپنے عزیز کا سود اوڑائے دیتا ہون اسواسطے کہ سود مطلقا
اوڑا دیا گیا ہے خواہ کسیکا ہو ت پہر ڈرو اللہ سے عورتون کے بابمین (یعنے اون کے حقوق بموافق شرع کے ادا کرو) کیونکہ تم
نے اونکو لیا ہے اپنے قبضے مین اللہ کی امان کے ساتہہ (یعنے عہد کیا ہے اونکے حقوق ادا کرنیکا) اور حلال کیا تم نے اونکے شرمگاہ
کو اللہ کے حکم سے (فانکحوا ما طاب لکم) اور تمہارا حق اونپر ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچہونون پر اوس شخص کو جسکو تم برا
تم برا جانتے ہو (یعنے نہ اونے دین گہر مین کسیکو اونیکا بغیر مرضی تمہاری کے) اگر ایسا کرین تو اونکو مارو ایسا سخت جس سے

ہڈی ٹوٹے یا زخم کری) اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چہوڑی جاتا
ہون اگر تم اوسکو پکڑی رہوگے کبہی گمراہ نہوگے وہ کیا ہی اللہ کے کتاب **ف** قرآن شریف پکڑنے سی یہ مراد ہی کہ اوسکو
اول سے اخیر تک سمجہہ سمجہہ کر پڑہی جن جن باتونکا حکم ہی اوسپر عمل کری جس سے منع کیا ہی اون سے پرہیز رکہے قرآن شریف سے
زیادہ معتبر اور پکی کتاب دین اسلام مین کوئی نہین ہی جو مضمون اسمین موجود ہے اوسکی واسطی پہر کسی اور کتاب یا عالم
کی حاجت نہین ہی اگر اس مین نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ
اگر ان مین بہی نہ ملے تو کسی عالم دیندار سی تحقیق کر لے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کر لیوے **ت** اور تم پوچہے جاؤگی
قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہونچائے یا نہین) پہر تم کیا کہوگے اُنہون نی کہا ہم کہینگے
بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچا دیا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اوسکو آسمان کیطرف اُٹہایا
پہر لوگونکی طرف جہکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پہر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی۔ آپ نے
نماز پڑہی ظہر کی پہر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑہی بیچ مین کچہ نہ پڑہا (یعنی نفل نہ پڑہا) پہر آپ سوار ہوئے قصوا پر اور میدان
عرفات مین آئی تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتہر دن کے طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی اپنے سامنی کیا اور قبلے کیطرف
منہہ کیا اور شام تک ٹہری رہی یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تہوڑی زردی کم ہوگئی جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے
پیچہے بٹہایا اور عرفات سی مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے سر سے لگتا تہا **ف** تاکہ آہستہ
چلے اور لوگون کو تکلیف نہو **ت** اور آپ اپنی داہنی ہاتہہ سے لوگون کو اشارہ کرتی جاتی تہے آہستہ چلو ای لوگو آہستہ چلو
ای لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو ڈہیلا کر دیتے تاکہ وہ چڑہ جاوی یہانتک کہ آئی آپ مزدلفہ مین وہان جمع کیا
مغرب اور عشا مین ایک اذان سی اور دو تکبیرون سی کہا عثمان راوی نے اور دونو کے بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑہا پہر لیٹ رہے
آپ یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اوسوقت نماز پڑہی فجر کی جب فجر کہل گئی اونپر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پہر سوار ہوئے
قصوا پر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑ ہی مزدلفہ مین) اور اوس پر چڑہی کہا عثمان اور سلیمان نی تو منہہ کیا
قبلے کیطرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کی پہر آپ وہان ٹہرے رہی یہانتک کہ خوب روشنی
ہوگئی بعد اوسکی آپ وہان سی چلی آفتاب نکلنی سی پہلے اور پیچہے بٹہایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تہے نہایت عمدہ بال والے
گورے خوب صورت جب آپ وہان سی چلے تو عورتین ہودون مین بیٹہی جا رہین تہین فضل اون عورتون کیطرف دیکہنے لگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ فضل کے منہہ پر رکہدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہہ پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی اودہر ہاتہہ رکہا اُنہون نے ادہر طرف منہہ پہیرا دیکہتے رہی یہانتک کہ آپ وادی محسر مین آئے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان
مزدلفہ اور منا کی) جب آپ وہان پہونچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تہوڑی (یعنی ذرا تیز چلایا) **ف** سبب تیز چلانے
کا یہ تہا کہ اس وادی مین عذاب اوترا تہا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہان ٹہرا کرتے تہے آپ نے اون کے مخالفت کی **ت**

پھر دوسری بیچ والی راہ سے چلے ف یا دررہ راہ ہے جس سے آپ عرفات سے آئے تھے اور دوسری وہ راہ ہے جسکو طریق ضب کہتے ہین اور یا دسکو طریق مازمین کہتے ہین نام دو پہاڑونکا ہے ت جو جمرہ عقبہ کے پاس ہے یعنی ٹھیکریان کہ اپنی حجم ہ
پاس جو درخت ہے پاس ہے اور سات کنکریان ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور ہر کنکری ایسی تھی جیسی ونگلی میں رکھکر پھینکتے ہیں یعنی برابر دانہ باقلا کے لیکن آپ نے کنکریان ماریں وادی کے اندر سے
پھر وہان سے لوٹ کر آئے نحر کرنے کی جگہ میں تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کئے اور باقی اونٹ جو رہے سو حضرت علی کو حکم کیا انہون نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور شریک کیا حضرت علی کو اپنے
ہدی میں یعنی انکو بھی اونٹ دیئے پھر نحر کرنے کے بعد حکم کیا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک بوٹی گوشت لینی کو سب ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا آپ نے اور علی نے اسکو کھایا اور شوربا
اسکا پیا کہا سلیمان نے پھر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف چلے لوگوں میں آنکر ظہر پڑہی پھر اولاد عبدالمطلب کے پاس آئے جو زمزم کا پانی پلا رہے تھے آپنے فرمایا کہ کھینچو پانی اے اولاد
عبدالمطلب کے اگر ہمکو یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم کو مغلوب کر دینگے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کرینگے یعنی اگر میں کھینچتا تو لوگ مجھکو دیکھکر پیروی
کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کو کھینچنے نہ دینگے تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انہون نے ایک ڈول کھینچکر آنحضرت کو دیا آپ نے اوس
مین سے پیا ف ایک روایت میں ہے کہ آپنے ظہر کی نماز منا ہی میں پڑہی مگر مرجح یہی ہے کہ مکہ میں پڑہی اور منا میں شاید نفل پڑہا ہوگا عن محمد ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظہر والعصر باذان واحد بعرفة ولم یسبح بینہما واقامتین وصلی المغرب والعشاء بجمع باذان واحد واقامتین ترجمہ امام محمد باقر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑہی اور درمیان انکے نفل نہیں پڑہا اور تکبیرین دو کہیں اسیطرح مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان
اور دو اقامت سے پڑہا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑہا عن جابر قال ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحرت ہہنا ومنی کلہا منحر ووقف
بعرفة فقال قد وقفت ہہنا وعرفة کلہا موقف ووقف بالمزدلفة فقال قد وقفت ہہنا ومزدلفة کلہا موقف ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی میں اس جگہ نحر کیا اور منا سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفے میں اور فرمایا میں ٹھہرا اسجگہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ٹھہرے آپ
مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اسجگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے عن جابر فذکر ہذا الحدیث وادرج فی الحدیث عند قولہ واتخذوا من مقام ابرہیم
مصلی قال فقرأ فیہما بالتوحید وقل یایہا الکفرون وقال فیہ قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفة قال ابی ہذا الحرف لم یذکرہ جابر
فذہبت محرشا وذکر قصة فاطمة رضی اللہ عنہا ترجمہ جابر سے بھی روایت ہے جو بنی حدیث پر گزری اس میں بعد واتخذوا من مقام ابرہیم مصلی کے منی کی یہ ہے کہ آپ
نے دو رکعتون میں توحید (قل ہو اللہ احد) اور کافرون پڑہا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں اونکے شکایت کرنے گیا یا تک قصہ
فاطمہ کا سے نیچے ان لفظون میں اسنادرق ہے ب باب الوقوف بعرفة وقوف عرفہ کا عن عائشة قالت کانت قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفة وکانوا
یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفة قالت فلما جاء الاسلام امر اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم
یفیض منہا فذلک قولہ تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قریش اور جو ان کے طریقہ پر چلتے تھے مزدلفہ میں ٹہر جاتے تھے اور
انکا نام حمس تھا (حمس شجاع اور بہادر کو کہتے ہیں یہ موقف بھی بہادر لوگون کا) باقی سب عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں
جانیکا اور وہاں ٹھہرنیکا پھر وہان سے لوٹنے کا یہی فرمایا ہے اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہان سے جہان سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے
باب الخروج الی منی منا کو جانیکا بیان عن ابن عباس قال صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویة والفجر یوم عرفة بمنی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھوین تاریخ کی ظہر اور نوین تاریخ کی فجر منا میں پڑہی عن عبدالعزیز بن رفیع قال سالت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویة فقال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال

اتھن کیا یفعل الامراء اولٰک ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے پوچھا انس بن مالک سے مجھے بتاؤ جو بات تم نے یاد رکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے نماز ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ انہوں نے کہا منا میں میں نے کہا عصر کہاں پڑھی لوٹنے کے دن یعنی جس دن منا سے مکہ کو آئے انہوں نے کہا ابطح میں یعنی تیرہویں تاریخ پھر انہوں نے کہا ابطح میں یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے قریب مکے کے پھر کہا اب کر جو تیرے امیر کریں ف یعنی اپنے خلیفہ امیر سے حاکم اور امیر کی مخالفت مت کر منع کیا مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کے ہوتی ہے خصوصًا جبکہ حکام ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہیں رکھتے اور جو بات نہیں منشا ہے ایذا دینے پر اور تکلیف پہنچانے پر مستعد ہو جاتے ہیں اس میں جو امر مستحب یا مسنون ہو اس کا ترک کر دینا بہتر ہے تاکہ اس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ گیارہواں سنن ابوداؤد کی شرح اردو میں سے۔ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور بارہواں بھی شروع کرنیکی توفیق دے اور زندگی بھر اس کتاب اور حدیث شریف کی خدمت میں صرف کرے اور ہمارا خاتمہ کتاب اور سنت پر ہووے آمین

تم الجزء الحادی عشر ویتلوه الجزء الثانی عشر ان شاء الله تعالی

فہرست پارہ گیارہواں سنن ابوداؤد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الخروج الی عرفة عرفات کو جانے کا بیان **عن** ابن عمر قال غدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منیٰ حین صلی الصبح صبیحة یوم عرفة حتی اتی عرفة فنزل بنمرة وھی منزل الامام الذی ینزل به بعرفة حتی اذا کان عند صلوة الظھر راح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مھجرا فجمع بین الظھر والعصر ثم خطب الناس ثم راح فوقف علی الموقف من عرفة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو منا سے نماز پڑھ کر چلے نویں تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات میں پہنچے تو نمرہ میں اترے (نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے) اور وہی امام کے اترنے کی جگہ ہے عرفات میں (اب وہاں ایک مسجد ہے جسکا نام مسجد النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر میں پھر خطبہ پڑھا **ف** حدیث جابر میں ہے کہ خطبہ پڑھا آپنے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث میں خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا **ت** پھر چلے اور وقوف کیا موقف میں عرفات میں ہے

باب الرواح الی عرفة عرفہ میں کس وقت نکلے نماز کیواسطے **عن** ابن عمر قال لما قتل الحجاج ابن الزبیر ارسل الی ابن عمر ای ساعة کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یروح فی ھذا الیوم قال اذا کان ذلك رحنا فلما اراد ابن عمر ان یروح قالوا لم تزغ الشمس قال ازاغت قالوا لم تزغ او زاغت قال فلما قالوا قد زاغت ارتحل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب حجاج بن یوسف نے ظالم مشہور جو امیر تھا مکے کا عبدالملک بن مروان کیطرف سے قتل کیا عبداللہ بن الزبیر رضی کو تو عبداللہ بن عمر پاس کہلا بھیجا کس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اس دن انہوں نے کہا جب ہم نکلینگے پھر ابن عمر نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگوں نے کہا ابھی آفتاب نہیں ڈھلا انہوں نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا پھر جب لوگوں نے کہا آفتاب ڈھلا اسوقت ابن عمر نکلے

باب الخطبة علی المنبر بعرفة عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھنا **عن** رجل من بنی ضمرة عن ابیه او عمه قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه [illegible] وھو علی المنبر بعرفة **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی ضمرہ میں سے ہے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا (دونوں کا نام معلوم نہیں) میں نے رسول اللہ صلعم کو عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا **عن** رجل من الحی عن ابیه نبیط انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم واقفا بعرفة علی بعیر احمر یخطب **ترجمہ** نبیط بن شریط اشجعی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے دیکھا عرفات میں **عن** ھوذة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطب الناس یوم عرفة علی بعیر قائم فی الرکابین **ترجمہ** ہوذہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہوکر **ف** یہی صحیح ہے اور منبر پر خطبہ پڑھنے کی روایت صحیح نہیں ہے اسیطرح عرفات میں مسجد [illegible]

منبر نہ تہا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر تہا ۔ **باب** موضع الوقوف بعرفۃ عرفات مین کہان ٹہرے **عن** یزید بن شیبان
قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفۃ فی مکان یباعدہ عمرو عن الامام فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم **ترجمہ** یزید بن شیبان سے روایت ہے
ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور عرفات مین ایسی جگہہ پر اوترے تہے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے تہے تو اونہون نے
کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین کہڑے ہو اپنی نشانیون کے جگہہ پر کیونکہ تم بہی وارث ہو
ابراہیم علیہ السلام کے **ف** مطلب یہہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر کہڑے ہو جو جگہہ ابراہیم علیہ السلام مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسے قریش نے
مشعر حرام مین ٹہرنا اختیار کر لیا تہا **باب** الدفعۃ من عرفۃ عرفات سے لوٹنے کا بیان **عن** ابن عباس قال افاض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ وعلیہ السکینۃ وردیفہ اسامۃ وقال ایہا الناس علیکم بالسکینۃ
فان البر لیس بایجاف الخیل والابل قال فما رایتہا رافعۃ یدیہا عادیۃ حتی اتی جمعا زاد وہب ثم اردف
الفضل بن العباس وقال ایہا الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینۃ قال فما رایتہا
رافعۃ یدیہا حتی اتی منی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان
اور سہولت سے اور آپکے ساتہہ اسامہ سوار تہے آپ نے فرمایا اے لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گہوڑون اور اونٹون
کا دوڑانا کچہہ نیکی نہین ہے ابن عباس نے کہا پہر مین نے کسی گہوڑے یا اونٹ کو نہ دیکہا جو ہاتہہ اوٹہاے دوڑتا ہو یہان تک کہ
آپ مزدلفہ مین آئے وہان فضل بن عباس کو اپنے ساتہہ بٹہایا اور فرمایا اے لوگو نیکی گہوڑے یا اونٹ ڈورانے کا نام نہین ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پہر مین نے کسی گہوڑے یا اونٹ کو نہ دیکہا جو ہاتہہ اوٹہا کر آگے کے پانو
اون کو ہاتہہ کہتے ہین) اوٹہاے دوڑتا ہو بلکہ سب آہستہ چلنے لگے **عن** کریب انہ سال اسامۃ بن زید قلت
اخبرنی کیف فعلتم او صنعتم عشیۃ ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جئنا الشعب الذی ینیخ
الناس فیہ للمعرس فاناخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ ثم بال وما قال زہیر اہراق الماء ثم دعا بالوضوء
فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ جدا قلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک قال فرکب حتی قدمنا
المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلہم ولم یحلوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس زاد محمد
فی حدیثہ قال قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفہ الفضل وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی
ترجمہ کریب سے روایت ہے اونہون نے پوچہا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیونکر کیا جس شام کو تم سوار ہوکر آتے
تہے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا ہم اوس گہاٹی مین آئے جہان لوگ اپنے اونٹون کو بٹہاتے ہین رات کو اوترنے
اور سونے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹہایا پہر پیشاب کیا بعد اوسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن
بہت مبالغہ نہین کیا وضو مین بلکہ ہلکا وضو کیا مین نے کہا یا رسول اللہ اب نماز پڑہیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر اسامہ نے کہا پہر

آپ سوار ہوئی یہانتک کہ ہم مزدلفہ مین آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑہی بعد اوسکی لوگون نی اونٹ بٹہائی اپنی اپنی ٹہکانون مین اور
اونکی پیٹ پرسی بوجہہ نہین اوتاری تہے کہ تکبیر ہوئی عشا کی اور آپ نے نماز پڑہی عشا کے پہر لوگون نی اونٹون پرسے بوجہہ اتاری کریب
کہا مین نے پوچہا پہر جب صبح ہوئی تو تم نے کیونکر کیا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے
اور مین پانون پانون قریش کے لوگون کی ساتھ آیا عن علی قال اردف اسامة ثم جعل یعنق علی ناقته والناس یضربون
الابل یمینا وشمالا لا یلتفت الیہم ویقول السکینة ایہا الناس ودفع حین غابت الشمس ترجمہ حضرت
امیر المومنین علی رض سے روایت ہی آپ نی پیچہی بٹہایا اسامہ کو پہر اوسط چال سی آپ اونٹ چلانی لگی اور لوگ داہنی بائین اپنی اونٹون
کو چلاتی تہے آپ اون کیطرف التفات نہین کرتی تہی اور فرماتی تہی ای لوگو اطمینان سی چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سی چلی جب
آفتاب ڈوب گیا عن عروة انه قال سئل اسامة بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یسیر فی
حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام النص فوق العنق ترجمہ عروہ سی روایت
ہی اسامہ بن زید سی سوال ہوا اور مین بیٹہا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین جب عرفات سی لوٹی کسطرح
چلاتی تہی اونٹ کو انہون نے کہا عنق چال سے چلتے تہی (عنق دوڑ کر چلنا مگر بہت نہین تو یہ کے طور پر) جب پاتی تو نص چال سے
چلاتی (نص خوب دوڑ کر چلنا عنق سے زیادہ) یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑاتے عن اسامة کنت ردف النبی صلی
اللہ علیه وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ترجمہ اسامہ سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سوار تہا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹی عرفات سی عن اسامة بن زید انه سمعه یقول دفع
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من عرفة حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم یسبغ الوضوء قلت له
الصلوة فقال الصلوة امامك فرکب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوة
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها ولم یصل بینهما شیئا
ترجمہ اسامہ بن زید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سی لوٹی یہان تک کہ جب گہاٹی مین آئے اوترے اور پیشاب کیا پہر
وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنی مراد ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتہہ
دہو لیے دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سی یعنی تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ایک ایک بار ہلکا وضو کر لیا) مین نے کہا نماز
پڑہیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئی اوترے اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی نماز کے آپ نے مغرب کی
نماز پڑہی پہر ہر ایک آدمی نی اپنا اونٹ اپنی ٹہکانے مین بٹہایا بعد اوسکی تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑہی اور مغرب عشا کے
بیچ مین کوئی نماز نہ پڑہی **باب** الصلوة بجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مغرب
اور عشا مزدلفہ مین ملا کر پڑہین - دوسری روایت مین ہی الگ الگ تکبیر سے وکیع نی کہا ہر نماز کو ایک تکبیر سی پڑہا - تیسری روایت مین ہے

ہر ایک نماز کیلئے ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لئے اذان نہ دی گئی کسی کے بعد نفل پڑھا دوسری روایت میں **نماز کیلئے اذان**
نہیں ہے **عن** عبداللہ بن مالک قال صلیت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال له مالک بن
الحرث ما هذه الصلوۃ قال صلیتهما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا المکان باقامة واحدة **ترجمہ**
عبداللہ بن مالک سے روایت ہے میں نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتوں عبداللہ بن عمر رض کے ساتھ پڑھیں تو مالک
بن الحارث نے ان سے کہا کہ کس طرح کی نماز ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو
اسی جگہہ پڑھا تھا ایک تکبیر سے **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشا کی جمع میں ایک ہی تکبیر کافی ہے **عن** سعید
بن جبیر وعبداللہ بن مالک قالا صلینا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب والعشاء باقامة واحدة فذکر
معنی حدیث ابن کثیر **ترجمہ** سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں
مغرب اور عشا پڑھی ایک تکبیر سے **ف** مگر جابر کی روایت میں ہے کہ ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور وہی صحیح و راجح
ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے **عن** سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلی بنا
المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر هکذا صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی هذا المکان **ترجمہ** سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبداللہ بن عمر رض کے ساتھ لوٹے جب مزدلفہ میں پہونچے
تو انہوں نے مغرب اور عشا پڑھی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسجگہہ اسی طرح نماز پڑھی **ف** یعنی ایک اقامت سے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن** سلمة قال
رأیت سعید ابن جبیر اقام بجمع فصلی المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال شهدت ابن عمر صنع
فی هذا المکان مثل هذا وقال شهدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل هذا فی هذا المکان
ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہی مزدلفہ میں اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں
پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے کہا میں ابن عمر رض کے ساتھ تھا انہوں نے اسجگہہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے اسجگہہ ایسا ہی کیا **عن** سلیم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الی المزدلفة
فلم یکن یفتر من التکبیر والتهلیل حتی اتینا المزدلفة فاذن واقام او امر انسانا فاذن واقام فصلی بنا المغرب
ثلاث رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوۃ فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشائه قال واخبرنی علاج
بن عمرو بمثل حدیث ابی عن ابن عمر قال فقیل لابن عمر فی ذلک فقال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم هکذا **ترجمہ** سلیم سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا وہ کسی طرح تھکتے نہ تھے تکبیر اور تہلیل سے
یہاں تک کہ آئے ہم مزدلفہ کو (یعنی برابر تکبیر تہلیل کہے جاتے تھے موقوف نہ کرتے تھے) تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی یا کسی کو
حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی پھر انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں بعد اسکے ہماری طرف متوجہ ہوئے

اور کہا نماز پڑہو نماز عشا کی دو رکعتین پڑہین پہر شب گئے تک نہا نا رہا اشعث نے مجہہ سے علاج بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا جیسے میری باپ نے بیان کیا ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اسی طرح نماز پڑہی **عن** ابن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لوقتہا الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوۃ الصبح من الغد قبل وقتہا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نہین دیکہا نماز پڑہتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفہ مین وہان آپ نے جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلی پڑہی **ف** یعنی اندہیری مین پڑہی حالانکہ روز اسقدر سویرے نہ پڑہا کرتے تہے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن** علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے جب صبح ہوئی (مزدلفہ مین) اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا یہ قزح ہے یہی وقوف کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کی جگہہ ہے تم اپنے ٹہکانون مین نحر کرو **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ھھنا بعرفۃ وعرفۃ کلھا موقف ووقفت ھھنا بجمع وجمع کلھا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عرفات مین یہان ٹہرا اور عرفات سارا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین مزدلفہ مین یہان ٹہرا اور مزدلفہ ساری ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کی جگہہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹہکانون مین **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان عرفات کا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹہرنے کی جگہہ ہے اور جتنے راستی مکہ کے ہین سب چلنے کی جگہہ ہین اور سب مین نحر درست ہے **عن** عمرو بن میمونۃ قال قال عمر بن الخطاب کان اھل الجاھلیۃ لا یفیضون حتی یروا الشمس علی ثبیر فخالفھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس **ترجمہ** عمرو بن میمونہ سے روایت ہے عمر بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہین لوٹتے تہے جبتک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکہہ لیتے (ثبیر ایک پہاڑ ہے یعنی جبتک آفتاب نہ نکل لیتا) آپ نے اون کے مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے

باب التعجیل من جمع

مزدلفہ سے جلدی لوٹ جانا **عن** ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اھلہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین بہی اون لوگون مین تہا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر اپنے لوگون مین سے مزدلفہ کی رات کو آگے بہیجدیا تہا منا کیطرف تاکہ ہجوم کیوقت تکلیف نہ ہو **عن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لڑکون کو بنی عبدالمطلب مین سے
گدھون پر سوار کر کے آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانون پر آپ نرمی سے مارتے تھے اور فرماتے تھے (پیارے
ای چھوٹے بچو میری مت مارنا کنکریان جبتک آفتاب نہ نکلے **ف** عورتون اور بچون کو پہلے سے منا مین روانہ کر دینا درست
ہے تاکہ وہ ہجوم سے پہلے کنکریان مار کے فارغ ہو جاوین **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم
ضعفاء اهله بغلس ویامرهم یعنی لا یرمون الجمرة حتی تطلع الشمس **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگون مین سے جو ضعیف ہوتے تھے (جیسے عورتین اور بچے) انکو اندھیرے منہ منا کو روانہ کر دیتے تھے اور فرماتے
تھے کنکریان نہ مارنا جبتک آفتاب نہ نکلے **عن** عائشة انها قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمة لیلة
النحر فرمت الجمرة قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عندها **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی
ام سلمہ کو دسوین شب کو روانہ کر دیا (منا کیطرف) انہون نے فجر ہونے سے پہلے کنکریان ماریں اور مکہ جا کر طواف الافاضہ کیا
آئین کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تہا جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس رہا کرتے تھے (اس سبب سے وہ جلد ارکان
سے فارغ ہوگئین تاکہ رسول اللہ صلعم کو تکلیف نہ ہو) **عن** اسماء انها رمت الجمرة قلت انا رمینا الجمرة بلیل قالت انا کنا
نصنع هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے انہون نے کنکریان ماریں رات کو اور کہا ہم
ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یہ شافعی کے مؤید ہے جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہین
عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه السکینة وامرهم ان یرموا بمثل حصی الخذف
واوضع فی وادی محسر **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا
چھوٹے چھوٹے کنکریان مارنیکا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر مین **باب** یوم الحج الاکبر حج اکبر کا دن کونسا ہے
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجة التی حج فقال ای یوم هذا قالوا
یوم النحر قال هذا یوم الحج الاکبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسوین تاریخ کھڑے
جمرات کے پاس حج مین اور لوگون سے پوچھا یہ کونسا دن ہے لوگون نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر **ف** کلام اللہ
مین آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہتے ہین اور حج اصغر عمرہ کو **عن** ابی هریرة قال بعثنی ابوبکر
فیمن یؤذن یوم النحر بمنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ویوم الحج الاکبر یوم
النحر والحج الاکبر الحج **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے مجھے بھیجا یوم النحر کے دن پکارنیکو کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہین اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین جاہلیت مین
ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے) **باب** الشهر الحرام ماہ حرام کون سے مہینے ہین **عن** [illegible] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطب في حجته فقال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموت والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان

ترجمہ ابوبکرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مین خطبہ پڑہا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہوگیا جیسا تہا اوسدن جسدن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو یعنی ہرچند زمانہ بدلتا جاتا ہی لیکن اولٹ پلٹ کر پہر وہی مہینا آتا ہی جو گزر گیا سال بارہ مہینے کا تہا چار اون مین سے حرام ہین۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے درپے مہینے تینون اور ایک رجب مضر کا جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ مین ہی **ف** رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوسکی بہت تعظیم کرتے تہے اور زمانہ پہر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہی کہ مشرکین مہینون مین خلط کیا کرتے تہے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا مہینہ کر دیتے تہی کبہی رجب کو شعبان کہتے اور کبہی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور یہ مہینہ بہ تحقیق ذی الحجہ ہے پس اب یاد رکہو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو **عن ابی بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه** ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب من لم يدرك عرفة جس نے وقوف عرفہ نہ پایا **عن عبد الرحمن بن يعمر الديلي** قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بعرفة فجاء الناس او نفر من اهل نجد فامروا رجلا فنادى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف الحج فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادى الحج الحج يوم عرفة من جاء قبل صلوة الصبح من ليلة جمع فتم حجه ايام منى ثلاثة فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه قال ثم اردف رجلا خلفه فجعل ينادي بذلك **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ عرفے مین تھی تو چند آدمی نجد والون مین سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اوسنے پکارا یارسول اللہ حج کیونکر ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوسنے پکارا حج عرفہ کے دن ہی جو شخص دسوین شب کو فجر سے پہلے وہان آجاویگا اوس کا حج پورا ہو جاویگا اور منا مین منی کے تین دن مین جو کوئی دو ہی دن کے بعد (بارہوین تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ گناہ نہین پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھالیا وہ یہی پکارتا جاتا تہا **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عرفات مین ٹھہرنا فرض ہے اور اوسکا وقت نوین تاریخ کے زوال سے لیکر دسوین شب کے طلوع فجر تک ہی اس مابین مین اگر ایک ساعت بہی عرفات مین ٹھہر جاویگا تو حج مل جاویگا **عن عروة بن مضرس الطائي** قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموقف يعني بجمع قلت جئت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من جبل طي اكللت مطيتي واتعبت نفسي والله ما تركت من جبل الا وقفت عليه فهل لي من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك معنا هذه الصلاة واتى عرفات قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه **ترجمہ** عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا موقف مین یعنی مزدلفہ مین مین نے کہا یا رسول اللہ مین طی کے پہاڑون سے چلا آتا ہون مین نے اپنے اونٹنی کو تہکا مارا اور اپنی تئین بھی تہکا ڈالا قسم خدا کے رستے مین کوئی ٹیلہ مجھے نہین ملا کہ مین اوس پر نہ ٹھہرا ہون تو میرا حج درست ہوا یا نہین رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری ساتھ اس نماز کو پالوی (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا ہمارے ساتھ پڑھی) اور اس سے پہلی
رات یا دن کو عرفات مین ٹھہر چکا ہو تو اوسکا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کری **ف** یعنی منا مین آکر کنکریاں مار کر قربانی
کر کے احرام کھولڈالے میل کچیل دھووی نہاوی **باب** النزول بمنی منا مین اوترنے کا بیان **عن** رجل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس بمنی ونزلھم منازلھم فقال لینزل
المھاجرون ھاھنا واشار الی میمنۃ القبلۃ والانصار ھاھنا واشار الی میسرۃ القبلۃ ثم لینزل الناس
حولھم **ترجمہ** عبدالرحمن بن معاذ سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین
سے تھا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو منا مین اور اوتارا اونکو اپنے ٹھکانون مین آپ نے فرمایا مہاجرین
یہان اوترین اور اشارہ کیا قبلے کی داہنی طرف اور انصار یہان اوترین اور اشارہ کیا قبلے سے بائین طرف پہر اور لوگون کو فرمایا کہ مہاجرین
اور انصار کے گرد اوترین **باب** ای یوم یخطب بمنی منا مین کسدن خطبہ پڑہی **عن** رجلین من بنی ابی بکر
قالا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بین اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلتہ وھی خطبۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التی خطب بمنی **ترجمہ** دو شخصون سے روایت ہی بنی بکر مین سے کہا انہون نے دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے تہے ایام تشریق کے بیچ والی دن مین (یعنی بارہوین تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی پاس تہے اور یہی
خطبہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منا مین پڑہا تہا **عن** سراء بنت نبھان وکانت ربۃ بیت فی الجاھلیۃ
قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال
الیس اوسط ایام التشریق **ترجمہ** سراء بنت نبھان سے روایت ہی وہ ایک گہر والی تہی جاہلیت مین (جس مین بت رہا
کرتی تہے) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الروس یعنے دوسری دن قربانی کے پہر فرمایا یہ کون سا
دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہین ہے ایام تشریق مین سے (یعنی بارہوان دن
ایام تشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ کو کہتے ہین ذی حجہ کے **باب** من قال خطب یوم النحر جس نے کہا یوم النحر
مین خطبہ پڑہی **عن** الھرماس قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقتہ العضباء یوم الاضحی بمنی **ترجمہ**
ہرماس بن زیاد سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے دیکھا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تہا عید اضحی کے روز منا مین
عضبا وہی قصوی ہی یا اور ہی **عن** ابی امامۃ یقول سمعت خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر **ترجمہ**
ابوامامہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا مین نحر کے روز (دسوین تاریخ) **باب** ای وقت یخطب
یوم النحر یوم النحر مین کسوقت خطبہ پڑہی **عن** رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع
الضحی علی بغلۃ شھباء وعلی رضی اللہ عنہ یعبر عنہ والناس بین قاعد وقائم **ترجمہ** رافع بن عمرو مزنی سے
روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سنا رہی تہی لوگون کو منا مین جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے دن) ایک خچر

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کی طرف سے لوگون کو سمجہاتے تہے دور والون کو سناتی تہی (بچہ لوگ کہڑے تہی کچہ بیٹہی تہی) **باب**
ما یذکر الامام فی خطبته بمنی امام منا کے خطبے مین کیا بیان کرے **عن** عبد الرحمن بن معاذ التیمی قال خطبنا رسول
الله صلی الله علیه وسلم ونحن بمنی ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمهم مناسکهم
حتی بلغ الجمار فوضع اصبعیه السبابتین ثم قال بحصی الخذف ثم امر المهاجرین فنزلوا فی مقدم المسجد
وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلک **ترجمہ** عبد الرحمن بن معاذ تیمی سے روایت ہے
خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کہل گئے کان ہمارے جو آپ فرماتی تہے ہم سن لیتے تہے اور ہم اپنے
ٹہکانون مین تہے (یہ معجزہ تہا آنحضرت کا) آپ نے شروع کیا سکہانا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنے تک
آپ نے کلمے کی دو انگلیون کو رکہکر فرمایا کہ چہوٹے چہوٹے کنکریان مارو پہر حکم کیا مہاجرین کو وے اوترے مسجد کے پیش مین
پہر انصار کو وے اوترے مسجد کے پیچہے بعد اوسکے اور لوگ اوترے **باب** یبیت بمکۃ لیالی منی منا کی راتون مین مکے مین رہنا
کیسا ہے **عن** حریز والحسن یزید الشک منی یحیی انه سمع عبد الرحمن بن فروخ یسال ابن عمر قال انا نتبایع باموال
الناس فیاتی احدنا مکۃ فیبیت علی المال فقال اما رسول الله صلی الله علیه وسلم فبات بمنی وظل **ترجمہ**
عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا ہم لوگون کا مال بیچا کرتے ہین (تو ہمارے پاس بہت سے اموال ہا کرتی ہین) کیا
ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جا کر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو منا مین
رہا کرتے تہے **ف** تو تمہارا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت اسکی اجازت دی ہے جیسی
دوسری حدیث مین آتا ہے **عن** ابن عمر قال استاذن العباس رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی
منی من اجل سقایته فاذن له **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہے حضرت عباس نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے مین رہنے کے پانی پلانی کے لیے آپ نے اجازت دی اونکو **باب** الصلوۃ بمنی تمام مین
تمام کا بیان **عن** عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا فقال عبد الله صلیت مع النبی صلی الله
علیه وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من امارته ثم اتمها
زاد من ههنا عن ابی معاویة ثم تفرقت بکم الطرق فلوددت ان لی من اربع رکعات رکعتین متقبلتین
قال الاعمش فحدثنی معاویة بن قرة عن اشیاخه ان عبد الله صلی اربعا قال فقیل له عبت علی عثمان ثم
صلیت اربعا قال الخلاف شر **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عثمان بن عفان رض نے منا مین چار رکعتین
پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابوبکر کے ساتھ بھی دو
اور عمر کے ساتھ بہی دو اور شروع خلافت مین تمہارے ساتھ بھی دو پہر عثمان پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت
ہین یا انہون نے نیت اقامت کی کر لی ہوگی) ایک روایت مین ہے ابن مسعود نے کہا پہر تمہاری راہین مختلف ہو گئین اور مجہے

دو رکعتین جو قبول ہون تو چار سے بہتر معلوم ہوتے ہین اعمش نے کہا ابن مسعود نے بھی چار رکعتین پڑھین لوگون نے کہا تم نے تو طعن
کیا تھا حضرت عثمان پر چار پڑھنے کا اب تم خود چار پڑھنے لگے انہون نے کہا مجھکو اختلاف برا معلوم ہوتا ہے (پس جب سب چار پڑھنے لگے تو مین بھی چار
پڑھنے لگا) **عن** الزهري ان عثمان انما صلى بمنى اربعا لانه اجمع على الاقامة بعد الحج **ترجمہ** زہری سے روایت ہے
حضرت عثمان نے منا مین چار رکعتین اس لیے پڑھین کہ انہون نے اقامت کی نیت کی تھی بعد حج کے **عن** ابراهيم قال ان عثمان
صلى اربعا لانه اتخذها وطنا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتین اس سبب سے پڑھین انہون نے
منا کو وطن بنایا تھا (وہان نکاح کیا تھا) **عن** الزهري قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف واراد ان يقيم
بها صلى اربعا قال ثم اخذ به الائمة بعده **ترجمہ** زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیرین مقرر کین
طائف مین اور قصد کیا اقامت کا وہان تو چار رکعتین پڑھین پھر لوگون نے بھی اختیار کر لیا **عن** الزهري ان عثمان
بن عفان اتم الصلوة بمنى من اجل الاعراب لانهم كثروا عامئذ فصلى بالناس اربعا ليعلمهم ان الصلوة
اربع **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑھا نماز کو منا مین اس واسطے کہ اس سال گنوار اور بدوی لوگ
بہت آئے تھے تو انہون نے چار رکعتین پڑھین تاکہ ان لوگون کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین (نہ دو رکعتین جو قصر مین ہوتے
ہین)

باب القصر لاهل مكة اہل مکہ منا مین قصر کرین **عن** حارثة بن وهب الخزاعي وكانت امه تحت عمر
فولدت عبيد الله بن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى
بنا ركعتين في حجة الوداع **ترجمہ** حارثہ بن وہب خزاعی کی مان عمر کے نکاح مین تھین اونکے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر
پیدا ہوئے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی منا مین اور لوگ بہت تھے آپ نے دو رکعتین پڑھین
حجۃ الوداع مین **ف** حالانکہ حارث کا گھر مکے مین تھا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین قصر کرین

باب في رمي الجمار کنکریان مارنے کا بیان **عن** عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة
من بطن الوادي وهو راكب يكبر مع كل حصاة ورجل من خلفه يستره فسالت عن الرجل فقالوا الفضل بن
عباس وازدحم الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس لا يقتل بعضكم بعضا واذا رميتم الجمرة
فارموا بمثل حصى الخذف **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی مان سے روایت کیا کہا دیکھا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے اگر نادیر کی جانب سے) جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار
تھے کنکری پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ پر سایہ کر رہا تھا مین نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا فضل بن عباس
اور لوگون نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرو ایک تم مین کا دوسرے کو (یعنی ہجوم کی وجہ سے
ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جاوے) اور جب تم کنکریان مارو تو چھوٹے چھوٹے کنکریان انگلیون سے
مارو **عن** عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند جمرة العقبة راكبا ورايت

بین اصابعہ حجر فرمی ورمی الناس **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہی انہون نے اپنی مان سی سنا ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پاس سوار دیکھا اور آپ کے انگلیون مین کنکریان نہین آپ نے رمی کے اور لوگون نے بھی
رمی کی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہوکر کرنا درست ہی **عن** ابن عمر انہ کان یاتی الجمار فی
الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر ماشیا ذاہبا وراجعا ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی وہ کنکریان مارنے تین دن تک بعد یوم النحر کے آیا کرتی تہی سو پیدل آتی تہی اور پیدل
ہی جاتے تہے اور بیان کرتی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہو کر
رمی کرنا افضل ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر
یقول لنا خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ہذہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے تہے یوم النحر کو اور فرماتے تہے یاد کر لو ارکان اپنے
شاید مین اس حج کے بعد پہر دوسرا حج نکرون **ف** ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سی لوٹ کر مدینے مین آئے اور دوسرے سال
بیمار ہوئی اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئی تہی کعبہ سے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ضحی فاما بعد ذلک فبعد زوال الشمس **ترجمہ**
جابر سے روایت ہی مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئی اونٹنی پر سوار ہوکر یوم النحر سے چاشت کے وقت
اور بعد اسکی آفتاب ڈہلنے پر (یعنے دسوین تاریخ کے رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہوین بارہوین کی بعد زوال آفتاب کے)
عن وبرۃ قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارم فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا
نتحین زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمینا **ترجمہ** وبرہ سے روایت ہی مین نے ابن عمر سی پوچھا کب کنکریان مارون
انہون نے کہا جب تیرا امام کنکریان مار چکے اوسوقت تو مار مین نے پھر یہی سوال کیا انہون نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے
تہے جب آفتاب ڈہل جاتا تہا اوسوقت کنکریان مارتے **عن** عائشۃ قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ
حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ ولا یقف
عندہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن مین طواف فرض کیا جب نماز
ظہر کے پڑہ چکے پہر منا مین آکر تشریق کے دنون مین وہان ٹہرے (یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ کی) ہر جمرہ کو
سات سات کنکریان مارتے دوپہر ڈہلی ہر کنکری کی ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹہر کر رو رو کر دعا کرتے اور
تیسری جمرہ کو کنکریان مار کر نہ ٹہرتے **ف** عید قربان کے آخر دن مین (یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑہ کر) آپ منا سے مکہ کو آئے
اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا **عن** ابن مسعود قال لما انتہی الی الجمرۃ الکبری جعل البیت عن یسارہ

ومن عن يمينه ورمى الجمرة بسبع حصيات وقال هكذا رمى الذي انزلت عليه سورة البقرة **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی جب وہ جمرہ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریاں
ماریں پھر کہا اسی طرح رمی کی اُس شخص نے جس پر سورہ بقر اوتری یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ بقرہ کی تخصیص اسلیے
کہ اس سورت میں احکام حج کے مذکور ہیں اور رمی کے مسائل بہی مذکور ہیں **عن** عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص
لرعاء الابل في البيتوتة ان يرموا يوم النحر ثم يرموا الغد او من بعد الغد بيومين ويرموا يوم النفر
ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ چرانیوالوں کو رخصت دی رات کو منا میں رہنی کے
اور حکم کیا اُن کو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسری دن یا تیسری دن دو دنوں کی پھر اگر رہیں تو چوتھے دن بھی رمی کریں **ف**
یعنی افضل یہی ہے کہ دوسری دن گیارہویں تاریخ پھر رمی کریں اگر نہو سکی تو بارہویں تاریخ گیارہویں کے بہی رمی کر لیں **عن** عدی
ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **ترجمہ** عدی بن عاصم سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالوں کو ایک دن رمی کرنے کے ایکدن ناغہ کرنے کے **عن** قتادة قال سمعت
ابا مجلز يقول سألت ابن عباس عن شيء من امر الجمار فقال ما ادري ارماها رسول الله صلى الله عليه وسلم
بست او بسبع **ترجمہ** قتادہ سی روایت ہی میں نے سنا ابا مجلز سی کہتے تھے میں نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انہوں نے
کہا مجھی معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھہ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں **ف** مگر اور روایتوں سی سات
کنکریاں ہر جمری پر مارنا ثابت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رمى احدكم جمرة العقبة
فقد حل له كل شيء الا النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں
سے رمی کر لی جمرہ عقبہ کی تو سب چیزیں اسکو درست ہوجاوینگی سوا عورتوں کی **ف** یعنی عورتوں سی صحبت کرنا درست
نہوگا جب طواف الزیارۃ کر لی تو وہ بھی درست ہوجاویگا **باب** الحلق والتقصیر سر منڈانے اور بال کترانی کا بیان
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال
اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال والمقصرين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنیوالوں پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ قصر کرنیوالوں پر آپنے فرمایا یا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالوں پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ قصر کرنیوالوں پر آپنے فرمایا اور قصر کرنیوالوں پر **ف** حلق کہتے ہیں حجامت
سر منڈانیکو اور قصر کہتے ہیں بال کم کرنیکو کسی طرف سی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور قصر بھی کافی ہے **محمد**
بن حسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہماری اکثر فقہا کا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسه
في حجة الوداع **ترجمہ** ابن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع میں **ف** اور قصر بھی
آپ سے منقول ہی **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ثم رجع الى منزله

بمنی فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق راسہ الایمن فحلقہ فجعل یقسم بین من یلیہ الشعرۃ والشعرتین ثم اخذ بشق راسہ الایسر فحلقہ ثم قال ھاھنا ابو طلحۃ فدفعہ الی ابی طلحۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے رمی کی جمرہ عقبہ کے یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئے منا مین اپنے ٹھکانے مین اور قربانی منگا کر اُسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالے کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر منڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے اون کو تقسیم کیا پھر بایان جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابو طلحہ یہان ہین پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور داہنی مین لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنیوالے کا۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم منی فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال انی حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال انی امسیت ولم ارم قال ارم ولا حرج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتے منا مین آپنے ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہین ہے ایک شخص نے کہا مین نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپنے فرمایا ذبح کر لے کچھ حرج نہین ہے، دوسرے نے کہا مجھے شام ہوگئی اور مین نے رمی نہین کی آپنے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہین ہے **ف** یعنے دم واجب نہین ہے ترتیب کے فوت ہونیمین درمیان مین رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضون نے کہا نہین ہے لیکن دم واجب ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء حلق انما علی النساء التقصیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون پر حلق نہین ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنے تھوڑے سے بال ہر طرف سے کتر دینا چاہیے، مردون کو بھی یہہ درست ہے مگر حلق بہتر ہے

باب العمرۃ عمرے کا بیان

عن ابن عمر قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنیکے

عن ابن عباس قال واللہ ما اعمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ فی ذی الحجۃ الا لیقطع بذلک امر اھل الشرک فان ھذا الحی من قریش ومن دان دینھم کانوا یقولون اذا عفا الوبر وبرأ الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرۃ لمن اعتمر فکانوا یحرمون العمرۃ حتی ینسلخ ذو الحجۃ والمحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے قسم خدا کی رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ کو عمرہ نہین کرایا ذی الحجہ مین مگر اس خیال سے کہ مشرکون کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو اونکے دین پر چلتے تھے یہہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جاوین اور اوسکے پیٹ کا زخم اچھا ہو جاوے اور صفر آجاوے تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالے کو (مطلب یہہ ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمرے کو یہانتک کہ گذرجاوے مہینہ ذی حجہ (بقرعید) کا اور مہینہ محرم کا

عن ابی بکر بن عبد الرحمن اخبرنی رسول مروان الذی ارسل الی ام معقل قالت کان ابو معقل حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان علی حجۃ فانطلقا یمشیان حتی دخلا علیہ فقالت یا رسول اللہ ان علی حجۃ وان لابی معقل بکرا قال ابو معقل صدقت جعلتہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہا

فلتحج عليه فانه في سبيل الله فاعطاها البكر فقالت يا رسول الله اني امراة قد كبرت وسقمت فهل من
عمل يجزي عني من حجتي قال عمرة في رمضان تجزي حجة **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے خبر دی
مجھکو مروان کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جب آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھپر حج لازم ہے پھر دونو ام معقل اور ابو معقل چلے یہانتک کہ رسول
اللہ صلعم پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ابو معقل پاس ایک جوان اونٹ ہے اور مجھپر حج فرض ہے - ابو معقل نے کہا یہ سچ
کہتی ہے میں نے اوس اونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدے وہ اوسپر
سوار ہوکر حج کرے گی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیدیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں
کوئی کام ایسا ہی ہو جو کافی ہو مجھکو حج سے آپنے فرمایا رمضان کے مہینے میں ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہے **عن**
ام معقل قالت لما حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع وكان لنا جمل فجعله ابو معقل في سبيل الله
واصابنا مرض وهلك ابو معقل وخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من حجه جئته فقال يا ام معقل
ما منعك ان تخرجي معنا قالت لقد تهيأنا فهلك ابو معقل وكان لنا جمل هو الذي نحج عليه فاوصى
به ابو معقل في سبيل الله قال فهلا خرجت عليه فان الحج في سبيل الله فاما اذا فاتتك هذه الحجة
معنا فاعتمري في رمضان فانها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ادري الي خاصة **ترجمہ** ام معقل سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کیا تو ہماری
پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اوسکو اللہ کی راہ میں دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئی قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل مر گئے اور
رسول اللہ صلعم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئے تو میں آپکے پاس گئی آپ نے فرمایا اے ام معقل تو ہماری
ساتھ کیوں نہ نکلی ام معقل نے کہا میں نے تیاری کی تہی اتنے میں ابو معقل مرگئے اور ہماری پاس ایک یہی اونٹ تہا جس پر ہم حج
کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتے وقت اللہ کی راہ میں دیدیا (یعنی کہدیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں ہے) آپنے فرمایا پھر تو اوسی
اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہ نکلی حج بھی تو خدا کی راہ میں ہے خیر اب تیرا حج جاتا رہا ہماری ساتھ تو عمرہ کر لے رمضان میں کیونکہ رمضان
میں عمرہ حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتے تھین حج پھر حج ہے اور عمرہ پھر عمرہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے یہ فرمایا
اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم خاص میری لیے تہا (خاص ہی ہوگا اسواسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا) **عن ابن عباس** قال
اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امراة لزوجها احججني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما
عندي ما احجك عليه قالت احججني على جملك فلان قال ذاك حبيس في سبيل الله عز وجل فاتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ان امراتي تقرأ عليك السلام ورحمة الله وانها سألتني الحج معك قالت احججني مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما عندي ما احجك عليه فقالت احججني على جملك فلان فقلت ذاك حبيس في

سبیل اللہ فقال اما انك لو حججتها علیہ کان فی سبیل اللہ قال و انها امرتنی ان اسألك ما یعدل حجة
معك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأها السلام و رحمة اللہ و برکاته و اخبرها انها تعدل حجة معی عمرة
فی رمضان **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے اپنے خاوند
سے کہا مجھے بھی حج کرنے دے اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جس پر تجھے سوار کر کے
حج کراؤن عورت بولی وہ اونٹ ہے نہیں ہے تمہارا اوس پر مجھے حج کراؤ مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے اللہ کی راہ مین (یعنی
مین اوسکو خدا کی راہ مین دے چکا ہوں) پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ
کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپکے ساتھ اوس نے مجھسے کہا مجھے بھی حج کراؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین
نے جواب دیا میرے پاس کون سے سواری ہے جس پر تجھے حج کراؤن وہ بولی اوس اونٹ پر مین نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ مین
رکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اوسکو حج کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی خدا کے راہ مین ہوتا پھر وہ شخص بولا
اُس عورت نے پوچھا ہے کہ آپکے ساتھ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہے (جو ثواب مین اوس کے برابر ہو) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اُس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے مین میرے
ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (ثواب مین اور فضیلت مین) **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عمرتین
عمرة فی ذی القعدة و عمرة فی شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے
کیے ایک ذیقعدہ مین دوسرا شوال مین **ف** یعنی شوال مین سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ مین تھا **عن** مجاهد
قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرتین فقالت عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنها بحجة الوداع **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے ابن عمر سے سوال ہوا کتنے عمرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہین اُنہون نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر یہ سمجھے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین عمرے کیے سوا اوس عمرے کے جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **ف** قران مین حالانکہ یہ سہو ہے صحیح یہی ہے کہ آپ نے دو عمرے
کیے ایک عمرة القضا دوسرے عمرة الجعرانہ **عن** ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر عمرة الحدیبیة
والثانیة حین تواطؤا علی عمرة قابل و الثالثة من الجعرانة والرابعة التی قرن مع حجته **ترجمہ** عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنوئین یا درخت کا نام ہے
مکے سے نو میل پر یہان آپکو کافرون نے روکا تھا آپ عمرے کی ارکان ادا نہ کرسکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا
چوتھا جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **ف** مگر حدیبیہ مین آپنے عمرہ نہ کیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرة القضا دوسرے عمرة الجعرانہ
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلهن فی ذی القعدة الا التی مع حجته **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذوالقعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا **ف** یعنی حجة الوداع

کے ساتھ وہ ذی الحجہ مین تہا اسیطرح عمرة القضا اور عمرة الجعرانہ دونون ذیقعدہ مین تھی - جعرانہ ایک مقام ہی طائف
اور مکے کی درمیان وہان سے آپنے عمرے کا احرام باندھا سنہ ۸ ہجری مین حنین کی غنیمت تقسیم کرکے **باب المهلة بالعمرة**
تحيض فيدركها الحج فتنقض عمرتها وتهل بالحج هل تقضي عمرتها جو عورت عمرے کا احرام باندہی پھر اسکو
حیض آجاوے پھر حج کا وقت آجاوے تو وہ عمرے کو ترک کرکے حج کا احرام باندہ لیوے پھر عمرے کی قضا کرے **عن** حفصة
بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعبد الرحمن یا عبد الرحمن اردف
اختك عائشة فاعمرها من التنعيم فاذا هبطت بها من الاكمة فلتحرم فانها عمرة متقبلة **ترجمہ** عبد
الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے عبد الرحمن اپنے بہن عائشہ کو اپنی ساتھ بٹھا کر
لیجا اور ان کو عمرہ کرا التنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہے مکے سی تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلون پر سے چڑھ کر تو تنعیم مین اترے
تو عائشہ سے کہنا احرام باندہے کیونکہ یہہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالی **عن** محرش الکعبی قال دخل النبی صلی الله علیه
وسلم الجعرانة فجاء الى المسجد فركع ما شاء الله ثم احرم ثم استوى على راحلته فاستقبل بطن سرف حتى
لقي طريق المدينة فاصبح بمكة كبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانے مین آئے
وہان نماز پڑہی پھر احرام باندھا پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کیطرف منہ کیا یہان تک کہ مدینے کی راستے پر آگئے
پھر صبح کو مکے مین جاکر آئے جیسے کوئی رات کو مکے مین رہا **باب المقام في العمرة** عمرے کے بیچ قیام کرنا **عن** ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام في عمرة القضاء ثلاثا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
قیام کیا عمرہ قضا مین (جو حدیبیہ کے عمرے کی قضا تھی) تین دن تک (مکے مین) **باب الافاضة في الحج** طواف
افاضہ کا بیان **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم افاض يوم النحر ثم صلى الظهر بمنى يعني رجع **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر مین پھر نماز ظہر کے منا مین لوٹ کر آکر پڑہی (یا مکے مین
پڑہی) **عن** ام سلمة قالت كانت ليلتي التي يصير الي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم النحر فصار
الي ودخل على وهب بن زمعة ومعه رجل من آل ابي امية متقمصين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لوهب هل افضت ابا عبد الله قال لا والله يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم انزع عنك القميص قال فنزعه
من راسه ونزع صاحبه قميصه من راسه ثم قال ولم يا رسول الله قال ان هذا يوم رخص لكم اذا انتم
رميتم الجمرة ان تحلوا يعني من كل ما حرمتم منه الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تطوفوا هذا البيت صرتم
حرما كهيئتكم قبل ان ترموا الجمرة حتى تطوفوا به **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ سے روایت ہے انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میری پاس وہی شام تھی جو یوم النحر مین اتفاق سے واقع ہوئی آپ تشریف لائے اتنے مین وہب
بن زمعہ اور ان کے ساتھ ایک اور شخص ابو امیہ کے نسل مین سے آئے پہنے ہوئے کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب سے

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے ای ابا عبد اللہ انہون نے کہا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اوتار ڈالو قمیص اپنا
اونہون نے اوتار ڈالا اپنے سر پر سے پھر عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسمین کنکریان مار
چکو تو حلال ہو جاو ینگے تم ہر وہ چیزین جو احرام مین حرام ہین سوا عورتون کے (یعنی سوای جماع کے عورتون سے وہ درست
نہ ہوگا جبتک طواف سے فارغ نہ ہو) پھر تم نے تو شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسے تہا قبل
کنکریان مارنیکے یہانتک کہ طواف کرو **ف** اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ اگر اوسدن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہین ہے **عن** عائشۃ وابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل **ترجمہ** حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے تاخیر کی طواف الزیارۃ مین رات ہوجانے تک **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل نہین کیا طواف الافاضہ کے ساتون پھیرون مین
(کیونکہ طواف القدوم مین کر چکے ہونگے) **باب** الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا **عن** ابن عباس قال کان
الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ الطواف بالبیت
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے لوگ مکہ سے نکل جاتی تھے ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مکہ سے مگر آخر ہی
طواف کرکے **ف** اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے مین۔ بعضون کے نزدیک سنت ہے۔ بعضون کے نزدیک واجب ہے
اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوے تو یہ طواف چھوڑ دے **باب** الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف
الافاضہ کر چکی ہو تو چلی جاوے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل انہا قد حاضت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا قد افاضت فقال فلا اذا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نے کہا آپ سے اون کو حیض
آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہماری روکنیوالی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین آپ نے فرمایا کہ پھر کچھ نہین **عن**
الحارث بن عبد اللہ قال اتیت عمر بن الخطاب فسألتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال
لیکن اخر عہدہا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر اربت
عن یدیک سالتنی عن شیء سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخالف **ترجمہ** حارث بن عبد اللہ
بن اوس سے روایت ہے مین حضرت عمر پاس آیا اور اون سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اوسکو حیض آجاوے
انہون نے کہا طواف الوداع کرکے جاوے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا ہی بتلایا تہا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گرین (بددعا ہے جھڑکی کے طور پر) تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تہا تاکہ مین اوسکے خلاف بیان کرون **ف** لاعلمی سے حضرت عمر خفا ہوئے حارث پر جب آنحضرت سے

پوچھ چکا تھا تو پھر اون سے پوچھنا کیا ضرور تھا **باب** طواف الوداع طواف الوداع کا بیان عن عائشہ رضی
اللہ عنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرة فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف به ثم خرج
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نے احرام باندھا عمرے کا تنعیم مین سے اور مین گئی مکے مین اور عمرہ ادا
کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح مین (وہ میدان جو مکے اور منا کے درمیان مین ہے) جب مین فارغ ہوئی آپ
نے حکم کیا لوگونکو کوچ کا اور خود آئے مکے مین اور طواف کیا پھر نکلے **ف** تاکہ آخری کام مکہ مین طواف ہو وے **عن**
عائشة قالت خرجت معه تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الآخر فنزل المحصب فی هذا الحدیث
قالت ثم جئته بسحر فاذن فی اصحابه بالرحیل فارتحل فمر بالبیت قبل صلوة الصبح فطاف به حین خرج ثم انصرف
متوجها الی المدینة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب
آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب مین اترے پھر مین صبح کو آپ پاس آئی (عمرے سے فارغ ہوکر) آپ نے سب لوگون کو کوچ کا
حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کیطرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر نکلے اور چلے مدینے کیطرف **عن** عبد الرحمن بن
طارق عن امه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاز مکانا من دار یعلی نسیه عبید اللہ استقبل
البیت فدعا **ترجمہ** عبد الرحمن بن طارق کی مان (جنکا نام معلوم نہین ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب گزرتے
یعلی کے گھر سے تو منہ کرتے کعبے کیطرف اور دعا مانگتے **باب** التحصیب محصب مین اترنیکا بیان **عن** عائشة انما
نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لیکون اسمح لخروجه ولیس بسنة فمن شاء نزله ومن شاء لم ینزله
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے اس لیے کہ آسانی ہو نکلنے مین (مدینے کیطرف
کیونکہ سب کے سب اسباب ایکجگہہ ہو گئے) لیکن اترنا محصب مین سنت نہین ہے جسکا جی چاہے اترے چاہے نہ اترے **عن** سلیمان بن
یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزله ولکن ضربت قبته فنزله قال مسدد وکان علی ثقل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم نہین دیا محصب مین اوترنیکا بلکہ مین نے آپکا خیمہ وہان لگا دیا تو آپ اوترے ہی مسدد نے کہا ابو رافع اسباب کے
محافظ تھے ابطح مین (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامة بن زید قال قلت یا رسول اللہ
این تنزل غدا فی حجته قال هل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون بخیف بنی کنانة حیث قاسمت
قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانة حالفت قریشا علی بنی هاشم ان لا یناکحوهم ولا یبایعوهم
ولا یؤووهم قال الزهری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اتریگا
حج مین آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر مکے مین ہمارے لیے چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اوترین گے بنی کنانہ کے خیف ابطح اور

بطحا اور محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر یعنی بنی ہاشم نے قسم کہا کر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے باب مین قریش سے کہ ہم اون سے شادی بیاہ نکرینگے اونکو جگہہ نہ دینگے اون سے خرید فروخت نکرینگے یا بیعت نکرینگے **ف** آپ یہان اوترے اور اللہ کا شکر ادا کرینگے جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہوگیا **عن** ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان ینفر من منی نحن نازلون غدا فذکر نحوه ولم یذکر اوله ولا ذکر الخیف الوادی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منا سے چلنیکا آپ نے فرمایا ہم کل اوتر ینگے پہر ویسا ہی بیان کیا **ف** یعنی آپ نے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) مین اوترینگے جسکو بطحا اور محصب بہی کہتے ہین **عن** نافع ان ابن عمر کان یہجع هجعة بالبطحاء ثم یدخل مکة ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض ایک جہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب) مین پہر مکہ مین جاتے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **ف** محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو کچہ قباحت نہین ہے **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء ثم یہجع بہا هجعة ثم دخل مکة وکان ابن عمر یفعله **ترجمہ** نافع سے روایت ہے انہون نے ابن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا جہپکا لیا بعد اوسکے مکہ مین گئے عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے) **باب** فیمن قدم شیئا قبل شئ فی حجه ارکان آگے پیچہے کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ عمرو بن العاص انه قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بمنی یسالونه فجاءه رجل فقال یا رسول اللہ لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج جاء رجل آخر فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شئ قدم واخر الا قال اصنع ولا حرج **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین منا مین کہڑے ہوئے لوگ آپ سے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے نہ جانکر ذبح سے پہلے سر منڈایا آپ نے فرمایا ذبح کر لے کچہ حرج نہین ہے، دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ مین نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچہ حرج نہین اسی طرح جتنی چیزون کو آپ سے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہوگئین تہین آپ نے فرمایا کر لے کچہ حرج نہین ہے **عن** اسامة ابن شریک قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یاتونه فمن قال یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او قدمت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلک الذی حرج وهلک **ترجمہ** اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے ساتہ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جس نے کہا یا رسول اللہ مین نے طواف سے پہلے سعی کی یا مین نے ایک کام کو آگے کیا آپ فرماتے تہے کچہ حرج نہین کچہ حرج نہین مگر اوسپر ہے جس نے مسلمان کی جان یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہوگیا حرج مین پڑگیا **باب** فی مکة مکے مین نماز کا بیان **عن** کثیر بن کثیر

بن المطلب بن ابی وداعة عن بعض اهله عن جده انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم والناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة قال سفیان لیس بینه وبین الکعبة سترة قال سفیان کان ابن جریج اخبرنا عنه نا کثیر عن ابیه قال فسألته فقال لیس عن ابی سمعته ولکن بعض اهلی عن جدی **ترجمہ** کثیر بن کثیر نے اپنی لوگون سے روایت کی اُنہون نے اوسکے دادا سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہی تھے (کعبہ مین) باب بنی سہم پاس اور لوگ آپ کے منہ سے جا رہی تھی اور بیچ مین کوئی سترہ نہ تھا **ف** اختلاف کیا علما نے اس مقام مین بعضون نے کہا مکّے مین سامنی سے نمازی کے گزر جانا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیون کے بعضون نے کہا شاید وہ لوگ موقع سجود یا موضع نظر کے ادہر سے گزرتے ہون گے بعضون نے کہا شاید یہ امر ممانعت سے پہلی ہو گا بعضون نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگون کے فعل کا کہ وہ سامنی سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنی سے گزرنے کی نہین نکلتی **باب** تحریم حرم مکّہ مکّے کے حرم کا بیان **عن** ابی هریرة قال لما فتح الله تعالی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حبس عن مکة الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین وانما احلت لی ساعة من النهار ثم هی حرام الی یوم القیامة لا یعضد شجرها ولا ینفر صیدها ولا تحل لقطتها الا لمنشد فقام عباس او قال قال العباس یا رسول الله الا الاذخر فانه لقبورنا وبیوتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی جب اللہ جل جلالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا آپ اون لوگون مین کھڑے ہوئی اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ستایش کے بعد اوسکی فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوپر اپنے رسول کا اور مومنون کو مسلط کیا اور میری واسطی صرف ایک ساعت کے لیے حلال ہوا (یعنی قتال وہان حلال ہوا) پھر وہ حرام ہی قیامت تک وہان کا درخت نہ کاٹا جاوی وہان کا جانور شکار کے لیے نہ اوڑایا جاوی اور وہان کے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسیکو درست نہین مگر جو اوسکا بتانی والا ہوا اتنے مین عباس کھڑی ہوئی اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنا درست ہی (اذخر ایک گھانس ہے خوشبودار) وہ ہماری قبرون اور گھرون مین صرف ہوتی ہی آپ نے فرمایا مگر اذخر اوسکا کاٹنا ضرورت کیواسطی درست کر دیا **ف** حرم کی گھانس نوچنا درست نہین مگر جو سوکھ جاوی اسیطرح جانورونکو وہان چرانا درست نہین مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور وہان کا لقطہ لے لینا درست نہین **عن** عائشة قالت قلت یا رسول الله الا نبنی لک بمنی بیتا او بناء یظلک من الشمس فقال لا انما هو مناخ من سبق الیه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ ہم آپکے لیے منا مین ایک گھر نہ بنا دین جو دھوپ سے بچا دی آپ نے فرمایا نہین وہ جگہ اوسکی ہے جو پہلے جاوی (یعنی وہان کے زمین کسیکی لیے خاص نہین ہو سکتی وقف ہے) **موسی بن** باذان قال اتیت یعلی بن امیة فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیه **ترجمہ** موسی بن باذان نے سنا یعلی بن امیہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا روکنا حرم مین بیدینی ہے **ف** اور اسا اوسکی

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہہ اختہ : ر منع ہی نہ کہ حرم مین **باب** فی نبیذ السقایة نبیذ کے
سبیل کہنا **عن** بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اهل هذا البیت یسقون النبیذ وبنو عمهم
یسقون اللبن والعسل والسویق ابخل بهم ام حاجة فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجة
ولکن دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی راحلته وخلفه اسامة بن زید فدعا رسول الله صلی الله
علیه وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرب منه ودفع فضله الی اسامة بن زید فشرب منه ثم قال رسول الله
علیه وسلم احسنتم واجملتم کذلک فعلوا فنحن هکذا لا نرید ان نغیر ما قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم **ترجمہ** بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہارے لوگ نبیذ کھجور کا شربت
پلاتے ہین اور تمہارے چچا کے بیٹے (قریش) دودہ اور شہد اور ستو پلاتے ہین کیا یہ لوگ بخیل ہین یا محتاج ہین ابن عباس نے
کہا نہ ہم بخیل ہین نہ محتاج ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
زید بیٹھے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپنے پیا اور اپنا جھوٹا بچا اسامہ بن زید کو
دیا اوس نے بھی پیا بعد اوسکے آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت
پلایا کرو) تو ہم نہین چاہتے کہ بدلین اُس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تہا (یعنے آپ نے فرمایا کھجور کے
شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم وہی پلاتے ہین یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہین اسوجہ سے دودہ شہد نہین پلاتے) **باب**
الاقامة بمکة مکے مین رہنے کا بیان **عن** عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید هل سمعت فی الاقامة بمکة
شیئا قال اخبرنی ابن الحضرمی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول للمهاجرین اقامة بعد الصدر
ثلاثا **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا کیا تم نے مکے مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہے اُنہون نے کہا مجھسے
ابن الحضرمی نے بیان کیا اُنہون نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پاکر
تین دن تک مکے مین ٹہر سکتے ہین **باب** فی دخول الکعبة کعبے کے اندر جانیکا بیان **عن** عبد الله بن عمر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة هو واسامة بن زید وعثمان بن طلحة الحجبی وبلال فاغلقها
علیه فمکث فیها قال عبد الله بن عمر فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال جعل عمودا عن یساره وعمودین عن یمینه وثلاثة اعمدة وراءه وکان البیت یومئذ علی ستة
اعمدة ثم صلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور اون کے
ساتھ اُسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ حجبی تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے بلال
سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہون نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف
اور تین ستون پیچھے اور اون دنون مین خانہ کعبہ چھہ ستون پر تہا پہر آپنے نماز پڑھی (دو رکعتین جیسا صحیحین) وغیرہ کے

مستحب ہے کچہ ضرور نہین ہے) مالك بعد المید کو السواری قال ثم صلی و بینه و بین القبلة ثلاثة

اذرع ترجمہ دوسری روایت مین ستونون کا ذکر نہین ہے نماز پڑہی آپنے قبلے سے تین ہاتہہ ہٹ کر عن ابن عمر عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث القعنبی قال و نسیت ان اساله کم صلی ترجمہ تیسری روایت مین بہی ایسا

ہی اوسمین یہہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا مین اون سے پوچہنا بہول گیا کے رکعتین پڑہین عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت

لعمر بن الخطاب کیف صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل الکعبة قال صلی رکعتین ترجمہ عبد الرحمن

بن صفوان سی روایت ہی مین نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رض سے کیونکر کیا رسول اللہ صلعم نی جب گئے کعبے کے اندر انہون

نی کہا دو رکعتین پڑہین (نووی نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم

مکة ابی ان یدخل البیت وفیه الآلهة فامر بها فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهیم و اسمٰعیل و فی ایدیهما

الازلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلهم اللہ واللہ لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البیت

فکبر فی نواحیه و فی زوایاه ثم خرج ولم یصل فیه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

مکے مین آئے تو آپنے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اوسکے اندر بتون کی تصویرین تہین آپنے حکم کیا وہ نکالی گئین

تو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی بہی تصویرین نکلین انکے ہاتہہ مین پانسے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماریں

انپر خدا کی مار قسم خدا کی انہون نے کبہی پانسی نہین ڈالے پہر آپ کعبے مین گئے اور تکبیر کہی کونون مین پہر باہر نکلے اور نماز پڑہی

ف پانسے سے مراد لکڑیان ہین جن پر افعل اور لا تفعل اور لا شیے لکہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیان تہیلی مین ڈالکر

ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لا تفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شے نکلتا تو پہر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لا تفعل نہ نکلے

واللہ اعلم **باب** فی الحجر حطیم کا بیان عن عائشة انها قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیه فاخذ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی فی الحجر فقال صلی فی الحجر اذا اردت دخول البیت فانما هو قطعة

من البیت فان قومك اقتصروا حین بنوا الکعبة فاخرجوه من البیت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی میں

کعبے کے اندر جاکر نماز پڑہنا چاہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتہہ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑہ حطیم میں

جب تجہسے کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم بہی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کے کعبہ بنانی مین تو اوسکو بیت اللہ

سے نکالدیا **ف** پہر عبد اللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت مین حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نی توڑ کر پہر ویسا ہی کر دیا عن

عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع الی وهو کئیب فقال انی دخلت الکعبة

ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما دخلتها انی اخاف ان اکون قد شققت علی امتی ترجمہ حضرت عائشہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلی خوش خوش پہر جب لوٹ کر آئی تو غمگین تہے (حضرت عائشہ نی اسکا

سبب پوچہا) آپ نی فرمایا مین کعبے کے اندر گیا اگر مین پہلی جانتا جو بعد کو معلوم ہوا) کہ لوگون کو کعبے کی داخلی مین شدت

ہوا کرتی ہو گی) تو مین نہ جاتا مجھے خوف ہے کہ مین میری امت کو تکلیف نہ ہو (یہ خوف آپکا صحیح ہوا اب عوام جاہلی کو ضرور دیکھکر
تکلیف اوٹھاتی ہین گرتے ہین پڑتے ہین مگر یہ طرح سی صدہا اوٹھا کر داخل کرتے ہین عن صفية بنت شيبة قالت
سمعت الاسلمية تقول قلت لعثمان ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دعاك قال اني نسيت
ان آمرك ان تخمر القرنين فانه ليس ينبغي ان يكون في البيت شيء يشغل المصلي قال ابن السرح خالي مسافع
بن شيبة ترجمہ اسلمیہ سے روایت ہے مین نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمکو
بلایا انہون نے کہا آپ نے کہا مین بہول گیا تم سے یہہ کہنا کہ اوس دنبہ کے سینگ چہپا دو (جو حضرت اسمعیل کے ذبح
ہوتے وقت جبرئیل لائے تہے سینگ اوسکے خانہ کعبہ مین رکھے تہے) تا کعبے مین کوئی چیز ایسی نرہے جسکی طرف نماز پڑہنے
مین خیال ہو (تو خشوع مین فرق آوے) **باب في مال الكعبة** کعبے کے مال کا بیان جو وہان دفن ہے عن شيبة يعني
ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في مقعدك الذي انت فيه فقال لا اخرج حتى اقسم مال
الكعبة قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رأى مكانه وابوبكر رض
وهما احوج منك الى المال فلم يحركاه فقام فخرج ترجمہ شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جسجگہہ تم بیٹھے ہو وہان حضرت
عمر رض بیٹہے تہے کہنے لگے مین نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم نکر دونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کروگے انہون نے کہا کیون نہین مین
ضرور کرونگا مین نے کہا نہین تم کروگے انہون نے کہا کیون مین نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے
اس مال کا مقام دیکھا اور اونکو تم سے زیادہ مال کی احتیاج تھی پر انہون نے اوسکو نہ چہیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے ف بعض لوگ
یہہ کہتے ہین کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے رکھ چھوڑا ہے عن الزبير قال لما اقبلنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم من لية حتى اذا كنا عند السدرة وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم في طرف القرن الاسود
حذوها فاستقبل نخبا ببصره وقال مرة واديه ووقف حتى اتقف الناس كلهم ثم قال ان صيد وج وعضاهه
حرام محرم لله وذلك قبل نزوله الطائف وحصاره لثقيف ترجمہ زبیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ لیہ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے جب بیری کی درخت کے پاس پہونچے رسول اللہ صلعم کہڑے ہوئے قرن اسود
(ایک پہاڑ ہے حجاز مین) کنارے پر اوسکے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) اوسطرف دیکھا آنکھہ اٹھا کر یا اوسکی وادی کیطرف
اور آپ ٹھہر گئے لوگ بہی ٹھہر گئے بعد اوسکے فرمایا کہ صید وج (ایکمقام کا نام ہے) اور اوسکی درخت حرم ہین حرام کیے گئے ہین
اور یہہ طائف جانیسے پہلے تہا اور ثقیف کے محاصرے سے بہی پہلے تہا **باب في اتيان المدينة** مدینے مین آنے کا
بیان عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي
هذا والمسجد الاقصى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندہے جاوین کجاوے (سفر کیا جاوے
مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کیونکہ باقی

سب مسجدون مین فضیلت مین برابر ہین سفر کرنے کے کیا ہے **باب** فی تحریم المدینۃ مدینے کے حرم کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین لکہا سوای قرآن کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تہا جسمین دیت کے احکام تھے حضرت علی کے تلوار کے نیام مین رہا کرتا) رسول اللہ نے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونون پہاڑ ہین مدینے کے اطراف مین) جو شخص مدینے مین کوئی نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہہ دیوے (بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہہ دیوے) تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل۔ ذمہ مسلمانون کا ایک ہے جب اون مین سے ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے نے اوسکی پناہ کو توڑا تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل۔ اور جو کوئی ولا کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے موالی کے (یعنی دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستون کے یا غلام اپنی آزادی کو کسی اور قوم کیطرف نسبت کرے بلا اجازت اپنے مولی کے) اوسپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل **عن** علی رضی اللہ عنہ فی ھذہ القصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیہا السلاح لقتال ولا یصلح ان یقطع منہا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے اسی قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاوے گی گہانس مدینے کے اور نہ بہگایا جاویگا جانور وہان کا شکار کے واسطے اور نہین اوٹہایا جاویگا لقطہ وہان کا مگر وہ شخص اوٹہاوے جو اوسکو بتاوے لوگون کو اور کسی شخص کو درست نہین کہ وہان ہتہیار اوٹہاوے لڑنے کے واسطے اور کسیکو درست نہین کہ وہانکا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کے چارے کے واسطے **عن** عدی بن زید قال حمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ناحیۃ من المدینۃ بریدا بریدا لا یخبط شجرہ ولا یعضد الا ما یساق بہ الجمل **ترجمہ** عدی بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے) محفوظ کر دیا کہ وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے اور پتے نہ توڑے جاوین مگر اونٹ کے چارے کے واسطے (بقدر ضرورت لینا درست ہے) **عن** سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رأیت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینۃ

الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ فجاء موالیہ فکلموہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ فلا ارد علیکم طعمۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ **ترجمہ** سلیمان بن ابی عبداللہ سے روایت ہے میں نے دیکھا
سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھہرایا تھا
(یعنے مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہان کے حرم کا شکار حرام ہے) تو سعد نے اوسکے کپڑے چھین لیے اس میں اوس شخص
کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا
جو شخص شکاری کو پکڑے تو اوسکا اسباب چھین لیوے اور میں تم کو ہرگز وہ سامان نہ دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدونگا **عن** مولی لسعد ان سعدا وجد عبیدا من عبید المدینۃ
یقطعون من شجر المدینۃ فاخذ متاعہم وقال یعنی لموالیہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان
یقطع من شجر المدینۃ شیء وقال من قطع منہ شیئا فلمن اخذہ سلبہ **ترجمہ** سعد کے غلام سے روایت ہے کہ سعد
نے مدینے میں ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا انہوں نے اوسکا اسباب چھین لیا اور اوسکے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تھے جو کاٹے پھر اوسکو کوئی پکڑے تو اوسکا
اسباب چھین لیوے **ف** زجر کیواسطے پھر اوسکو دیدیوے اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضون کے نزدیک نہ دیوے **عن** جابر
بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن یھش
ھشا رفیقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے حرم میں پتی نہ توڑی جاوین نہ درخت
کاٹا جاوے مگر نرمی سے جھاڑ لیے جاوین **ف** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کاٹنے میں یا شکار مارنے میں
جزا نہیں ہے اور بعضون کے نزدیک جزا ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء ماشیا و
راکبا زاد ابن نمیر ویصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل
اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتین (نفل) پڑھتے **باب** زیارۃ القبور قبرون کے زیارت کا
بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ
السلام **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھے خبر کر دیتا ہے
میں اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گھرون کو قبر (جیسے قبرون میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسے ہی کہ ہمین
گھرون میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایکوقت معین پر لوگ وہان جمع ہوا کریں اس سے عرس
کی ممانعت ثابت ہوتی ہے) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہان تم ہوگے درود تمہارے مجھکو پہونچ جاوے گے **عن** ربیعۃ یعنی ابن
الھدیر قال ما سمعت طلحۃ بن عبید اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قط غیر حدیث واحد

قال قلت وما هو قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یرید قبور الشهداء حتی اذا اشرفنا علی حرة
واقم فلما تدلینا منها فاذا قبور بمحنیة قال قلنا یا رسول الله اقبور اخواننا هذه قال قبور اصحابنا فلما
جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور اخواننا **ترجمہ** ربیعہ بن الہدیر نے کہا میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو کبھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتے نہ سنا سوا ایک حدیث کے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کہا وہ حدیث کیا ہے ربیعہ
بن الہدیر نے کہا وہ یہ ہے طلحہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہیدوں کی قبروں کی طرف جب ہم حرہ
حرہ واقم پر (ایک ٹیلے کا نام ہے) چڑھے اور اس پر سے اترے تو گھاٹی کے موڑ پر پہونچے وہاں کئی قبریں تھیں ہم نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہمارے بھائیوں کی بھی قبریں ہیں آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے لوگوں کی ہیں جب شہیدوں کی قبروں پر پہونچے تو آپ نے فرمایا یہ
قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفة
فصلی بها فکان عبد الله بن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ
اپنا بٹھایا بطحا میں جو ذوالحلیفہ میں تھا پھر وہاں نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے **ف** یعنی جب مدینے سے نکلکر ذوالحلیفہ
میں پہنچتے تو اونٹ بٹھاتے نماز پڑھتے **عن** القعنبی قال قال مالک لا ینبغی لاحد ان یجاوز المعرس اذا قفل راجعا
الی المدینة حتی یصلی فیها ما بدا له لانه بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عرس به سمعت محمد بن
اسحاق المدنی قال المعرس علی ستة امیال من المدینة **ترجمہ** امام مالک نے کہا جب کوئی شخص مدینے کو لوٹ کر آوے اور
معرس پر پہونچے (معرس وہ مقام ہے مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ٹھہرے تھے) تو وہاں
ٹھہرے اور نماز پڑھے جتنا جی چاہے کیونکہ مجھے پہونچا کہ رسول اللہ نے تعریس کی وہاں تعریس کہتے ہیں مسافر کے اترنے کو آخر رات میں فرمایا امام نے سنا میں نے محمد

آخر کتاب المناسک

تمام ہوئی کتاب حج

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب النکاح

شروع ہوئی کتاب نکاح کے **باب** الترغیب علی النکاح نکاح پر رغبت دلانے
کا بیان **ف** نکاح کرنا مسنون ہے اکثر علماء کے نزدیک جب نفقہ اور مہر پر قدرت رکھتا ہو اور بعضوں کے نزدیک ضرورت کے وقت
واجب یا فرض ہے۔ نکاح کے فوائد یہ ہیں۔ کم ہونا شہوت کا۔ بندوبست گھر کا۔ بڑھنا کنبے کا۔ مجاہدہ نفس کا۔ پیدا ہونا فرزند صالح
کا۔ اگر فائدے بالکل نہوں تو نکاح بے سود ہے **عن** علقمة قال انی لامشی مع عبد الله بن مسعود بمنی اذ لقیه عثمان
فاستخلاه فلما رای عبد الله ان لیست له حاجة قال لی تعال یا علقمة فجئت فقال له عثمان الا نزوجک
یا ابا عبد الرحمن جاریة بکرا لعله یرجع الیک من نفسک ما کنت تعهد فقال عبد الله لئن قلت ذاک
لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج

ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ منا کو جاتا تہا اتنے مین اونکو حضرت عثمان ملے اور اکیلے مین باتین کرنا چاہین (عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہنا چاہتے تہے کہ تم ایک نکاح کر لو) جب عبد اللہ نے دیکہا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے تو مجہہ سے کہا آ اے علقمہ (یعنی اگر نکاح کے گفتگو منظور ہوتی تو تخلیہ کرتے جب اسکی حاجت نہین تو خلوت کیا ضرور ہے) مین اوسوقت حضرت عثمان نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا ہم تمہارا انکاح ایک باکرہ چہوکری سے کر دین جو گئی ہوئی قوت تمہاری پہر پہیر لادے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص تم مین سے نکاح کے طاقت رکہے (یعنی روٹی کپڑا اور مہر دے سکے) وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکہہ کو خوب نیچے رکہتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے بچاتا ہے جو شخص تم مین سے نکاح کی طاقت نہ رکہے وہ روزے رکہے کیونکہ روزہ اوسکی بہی خصی کرتا ہے (یعنی شہوت کو کم کر دیگا) **باب** ما یؤمر به من تزویج ذات الدین دیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتہون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چہوڑا **ف** یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو بہ نسبت عورت کو سب پر مقدم رکہہ کہ زندگے آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پہ نظر کرنا اکثر دہوکہا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے بقول سعدی **شعر** زن بد در سرای مرد نکو۔ ہمدرین عالم ست دوزخ او۔ اور اگر دینداری کے ساتھہ مال اور نسب اور جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور۔ **باب** تزویج الابکار کنواری لڑکیون سے نکاح کرنا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب فقلت ثیب قال افلا بکرا تلاعبها وتلاعبک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے مجہکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے مینے کہا ہان آپ نے پوچہا کنواری سے یا بیوہ سے مینے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیون نہ نکاح کیا کہ تو اوس سے کہیلتا اور تجہہ سے وہ کہیلتی **ف** یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتے مذاق رہتا کیونکہ بیوہ عورت کے قلب کو خاوند سے اسقدر تعلق نہین ہوتا جیسے کنواری کے وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بے بی سے کہیل کود دل بہی پیار درست ہے **عن** ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربها قال اخاف ان تتبعها نفسی قال فاستمتع بها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ میری عورت کسی ہاتہہ لگانیوالے کے ہاتہہ کو نہین روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہے زنا پر) آپ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدے وہ مرد بولا مجہے ڈر ہے کہین پہر دل اوس سے لگا نہ رہے آپ نے فرمایا تو فائدہ اوٹہا **ف** اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا

ہے لیکن روات اسکی ثقہ ہین پر اشکال یہہ ہی کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اوس عورت کو رکھنے کا حکم کیونکر کرتی
اسی واسطے بعضون نے ہاتہہ لگانیوالے کے ہاتہہ نہ روکنے سے یہ مراد رکھی ہی کہ گھر لٹاتی ہی جو مانگے اوسکو دیتی ہی اللہ اعلم **عن**
معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات حسب وجمال وانہا لا تلد
افاتزوجہا قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر
بکم الامم **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھے ایک عورت ملی ہی
جو نہایت خوبصورت اور شریف ہی مگر اوسکی اولاد نہین ہوتے کیا مین اُس سے نکاح کرون آپ نے فرمایا نہین پھر وہ دوسری بار
آیا آپ نے فرمایا نہین پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنیوالی بہت جننے والی عورت کو کیونکہ مین اپنی امت
کو بڑہانیوالا ہون تمہاری وجہ سے **باب** فی قولہ تعالی الزانی لا ینکح الا زانیۃ بدکار عورت سے نہین نکاح کرتا مگر بدکار
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان بمکۃ
بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقتہ قال جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق قال فسکت عنی
فنزلت والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیون کو لیکر مکہ مین جایا کرتا وہان ایک عورت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تہا وہ اسکی آشنا
تہی تو مرثد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا مین عناق سے نکاح کرون آپ چپ ہو رہے پھر
یہ آیت اُتری۔ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک) یعنی زانیہ بدکار عورت سے وہی نکاح کرتا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ نے
یہ آیت پڑہ کر مجھے سنائی اور فرمایا مت نکاح کر اوس سے **ف** یہ نہی اُس حالت مین ہی کہ وہ عورت زنا پر قائم رہی اور اوس سے
توبہ نکری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا سے کوڑے کہا یا ہوا ہو وہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے **باب**
فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجہا اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پھر اوس سے نکاح کر لینا **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ وتزوجہا کان لہ اجران **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اوسکے ساتھہ نکاح کیا اوسکے لیے دونا ثواب ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق
صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرکے اون سے
نکاح کر لیا) اور یہی آزادی مہر قرار پائی ہے **باب** یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب دودہ پلانے سے ویسی ہی حرمت
ہوتی ہی جیسی نسب سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ
ما یحرم من الولادۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے
جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی **ف** یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بہی

نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسی دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بہی نکاح منع ہے اسی طرح اگر قیاس کرو تو معلوم ہوا کہ جیسا چچا
دودہ پلانیکا بڑا حق ہے دایہ اور اوسکی لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے عن ام حبیبة قالت یا رسول اللہ هل لك في اختي
قال فافعل ماذا قالت فتنكحها قال اختك قالت نعم قال او تحبين ذلك قالت لست بمخلية بك و
احب من شركني في خير اختي قال فانها لا تحل لي قالت فواللہ لقد اخبرت انك تخطب درة او ذرة شك
زهير بنت ابي سلمة قال بنت ام سلمة قالت نعم قال اما واللہ لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي
انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہے آپ نے فرمایا تو کیا کرون ام حبیبہ نے کہا
نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہے ام حبیبہ نے کہا کچہ مین کیلی تو آپ
پاس نہین ہون (یعنی اکلوتے بی بی تہوڑی ہون کہ سوت کا آنا مجہے ناگوار گزرے) تو جتنے لوگ میرے ساتہہ شریک ہون
بہتری مین ان سب مین اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ مجہے حلال نہین ہو سکتی (کیونکہ
ایک بہن نکاح مین موجود ہے) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجہے معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہے دُرّہ یا ذرّہ کا (جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے)
آپ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ نہوتی تو میری رضاعی بہائی
کی بیٹی ہے مجہے اور ابو سلمہ اوسکے باپ کو ثویبہ نے دودہ پلایا ہے تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیون اور بہینون کا باب
في لبن الفحل مرد سے دودہ کا ناتا عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي افلح بن ابي القعيس فاستترت منه
قال تستترين مني وانا عمك قال قلت من اين قال ارضعتك امرأة اخي قالت انما ارضعتني المرأة ولم
يرضعني الرجل فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال انه عمك فليلج عليك ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تہے دودہ کے ناتے سے) تو مینے اون سے پردہ
کیا انہون نے کہا تو مجہسے پردہ کرتی ہے مین تو تیرا چچا ہون مینے جواب دیا کیونکر تو انہون نے کہا کہ میری بہاوج نے تجہکو دودہ
پلایا ہے مینے جواب دیا کہ عورت نے دودہ پلایا کچہ مرد نے تو دودہ نہین پلایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یہ قصہ مینے
حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق سے تیرے پاس آوے ف معلوم ہوا کہ جیسے حرمت دودہ
کی دودہ پلانیوالی یعنی عورت کیطرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کیطرف سے بہی ہوتی ہے باب في رضاعة
الكبير بڑا آدمی اگر دودہ پیوے عن عائشة المعنى واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها
رجل قال حفص فشق ذلك عليه وتغير وجهه ثم اتفقا قالت يا رسول الله انه اخي من الرضاعة فقال
انظرن من اخوانكن فانما الرضاعة من المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکے پاس آئے اور ایک شخص اونکے نزدیک بیٹہا تہا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

بدل گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو میرا دودہ شریک بہائی ہے حضرت نے فرمایا دیکہو۔ یعنی سوچو تمہارا بہائی کون
ہی دودہ کا ناتا تصرف بہوکہہ سے ہے **ف** یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چہوٹے
لڑکے بہوکہہ بی دودہ نہین جاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوے تو اوسکا کچہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا
اور کہتے ہین کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثون کے موافق یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہوجاتی
ہے اور سامنے ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہی **عن** ابن مسعود قال لا رضاع الا ما شد العظم و انبت اللحم فقال ابو موسی
لا تسالونا و هذا الحبر فیکم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہی جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑہاوے
اوسوقت ابو موسی اشعری نے کہا مت پوچہو مجہسی جبتک یہ عالم تم مین ہی (یعنی ابن مسعود) **باب** فی من حرم به رضاعت
کبیر کے حرمت کا بیان **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم و ام سلمة ان ابا حذیفة بن عتبة بن ربیعة
بن عبد الشمس کان تبنی سالما و انکحه ابنة اخیه هند بنت الولید بن عتبة بن ربیعة و هو مولی
لامرأة من الانصار کما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زیدا و کان من تبنی رجلا فی الجاهلیة دعاه
الناس الیه و ورث میراثه حتی انزل اللہ سبحانه و تعالی فی ذلك ادعوهم لابائهم الی قوله فاخوانکم
فی الدین و موالیکم فردوا الی ابائهم فمن لم یعلم له اب کان مولی و اخا فی الدین فجاءت سهلة بنت سهیل
بن عمرو القرشی ثم العامری و هی امرأة ابی حذیفة فقالت یا رسول اللہ انا کنا نری سالما ولدا و کان یاوی
معی و مع ابی حذیفة فی بیت واحد و یرانی فضلا و قد انزل اللہ عز و جل فیهم ما قد علمت فکیف تری
فیه فقال لها النبی صلی اللہ علیه وسلم ارضعیه فارضعته خمس رضعات فکان بمنزلة ولدها من
الرضاعة فبذلك کانت عائشة رضی اللہ عنها تامر بنات اخواتها و بنات اخوتها ان یرضعن من احبت
عائشة ان یراها و یدخل علیها و ان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیها و ابت ام سلمة و سائر
ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یدخلن علیهن بتلك الرضاعة احدا من الناس حتی یرضع فی المهد و قلن
لعائشة واللہ ما ندری لعلها کانت رخصة من النبی صلی اللہ علیه وسلم لسالم دون الناس **ترجمہ** حضرت
عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنی کیا تہا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تہا لے پالک) اور اپنے بہائی
کے بیٹے کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اون سے کر دیا تہا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولی (غلام آزاد) تہے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت مین یہہ رسم تہی جو شخص کسی کو متبنی کرتا تو لوگ اوسکو اوسی
کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اوسی کا بیٹا کہتے مثلا زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور اوسکو ترکہ دلاتے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ
نے یہہ آیت اتاری ادعوهم لابائهم الی قوله فاخوانکم فی الدین و موالیکم یعنی پکارو اونکو اونکے باپون کیطرف نسبت کر کے یہہ بہتر ہے
اللہ کے نزدیک اگر تم کو اونکے باپون کے نام معلوم نہون تو وہ تمہارے دینی بہائی ہین اور مولے (غلامان آزاد) ہین اس روز سے اون لوگون کو

اونکی باپون کیطرف نسبت کرکے پکارنی لگو اور جسکا باپ معلوم نہوا اوسکو مولی اور دینی بہائی قرار دیا تو سہلہ بنت سہیل بن
عمرو تہیں بیبی ابوحذیفہ کے جورو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تہے
وہ ہمارے اور ابوحذیفہ کے ساتہ ایک ہی گھر مین رہتا اور مجہکو ننگا کہلا دیکھتا گھر کے کپڑون مین اب اللہ جل جلالہ نے لے پالکون
کے باب مین جو اوتارا اوسکو آپ جانتے ہین پہر کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دودہ پلاؤ پہر وہ مثل اوسکی اولاد
کے گنا جاتا تہا اسی حدیث سے حضرت عائشہ حکم کرتین تہین اپنے بہتیجیون اور بہانجیون کو کہ دودہ پلاوین اوس شخص کو جسکو حضرت
عائشہ دیکہنا چاہتین اور اوسکے سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا ہی لیکن پانچ بار دودہ پلاوین بعد اوسکی وہ شخص حضرت عائشہ پاس
آیا جایا کرتا **ف** داؤد ظاہری و اہل حدیث کا مذہب یہہ ہی کہ بڑی آدمی کو اگرچہ اوسکے ڈاڑہی مونچہہ نکل آئے ہو دودہ پلا
دینا اس غرض سے کہ اوسکو نظر دیکہنی جائز ہو جاوے درست ہی اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہی حضرت عائشہ کا بہی یہی مذہب
ہی باقی ائمہ اربعہ اور اکثر علماء کا قول اسکی خلاف ہے اونکے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہین اور ابوحنیفہ کے
نزدیک ڈہائی برس کے بعد اور زفر کی نزدیک تین برس کے بعد **ت** اور ام سلمہ اور باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان
اسکا انکار کرتین کہ کوئی اون پاس ایسے رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کری جبتک بچپن مین رضاعت نہوا اور وہ حضرت عائشہ
سے کہتین یقین شاید یہ رسول اللہ صلعم نے سالم کو رخصت دی تہی نہ اور لوگون کو **ف** تو یہ حکم خاص ہوگا سالم سے اور لوگون
کو ایسا کرنا درست نہوگا واللہ اعلم **باب** هل يحرم ما دون خمس رضعات پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت کرتا **عن**
عائشة انها قالت كان فيما انزل الله عزوجل من القرآن عشر رضعات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات يحرمن
فتوفي النبي صلى الله عليه وسلم وهن مما يقرأ من القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا پہلے کلام اللہ مین یہ اوترا تہا کہ دس بار
دودہ نچوڑنا حرام کر دیتا ہی پہر منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودہ نچوڑنا ٹہرا پہر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پڑہا
جاتا قرآن مین **ف** یعنی بعض لوگ پڑہتے تہے پہر وہ بہی متروک ہوگیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل اسی پر ہی کہ پانچ
رضعات سے کم مین رضاعت ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایک ہی بار دودہ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہی **عن**
عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان **ترجمہ** حضرت عائشہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دو بار دودہ چوسنا **باب** في الرضيع عند
الفصال دودہ چہوڑانیکے وقت انعام دینے کا بیان **عن** حجاج بن حجاج عن ابيه قال قلت يا رسول الله ما يذهب عني
مذمة الرضاعة قال الغرة العبد او الامة **ترجمہ** حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ اونہون
نے کہا یا رسول اللہ دودہ کے حق کو کون سی چیز مجہہ سے دور کریگی آپنے فرمایا مملوک یعنی دودہ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام ایسے
دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے **باب** ما يكره ان يجمع بينهن من النساء جن عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست
نہین **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح المرأة على عمتها ولا العمة على بنت اخيها

ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على
الكبرى ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوی عورت اپنی پہوپی پر اور
نہ پہوپھی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوی عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بہانجے پر اور نہ نکاح کیجاوی بڑی ناتے والی چھوٹے
ناتے والی پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑی ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتون مین ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہوتی
ہے خالہ کو بہانجی سے اور پہوپھی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہونیکا خوف ہے
اسواسطے ایسی عورتون مین جمع کرنا جائز نہین ہوا عن ابی ہریرة یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یجمع بین المرأة وخالتها وبین المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا جمع کرنے سے خالہ اور بہانجی کے اور پہوپھی اور بھتیجی کے ف یعنی خالہ اور بہانجی یا پہوپی اور اوسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح
کرنیسی منع فرمایا ہان اگر ایک نکاح مین آکر مرجاوی یا طلاق دیدی تو دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ ان یجمع بین العمة والخالة وبین الخالتین والعمتین ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنیسی درمیان پہوپھی اور خالہ کے (یعنے ایکعورت پہوپھی ہو دوسری
کی اور وہ اوسکی خالہ ہو ان دونون سے کوئی نکاح کری تو درست نہین جیسی زید کا بیٹا عمرو تہا اور سلمی کے بیٹے خدیجہ تھی
زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کے پہوپھی ہوئی
اور کلثوم زینب کے خالہ ان دونون سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین) اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنے
ہر ایک عورت دوسری کے خالہ ہو اور وہ اسکی بھانجی ہو جیسی بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی
آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کے بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ
کی خالہ اور وہ اوسکی بہانجی ہوئے اسیطرح راکعہ ساجدہ کے خالہ اور وہ اوسکی بھانجی ہوئے اب راکعہ اور ساجدہ دونون سے ایک ساتھ
نکاح کرنا درست نہین) اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پہوپیون کے (یعنی ہر ایکعورت دوسری کی پہوپھی ہو اور وہ اوسکے
بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کے ماں جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی ماں حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ
جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے پہوپھی
اور بھتیجی ہوئین ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین ہے۔ بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی بی بی
کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتون سے نکاح کری ایک اوسکی پہوپھی ہو اور دوسرے اوسکی خالہ ہو اسیطرح اوسکے دونو خالہ سے
نکاح کری یا دونو پہوپیون سے مگر اس صورت مین پہلے حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے
مثالین ہم نے بیان کین اور حدیث المشکلات مین سے ہی فقط عن عروة بن الزبیر انہ سال عائشة زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء

قالت یا ابن اختی هی الیتیمة تکون فی حجر ولیها فتشارکه فی ماله فیعجبه مالها وجمالها فیرید ولیها

ان یتزوجها بغیر ان یقسط فی صداقها فیعطیها مثل ما یعطیها غیره فنهوا ان ینکحوهن الا ان یقسطوا لهن ویبلغوا بهن

اعلی سنتهن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان

الناس استفتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الایة فیهن فانزل الله عز وجل یستفتونک فی

النساء قل الله یفتیکم فیهن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کتب لهن

وترغبون ان تنکحوهن قالت والذی ذکر الله انه یتلی علیهم فی الکتاب الایة الاولی التی قال سبحانه فیها وان

خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشة وقول الله عز وجل فی الایة

الاخرة وترغبون ان تنکحوهن هی رغبة احدکم عن یتیمته التی تکون فی حجره حین تکون قلیلة المال و

الجمال فنهوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالها وجمالها من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن قال یونس

وقال ربیعة فی قول الله عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوهن ان خفتم

فقد احللت لکم اربعا۔ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی اُنہوں نی پوچھا حضرت عائشہ سی یہ جو اللہ جل جلالہ و عمّ نوالہ نی فرمایا

وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ یعنی اگر تم کو ڈر ہو یتیمات کا کہ انصاف نہ کرسکوگی یتیموں مین تو

نکاح کر لو جو عورتین پسند آوین تم کو اسکا مطلب کیا ہی (ظاہر مین شرط کو جزا سی کچھ تعلق معلوم نہین ہوتا کیونکہ یتیمون

مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سی کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا ای بہانجی میرے (عروہ بہانجی تہے حضرت

عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تہین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہ ہی کہ ایک لڑکی

یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو (مگر ولی محرم نہ ہو جیسی چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکی مال مین پہر اوس ولی کو اوسکا مال

اور خوبصورت ہونا بہلا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کری مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کرکر تو دیوی دینا

نہ چاہی تو اوس سے نکاح نہ کری (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کری مگر جب انصاف کری

اور پورا مہر جو اونچی سے اونچا اوسکی لائق ہو ادا کری بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرسکی اور پورا مہر نہ دی سکی تو اور کسی عورت

سی جو پسند آوی اور اپنے معلوم ہو نکاح کری عروہ نے کہا پہر حضرت عائشہ نی کہا لوگون نی بعد اس آیت اوترنی کی پہر سوال کیا

رسول اللہ سی یتیم لڑکیون کے بارہ مین تب یہ آیت اوتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب یعنی

پوچہتے ہین تجہہ سے عورتون کے باب مین اللہ تم کو بتاتا ہی حکم عورتون کا اور جو پڑہا جاتا ہی۔ کتاب مین پڑہا جاتا ہی اسکی مراد

وہی آیت ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء (جس کے معنے اوپر گزر چکی) حضرت عائشہ نی کہا یہ جو اللہ تعالی

دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوہن۔ تم چاہتی ہو اون سی نکاح کرنا اوس سی یہی غرض ہی کہ تم مین سی کسی کے

پاس ایک یتیم لڑکی ہو تہوڑے مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہی اوسکی نکاح سی پہر جب رغبت ہو اوسکی نکاح مین بسبب مال

اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کرسکو پہلے ایت کے یہ ہو اس سے نکاح کرو یونس نے کہا ربیعہ نے کہا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی خبر محذوف ہے یعنے اگر انصاف نہ کرسکو یتیم لڑکیون مین تو اون کو چھوڑ دو اور نکاح کرو اور
عورتون سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتون تک تم کو درست ہین عن علی بن الحسین انہم حین قدموا المدینۃ من
عند یزید بن معاویۃ مقتل الحسین بن علی رضی اللہ عنہ لقیہم المسور بن مخرمۃ فقال لہ ھل لک
الی من حاجۃ تأمرنی بھا قال فقلت لہ لا قال ھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی
اخاف ان یغلبک القوم علیہ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا یخلص الیہ ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ خطب بنت ابو جہل علی فاطمۃ رضی اللہ عنہ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ھو یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ھذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمۃ منی وانا الا تخوف ان تفتن فی
دینہا قال ثم ذکر صہرا لہ من بنی عبد الشمس فاثنی علیہ فی مصاہرتہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن اللہ لا یجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا
ابدا ترجمہ امام زین العابدین رضی سے روایت ہے جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے مین حضرت امام حسین رضی
شہید ہوئے ہین تو اون سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہا تم کو کوئی کام مجھسے ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا مین نے اون سے
کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار نہین دیتے کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہین تم سے لوگ اوسکو چھین نہ لیوین قسم خدا
کی اگر تم وہ تلوار مجھے دیدوگے تو مجھسے کوئی نہ لے سکیگا کبھی جبتک میری جان مین جان ہے اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
ابو جہل کے بیٹی سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگون
کو منبر پر اون دنون مین جوان ہو رہا تھا آپنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے خوف ہے اس بات کا کہین وہ اپنے دین مین فساد نہ دے
ا (یعنی جب دوسری سوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہو کر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پھر آپ نے بیان کیا
اپنی دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس مین سے تہا (یعنی حضرت عثمان رض کا) اور آپ نے اون کی تعریف کے اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور مین حرام نہین کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہون حرام کو (یعنے
مین یہ نہیں کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہین ہے اللہ نے چار عورتین حلال کے ہین) لیکن قسم خدا کے یہ نہین ہوگا کہ رسول اللہ کے بیٹی
اور خدا کے دشمن کے بیٹی ایکجگہ جمع ہو جاوین - یعنی ابوجہل جو خدا کا دشمن تھا اوسکی بیٹی بہی فاطمہ کے ساتھ رہے جو رسول کے
بیٹی ہین دوسرے روایت مین ہے ھذہ عن ذلک النکاح پھر جب ہو سے علی اس نکاح سے (یعنی جب دیکھا کہ رسول خدا
ناراض ہین تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا عن مسور بن مخرمۃ حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر یقول ان بنی ھاشم بن المغیرۃ استاذنونی ان ینکحوا ابنتہم من علی ابن ابی طالب فلا اذن ثم
لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما رابہا

ویئوذینی ما اذاها والاحتیاط فی حدیث احمد ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اسبات کی کہ نکاح کر دین اپنے بیٹی کا علی بن ابیطالب سے تو مین اجازت نہین دیتا کبھی اجازت نہین دیتا کبھی اجازت نہین دیتا مگر البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیدین اور انکے بیٹی سے نکاح کرلین میری بیٹی (فاطمہ) میرا ایک ٹکڑا ہے برا معلوم ہوتا ہے مجھکو جو برا معلوم ہوتا ہے اوسکو اور ایذا پہنچاتی ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا پہونچاتی ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت والفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ کیا) **باب فی نکاح المتعۃ** متعہ کا بیان (میعاد مقرر کرکے عقد کرنا) **عن** الزہری قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فتذاکرنا متعۃ النساء فقال لہ رجل یقال لہ ربیع بن سبرۃ اشہد علی ابی انہ حدث ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نہی عنہا فی حجۃ الوداع **ترجمہ** زہری سے روایت ہے ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعے کا ایک شخص نے کہا جسکا نام ربیع بن سبرہ تھا مین نے اپنے باپ سے سنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے حجۃ الوداع مین **ف** متعہ چند بار حلال ہوا پھر اخیر مین حرام ہوا بعد اوسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور نہین خلاف کیا اس مین مگر بہت کم لوگون نے **عن** سبرۃ ان النبی صلی الله علیہ وسلم حرم متعۃ النساء **ترجمہ** سبرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنیکو حرام کیا **ف** پھر حلال نہین ہوا اور صحیح یہ ہے کہ کئی بار حلال ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑگیا اسکی حرمت مین ابن مسعود نے کلام الله مین اسطرح پڑھا ہے فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی جن سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قرایت شاذ ہے مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہے اور ابن عباس سے اسکے حلت منقول ہے باوجود اسکے متقی سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کے قدرت نرکھتا ہو اور روزون سے اوسکی شہوت کم نہ ہو تو ضرورتا اگر متعہ کرلیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک والله اعلم **باب فی الشغار** شغار کا بیان **ف** شغار ایک قسم کا نکاح جاہلیت کی دنا نی مین رائج تہا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اس سے بیاہ دے گویا یہی مہر سمجھتے تھے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نہی عن الشغار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے شغار کرنے سے منع کیا یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے سے کسیکا نکاح اس شرط پر کردیوے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اوسکے ساتھ کردیوے یا اسیطرح بہن کا نکاح اور دونون آپس مین کچھ مہر نہ مقرر کرین **ف** شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ نکاح فسخ کیا جاویگا اگرچہ دخول ہوچکا ہو اور ایک روایت مین اگر دخول ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہوجاویگا اور مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا ابوحنیفہ کا بھی قول ہے **عن** عباس بن عبد الله بن عباس انکح عبد الرحمن بن الحکم ابنتہ وانکحہ عبد الرحمن ابنتہ وکانا جعلا صداقا فکتب معاویۃ الی مروان یامرہ بالتفریق بینہما وقال فی کتابہ ہذا الشغار الذی نہی عنہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم **ترجمہ** عباس بن عبد الله بن عباس نے

کو اور اسیکو مہر سمجھا معاویہ نے مروان کو لکھا کہ اون دونون کا نکاح توڑ دو اور لکھا کہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شغار مین داخل ہے نکاح کرنا بھتیجی یا بھانجی یا پھوپھی یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر ایسا ہی اور صورت اوسکی یون ہے ایک یہ کہے مین نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھسے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھسے کردے پھر دوسرا بھی یون ہی کہے مین نے قبول کیا اور ہر ایک دوسری کے مہر ہو

باب فی التحلیل حلالے کا بیان

عن علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المحلل والمحلل لہ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے اسماعیل نے کہا مین سمجھتا ہون کہ شعبی نے اسحدیث کو مرفوعا روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے واسطے حلالہ کیا جاوے (پہلے خاوند یعنی اہل حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے)

باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ غلام بغیر اپنے مولے کے پوچھے نکاح کرلے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ فهو عاهر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ یعنے غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہین

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہین ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے موقوفاً صحیح ہے

باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیہ ایک آدمی اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبة اخیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگنی نہ کرے آدمی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کے کسی جگہ شادی کے نسبت ٹھہر چکی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اس مین دوسرے مسلمان کے حق تلفی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین

عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب احدکم علی خطبة اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے منگنی نکرے اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بھائی مسلمان کے بیچنے پر مگر اوسکے حکم سے **ف** یعنی جب سودے کا گاہک ٹھہر جاوے تو پھر اوسکو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کے لیے اپنے پاس نہ لاوے

باب فی الرجل ینظر الی المرأة وهو یرید تزویجها جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوسکا دیکھ لینا بہتر ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأة فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحها فلیفعل فخطبت جاریة فکنت اتخبأ لها حتی رأیت منها ما دعانی الی نکاحها وتزوجها فتزوجتها **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

کیطرف بہیجنا چاہی تو ہوسکے تو اوسکو دیکہی جس سے نکاح کا ارادہ ہی پہر نکاح کیسی جابر نے کہا مین نے ایک چہوکری کو
پیام دیا تو چہپکر مین نے اوسکو دیکہ لیا یہانتک کہ دیکہا مین نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اوسکی نکاح کے پہر نکاح کیا
مین نے اوس سے **ف** جس عورت سی نکاح کرنا چاہی اوسکا دیکہہ لینا مستحب ہے باجماع علماء **باب** فی الولی

ولی کا بیان یعنی بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین کسی عورت کا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما
امرأۃ نکحت بغیر اذن موالیھا فنکاحھا باطل ثلاث مرات فان دخل بھا فالمھر لھا بما اصاب
منھا فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کرلی تو اوسکا نکاح باطل ہے۔ یعنی صحیح نہین آپ نے باطل کے لفظ
کو تین بار فرمایا۔ اور جو اوس عورت سی صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اوسکے بدلے مین جو اوس سے فائدہ حاصل
کیا ہی پہر اگر ولی اختلاف کرین تو جسکا ولی نہو اوسکا ولی بادشاہ ہی **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کی
ضرورت نہین خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کی نزدیک ضروری ہی **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا نکاح الا بولی **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح
صحیح نہین (یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہو جاتی ہی قول اونکا جو کہتی ہین بالغہ کےلیے ولی ضرور نہین ہے) **عن** ام حبیبۃ
انھا کانت عند ابن جحش فھلک عنھا وکان فیمن ھاجر الی ارض الحبشۃ فزوجھا النجاشی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی عندھم **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہی وہ ابن جحش کے نکاح مین تہین اور ابن جحش اون
لوگون مین سے تہے جو ہجرت کرگئی تہے حبش کیطرف (کافرون کے ایذا دہی سے پہلے چند مسلمان لاچار ہوکر حبش کو چلے
گئی تہی) وہان وہ مرگئے تو نجاشی (بادشاہ حبش) نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا حالانکہ ام حبیبہ حبش
ہی مین تہین **باب** فی العضل عورتون کو نکاح سی منع کرنیکا بیان **عن** معقل بن یسار قال کانت لی اخت تخطب
الی فاتانی ابن عم لی فانکحتھا ایاہ ثم طلقھا طلاقا لہ رجعۃ ثم ترکھا حتی انقضت عدتھا فلما
خطبت الی اتانی یخطبھا فقلت لا واللہ لا انکحھا ابدا قال ففی نزلت ھذہ الآیۃ [illegible] واذا طلقتم النساء
فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن الآیۃ قال [illegible] فانکحتھا ایاہ **ترجمہ**
معقل بن یسار سے روایت ہی میری ایک بہن تہی پیام مجہسے لگاتا پہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا مین نے اوس کا نکاح اوس سے
کردیا اوس نے اوسکو طلاق رجعی دیا اور چہوڑ دیا یہان تک کہ عدت گزرگئی جب پہر اوسکا پیام مجہسی لگا تو پہر وہ آیا اور پیام
دینے لگا مین نے کہا قسم خدا کی اب مین کبہی اوسکا نکاح اوس سے نکرونگا تو میرے باب مین یہ آیت اوتری واذا
طلقتم النساء [illegible] فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف
یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو پہر اونکی عدت گزرجاوی تو مت منع کرو اونکو اسبات سی کہ نکاح کرین اپنے پہلے

خاوند سے جب آپس مین دستور کے موافق راضی ہوگئے ہین یہہ آیت سندر ہی نے قسم کا کفارہ دیا اور اوسکا نکاح اوسی سے کردیا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیرہوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل کرکے اللہ جل جلالہ

تم الجزو الثانی عشر ویتلوہ الجزو الثالث عشر انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

تمت

ابواب الثالث عشر

پاره تیرهوان

بسم الله الرحمن الرحیم

باب اذا انکح الولیان جب دو ولی ایکعورت کا نکاح کردین **عن** سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما وایما رجل باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما **ترجمه** سمره سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو عورت اوسکا نکاح دو ولی کردین (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیون کے ہاتھ بیچی تو جسکے ہاتھ پہلے بیچی ہی اوسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قوله تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن آیت کا حاصل یہ ہی کہ زور و زبردستی سے عورتون کے وارث مت ہنو اور نہ اون کو دوسرون کو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچھ اپنا دیا مگر جب کہ وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال الشیبانی وذکره عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنه الا عن ابن عباس فی هذه الآیة لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤه احق بامرأته من ولی نفسها ان شاء بعضهم تزوجها او زوجوها وان شاؤا لم یزوجوها فنزلت هذه الآیة فی ذلک **ترجمه** عبد الله بن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تھا تو اوسکے وارث اوسکی بیوی کے زیاده حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثون کی بعض اوسکا نکاح اپنے خود سے کرلیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کردیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اوتری **ف** اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہی میت کے عزیزون کو زور و زبردستی سے اپنے نکاح مین لینا نہین پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہے کہ عاجز ہوکر جو کچھ میت نے اوسکو دیا تھا وہ پہیر لیوے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کرین تو اوس سے روکنا پہونچتا ہی (موضح القرآن) وارث نہ ہنو زبردستی سے یعنی عورت کے خوشی نہو تم زبردستی اسکے حاکم بن جاؤ **عن** ابن عباس قال لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتیتموهن الا ان یاتین بفاحشة مبینة وذلک ان الرجل کان یرث امرأة ذی قرابته فیعضلها حتی تموت او ترد الیه صداقها فاحکم الله عن ذلک ونهی عن ذلک **ترجمه** عبد الله بن عباس سے روایت ہی انہون نی کہا اس آیت کا یا ایها الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتیتموهن الا ان یاتین بفاحشة مبینة الآیة (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پھر اوسکو دوسرا نکاح کرنے

دیتا یہانتک کہ مرجاتے یا جو مہر لیا ہی اوسکو واپس کردیتی (مجبور ہوکر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین
عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مرگیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کرین یا نکرین **باب**
فی الاستیمار نکاح کیوقت لڑکی سے پوچھنا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی
تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نلیجاوی اور نہ نکاح کیا
جاوی کنواری عورت جبتک اوسکا اذن نلیا جاوی لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو
بتلاوی گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی **ف** یعنی کنواری سے یون کہا جاوی کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے
ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دی تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی - امام اعظم رح کے نزدیک چہوٹے لڑکے
کا ولی مختار ہے جہان چاہی وہان کری خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری
اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا
وان ابت فلا جواز علیہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ
ہوجاوی اور اوسکا باپ نہو تو وہ اپنی نکاح کرنے مین پوچھی جاوی گی اگر چپ ہورہی تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو
اوسپر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہی فان بکت او سکتت فہو اذنہا یعنی اگر چپ ہورہی یا رونے لگی تو بہی
اذن اوسکا ہی ابو داؤد نے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہین ہے بلکہ یہ وہم ہی ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا **عن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن ورواہ ابو عمرو ذکوان عن عائشۃ
قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے اون کی بیٹیون کے نکاح مین اور دوسری روایت
مین حضرت عائشہ سے یہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کرنیسی شرماتی ہی آپنے فرمایا اوسکا اقرار یہی ہی کہ خاموش
ہورہی **ف** یعنی جب اوس سے کہا جاوی کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہورہے
تو یہی قبول سمجھا جاویگا **باب** فی البکر یزوجہا ابوہا ولا یستامرہا کنواری لڑکی کا نکاح کیا باپ نے اوسکو پوچھے بغیر
تو کیا **عن** ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی
کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکی باپ نے اوسکی ناراضی سے نکاح اوسکا کردیا آپنے اوسکو اختیار دیا **ف** چاہی نکاح
رکہہ چاہی فسخ کرڈال محدثین نے لکہا ہی کہ وہ لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ کم سن لڑکے پر باپ کو اختیار ہی کہ جبراً نکاح کردیوی پہ جب

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اوسکو اختیار ہی وہ نکاح فسخ کر دیوی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب** فی الثیب والبکر
کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی
نفسہا واذنہا صماتہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت اپنی جان
کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے۔ یعنی ولی کا اوسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
اور اوسکا چپ رہنا ہی اوس کی اجازت ہی **ف** ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر و
الیتیمۃ تستامر وصمتہا اقرارہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ
اختیار نہیں اور کنواری سے اذن لیا جاویگا اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکا اقرار ہے **ف** یہ دونو حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں
جب ایم سے ثیبہ مراد ہو **عن** خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فجاءت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحہا **ترجمہ** خنساء خذام انصاری کی بیٹی سے روایت ہی کہ اوسکی باپ نے
بی اجازت اوسکی اوسکا نکاح کر دیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اوس نے نکاح سے ناراض ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ذکر کیا حضرت
نے اوسکی نکاح کو پھیر دیا یعنی باپ کے نکاح کیے ہوئی کو جائز نہ کہا **ف** خذام ذال معجمہ سے ہے یا خدام دال مہملہ سے **باب**
فی الاکفاء کفو کا بیان (کفو اور کفاءت مشہور ہی) **عن** ابی ہریرۃ ان ابا ھند حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ھند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شیء مما تداوون
بہ خیر فالحجامۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ابا ہند نے پچھنی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ میں (چندیا میں) آپ نے
فرمایا ای بنی بیاضہ نکاح کرو ابا ہند سے اور پیام بھیجو اوسکو اگر تمہاری سب دواؤن میں کوئی دوا بہتر ہے تو بھی پچھنی لگانا ہی **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت میں دین کا اعتبار ہی نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفاءت میں بہت امور کا لحاظ ہی
نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشی کا اور غیر کفو سے نکاح ہو جاویگا مگر ولی اوسکو فسخ کر سکتا ہی **باب**
فی تزویج من لم یولد قبل پیدایش کے نکاح کر دینا **عن** سارۃ بنت مقسم انہا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت
خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنا الیہ ابی وھو علی
ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وھم یقولون الطبطبیۃ الطبطبیۃ
الطبطبیۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش عثران
قال ابن المثنی جیش غثران فقال طارق بن المرقع من یعطینی رمحا بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ اول بنت
تکون لی فاعطیتہ رمحی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ اھلی
جہزھن الی فحلف ان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی وبینہ وحلفت لا اصدق

غير الذي اعطيته فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ويقرن اي النساء هي اليوم قال فرأيت القتير قال اری

ان يتركها قال فراعني ذلك ونظرت الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فلما رای ذلك مني قال لا تأثم صاحبك

ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو اور میرے باپ آپکے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک دُرّہ تھا جیسے کُتب کے معلمون کے پاس ہوتا ہے (لڑکون کے سزا دینے کے واسطے) تو میں نے سنا بدّو اور سب لوگ کہتے تھے الطبطبیہ الطبطبیہ الطبطبیہ **ف** طبطب کوڑے کی آواز ہے جو پڑنے کیوقت اوس میں سے نکلتی ہے یا لوگون کے چلنے کی آواز یہ حال مراد ہے کہ طب طب سے آواز اوسوقت آرہی تھی **ت** تو میرے باپ رسول اللہ صلعم کے نزدیک گئے اور اونکا پانون پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونیکا اقرار کیا اور ٹھہرے رہے اور آپکی سنا بات سنیں بعد اوسکے کہا میں جیش عثران یا غثران (جو جاہلیت میں ایک لشکر گیا تھا) میں تھا وہان طارق بن المرقع نے مجھ سے کہا کون شخص ہے جو مجھکو ایک برچھہ اوسکے بدلے میں دیتا ہے میں نے کہا کیا بدلہ ہے طارق نے کہا بدلہ یہ ہے کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اس سے کردونگا میں نے اپنا نیزہ اوس کو دیدیا اور چلا گیا یہانتک کہ مینے سنا طارق کی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور اب جوان ہو گئی ہے تو میں اوسکے پاس گیا اور میں نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کر دو اوس نے قسم کہائی میں کبھی تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اوسکا مہر نیا نہ مقرر کریگا سوا اوس مہر کے جسکا اقرار میرے اور اوسکے بیچ میں ہو چکا تہا اور مینے قسم کہائی کہ میں سوا اوسکے کچھہ مہر نہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس لڑکی کی عمر کیا ہے میرے باپ نے کہا وہ بوڑھی ہو چلی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانے دے (چھوڑ دے) میں اس سے گھبرایا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپنے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو **ف** اور اوس لڑکی کے لینے میں یا تجھے قسم توڑنا پڑیگی یا طارق کو توڑنا پڑیگی دونون میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا۔

امراة قالت هي مصدقة امراة صدق قالت بينا ابي في غزاة في الجاهلية اذ رمضوا فقال رجل من يعطيني نعليه وانكحه اول بنت تولد لي فخلع ابي نعليه فالقاهما اليه فولدت له جارية فبلغت وذكر نحوه لم يذكر قصة القتير **ترجمہ** ایک عورت سے روایت ہے اوسکا نام مصدقہ تہا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی میں تہا جاہلیت کے زمانے میں کیا یک لوگون کے پانون جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہے جو اپنی جوتیاں مجھے دیدے میں اوس سے نکاح کردونگا اپنی پہلی بیٹی کا جو میرے یہاں پیدا ہوئی میرے باپ نے اپنی جوتیاں اوتار کر اوسکو دیدیں پھر اوسکے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اور جوان ہوئی بعد اوسکے وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا مگر بڑہاپے کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی بوڑہی ہوگئی)

باب الصداق مہر کا بیان عن ابي سلمة قال سالت عائشة رضي الله عنها عن صداق النبي صلی الله عليه وسلم قالت ثنتا عشرة اوقية ونش فقلت وما نش قالت نصف اوقية **ترجمہ** ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے پوچھا عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تہا اونہون نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا کہ نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدھا اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب
پانسو درم ہوئی جسکے ایکسو اکتیس روپیہ ۴ کمپنی ہوتے ہین یہی مہر آنحضرت ؐ کی سب بیبیون کا تہا سوا ام حبیبہ کے کہ اونکا
مہر چار ہزار درم یعنی ایک ہزار پچاس کمپنی کا تہا **عن** ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمه الله فقال الا لا تغالوا بصدق
النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها النبي صلى الله عليه وسلم
ما اصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امراة من نسائه ولا اصدقت امراة من بناته اكثر من ثنتي عشرة
اوقية **ترجمہ** ابی العجفا سلمی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑہکر ہم کو کہا خبردار ہو عورتون کے مہر بہارے
مت باندہو کیونکہ اگر بہاری مہر باندہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق
تر اوسکے ہوتے نبی ؐ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ باندہا کسی بی بی کا باندہا نہ کسی بیٹی کا
بارہ اوقیے کے سوا سو روپے ہوئے **عن** ام حبيبة انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة
فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف وبعث بها الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہی کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین اور عبید اللہ
حبش کے ملک مین مر گئے تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کردیا اور ام حبیبہ کا مہر حضرت کی طرف
سے چار ہزار درم مقرر کرکے اونکو حسنہ کی بیٹے شرحبیل کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجدیا **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون
اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تہا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیونکا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تہے لیکن مہر حضرت
فاطمہ زہرا کا سو چار مثقال چاندی کے برابر ڈیڑہ سو روپے کمپنی کے تہا **عن** الزهري ان النجاشي زوج ام حبيبة بنت ابي
سفيان من رسول الله صلى الله عليه وسلم على صداق اربعة آلاف درهم وكتب بذلك الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقبل **ترجمہ** زہری سے روایت ہی کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کردیا اور حضرت کیطرف چار ہزار درم مہر کے مقرر کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہہ بہیجا
تو حضرت نے قبول کیا **ف** پہر حبش مین نکاح پڑہا گیا اور خطبہ پڑہا نجاشی بادشاہ حبش نے پہر خالد بن سعید نے بعد اوسکے
کہانا کہلایا سب حاضرین کو اور ادا کیا زر مہر نجاشی نے اپنے پاس سے یہ نکاح ۶ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے
باپ کے چچا کے بیٹے تہے یعنی ابو سفیان کے

باب قلة المهر مہر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہی

عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم راى عبد الرحمن بن عوف وعليه ردع زعفران فقال النبي صلى الله عليه وسلم مهيم فقال يا
رسول الله تزوجت امراة قال ما اصدقتها قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة **ترجمہ** انس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکہا زعفران لگائے ہوئے آپ نے فرمایا یہہ کیا ہی عبد الرحمن نے
کہا یا رسول اللہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا ہی حضرت نے فرمایا اوسکا کیا مہر ٹہرایا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواة سونا حضرت نے

فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **ف** نواۃ پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہہ ہی کہ پانچ درم برابر سونا مہر مقرر کیا جسکے
پونے سولہ ماشے ہوئی بعضون نے کہا نواۃ سے کہجور کے گہٹلی مراد ہے یعنے اوسکی برابر سونا مقرر کیا **عن** جابر بن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امرأۃ ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عورت کے مہر مین لپ بہر ستو یا کہجورین دیز
تو اوس عورت کو اپنے حلال کر لیا **عن** جابر قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع بالقبضۃ
من الطعام **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تہی ایک مٹھی اناج کی دیکر
ف شاید یہ امر متعہ کی ممانعت سی پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ ہم نی متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین اور ابو بکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اوس سے عمر نے زرقانی نے کہا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ
سے ثابت ہی جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **باب** فی التزوج علی العمل
یعنی کسی کام یا محنت کر اوپر نکاح کرنا **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ
فقالت یا رسول اللہ انی قد وہبت نفسی لک فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا
ان لم یکن لک بہا حاجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل عندک من شیء تصدقہا ایاہ فقال ما عندی الا
ازاری ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتہا ازارک جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا
قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل معک
من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد زوجتکہا بما معک من القرآن **ترجمہ** سہل بن ساعدی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت نے اکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپ نے کچہ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کہڑی رہی تب ایک صحابی
نے کہڑی ہوکر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اوسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اوس سی کر دیجی حضرت نے فرمایا کہ کچہ تیرے
پاس ہے جس سے تو اوسکا مہر ادا کری اوس نے کہا میری پاس کچہہ بھی نہین سوای اس لنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہی گا تو کوئی چیز ڈہونڈ لا آپنے فرمایا ایک انگوٹھی ہی ڈہونڈ لا اوس نے
ڈہونڈہا تو کچہہ نہ پایا تو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجہکو قرآن کچہ یاد ہی اوس نے کہا کہ ہان مجہکو فلانی فلانی
سورت یاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتہہ بعوض اس قرآن شریف کے
جو تجہکو یاد ہی (یعنی یہی قرآن اوس عورت کو سکہا دی یہی مہر ہے) **ف** اسی حدیث پر عمل ہی شافعی اور جمہور علما کا اونکے
نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم سی کم مہر درست نہین مگر
دلائل اونکے ضعیف مین اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہوسکین اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ اوان حدیثون

سے واگر نام مہر معجل کا ہی جو بمجرد نکاح کے کچھ دیا جاتا ہی مستقیم نہین کیونکہ اس حدیث مین صاف موجود ہی نکاح کر دیا مین نے تجھا
اوسکو ساتھ اُس قرآن کی عوض مین جو تجھکو یاد ہی وہ کہتی مین کہ حرف بیہان تعلیمی معنون مین نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کے
ہی یعنی نکاح کر دیا مین نی تیرا اوس سے بسبب اوسکی کہ تیری ساتھ قرآن ہی اور یہ تاویل بعید ہے جو ظاہر حدیث سی سمجھا نہین ہو سکتی

باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات ایکشخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہین کیا پھر مرگیا **عن عبد اللہ**
فی رجل تزوج امراۃ فمات عنها ولم یدخل بها ولم یفرض لها فقال لها الصداق کاملا وعلیها
العدۃ ولها المیراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی به فی بروع بنت
واشق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ایکشخص نے ایک عورت سی نکاح کیا اور مرگیا نہ اوس عورت سی صحبت کیا اور
نہ اوسکا مہر ٹھہرایا۔ تو اس صورت مین عبد اللہ نے کہا کہ اوس عورت کا پورا مہر ثابت ہی اور وہ عورت عدت پوری کریگی
اور خاوند کے مال مین میراث کی حقدار ہوگی۔ یہہ دیکھکر معقل بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مینے سُنا ہی کہ
آپنے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا **ف** پورا مہر ثابت ہی یعنی مہر مثل جو اوسکی سی عورتونکا مہر اُس زمانی مین
ہو **عن** عبد اللہ بن مسعود انه اتی فی رجل بهذا الخبر قال فاختلفوا الیه شهرا او قال مرات قال فانی اقول فیها
ان لها صداقا کصداق نسائها لا وکس ولا شطط وان لها المیراث وعلیها العدۃ فان یک صوابا فمن اللہ وان
یک خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسوله بریئان فقام ناس من اشجع فیهم الجراح وابو سنان فقالوا یا ابن
مسعود نحن نشهد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاها فینا فی بروع بنت واشق وان زوجها هلال
بن مرۃ الاشجعی کما قضیت قال ففرح عبد اللہ بن مسعود فرحا شدیدا حین وافق قضاءه قضاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہہ مقدمہ درپیش ہوا لوگون نے اوسمین اختلاف کیا ایک مہینا
بھر یا کئی مرتبہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین تو اس مقدمہ مین کہتا ہون کہ اُس عورت کا مہر ثابت ہی جیسا اوسکی قسم کی عورتون
کا مہر ہوا کرتا ہے اُس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اگر یہہ کہنا میرا شریعت کے
موافق ہی تو اللہ کی عنایت ہی اور اگر اس مین میری چوک ہو تو شیطان کیطرف سی ہی اللہ ورسول اس خطا سی پاک ہین پھر کئی
آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑی ہوئی اون مین سے تھے جراح اور ابو سنان کہا ای ابن مسعود ہم گواہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہہ فیصلہ کیا راوی نی کہا
کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہوگئی جسوقت کہ اونکا فیصلہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی کرتا ہی **عن** عقبة بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اترضی ان ازوجك فلانة
قال نعم وقال للمراۃ اترضین ان ازوجك فلانا قالت نعم فزوج احدهما صاحبه فدخل بها الرجل ولم
یفرض لها صداقا ولم یعطها شیئا وکان ممن شهد الحدیبیة له سهم بخیبر فلما حضرته الوفاة قال

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجنی فلانۃ ولم افرض لها صداقا ولم اعطها شیئا وانی اشہدکم
انی اعطیتها من صداقها سهمی بخیبر فاخذت سهمها فباعته بمائة الف قال ابوداؤد وزاد عمر فی
اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرہ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنی پر راضی ہی اوس نے کہا ہان راضی ہون پھر آپ نے ایکعورت سے
فرمایا کیا تو فلانی شخص کے ساتھ نکاح کرلینے پر راضی ہی۔ اوس نے بھی کہا کہ ہان مین راضی ہون جب حضرت نے دونون کی خواہش
پائی تو اونکا نکاح کردیا پھر اوس شخص نے اپنی اوس بیبی سے صحبت کیا اور اوسکا مہر مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اوسکو دی مگر
وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تہا اور اوسکا حصہ خیبر مین نکلتا تہا جب وہ مرنے لگا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
نکاح فلانی عورت کے ساتھ کردیا تہا مین نے اوسکا مہر مقرر نکیا تہا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب مین تمکو گواہ
کرتا ہون کہ مین نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھے ملنے والا ہی دیدیا پھر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکھ درہم کو بیچا
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہی جو آسان ہو یعنی اسمین
دقت نکرنا پڑے مہر قلیل ہو الخ ایکروایت مین ہی بہتر عورتین وہ ہین جنکا مہر تھوڑا ہو سنائی مین لوگون نے استطاعت
سے زیادہ مہر بار کہا ہے یہ امر مکروہ ہی ترک کرنا چاہیے) **باب فی خطبۃ النکاح** نکاح کے خطبے کا بیان **عن** عبد اللہ
بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی النکاح وغیرہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا اسطرح
سے مروی ہی جو آگے آتا ہی **عن** عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ
نستعینه ونستغفره ونعوذ به من شرور انفسنا من یهد الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له
واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا ایها الذین امنوا اتقوا الله الذی تساءلون
به والارحام ان الله کان علیکم رقیبا یا ایها الذین امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع الله
ورسوله فقد فاز فوزا عظیما ولم یقل محمد بن سلیمان ان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمکو حاجت کا خطبہ سکھایا۔ الحمد للہ نستعینه ونستغفره اخیر تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی کو ہین مین اوسکی مدد چاہتی ہین
ہم اور اوسی سے بخشش چاہتی ہین ہم اور اوسیکی ساتھ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنی جانون کی برائی سے جسکو اللہ نے راہ دکھلایا اسکو
کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردے اوسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوای اللہ کے کوئی معبود
نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین ای ایمان والو لوگو اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکے وسیلے سے تم
آپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے توڑنے سے ڈرو کیونکہ اللہ تمھارا نگہبان ہی۔ ای ایمان والو لوگو اللہ سی ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنیکا
حق ہے اور بغیر مسلمان ہوئے تم ہرگز مت مرو ای ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہاری کام ٹھیک کردیگا

اور تمہاری گناہ بخشدیگا اور جسنے اللہ اور اوسکی رسول کا کہا مانا تو اوسنے بڑا ہی مطلب پالیا (محمد بن سلیمان کی روایت
مین ان نہین ہی الحمد للہ کے پہلے) عن ابن مسعود ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر نحوہ وقال
بعد قولہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرًا ونذیرًا بین یدی الساعۃ من یطع اللّٰہ ورسولہ فقد رشد ومن
یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللّٰہ شیئًا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب خطبہ پڑہا کرتے پھر ویسا ہی ذکر کیا لیکن عبدہ ورسولہ کی آگے اتنا اور بڑہایا ارسلہ بالحق اخیر تک۔ یعنی اوس نے اپنی رسول
کو حق کی ساتھ خوشی سنانیوالا جنت کی اور دوزخ سی ڈرانیوالا جس نے اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کیا اس نے
اپنی جان کی سوا کسیکا کچھ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) عن رجل من بنی سلیم قال خطبت
الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیر ان یتشہد ترجمہ بنی سلیم مین سے
ایک شخص سے روایت ہی (جسکا نام عباد بن سلیمان ہی) مین نے پیام دیا حضرت کی پوتہی امامہ بنت عبد المطلب سے آپ نے
اوسکا نکاح مجھسی کر دیا بغیر خطبہ کے باب تزویج الصغار چھوٹے نابالغ لڑکیونکا نکاح عن عائشۃ قالت تزوجنی
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست ودخل بی وانا بنت تسع ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری ساتہہ نکاح کیا اوس وقت مین سات برس کی لڑکی تہی اور
جب حضرت نے مجہ سے صحبت کی تو مین نو برس کی تہی باب فی المقام عند البکر باکرہ عورت سی نکاح کری تو
کے دن اوسکی پاس رہے عن ام سلمۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندہا ثلاثا
ثم قال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی ترجمہ ام سلمہ سی
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آن کے ساتہہ نکاح کیا تو آپ اونکی پاس تین دن تک شب باش رہی پھر تیسری
دن یہ فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹہرنا میرا تیری پاس کچھ تیری اور تیری لوگون کی رسوائی نہین ہی اگر تو چاہی تو مین تیری
پاس سات رات تک شب باش رہون اور اگر تیری پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیون کی پاس بھی سات سات رات
رہونگا ف کیونکہ عدل ضروری ہی مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہو سکتی ہی کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اوسکی پاس رہے اگر باکرہ
ہو تو سات رات عن انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندہا ثلاثا
ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتہہ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اونکی پاس شب باش
رہی عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی وکانت ثیبا وہ صفیہ ثیبہ تہین (ثیبہ وہ عورت جو خاوند کر چکی ہو) عن
انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلاثا ولو
قلت انہ رفعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ عورت ثیبہ نکاح مین
ہوتی ہو پھر باکرہ عورت سے نکاح کری تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہی اور جب ثیبہ پر ثیبہ کو نکاح کری تو اوسکی پاس تین

رات تک شب باش ہی پھر سب کے پاس ہے برابر رہا کری راوی نے کہا اگر مین کہون کہ انس نے اس حدیث کو
مرفوع کیا تو سچ ہو مگر انہون نے کہا یہ سنت ہے **باب** فی الرجل یدخل بامرأته قبل ان یعطیها شیئا جیسے عورت
سے نکاح کری تو صحبت سے پہلے اوسکو کچھ دیوی **عن** ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله صلی الله
علیه وسلم اعطها شیئا قال ما عندی شیء قال این درعك الحطمیة **ترجمه** ابن عباس سی روایت ہی جب حضرت
علی نے فاطمہ کے ساتھہ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی علی سی کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا کہ میری پاس تو کچھ
نہین ہی تو آپ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہان ہی **ف** حطمی وہ زرہ جو تلوار کو توڑ دیوی یا حطمہ کوئی قبیلہ ہی جو زرہ
بنایا کرتا تھا **عن** عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان علیا علیه السلام
لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی الله عنها اراد ان یدخل بها فمنعه رسول
الله صلی الله علیه وسلم حتی یعطیها شیئا فقال یا رسول الله لیس لی شیء فقال له النبی صلی الله علیه
وسلم اعطها درعك فاعطاها درعه ثم دخل بها **ترجمه** عبد الرحمن بن ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحابون مین سی ایک شخص سے روایت کرتی ہین۔ کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھہ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہؓ کے ساتھہ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو پہلے کچھہ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ میری پاس تو کوئی چیز نہین ہی آپ نے حضرت علی سی فرمایا اپنی زرہ حضرت
فاطمہ کو دیدو تو حضرت علیؓ نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لا دی پھر ہم صحبت ہوئی **ف** بعض لوگون کی نزدیک
یہہ امر واجب ہے کہ مہر مین سی کچھہ قبل صحبت کے ادا کر دی اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور استحباب ثابت ہوتا ہی عائشہ
کی حدیث سے **عن** عائشة قالت امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ادخل امرأة علی زوجها قبل
ان یعطیها شیئا **ترجمه** حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو اوسکی
خاوند پاس پہونچا دینے کا قبل اسکی کہ خاوند نے اوسکو کچھہ دیا ہو **ف** اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھہ دینے
کے واللہ اعلم **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة نکحت
علی صداق او حباء او عدة قبل عصمة النکاح فهو لها وما کان بعد عصمة النکاح فهو لمن اعطیه
واحق ما اکرم علیه الرجل ابنته او اخته **ترجمه** عمرو بن شعیب سے روایت ہی نقل کی اسنے اپنے باپ سی اوس نے
اوسکی دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدہ پر خاوند کی قبل باندھنے نکاح کی تو وہ مہر یا عطا عورت
کو دیا ہوگا اور وعدہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح بندھنے کی ہوگا تو جسکو ملا اوسی کا ہوگا یعنی انعام کے طور پر عورت کی ولی کو کچھہ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور سب سے
زیادہ وہ اوسکا حق اوس چیز پر ہی جو بیٹی یا بہن کی وجہ سی ملا **باب** ما یقال للمتزوج دولہہ سی کیا کہنا چاہیے

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک و
بارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
کو دعا دیتے بوقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہ دعا دیتے تجھکو اللہ برکت دی اور تجھپر برکت دی اور اتفاق دیوے
تم دونوں کو (میاں بیوی کو) نیکی مین (یعنی نیک کام مین اختلاف نہو) **باب** فی الرجل یتزوج المراۃ فیجدھا
حبلی ایک شخص ایک عورت سے نکاح کری پھر اسکو حاملہ پاوی **عن** سعید بن المسیب عن رجل من الانصار
قال ابن ابی السری من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا یقال لہ بصرۃ قال
تزوجت امراۃ بکرا فی سترھا فدخلت علیھا فاذا ھی حبلی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا الصداق
بما استحللت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلدھا وقال ابن السری فاجلدو
ھا او قال فحدوھا ترجمہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہی جسکا نام بصرہ تھا انہوں نے کہا مین نے ایک باکرہ
لڑکی سے جو پردہ نشین تھی نکاح کیا جب مین اوسکے پاس گیا تو اوسکو پیٹ سے پایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اوس عورت کو مہر ملیگا تو نے اوسکی شرمگاہ درست کرلی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام
ہوگا **ف** یعنی مثل غلام کے تیری حفاظت و خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہوسکتا باتفاق
علما یا مثل اپنے غلام کے سمجھکر اوسکی پرورش اور تعلیم کرنا **ف** جب وہ عورت جن چکے تو اوسکو کوڑے مار یا حد مار **ف**
زنا کی اسواسطے کہ اوسکا حمل یقینا زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تھی پہلے کبھی اوسکا نکاح نہین ہوا تھا دوسری روایت مین ہی
کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایکعورت سے پھر یہی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہی کہ آپ نے جدا کردیا دونوں کو **باب** فی القسم
بین النساء عورتوں کے باری بانٹنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت لہ
امراتان فمال الی احداھما جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کی دو بیبیان ہووین اور وہ اون مین سے ایکطرف جھکے۔ یعنی ایک کا حق ادا کری اور دوسری
کا اوسی کے برابر ادا نہ کری تو قیامت کے دن آویگا اوسکا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا یعنی لنجا ہوگا (ایکطرف جھکا ہوا ہوگا جیسے
دنیا مین ایکطرف جھکا تھا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فیعدل ویقول اللھم
ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتے تھے اپنی بی بیون مین تو عدل کرتے اور فرماتے یا اللہ یہہ میرا تقسیم کرنا
اوس چیز مین ہی جسکا مین مالک ہون تو مین جسکا مالک نہین ہون اوسمین مجھکو ملامت مت کر۔ یعنی دل کے محبت
کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار مین ہی مگر دنیا کا برتاؤ یکسان چاہیے باری باری ہر ایک پاس رہے **عن** عائشۃ
یا ابن اختی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثہ عندنا

وكان قل يوم الا وهو يطوف علينا جميعا فيدنو من كل امراة من غير مسيس حتى يبلغ التي هو يومها فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها قالت تقول في ذلك انزل الله تعالى وفي اشباهها اراه قال وان امراة خافت من بعلها نشوزا **ترجمہ** حضرت عائشہ نے عروہ سے کہا اے میری بہانجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت نہین دیتے تہے بعض بی بیون کو بعض بی بیون پر تقسیم مین یعنی ہماری پاس رہنے مین اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم پاس چکر نہ لگا دین ۔ اور ہر ایک بی بی کو نہ چہوتے مگر آپ صحبت نہ کرتے جب پہونچتے اوس بی بی کے پاس جسکی اوس دن باری ہوتی تو آپ اوسی پاس رہتے (یعنی اوس سے صحبت کرتے) سودہ بنت زمعہ جب بوڑہی ہوگئین اور ڈرین کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو چہوڑ نہ دیوین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشدی آپ نے منظور کیا شاید اسی مقدمی مین یا ایسے ہی مطلب مین یہ آیت اوتری وان امراة خافت من بعلها الآية اگر کوئی عورت اپنی خاوند سے ڈرے اوسکی شرارت سے یا بے پروائی سے تو کچہ قباحت نہین کہ میان بی بی آپس مین صلح کرین اور صلح بہتر ہے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذننا اذا كان في يوم المراة منا بعد ما نزلت ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء قالت معاذة فقلت لها ما كنت تقولين لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اقول ان كان ذلك الي لم اوثر احدا على نفسي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت سے جسکی باری ہوتی اور اوسکی باری مین آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے) بعد اس آیت اوترنے کی ترجي من تشاء اخیر تک (یعنی جسکو تو چاہے پیچہے رکہے اور جسکو چاہے اپنی پاس جگہ دیوے (ہر چند اس آیت سے آپ کو اختیار دیدیا گیا تہا مگر تب بہی آپ باری باری سے رہتے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسرے کے پاس رہتے) معاذ نے کہا مین نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تہین اجازت دیتے وقت انہون نے کہا مین یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو مین اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الى النساء تعني في مرضه فاجتمعن فقال اني لا استطيع ان ادور بينكن فان رايتن ان تاذن لي فاكون عند عائشة فعلتن فاذن له **ترجمہ** حضرت ام المومنين عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کو مرض موت مین بلوا بہیجا سب آئین آپ نے فرمایا مجہے طاقت نہین کہ تم سب پاس پہرون اگر تم اجازت دو تو مین عائشہ پاس رہون انہون نے اجازت دی (آپ تا دم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کے گود مین وفات فرمائی انا لله وانا اليه راجعون) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے تھی قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنی ساتھ لیجاتی **ف**
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیجاتی **ت** اور ہر ایک عورت کے لیے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے
اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تھا تو آپ اون کے پاس نہ رہتی اون کی باری مین بھی حضرت عائشہ پاس رہتی **باب** فی
الرجل یشترط لہا دارہا خاوند عورت کو اور ملک مین نہ لیجانیکی شرط کری **عن** عقبة بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال ان احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین اون شرطونکا ادا کرنا تمپر ضروری ہے جنکی سبب سے شرمگاہین تمپر حلال
ہوئین **ف** یعنی نکاح کیوقت جو شرطین مقرر ہون مثلاً عورت کو اوسکی ملک سے اور کہین نہ لیجانا روٹی کپڑے کی تکلیف نہ دینا
اونکا پورا کرنا ضرور ہے **باب** فی حق الزوج علی المرأة خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے **عن** قیس بن سعد قال اتیت
الحیرة فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجد لک قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء
ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من الحق **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین حیرہ مین آیا ایک شہر
کا نام ہے کوفہ کے پاس وہان کے لوگون کو مینے دیکھا اپنی سردار کو سجدہ کرتے ہین تو مینے کہا - یعنی دل مین کہ اس سے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین کہ اونکو سجدہ کیا جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مینے آکر کہا کہ مین حیرہ کو گیا
تھا وہان کے لوگون کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتی ہین تو بہ نسبت اوسکی آپ زیادہ لائق ہین کہ آپ کو ہم سجدہ کرین حضرت
نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ نکرو اگر مین کسی کے
واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مردونکا حق
عورتون پر اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے **ف** نکرو یعنی سجدہ نہ قبر کو کسیکی کرو نہ حیات مین کسیکو کرو کیونکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فلم تأتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملائکة حتی تصبح
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے پر اپنی بلاوے اور بی بی جانے
سے انکار کرے اور خاوند رات بھر اسی غصہ مین رہے تو اوس عورت پر فرشتے فجر تک لعنت کیا کرتے ہین **ف** کہ اپنی خاوند کی نافرمانی
کی اوسکی خواہش پوری نکی خاوند کو اختیار ہے جسوقت اور جسطرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے **باب** فی حق المرأة
علی زوجہا عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **عن** معاویة القشیری قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجة احدنا علیہ
قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کہانا کہاوے تو
اوسکو کہلا اور جب کپڑا پہنے تو اوسکو پہنا۔ اور اوسکے موںھ پر نہ مارا ور برا مت کہہ اور سوا گہر کے اوس سے جدا مت ہو ف
یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوسکو جدا سلاوے تو اوسی گھر مین سلاوے مگر آپ اوس سے الگ سووے یہ نہین کہ اپنے گھر سے اوسکو نکال کر
دوسرے گہر بہیجدے کیونکہ اس مین وہ بیچاری پریشان ہو گی عن بہز بن حکیم حدثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول اللہ
نساؤنا ما نأتی منهن وما نذر قال ائت حرثك انى شئت واطعمها اذا طعمت واكسوها اذا اكتسيت ولا تقبح
الوجہ ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہین روایت کرتے ہین مین نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون
سے کسطرح جماع کرین اور کسطرح نہ کرین آپنے فرمایا تو اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کہانا کہاوے تو اوسکو بھی کھلا
اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو بھی پہنا اور مت برا کہہ اوسکے منہہ کو اور مار کر یا مت برا کہہ اوسکے منہ کو مثلا یون نہ کہہ اللہ تیرا منہ کالا
کرے اور مت مار اوسکے منہ پر جیسے پہلی حدیث مین گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سوا منہ کے اور جگہہ مارنا درست ہے وہ بھی خفیف نہ اسطرح
سے کہ اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہو جاوے ورنہ سزا ہوگے **باب فی ضرب النساء** عورتون کو مارنیکا بیان
عن ابی حرة الرقاشی عن عمه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان خفتم نشوزهن فاهجروهن فی المضاجع ترجمہ
خذیم بن حنیفہ یا عمرو بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈرو اونکے شرارت سے تو چہوڑ دو اون کے ساتھ
سونا یعنی اونکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجهن فرخص فی ضربهن فاطاف بآل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجهن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد نساء
کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئك بخیارکم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی لونڈیون کو نہ مارو۔ یعنی بی بیون کو تنبے مین حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عورتین اپنے
خاوندون پر دلیر ہوگئین تو آپنے اونکے مارنیکی اجازت دی پھر بہت سی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس
جمع ہوئین اور اپنے خاوندون کے گلے کرنے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیون کے پاس بہت سے عورتین
اپنے خاوندون کے گلے کرتے ہین تمہاری مین یہہ لوگ اچھے نہین ہین ف یعنی جو لوگ بیوجہ اپنی بی بیون کو ستاتے ہین اونسے
ذری ذری بات مین لڑتے جھگڑتے ہین وہ اچھے اور نیک نہین ہین بلکہ نیک لوگ وہی ہین جو اپنی بی بیون کو خوش رکھتے ہین عن
عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأته ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنے مین آدمی کو پوچھنا نہین ہے ف یعنی اگر قصور پر مارے اور جرم کے لائق اوسکو
سزا دے تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا **باب ما یؤمر به من غض البصر** آنکھ نیچی رکھنے کا حکم یعنی غیر محرم کے
طرف نظر نہ ڈالنا عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءة فقال اصرف بصرك ترجمہ

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ نظر فجاءت کا کیا حکم ہی (دفعۃً بیگانی عورت پر نظر پڑجانیکو نظر
فجاءۃ کہتی ہین) آپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لے **ف** یعنی اگر دفعۃً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوی تو کچھ مواخذہ نہین
پھر اوسکیطرف نہ دیکھی بلکہ اوسطرف سے نگاہ دوسری طرف پھیر لیوی اگر دوسری بار پھر قصداً شہوت کی نظر سے دیکھیگا تو گنہگار
ہوگا دوسری حدیث مین جو آگی آتی ہی صاف مذکور ہی کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہی غیر محرم کو **عن بریدة قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولی ولیست لك الاخرة **ترجمہ** بریدہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ ای علی نظر کے پیروی مت کر۔ یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اوّل نظر
ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھ اسلیے کہ پہلی نظر تیری واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز
نہین **ف** کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کے پڑگئی اوسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً ڈالنا گناہ کا باعث
ہوگا یہ قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ کری **عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأة**
المرأة فتنعتها لزوجها کانما ینظر الیها **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ لگاوے
بدن ایکعورت سے دوسری عورت پھر بیان کری اوسکی شکل اور صورت کو اپنی خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے **ف**
جب عورت دوسری عورت کو ننگا دیکھکر اپنی خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانی کہ کیا کیا فساد ہون
اسواسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھہ سفر
اور تنہائی شرع مین منع ہی **عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امرأة فدخل علی زینب بنت جحش فقضی**
حاجته منها ثم خرج الی اصحابه فقال لهم ان المرأة تقبل فی صورة الشیطان فمن وجد من ذلك فلیأت
اهله فانه یضمر ما فی نفسه **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپ زینب
بنت جحش کے پاس گئی۔ جو آپ کی بی بی تھین آپ اون سے صحبت کرکے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کے
صورت مین سامنے آتی ہی تو یہہ واقعہ جسپر گزری وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کری جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا **ف**
عورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھی جس سے وسوسہ
فاسد دل مین آوین تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرلی تاکہ دلسی اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت اسواسطے فرمایا کہ
جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بہی **ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبه باللمم مما قال ابو هریرة**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن ادم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العینین النظر وزنا
اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك ویکذبه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی مینے
کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے
مین لکھدیا ہی وہ اوسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کے نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کے زنا

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتین کرنا نہ بات کی) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرمگاہ اوسکی تصدیق یا تکذیب
کرتی ہے (یعنی اگر شرمگاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش
نہین ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن آدم حظہ من الزنا بہذہ القصۃ قال والیدان
تزنیان فزناہما البطش والرجلان تزنیان فزناہما المشی والفم یزنی فزناہ القبل **ترجمہ** ابوہریرہ سے
ایسا ہی روایت ہے اس مین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اوسکا حصہ مقرر ہے زنا سے اور دونون ہاتھہ بھی زنا کرتے ہین (مثلاً غیر محرم
کو چھوئے اوسکے اعضا کو مساس کرے یہہ ہاتھون کی زنا ہے) اون کی زنا پکڑنا ہے اور دونو پانون زنا کرتے ہین اون کی زنا چلنا ہے
(زنا کیلو چلنا) اور منہ بھی زنا کرتا ہے اوس کے زنا بوسہ لینا ہے **ف** ان چیزون کو بھی تشدیداً و تاکیداً زنا کہا کیونکہ یہہ امور
زنا کے ذریعہ ہین ان سے بچنا ضرور ہے ہر چند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہے **باب** فی وطئ السبایا جو خاوند والیان
عورتین قید ہو کر آوین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس
فلقوا عدوہم فقاتلوہم فظہروا علیہم واصابوا لہم سبایا فکان اناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحرجوا من غشیانہن من اجل ازواجہن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا
ما ملکت ایمانکم ای فہن لہم حلال اذا انقضت عدتہن **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچھ لشکر اوطاس (ایک مقام کا نام ہے) کو بھیجا وہ اپنے دشمنون سے ملے اور لڑے اور اون پر غالب ہوئے
اور اونکی عورتین پکڑ لین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اون عورتون سے صحبت کرنا درست نہ جانا اس وجہہ سے
کہ اون کے خاوند کافر موجود تھے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تم پر
خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہو جاو یعنی جو عورتین جنگ مین پکڑ کر آوین تو اون سے صحبت درست ہے اگرچہ وہ خاوند والیان
ہون جب اون کی عدت گزر جاوے یعنی ایک حیض آجاوے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن** ابی
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرای امرأۃ مجحا فقال لعل صاحبہا المّ بہا قالوا
نعم فقال لقد ہممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وہو لا یحل لہ وکیف یستخدمہ وہو لا
یحل لہ **ترجمہ** ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی مین ایک عورت کو پورے دنون سے حاملہ دیکھا تو آپ نے
فرمایا شاید اسکے مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا اوس پر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے
ساتھہ جاوے بھلا اسکا لڑکا کیونکر اوسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنے ساتھہ ملاویگا اور کیونکر اوس سے خدمت لیگا
شاید اوس سے خدمت لینا درست نہ ہو (یعنی ہو سکتا ہے کہ وضع حمل مین دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے خاوند
مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہو سکتا ہے کہ پہلے حمل کا دھوکا ہوا اور اسیکا حمل ٹھہر کر لڑکا پیدا ہو مگر یہہ
اوسکو غلام سمجھے اوس سے خدمت لیوے دوسرے کا لڑکا سمجھ کر) **عن** ابی سعید الخدری ورفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس

لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ **ترجمہ** ابے سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سے تین منزل ایک جگہہ کا نام ہے) قیدیوں کے حق مین کوئی عورت حاملہ صحبت
کیجاوے جبتک کہ جنے نہین اور نہ کوئی بن حمل والے صحبت کیجاوے جبتک کہ ایک حیض نہ آوے تا کہ معلوم ہو اوسکا حاملہ ہونا **عن**
رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءہ زرع غیرہ یعنی
اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یقع علی امرأۃ من السبی حتی یستبرئھا ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیع مغنما حتی یقسم **ترجمہ** رویفع ثابت انصاری کے بیٹے سے روایت ہے
خطبہ پڑہنے ہمارے بیچمین کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہوجاؤ مین تم کو نہین کہتا ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سنا ہے حنین
کے دن آپ فرماتے تہے کہ جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہین کہ اپنا پانی غیر کے کہیت کو پلاوے
یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اوس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو بھی نہین
درست کہ قید مین پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جبتک استبرا نکر لیوے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ نگذر جاوے اور جو اللہ تعالی
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہین کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہ ہولے (سب لوگون مین) **عن** ابن اسحق فی
ہذا الحدیث قال حتی یستبرئھا بحیضۃ زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یرکب دابۃ من فیء المسلمین
حتی اذا اعجفھا ردھا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا
اخلقہ ردہ فیہ **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے جبتک استبرا نہ کرلے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہے جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑہ کر اوسکو دبلا کرکے پھر اوس مین نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کرکے پھر اوس مال مین نہ ملادے) **باب** فی جامع النکاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما
فلیقل اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا
اشتری بعیرا فلیأخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ شخص تم مین سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یون کہے اللھم انی اسئلک
خیرک یعنی اے خدا مین اوس کی بہلائی چاہتا ہون اور بہلائی اوسکی طبیعت کے جو تونے بنائی اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکے
برائی اور برائی سے اوسکی طبیعت کے جو تونے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتہ رکہہ یہی کہے - ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے ثم لیأخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ فی المرأۃ والخادم ÷ اُس جورو یا لونڈی کی پیشانی پکڑکر
برکت کی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یأتی اھلہ قال بسم اللہ

اللّٰھمّ جنّبنا الشیطان وجنّب الشیطان ما رزقتنا ثم قدّر ان یکون بینھما ولد فی ذلک لم یضرّہ شیطان ابدًا **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرے تو کہے اللہ کے نام کے ساتھہ مین شروع کرتا ہون اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھہ اور شیطان کو اوس چیز سے دور رکھہ جو تو نے ہم کو دیا پہر اگر اون دونون کے تقدیر مین بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نکریگا اوسکو یعنی شیطان اوسپر مسلط نہوگا اور خدا چاہے تو صالح ہوگا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرھا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بی بی کی دُبر (یعنی پاخانہ کیجگہہ) مین صحبت کرے وہ ملعون ہے

عن محمّد بن المنکدر قال سمعت جابرا یقول ان الیھود یقولون اذا جامع الرجل اھلہ فی فرجھا من ورائھا کان ولدہ احول فانزل اللہ سبحانہ وتعالیٰ نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّی شئتم **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے مین نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر یہود ایسا کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ مین پیچھے سے صحبت کرتا ہے تو اوسکا بچہ ترچہا (یعنی ڈہیڑا اوبھیگا) پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتین تو کھیتی تمہاری ہین او تم اون مین جسطرح پر چاہو **ف** یعنی کھڑے اور بیٹھے آگے اور پیچھے سے چت لٹا کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول ہمیشہ فرج مین ہو نہ دبر مین اور بعضون کے نزدیک انّی شئتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ مین جی چاہے کر قبل یا دبر مین چنانچہ ابن جریر اور بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا

عن ابن عباس قال ان ابن عمر واللّٰہ یغفر لہ اوھم انما کان ھذا الحیّ من الانصار وھم اھل وثن مع ھذا الحیّ من یھود وھم اھل کتاب وکانوا یرون لھم فضلا علیھم فی العلم فکانوا یقتدون بکثیر من فعلھم وکان من اھل الکتاب لا یأتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما تکون المرأۃ فکان ھذا الحیّ من الانصار قد اخذوا بذلک من فعلھم وکان ھذا الحیّ من قریش یشرحون النساء شرحًا منکرا ویتلذذون منھن مقبلات ومدبرات ومستلقیات فلما قدم المھاجرون المدینۃ تزوج رجل منھم امرأۃ من الانصار فذھب یصنع بھا ذلک فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نؤتی علی حرف فاصنع ذلک والا فاجتنبنی حتی شری امرھما فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّی شئتم ای مقبلات ومدبرات ومستلقیات یعنی بذلک موضع الولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ عبد اللہ بن عمر کو بخشے اون کو وہم ہوگیا (وہ سمجھے کہ انّی شئتم سے مراد وطی کرنا ہے جس جگہہ مین چاہے قبل یا دبر مین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے) بلکہ اصل قصہ یون ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا اور اونکے ساتھہ ایک قبیلہ یہودیونکا تھا جو اہل کتاب تھے اور وہ انصار اونکو اپنے سے افضل جانتے تھے اسواسطے کہ اون کو علم تھا (کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے) تو بہت سے باتون مین انصار اونکی پیروی کرتے تھے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہود اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تھے مگر ایک آسن پر (عورت کو چت لٹا کر مرد بیٹھکر صحبت کرتا تھا جیسے معروف ہے) اس آسن مین عورت کا ستر خوب چھپا رہتا ہے تو اسبات مین

وہ انصار یہودی پیروی کیا کرتی تہی اور قریش لوگ اپنی عورتونکو طرح طرح سی ننگا کرتی تہی اور مختلف طریقون سی جماع کی لذت اوٹہاتی تہی کبہی آگی سی کبہی پیچہی
سی کبہی چیت لٹاکر جب مہاجرین (قریش کے لوگ) مدینہ مین آئی تو ان مین سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سی نکاح کیا اور اپنی دستور
کے موافق اوس سے جماع کرنے لگا اوس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی آسن پر جماع ہوتا ہے تو بہی اوسی طرح کیا کر
نہین تو مجہسی جدا ہوجا پہر جہگڑا اونکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عورتین تمہاری کہیتی ہین تو اپنی کہیتی مین جسطرح جی چاہے آؤ یعنی سامنی
سے یا پیچہی سے یا چیت لٹاکر مگر دخول کرو اوسی مقام مین جہان سی لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کہیتی اوسی مقام کو
کہینگے جہان سی تولد ہوتا ہی نہ دبر کو وہ تو نجاست کی جگہہ ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبد اللہ بن
عمر سے اسمقام مین غلطی ہوئی ہے جو دبر مین دخول کرنا درست سمجہی تہی قول ہے ایمہ اربعہ اور جمہور علما کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف
کیا اس مین مگر چند لوگون نے **باب فی اتیان الحائض ومباشرتہا** حائضہ عورت سے مباشرت کرنا عن انس
بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوہا من البیت ولم یواکلوہا ولم یشاربوہا
ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ یسألونک عن
المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الی آخر الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن
فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا
خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان
الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارہما
فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اوسکو گہر سے
نکالدیتی نہ اوسکی ساتہہ کہاتی نہ پیتی نہ ایک گہر مین رہتی لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکا سوال کیا جب اللہ نے یہ
آیت اوتاری یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ یعنی تجہسی پوچہتے ہین تم سے حیض کو تم کہو حیض ایک
قسم کی پلیدی ہی تو جدا رہو عورتون سے حیض کیحالت مین (یعنی جماع نہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتونکو جب حیض آوی تو اپنی ساتہہ گہرون مین اونکو رکہو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہلانا پلانا ایک جگہہ
سونا بیٹہنا پیار کرنا لپٹنا مساس کرنا) یہود نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہی کہ کوئی بات باقی نہ رہی جسمین ہمارا
خلاف نہ کری تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کہتی ہین
کہ ہم حیض کیحالت مین جماع نہ کرین عورتون سی (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بہی سمجہتی ہین کہ جہانتک ہو سکتا ہی ہم
اونکا خلاف کرتی ہین پہر اچہی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع بہی شروع کر دین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم سمجھے شاید آپ کو اون دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلی گئی بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہین سے تحفہ آیا دودھ کا آپنے اون کے بلانے کیلیے بھیجا جب ہم سمجھے کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئے تھے **ف** بلکہ یہ
غصہ یہود پر تھا جو ہر حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تھے حالانکہ ایسا نہ تھا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تھا جو اوسکے نبی پر اوترتا تھا دوسرے
یہ کہ یہودنے اپنی کتاب کے حکمون مین خود کمی بیشی کر رکھی تھی اپنے طرف سے حاشیے لگا لیے تھے رسول اللہ صلعم کا حکم اونکی کتاب
کے موافق تھا پر اون کے رواج کے خلاف ہوتا **عن** جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الھجری قال سمعت عائشۃ رضی
اللہ عنہا تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض طامث فان
اصابہ منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی
فیہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہتی تھین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑھ کر رات
کرتی تھی اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دہو ڈالتے نہ اوس سے
زیادہ اور اگر آپکے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اوسقدر دہو ڈالتے نہ اوس سے زیادہ پھر اوسی مین نماز پڑہتے **ف** اس حدیث
سے حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑہنا درست معلوم ہوتا ہے جب تک کہ نیچے سے گھٹنے تک عورت کے بدن پر
کوئی کپڑا ہووے **عن** میمونۃ بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأۃ من
نسائہ وھی حائض امرھا ان تتزر ثم یباشرھا **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکہ حیض
کیحالت مین ہو سکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہبند باندہنے کا پھر آپ اون سے اختلاط اور مساس کرتے **باب** فی کفارۃ
من اتی حائضا جو شخص حیض کیحالت مین جماع کرے وہ کیا کفارہ دیوے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کیحالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدہا دینار خیرات
کرے **عن** ابن عباس قال اذا اصابھا فدینار واذا اصابھا فی انقطاع الدم فنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے
(اس حدیث کی تفسیر مین) روایت ہے کہ جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کے شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دے
جب خون بند ہوتی وقت کرے تو آدہا دینار دیوے **باب** ما جاء فی العزل عزل کا بیان (اوسکی تفسیر آگے
آتی ہے) **عن** ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال لم یفعل ذلک احدکم ولم یقل
فلا یفعل احدکم فانہ لیست من نفس مخلوقۃ الا اللہ خالقھا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرتے اور جب منزل ہونے
لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپنے فرمایا کیون ایسا کرتے ہو اور یہ نہین کہا کہ مت کرو اس لیے

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہین ہی جسکو اللہ پیدا نہ کری یعنی جسکا پیدا ہونا مقدر ہی وہ ضرور پیدا ہوگا پہر عزل سے
اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریۃ وانا اعزل
عنہا وانا اکرہ ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیہود تحدث ان العزل موؤدۃ الصغری
قال کذبت یہود لو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک لونڈی ہی اور مین اوس سے عزل کرتا ہون کیونکہ اوس سے حمل رہنی کو مین مکروہ
جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقر یہود کہتی ہین کہ باہر انزال کرنا جیتا گاڑ دینا ہی جہوٹا آپنے
فرمایا یہود جہوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کری پہیر دینے کی تجہکو طاقت نہین **عن** ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرأیت ابا سعید الخدری فجلست الیہ فسألتہ عن العزل فقال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا
العزبۃ واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قبل ان
نسألہ عن ذلک فسألناہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ
الا وہی کائنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سی روایت ہی کہ ہم مسجد مین داخل ہوئی وہان ابا سعید خدری کو دیکہا تو ہم انکی پاس بیٹہی
اور اون سی عزل کے باب مین مسئلہ پوچہا ابو سعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلی تو وہان
ہم نے عرب کے قیدی پائی۔ یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تہے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہمپر نہایت مشکل ہوا
اور حمل کے اندیشہ سی اون عورتون سی ہم نے عزل کرنا چاہا پہر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مین موجود ہین تو بغیر
آپسے پوچہے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مسئلہ کو پوچہا آپ نے فرمایا کیون تم عزل نہ کرو
جو جانین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہون گی **ف** اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہی بلا کراہت کے مطلقا
جیسا مذہب بعض علما کا ہی اور بعض کے نزدیک لونڈی سی بغیر اذن کے درست ہی اور آزاد سی بی اوسکی اذن کی مکروہ ہی اور بعضونکے
نزدیک ہر طرح مکروہ ہی واللہ اعلم **عن** جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی
جاریۃ اطوف علیہا وانا اکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا قال فلبث
الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حملت قال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر **ترجمہ** جابر سی روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میری پاس ایک لونڈی ہی کہ مین اس سے صحبت کیا کرتا ہون اور
اوسکی حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اوس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہی جو اوسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پہر وہ شخص ایکمدت کے بعد حضرت کی پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجہی پہلے ہی خبر دی تہی
کہ جو کچہ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا **باب** ما یکرہ من ذکر الرجل ما یکون من اصابتہ اہلہ آدمی اپنی

عن ابی نضرۃ حدثنی شیخ من طفاوۃ قال تثویت اباھریرۃ بالمدینۃ فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اشد تشمیرا ولا اقوم علی ضیف منہ فبینما انا عندہ یوما وھو علی سریر لہ معہ کیس
فیہ حصی ونوی واسفل منہ جاریۃ لہ سوداء وھو یسبح بھا حتی اذا انفد ما فی الکیس القاہ الیھا
فجمعتہ فاعادتہ فی الکیس فدفعتہ الیہ فقال الا احدثک عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
قلت بلی قال بینا انا اوعک فی المسجد اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال من احس
الفتی الدوسی ثلاث مرات فقال رجل یا رسول اللہ ھو ذا یوعک فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی انتھی
الی فوضع یدہ علی فقال لی معروفا فنھضت فانطلق یمشی حتی اتی مقامہ الذی یصلی فیہ فاقبل علیھم
ومعہ صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان نسانی الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح القوم ولیصفق النساء قال فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینس من صلاتہ
شیئا فقال مجالسکم مجالسکم زاد موسی ھھنا ثم حمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل
علی الرجال فقال ھل منکم الرجل اذا اتی اھلہ فاغلق علیہ بابہ والقی علیہ سترہ واستتر بستر اللہ قالوا
نعم قال ثم یجلس بعد ذلک فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال ھل
منکن من تحدث فسکتن فجثت فتاۃ علی احدی رکبتیھا وتطاولت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراھا
ویسمع کلامھا فقالت یا رسول اللہ انھم لیتحدثون وانھن لیتحدثنہ فقال ھل تدرون ما مثل ذلک مثل
شیطانۃ لقیت شیطانا فی السکۃ فقضی منھا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا ان طیب الرجال ما
ظھر ریحہ ولم یظھر لونہ الا ان طیب النساء ما ظھر لونہ ولم یظھر ریحہ **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہی

مجھسی ایک شخص نے طفاوہ مین سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلے کا نام ہی) مین مدینے مین ابوہریرہ پاس ٹھہا ہوا تو مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطرداری پر نہ پایا جیسا
ابوہریرہ کو دیکھا ایک دن مین اونکے پاس بیٹھا تہا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھی ایک تھیلی لیے ہوئی جسمین کنکریان یا گٹھلیان
بھری تھین اور نیچے ایک لونڈی کالی رنگ کی بیٹھی تہے ابوہریرہ اون کنکریون یا گٹھلیون پر سبحان اللہ پڑہتی تھی جب سب
ختم ہوجاتین تو وہ لونڈی اونکو اکٹھا کر کے پہر تہیلی مین ڈالدیتی اور اوٹھا کر اونکو دیدیتی (پھر وہ پڑہنا شروع کرتے) اس
مین انہون نے مجھسے کہا کیا مین تجھسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کرون مین نے کہا کیون
نہین بیان کرو انہون نے کہا مین ایک دفعہ مسجد نبوی مین بخار مین لوٹ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین
تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہی (دوس ایک قبیلہ ہی ابوہریرہ اوسی قبیلے کے تھے آپ نے ان کا
حال پوچھا) تین بار آپ نے یہی فرمایا ایک شخص بولا یارسول اللہ وہ یہان مسجد کے کونے مین بخار مین کراہتا ہی آپ میرے پاس

تشریف لائے اور دست مبارک اپنا مجھ پر کہا از شفقت سے پیار سے کے لیے پھر مجھ پہا نے کے واسطے مجھ سے فرمایا مین اٹھا آپ چلے
یہانتک کہ اوس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تھے اور لوگون کیطرف منہ کیا آپ کے ساتھہ دو صفین تھین ایک مردون کی
ایک عورتون کی یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردونکی تھی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین بہلاوے تو مرد لوگ
تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپکو سہو نہین ہوا
بعد اوسکے آپنے فرمایا سب اپنے اپنی جگہہ بیٹھے رہو آپ نے اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور اوسکی ستایش کے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ
کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوے کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر
لیتا ہے اور پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ کے پردے مین چھپ جاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے لوگون سے کہنے
بیٹھتا ہے مین نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنی اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہے) لوگ یہ سنکر چپ رہے
پھر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسی عورت ہے جو ایسی باتین دوسری عورت سے کہتی ہو (یعنی
اپنی خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتی ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین اتنے مین ایک عورت نے گھٹنے ٹیک کر اپنے تئین اونچا کیا تا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکہین اور اوسکی بات سنین پھر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بھی اسکا ذکر کرتے ہین اور عورتین بھی اسکا ذکر کرتی
ہین (یعنی مردون مین بھی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع دوسرون سے بیان کرتے ہین اور عورتون مین بھی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپ نے فرمایا تم
جانتے ہو اسکی مثال کیا ہے اسکی مثال یہہ ہے کہ ایک شیطانی نے ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت روائی کی (یعنے جماع کیا) اور لوگ
دیکھہ رہے ہین **ف** نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اوسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی
طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے **ت** آگاہ ہو جاؤ مردون کے خوشبو یہہ ہے
کہ اوسکی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** جیسے عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتون کے خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو
اور بو معلوم نہ ہو **ف** جیسے مہندی کہ اوسکا رنگ ظاہر ہے مگر بو محسوس نہین ہوتی۔ عورتون کو ایسی خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا
کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردونکی رغبت کا ہو اگر گہر مین لگاوے تو قباحت نہین ۔ فقط واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفریع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب نکاح کی اور شروع ہوئے کتاب طلاق کی۔

باب فیمن خبب امراۃ علی زوجہا جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امراۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے۔ یعنی اوسکا دل برا کر دے اوسکے خاوند سے یا غلام کو اوسکے
مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) **باب** فی المراۃ تسال زوجہا طلاق (

امرأۃ لہ ایکعورت اپنی خاوند سے کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دیدی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل المرأۃ طلاق اختھا لتستفرغ صحفتھا ولتنکح فانما لھا ما قدر لھا ترجمہ ابی
ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہے تاکہ اوسکا حصہ آپ
لے بیوی بلکہ نکاح کرلے جو اوسکی تقدیر مین ہے وہ اوسکو ملیگا **باب فی کراھیۃ الطلاق** طلاق کے برائی کا بیان

عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق ترجمہ محارب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک مباح چیزون مین طلاق سے بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہین
ہے (یعنی ہر چند طلاق دینا درست ہے پر اللہ کو بہت ناپسند ہے) **باب طلاق السنۃ** سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے

عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر بن
الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعھا ثم لیمسکھا
حتی تطھر ثم تحیض ثم تطھر ثم ان شاء امسک بعد ذلک وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی
امر اللہ سبحانہ ان تطلق لھا النساء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالت
حیض مین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے کو پوچھا
آپ نے فرمایا کہ اسکو حکم کرکہ پھر اوسکے ساتھ رجعت کرے اور اپنے پاس اوسکو رکھے جبتک کہ وہ پاک ہووے اور پھر اوسکو حیض
آوے پھر پاک ہووے پھر اگر چاہے تو اوسکو رکھ لے اسکے بعد اور اگر چاہے تو طلاق دے ہاتھ لگانے کے پہلے سو وہ یہ عدت ہے کہ اللہ تعالی
نے حکم فرمایا ہے کہ اسمین عورتون کو طلاق دیجاوین ف عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق نے
یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بدعت مکروہ ہے
تو اوسکو طلاق دے صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اوسکی عدت مین شمار کیا جاوے جب اس سمیت تین طہر گزر جاوین تو عدت پوری ہوجاویگی جن لوگون کے نزدیک عدت مین طہر کا
حساب ہے یا تین حیض سے عدت پوری ہوجاوے۔ عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا اذا طھرت او وھی حامل ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے انہون نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض مین عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون
سے کہو رجعت کرلین پھر طلاق دین جب پاک ہوجاوے یا حاملہ ہووے ف اگر حاملہ ہوجاوے تو اوسکی عدت وضع حمل سے
ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہوجاویگی عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فذکر ذلک
عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مرہ فلیراجعھا ثم لیمسکھا حتی
تطھر ثم تحیض فتطھر ثم ان شاء طلقھا طاھرا قبل ان یمس فذلک الطلاق للعدۃ کما امر اللہ عز وجل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے حیض مین اپنے جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غصہ

سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو

مین آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق سے رجوع کرے پھر اوسکو اپنی جورو بنا دے اور اس
کو اپنے پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پھر اوسکو دوسرا حیض آوے پھر اوسکو پاک ہونے دے پھر صحبت کرنے سے پہلے
چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اللہ تعالی عزوجل نے جسطرح پر حکم فرمایا
عن یونس بن جبیر انه سال ابن عمر فقال کم طلقت امراتک فقال واحدة ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت
ہے اونہون نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بی بی کو کے طلاق دی اونہون نے کہا کہ ایک عن یونس بن جبیر قال
سالت عبد الله بن عمر قال قلت رجل طلق امراته وهي حائض قال تعرف عبد الله بن عمر قلت نعم
قال فان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فساله فقال مره
فليراجعها ثم ليطلقها في قبل عدتها قال قلت فيعتد بها قال فمه أرأيت ان عجز واستحمق ترجمہ
یونس بن جبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس مسئلہ کو۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کو
طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تھے ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو مین نے کہا ہان پھر ابن عمر نے کہا تو طلاق
دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تھی تو عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس مسئلہ کو پوچھا
آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پھر اوسکو طلاق دے عدت کے شروع مین (یعنی حیض سے
پاک ہوتے ہی) مین نے کہا پہلا طلاق (جو اوس نے حیض مین دیا تھا) شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین بھلا اگر
وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا عن ابي الزبير انه سمع عبد الرحمن بن ايمن مولى عروة
يسال ابن عمر وابو الزبير يسمع قال كيف ترى في رجل طلق امراته حائضا قال طلق عبد الله بن
عمر امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان
عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض قال عبد الله فردها علي ولم يرها شيئا وقال اذا طهرت فليطلق
او ليمسك قال ابن عمر وقرا النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن
ترجمہ ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے اونہون نے پوچھا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تھے کیا کہتے ہو تم اوس شخص مین
جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دے اونہون نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تھا رسول اللہ صلعم کے
زمانے مین تو عمر نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس عورت کو پھیر وا دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہین کیا ف یعنی رجعت سے مانع نہ سمجھا یا شرع نہ سمجھا کیونکہ اور
حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہے جیسا کہ ابھی یونس بن جبیر کی روایت مین گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے
نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہے ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے ف اور فرمایا
جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دے یا رکھ لیوے ف کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن

سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب مین یہ ہی کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا
پاک ہونے تک پہر بعد پاک ہونیکے اختیار ہی چاہی طلاق دیدی چاہی رکھہ چہوڑی اور زہری کی روایت مین یہ ہی کہ رجعت کری طہر تک
پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو پہر اختیار ہی چاہی طلاق دیدی چاہی رکھہ چہوڑے تو ایک طہر کو زیادہ فرمایا اسلیے کہ رجعت طلاق کے
واسطے سمجھی نہ جاوی تو ضرور ہی کہ ایک طہر بھر اپنی پاس رکھی بعضون نے کہا یہ سزا ہی اوس خطا کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کی حالت
مین بعضون نے کہا یہ ندباً اور استحباباً ہی شاید جورو خاوند رضی ہوجاوین اور طلاق کی نیت جاتی رہے واللہ اعلم **باب**
فی نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلاث تین طلاق کے بعد پہر رجعت نہین ہو سکتی **عن** مطرف بن عبد اللہ ان
عمران بن حصین سئل عن الرجل یطلق امراته ثم یقع بها ولم یشهد علی طلاقها ولا علی رجعتها فقال
طلقت لغیر سنة وراجعت لغیر سنة اشهد علی طلاقها وعلی رجعتها ولا تعد **ترجمہ** مطرف بن عبد اللہ سے
روایت ہی عمران بن حصین سے کسینے پوچھا ۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق دی پہر اوس سے صحبت کری (یعنی رجعت کرلی)
اور نہ طلاق دیتے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت اونہون نے کہا کہ طلاق بھی تونے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف
سنت کے گواہ کردی طلاق اور رجعت پر اور پھر ایسا مت کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اکثر
علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابن عباس والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا یحل لهن ان یکتمن
ما خلق الله فی ارحامهن الایة وذلك ان الرجل كان اذا طلق امراته فهو احق برجعتها وان طلقها ثلاثا
فنسخ ذلك وقال الطلاق مرتان **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات یتربصن
بانفسهن الآیة طلاق والی عورتین ٹہری رہین تین طہر یا تین حیض تک اور نہین درست ہی اونکو چہپانا اوس چیز کا جو پیدا کیا
اللہ نے اون کے پیٹون مین (حمل کا) اسکا شان نزول یہ ہی جب کوئی شخص طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا
اختیار رکھتا اگرچہ تین طلاق دی چکا ہو پہر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہی بعد اوسکی یا رکھنا ہی یا چہوڑدینا ہی **باب**
فی سنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عن** ابا حسن مولی بنی نوفل اخبره انه استفتی ابن عباس فی
مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعد ذلك هل يصلح له ان يخطبها قال نعم
قضی بذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو الحسن نے جو مولی ہی بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک
غلام تہا اوسکی نکاح مین ایک لونڈی تھی غلام نے اوسکو دو طلاق دی پہر دونون آزاد ہوگئی کیا وہ پہر اوس سے نکاح کرسکتا ہے
ابن عباس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم کیا **ف** کیونکہ جب وہ آزاد ہوگیا تو تین طلاق کا مالک ہوگیا بعضون
نے کہا اسکی وجہ یہ ہی کہ دو طلاق جو اوس نے ایکبار مین دی تہی صحیح نہین ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تہا **عن** عائشة عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وقرؤها حیضتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو مین اور اوسکی قرء دو حیض ہین دوسری روایت مین وعدتها حیضتان

ہی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہی کیونکہ اسکی اسناد مین مظاہر بن اسلم ضعیف ہی) یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قرء
کو حیض سمجھتے ہین **باب** فی الطلاق قبل النکاح نکاح سی پہلے طلاق دینا **عن** عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال لا طلاق الا فیما تملک ولا عتق الا فیما تملک ولا بیع الا فیما تملک زاد ابن الصباح
ولا وفاء نذر الا فیما تملک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق
نہین ہے مگر جسکا تو مالک ہے (یعنی ملک نکاح جنبیہ عورت کو طلاق دینا لغو ہی) اور آزاد کرنا نہین ہے مگر جہان ملک ہو (تو پرائے
غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہی) اور بیع نہین ہی مگر اپنے ملک مین اور نذر پورا کرنا لازم نہین ہی جب وہ اختیار مین نہو (یعنی
اپنے ملک مین نہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی من حلف علی معصیة فلا یمین له ومن حلف علی قطیعة
رحم فلا یمین له جو شخص قسم کہاوے گناہ کے کام پر تو اوسکی قسم ہی نہین اور جو قسم کہاوے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم ہی نہین
(یعنی لغو ہی قسم کا لحاظ نکرے اور گناہ نکرے اور ناتا نہ توڑے) **عن** عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی هذا
الخبر زاد ولا نذر الا فیما ابتغی به وجه الله تعالی ذکره **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی وہی حدیث جو
اوپر گذری اتنا اس مین زیادہ ہے کہ نذر نہین درست ہی مگر اوس کام کی جس سے اللہ جل جلالہ کی رضامندی چاہی جاوے (نہ گناہ اور معصیت)

ن الغیظ

باب فی الطلاق علی الغلط غصے کی حالت مین یا زبردستی سے طلاق دینا **عن** محمد بن عبید بن ابی صالح
الذی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا مکة فبعثنی الی صفیة بنت شیبة
وکانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
لا طلاق ولا عتاق فی غلاق **ترجمہ** محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا مین رہتا تہا (ایلیا ایک موضع تہا شام مین)
روایت کرتا ہی مین نکلا عدی بن عدی کندی کی ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکے مین پہونچے اونہون نے مجہکو صفیہ بنت شیبہ
پاس بہیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تہا وہ کہتی تہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے نہین طلاق اور نہ عتاق زبردستی سے **ف** یعنی جبر اور زور زبردستی سے کوئی طلاق دیدے تو طلاق نہ پڑیگا عتاق
صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑ جاویگی

باب فی الطلاق علی الہزل ہنسی سے طلاق دینا **عن** ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث
جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین چیزین ہین اونکو قصدا کرے یا ہنسی سے کرے وہ صحیح ہو جاوین گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت **ف**
یعنی اگر ہنسی سے بہی ان کامون کو کریگا تو صحیح ہو جاوینگے **باب** نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث تین طلاق
کے بعد رجعت نہونا **عن** ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانة واخوته ام رکانة ونکح امرأة من مزینة فجاءت
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی هذه الشعرة لشعرة اخذتها من راسها ففرق بینی

وبينه فلحدث النبي صلى الله عليه وسلم حمية فدعا بركانة واخوته ثم قال لجلسائه اترون فلانا يشبه

منه كذا وكذا قالوا نعم قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد يزيد طلقها ففعل ثم قال راجع امراتك ام

ركانة واخوته فقال اني طلقتها ثلاثا يا رسول الله قال قد علمت راجعها وتلا يا ايها النبي اذا

النساء فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی عبد یزید نے جو رکانہ اور اوسکی بہائیون کا باپ تہا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے مین سے تہی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر بال برابر اور ایک بال اوس نے اپنی سر کا پکڑا (یعنی میری حاجت روائی اوس سے نہین ہو سکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئے اور رکانہ اور اوسکی بہائیون کو بلا بہیجا پھر اپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکہتے ہو کیسا مشابہ ہی ابو رکانہ سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ ہی کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق دیدی اس عورت کو اور رجعت کر لی ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکو تین طلاق دی تہی آپ نے فرمایا مین جانتا ہون تو اوس سے رجعت کر لی اور یہ آیت پڑہی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن

ف یعنی اگر سنت کے موافق ہر ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیوے تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیدے تو ایک طلاق پڑیگی یہی مذہب ہی ہمارا یہ حدیث کا اور بہی صحیح ہی اور ائمہ اربعہ اسکے خلاف مین ہین اون کے نزدیک تینون پڑجاوینگے بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہی اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابو داؤد نے کہا ہر حدیث کو نافع بن عجیر اور عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنی باپ سے روایت کیا انہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ نے وہ عورت اوسکو دلوا دی اور یہ زیادہ صحیح ہی کیونکہ رکانہ کے گھر والے اس قصے کو خوب جانتے ہونگے کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک کیا

عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال انه طلق امرأته ثلاثا قال فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال ينطلق احدكم فيركب الحموقة ثم يقول يا ابن عباس يا ابن عباس وان الله قال ومن يتق الله يجعل له مخرجا وانك لم تتق الله فلم اجد لك مخرجا عصيت ربك وبانت منك امرأتك وان الله قال يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عباس کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہا مین نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ایک ہی بار مین عبد اللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہو رہے مین سمجہا شاید اوس عورت کو پہر لوا دینگے اوس مرد کو پہر انہون نے کہا ایک شخص تم مین سے چلتا ہے اور حماقت پر چڑہتا ہی پہر کہتا ہی اے ابن عباس اے ابن عباس (کوئی مخلصی کی تدبیر بتلاؤ) اللہ فرماتا ہی جو اللہ سے ڈریگا تو اوسکو نکلنے کی جگہ ملیگی اور تو اللہ سے نہین ڈرا (جب خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی) اب مین تیرے لیے کوئی نکلنے کی جگہ نہین پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی اور ہو گئی تیری عورت تجہ سے جدا اور اللہ فرماتا ہی نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو شروع عدت مین یعنی طہر مین حمید اور قیس اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہی اور حماد بن زید نے روایت کیا ابن عباس سے جب کوئی اپنی عورت کو انت طالق ثلاثا ایک ہی منہ سے کہے تو ایک ہی طلاق ہوگی عن محمد بن اياس ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن عمرو بن

بن العاص سے سوال ہوا ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دیدے سب نے کہا پھر وہ اوسکو درست نہین جبتک دوسری
خاوند سے نکاح نکرے کہا ابوداؤد نے مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصے مین موجود تھے
جب محمد بن ایاس ابن زبیر اور عاصم بن عمر پاس یہ مسئلہ پوچھنے آئے انہون نے کہا ابن عباس اور ابوہریرہ پاس جاؤ مین انکو
حضرت عائشہ پاس چھوڑ آیا ہون آخر حدیث تک ۔ طاؤس ان رجلا یقال له ابو الصهباء کان کثیر السؤال
لابن عباس قال اما علمت ان الرجل کان اذا طلق امراته ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا من امارة عمر قال ابن عباس بلی کان الرجل اذا طلق امراته
ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا
من امارة عمر فلما رای الناس تتابعوا فیها قال اجیزهن علیهم **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابو الصہباء
نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباس سے ایکبار اوس نے پوچھا تم توجانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا
دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین اور شروع عمر کے زمانے مین ابن عباس
نے کہا ہان جب کوئی شخص اپنی عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر اور عمر کے شروع زمانے تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دیدینے لگے توحکم کیا تینون طلاق انپر نافذ کرنیکا **ف**
مگر یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہین ہوسکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلعم کے عہد مین تین کا ایک طلاق ہوجانا ثابت ہوتا
ہے اگرچہ قائل اس قول کے قلیل مین پر وہ لوگ علم مین بہت جلیل ہین اتباع حق سب پر مقدم ہے **عن** طاؤس ان ابا الصهباء
قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وثلاثا
من امارة عمر قال ابن عباس نعم **ترجمہ** ابو الصہباء نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر کی خلافت مین تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہان **ف** روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی
صحیح مین اسی پر عمل ہے ائمہ حدیث اور علمای ظاہر کا **باب** فیما عنی به الطلاق والنیات طلاق کنایہ کا بیان
عن علقمة بن وقاص اللیثی قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال
بالنیة وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت
هجرته لدنیا یصیبها او امراة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه **ترجمہ** علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے
عمر خطاب سے مین نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد
کیواسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی ۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول
کیواسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہوچکی یعنے اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اوسکو
پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی ۔ یعنے دنیا کو

عورت **ف** بعضی روایت مین یون آئی ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطی جسکا نام ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی
لوگون نے یہ حال حضرت سی کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین ج
نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سی کہنی کی کچھ حاجت نہین۔ اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سی نہ نکلی
یا زبان سے خلاف اوسکی نکلی تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ
زبان سے کہنا درست ہی یا نہین۔ ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی
بھی حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کیواسطی ہی تو سبحان اللہ ور
نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہی جیسے کہانا
اس نیت سی کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام
کاری سی بچی بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کری تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوی مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن
اوس مین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سی روکنا
تیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا بری کام سی روکنا
غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسیواسطی محدثین کا معمول ہے
کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنیوالون کی سری نیت درست ہوجاوی خدا ہی کیواسطی
علم حدیث پڑہین دنیا کا کسیطرح لگاؤ نرکہین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ دخل ہی عبادات
مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضی اسکو متواتر کہتے ہین
واللہ اعلم **عن** کعب بن مالک فساق قصۃ فی تبوک حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاتی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک قال فقلت اطلقہا
ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلہا فلا تقربہا فقلت لامراتی الحقی باہلک فکونی عندہم حتی یقضی اللہ
سبحانہ فی ہذا الامر **ترجمہ** کعب بن مالک سی روایت ہی اونہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس مین چالیس دن
گزر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئی تھے یہ سزا دی تھی
کہ لوگ اون سی بات نہ کرین پچاس دن تک) تو رسول اللہ صلعم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سی
جدا رہنے کا مین نے کہا کیا مین اوسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون اوسنے کہا نہین صرف اوس سی جدا رہو اور صحبت نہ کرو مین نے
اوس سی کہدیا تو اپنی میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمہ کا فیصلہ کری **ف** اُنہون نے اپنی عورت سی کہا الحقی
باہلک یہ بھی ایک طلاق کنایہ کی الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ ہے اوسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کری **باب فی الخیار**
عورت کو اختیار دینا **عن** عائشۃ قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعد ذلک شیئا **ترجمہ**

حضرت عائشہ سے روایت ہی ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپنے ہمکو کچھ شمار نکیا یعنی طلاق نہ سمجھا اکثر علما کا یہی قول ہی کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑیگا اور علی اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑجاویگا

باب فی امرک بیدک امرک بیدک کا بیان

عن حماد بن زید قال قلت لایوب هل تعلم احدا قال یقول الحسن فی امرک بیدک قال لا الا شیء حدثنا قتادة عن کثیر مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوه قال ایوب فقدم علینا کثیر فسالته فقال ما حدثت بهذا قط فذکرته لقتادة فقال بلی ولکنه نسی **ترجمہ** حماد بن زید سے روایت ہی میں نے ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسیکو حسن نے امرک بیدک میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سنکر میں قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مگر وہ بھول گیا **ف** امرک بیدک کے معنی یہ ہیں تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنی تجھکو اختیار ہے بعضوں کے نزدیک اس میں ایک طلاق پڑتی ہے بعضوں کے نزدیک گے عورت تین طلاق دے لے تو تین پڑجاوینگی

عن الحسن فی امرک بیدک قال ثلاث **ترجمہ** حسن نے کہا امرک بیدک میں تین طلاق پڑجاوینگے

باب فی البتة تین طلاقونکا بیان

عن رکانة بن عبد یزید طلق امراته سهیمة البتة فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وقال واللہ ما اردت الا واحدة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما اردت الا واحدة فقال رکانة واللہ ما اردت الا واحدة فردها الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلقها الثانیة فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان **ترجمہ** رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہی اوسنے اپنی جورو کو جسکا نام سہیمہ تھا طلاق بتہ دیا (طلاق بتہ کہتے ہیں اوس طلاق کو جسکے بعد ملاپ نہ ہوسکے وہ تین طلاق ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کیا اوس رکانہ نے کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی جورو اوسیکو پھر وادی رکانہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کیوقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت کیوقت **ف** اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاق اکبار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہی

عن عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده انه طلق امراته البتة فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اردت قال واحدة قال آللہ قال آللہ قال هو علی ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے پوچھا تیرا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپنے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم آپنے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑا

باب فی الوسوسة بالطلاق دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا

عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز لامتی عما لم تتکلم او تعمل به وبما حدثت به انفسها **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی نے میری اُمت سی معاف کیا جو جو خطری اور
خیال دلمین آیا کرتے ہین جبتک اوسکو نہ بولی یا اُسپر عمل نکری **ف** یعنے جس بُری کام کا خطرہ دل مین آوی سو معاف ہے
اور اگر اوسکو موہنہ سی نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **باب** فی الرجل یقول لامرأته یا اختی ایک شخص اپنے
جورو کو بہن کہکر پکاری عن ابی تمیمة الهجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اختك هی فکره ذلك ونهی عنه **ترجمہ** ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہی ایکشخص نے اپنی عورت سی کہا
یا اخیہ ای چہوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہی آپنے اسکو برا جانا اور اس سی منع کیا
ف اگرچہ اس کہنے سی وہ اوسکی بہن نہ ہوجاوی گی مگر بری بات کا موہنہ سی نکالنا بُرا ہی گو وہ اوسکی دینی بہن ہو یا رشتے
مین بھی بہن ہو مثلا چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو دوسری روایت مین ہی فنہاہ آپ نے اوسکو اس سے منع کیا **عن**
ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراهیم صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب قط الا ثلاثا اثنتان فی ذات
اللہ تعالی قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وبینما هو یسیر فی ارض جبار من الجبابرة اذ نزل منزلا
فاتی الجبار فقیل له انه نزل ههنا رجل معه امرأة هی احسن الناس قال فارسل الیه فساله عنها فقال انها
اختی فلما رجع الیها قال ان هذا سالنی عنك فانبأته انك اختی وانه لیس الیوم مسلم غیری وغیرك وانك
اختی فی کتاب اللہ فلا تکذبینی عنده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابرہیم علی نبینا وعلیہ السلام
کبھی جھوٹ نہین بولے مگر تین بار دو بار تو خدا کیواسطی ایک انی سقیم اور دوسرے بل فعله کبیرهم **ف** حضرت ابرہیم علیہ السلام
کے شہر کے لوگ باہر میلی مین جانے لگی ان سی بھی کہا انہون نی بہانہ کیا اور کہا مین بیمار ہون یہ بہانہ بت توڑنی کیواسطی کیا جب
وہ لوگ چلے گئے تو اونہون نی سب بتونکو کلہاڑی سی توڑکر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑی بت کے گلے مین لٹکا دی جب لوگ آکر
پوچہا بتون کو کس نے توڑا ابرہیم بولے بڑی بت نے توڑا اگرچہ یہ دونون قول جہوٹ تھی پر حکمت سے خالی نہ تھی خدا کی رضامندی کی
واسطی تہی **ف** اور ایکبار وہ جارہی تہی ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین (جو لوگون کی بی بیان چہین لیتا) ایک مقام مین اُترے وہ ظالم آگیا لوگون نے کہا یہان
ایک شخص آیا ہی جسکی بی بی بہت حسین ہے اوس ظالم نے ان کو بلانے کو آدمی بھیجا اُنہون نی جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب
لوٹ کر آئی تو اونہون نے اپنی بی بی سی کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچہا مین نے کہا میری بہن ہے اور آجکے دن دنیا
مین سوا میری اور تمہاری کوئی مسلمان نہین تو تم میری دینی بہن ہو مجھے مت جھٹلانا اوس ظالم کے روبرو **عن** ابن عباس ان
امرأة ثابت بن قیس اختلعت منه فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتها حیضة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی ثابت بن قیس کی بی بی نے اپنی میان سی خلع کیا (یعنی کچھ مال دیکر نکاح توڑوا ڈالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک حیض تک اوسکی عدت مقرر فرمائی **عن** ابن عمر قال عدة المختلعة حیضة **ترجمہ** ابن عمر سی جو عورت
خلع کری اوسکی عدت ایک حیض ہے **باب** فی الظهار ظہار کا بیان **عن** سلمة بن صخر قال ابن العلاء البیاضی

البياضي قال كنت امرأ اصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصيب من امرأتي
شيئا يتابع بي حتى اصبح فظاهرت منها حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة اذ تكشف لي
منها شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبحت خرجت الى قومي فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال انت بذاك يا
سلمة قلت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فاحكم في ما اراك الله قال حرر رقبة قلت
والذي بعثك بالحق ما املك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل
اصبت الذي اصبت الا من الصيام قال فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك بالحق
لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم
ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم
الضيق وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعة وحسن الرأي وقد امر لي او امر لي بصدقتكم
زاد ابن العلاء قال ابن ادريس بياضة بطن من بني زريق **ترجمہ** سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں اسقدر عورتوں سے
لگا کرتا تھا کہ کوئی نہ لگتا ہوگا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے ڈر ہوا
ایسا نہ ہو اپنی عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکی برائی صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے اوس سے ظہار کرلیا (ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے
یوں کہنا تو مجھپر ایسی ہی جیسی میری ماں کی پیٹھ) رمضان کے اخیر تک ایک رات وہ میری خدمت کررہی تھی یکایک اوسکا
کچھ بدن کھل گیا تو میں نہ رہ سکا اوسپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اون سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میری ساتھ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تمھیں جاوینگے (انہوں نے ندامت اور خجالت کے ڈرسے انکے
ساتھ جانی سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپسے سب حال بیان کیا آپنے فرمایا کیا تو نے یہ
کام کیا ہی اے سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہی دوبار اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری حق میں
ہو وہ کیجیے آپنے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اوس شخص کے جسنے آپکو سچا پیغمبر بناکر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں
کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنے گردن پر ہاتھ مارا آپنے فرمایا اچھا دو مہینے لگتار روزے رکھ میں نے کہا یہ آفت تو مجھپر روزوں ہی
سے آئی آپنے فرمایا اچھا ساٹھ صاع کھجور کے ساٹھ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا
ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے رہی کھانا نہ تھا کہ کھاویں آپ نے فرمایا اچھا بنی زریق کے صدقہ دینے والی پاس وہ تجھے کھجوریں
دیگا اوس میں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں
نے تمھاری پاس تنگی اور بری صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میری
لیے صدقہ تمکا ابن العلاء نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہی بنی زریق میں سے **ف** جمہور علما کے نزدیک ظہار

میں یہ ضرور نہیں کہ اپنی ماں ہی سے تشبیہ دیوے بلکہ بہن یا خالہ یا اور کسی محرم کے عضو سے تشبیہ دیوے تو بھی ظہار ہوجاتا ہے
مگر یہ قیاس ہے اور قیاس ایسے مقام میں قبول کے لائق نہیں ہے اور ظہار ایک سو طرح ہوتا ہے جسمیں میعاد نہ ہو تو بغیر کفارہ
دیے جماع نہیں کرسکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں ہے یہاں قبل وقت کے دس نے جماع کیا اسواسطے کفارہ لازم ہوا عن
خولة بنت مالك بن ثعلبة قالت ظاهر مني زوجي اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشكو اليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجادلني فيه ويقول اتقي الله فانه ابن عمك فما برحت حتى
نزل القران قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الى الفرض فقال يعتق رقبة قالت لا يجد قال يصوم
شهرين متتابعين قالت يا رسول الله انه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت
ما عنده من شيء يتصدق به قال فاتي ساعتئذ بعرق من تمر قلت يا رسول الله واني اعينه بعرق
اخر قال قد احسنت اذهبي فاطعمي بها عنه ستين مسكينا وارجعي الى ابن عمك قالت والعرق ستون صاعا
ترجمہ خولہ بنت مالک سے روایت ہے مجھسے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارے میں اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ
تیرے چچا کا بیٹا ہے (جاہلیت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ امر منسوخ ہوگیا) یہانتک کہ وحی اتری قد سمع اللہ قول
التي تجادلک في زوجہا سنا اللہ نے اوس عورت کی بات کو جو جھگڑتی تھی تجھسے اپنے خاوند کے بارے میں (وہ یہ کہتی تھی کہ
اپنے خاوند پاس سے اور تو کہتا تہا کہ حرام ہوگئی تو اوسپر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خولہ نے کہا اسکی طاقت نہیں
آپنے فرمایا دو مہینے پے در پے روزے رکھے خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈھا ہے روزے کی طاقت نہیں رکھتا آپنے فرمایا اچھا ساٹھ
مسکینوں کو کھانا کھلادے خولہ نے کہا اوسکے پاس کچھ نہیں جو صدقہ دیوے اتنی دیر میں ایک تھیلہ کھجور کا آیا خولہ نے کہا
یا رسول اللہ ایک تھیلہ کھجور کا میں اوسکو دونگی آپنے فرمایا بہت اچھا جا لیجا اور اوسکی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا پھر اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس رہ (اور راوی نے کہا وہ تھیلہ جسکو عربی میں عرق کہتے ہیں ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھے ہوئے (ظاہر حدیث سے یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم) دوسری روایت میں ہے
والعرق مكتل يسع ثلاثين صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جس میں تیس صاع آتے ہیں ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے پہلی روایت
سے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن قال يعني بالعرق زنبيلا ياخذ خمسة عشر صاعا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن
نے کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہے جسمیں پندرہ صاع کھجور کے آتے ہیں عن سليمان بن يسار بهذا الخبر قال فاتي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فاعطاه اياه وهو قريب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
فقال يا رسول الله على افقر مني ومن اهلي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كله انت واهلك ترجمہ سلیمان
بن یسار سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجوریں آئیں آپنے اوسکو وہ کھجوریں دیدیں

پندرہ صاع کی قریب ہونگی فرمایا اسکو صدقہ دیدے وہ بولا یا رسول اللہ ان لوگون کو دون جو مجھہ سے اور میرے گہر کے لوگون سے بھی زیادہ
محتاج ہون آپنے فرمایا اچھا تو کہالے ان کہجورونکو اور تیرے گہر والے **ف** شاید یہ امر خاص ہو اوس سے چونکہ وہ خود سب سے زیادہ
محتاج تہا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا ـ **عن** اوس اخی عبادة بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
خمسة عشر صاعا من شعیر اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** اوس سے جو بہائی عبادہ بن صامت کا ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو پندرہ صاع جو کے دیدیے ساٹہ مسکینونکے کہلانیکو **ف** ابوداود نے کہا یہ حدیث عطا نے اوس سے روایت کی مگر عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہین کیونکہ اوس
بدری ہے پہلے مرگیا تہا تو حدیث منقطع ہے **عن** ہشام بن عروة ان جمیلة کانت تحت اوس بن الصامت وکان رجلا بہ لمم فاذا اشتد لممہ
ظاہر من امراتہ فانزل اللہ تعالی فیہ کفارة الظہار **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے جمیلہ اوس بن صامت کے
نکاح مین تھی اور اوس ایک دیوانہ آدمی تہا جب اوسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کرلیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ
ظہار کا اوتارا **ف** اور فرمایا والذین یظاہرون منکم من نساءہم ما ہن امہاتہم الآیة جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی جورون سے
وہ اونکی مان نہین ہین **عن** عکرمة ان رجلا ظاہر من امراتہ ثم واقعہا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ما حملک علی ما صنعت قال رایت بیاض ساقہا فی القمر قال فاعتزلہا حتی تکفر
عنک **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پہر اوس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے پوچہا تونے ایسا کیون کیا بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکی پنڈلی کی
سفیدی چاندنی مین دیکہی (مجہسے نہ رہا گیا) آپنے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دے **ف** یعنے پہر دوبارہ ایسا نہ کر اور
کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوا اس کے کہ توبہ اور استغفار کرے

باب فی الخلع خلع کا بیان

عن ثوبان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأة سألت زوجہا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیہا رائحة الجنة **تر** ثوبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بے ضرورة اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اوسپر جنت کی خوشبو حرام ہے یعنی
جبکہ مقربون اور محبوبون کو موقف مین جنت کی خوشبو پہونچیگی تو وہ محروم رہینگی **عن** حبیبة بنت سہل الانصاریة
انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبة
بنت سہل عند بابہ فی الغلس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذہ فقالت انا حبیبة بنت سہل قال
ما شانک قالت لا انا ولا ثابت بن قیس لزوجہا فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہذہ حبیبة بنت سہل وذکرت ما شاء اللہ ان تذکر وقالت حبیبة یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت بن قیس خذ منہا فاخذ منہا وجلست ہی فی اہلہا **ترجمہ** حبیبہ سہل کی
بیٹی انصاریہ سے روایت ہے وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تہین ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
کو نکلے دیکہا تو حبیبہ بنت سہل آپکے دروازہ پر کہڑی ہے اندہیری مین آپنے فرمایا کون ہے یہ وہ بولی مین حبیبہ بنت سہل

ہوں آپ نے فرمایا کیوں کیا حال ہے تیرا وہ بولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہیں رکیونکہ ثابت بن قیس ع غصیلا آدمی تہا اوسنی مارا تہا حبیبہ کو) جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تہا اس نے مجھ سے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس ہے جو دیں آپ نے ثابت بن قیس سے کہا اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تمنے دیا ہے ثابت نے وہ لے لیا پھر حبیبہ اپنے لوگوں مین بیٹھی رہیں ف اونکا نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یہ اول خلع تہا جو اسلام مین ہوا اور بعضونکے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑجاتی ہے عورت پر اسیواسطے عدت اوسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض مین مگر یہ مذہب قوی نہیں صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر ابن عباس کی روایت مین گزرا

عن عائشة ان حبيبة بنت سهل كانت عند ثابت بن قيس بن شماس فضربها فكسر بعضها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الصبح فدعا النبي صلى الله عليه وسلم ثابتا فقال خذ بعض مالها وفارقها فقال ويصلح ذلك يا رسول الله قال نعم قال فاني اصدقتها حديقتين وهما بيدها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذهما وفارقها ففعل

ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے مروی ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تھین ثابت نے اونکو ایسا مارا کہ اونکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی اور طبرانی کی روایت مین ہے کہ اونکا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلعم پاس آئین صبح کے بعد آپ نے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لیکر اوسکو چھوڑ دے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا ہان بولا یا رسول اللہ مینے اوسکو دو باغچے دیے مین وہ اوسکے پاس مین آپ نے فرمایا اونکو لیلے اور چھوڑ دے ثابت نے ویسا ہی کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد کے ترجمہ کا اور اب اسکے بعد چودہوان پارہ شروع ہوتا ہے جو ان شاء اللہ اوسکی تائید اور اعانت اور توفیق سے پورا ہوگا

تم الجزء الثالث عشر ويتلوه الجزء الرابع عشر ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی المملوکۃ تعتق وھی تحت حر او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح مین ہو پہر آزاد ہو جاوی عن ابن عباس ان مغیثا کان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ اتقی اللہ فانہ زوجک وابو ولدک فقالت یا رسول اللہ تامرنی بذلک قال انما انا شافع فکان دموعہ تسیل علی خدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ وبغضہا ایاہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مغیث (بریرہ کا خاوند) غلام تہا وہ بولا یا رسول اللہ میری سفارش کیجی بریرہ سے (تاکہ مجہکو نہ چہوڑی کیونکہ بریرہ آزاد ہوگئی تہی اور لونڈی جب غلام کے نکاح مین ہو پہر آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہوتا ہے نکاح رکہنے یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح مین ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور علما کے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا اے بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچی کا باپ ہے بریرہ بولی یا رسول اللہ کیا آپ مجہے حکم کرتے ہین اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہین مین سفارش کرتا ہون تو مغیث کی آنسو اوسکے گالون پر بہتے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہین تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کی ساتہہ اور بریرہ کی عداوت مغیث کی ساتہہ دیکہکر عن ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرہا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرہا ان تعتد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ بریرہ کا خاوند ایک کالی رنگ کا غلام تہا جسکا نام مغیث تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہنی کا یا چہوڑ دینی کا (اوس نے چہوڑ دیا) آپ نے اوسکو حکم کیا عدت کرنیکا عن عائشۃ فی قصۃ بریرۃ قال کان زوجہا عبدا فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسہا ولو کان حرا لم یخیرہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی بریرہ کی قصی مین اون کا خاوند غلام تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اختیار دیا اوس نے اپنی تئین اختیار کرلیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتی عن عائشۃ ان بریرۃ خیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجہا عبدا حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکا خاوند غلام تہا **باب** من قال کان حرا جسنی کہا بریرہ کا خاوند آزاد تہا عن عائشۃ ان زوج بریرۃ کان حرا حین اعتقت وانہا خیرت فقالت ما احب ان اکون معہ وان لی کذا وکذا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی بریرہ کا خاوند آزاد تہا جب آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ بولی مجہے اوسکی ساتہہ رہنا منظور نہین اگرچہ اتنا اتنا مال ملے (ابوحنیفہ کی یہ حدیث دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سی اسکی خلاف بہی ثابت ہی) عن عائشۃ ان بریرۃ اعتقت وھی عند مغیث عبد لآل ابی

فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لها ان قربك فلا خيار لك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کے نکاح مین تھی اور مغیث غلام تہا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجھسے صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار نہ ہوگا **ف** اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہتر
ہے جسمین اختلاف نہین **باب** فی المملوکین یعتقان معا هل تخیر امراته جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد
کیے جاوین تو عورت کو اختیار نہ ہوگا **عن** عائشة انها ارادت ان تعتق مملوکین لها زوج قال فسالت
النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان تبدأ بالرجل قبل المرأة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے قصد کیا اپنے
غلام لونڈی کے آزاد کرنیکا جو خاوند جورو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا (تا کہ عورت
کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جاوے) **باب** اذا اسلم احد الزوجين جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے **عن**
ابن عباس ان رجلا جاء مسلما على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاءت امراته مسلمة بعده فقال يا رسول
الله انها قد كانت اسلمت معي فردها عليه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین بعد اوسکے اوسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی
آپ نے عورت اوسی کو دلوا دی **ف** کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہین ہوا **عن** ابن عباس قال اسلمت
امراة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتزوجت فجاء زوجها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
الله اني قد كنت اسلمت وعلمت باسلامي فانتزعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر وردها الى
زوجها الاول **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین اور
اوس نے نکاح کر لیا (ایک مسلمان سے) بعد اوسکے اوسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ مین بھی مسلمان ہو چکا تہا اور وہ جانتی تھی
میرے اسلام کو (باوجود اسکے اوس نے شرارت سے دوسرا نکاح کر لیا) آپ نے اوس عورت کو دوسرے خاوند سے چہین کے پہلے خاوند کو
دلا دی **ف** جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضون کے نزدیک اوسی وقت نکاح فسخ ہو جاویگا بعضون کے نزدیک
عدت تک انتظار ہوگی بعضون کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا **باب**
الى متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها جب مرد عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اوسکو مل سکتی ہے **عن**
ابن عباس قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على ابي العاص بالنكاح الاول لم يحدث شيئا
قال محمد بن عمرو في حديثه بعد ست سنين وقال الحسن بن علي بعد سنتين **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو رد کیا ابو العاص پر پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہین کی چھ برس کے بعد
یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد **ف** ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے اونکے خاوند پہلے کافر تھے بعد کئی
سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اون کی بی بی زینب کو اون سے ملا دیا **باب** فيمن اسلم وعنده

نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہووی اور اوسکی پاس چار سے زیادہ عورتین ہون عن الحارث بن قیس الاسدی قال اسلمت
وعندی ثمان نسوة فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اختر منهن
اربعا ترجمہ حارث بن قیس اسدی سے روایت ہے مین مسلمان ہوا اور میری پاس آٹھ عورتین تہین تومین نے رسول الله صلی
الله علیه وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار اون مین سے چن لے اور باقی کو چھوڑ دی یہ آٹھ عورتین زمانہ کفر کی نکاح کی ہوئی
تہین یہ ضرور نہین کہ اون سب سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو عن فیروز قالت قلت یا رسول الله انی اسلمت وتحتی
اختان قال طلق ایتهما شئت ترجمہ فیروز نے کہا یا رسول الله مین مسلمان ہوا ہون اور میری نکاح مین دو بہنین
ہین آپ نے فرمایا اون مین سے ایک کو طلاق دیدی باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں باپ
مسلمان ہو تو اولاد کس کے پاس رہے عن رافع بن سنان انه اسلم وابت امراته ان تسلم فاتت النبی صلی الله
علیه وسلم فقالت ابنتی وهی فطیم او شبه وقال رافع ابنتی فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اقعد ناحیة و
قال لها اقعدی ناحیة قال واقعد الصبیة بینهما ثم قال ادعواها فمالت الصبیة الی امها فقال النبی
صلی الله علیه وسلم اللهم اهدها فمالت الصبیة الی ابیها فاخذها ترجمہ رافع بن سنان سے روایت ہے وہ
مسلمان ہوئے اور اونکی بی بی نے مسلمان ہونیسے انکار کیا وہ رسول الله صلعم پاس آئے اور کہا یا رسول الله میری لڑکی مجھکو
دلا دیجیے اوسکا دودھ چھٹ چکا تہا یا چھٹنے والا تہا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو دلا دیجیے رسول الله صلی الله علیه وسلم رافع سے کہا تو ایک
کونے مین بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کونے مین بیٹھ اور لڑکی کو اون دونون کے بیچ مین بٹھایا بعد اسکی دونون سے کہا بلاؤ اوس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جھکنے لگی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا یا الله اوس کو ہدایت کر پہر وہ اپنی باپ کیطرف چلی
آئی باپ نے اوسکو لیلیا ف یہ آپکا معجزہ تہا بعضو نکے نزدیک اب بھی یہی حکم ہے بعضون کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اوسکی
اولاد ملیگی باب فی اللعان لعان کا بیان عن سهل بن سعد الساعدی ان عویمر بن اشقر العجلانی جاء الی عاصم بن
عدی فقال له یا عاصم ارأیت رجلا وجد مع امراته رجلا ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل سل لی یا
عاصم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول الله صلی الله علیه وسلم فکره رسول الله صلی الله
علیه وسلم المسائل وعابها حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول الله فلما رجع عاصم الی اهله جاءه عویمر
فقال له یا عاصم ماذا قال لک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عاصم تاتنی بخیر قد کره رسول الله صلی
الله علیه وسلم المسئلة التی سالته عنها فقال عویمر والله لا انتهی حتی اساله عنها فاقبل عویمر حتی اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو وسط الناس فقال یا رسول الله ارایت رجلا وجد مع امرته رجلا
ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک
قرآن فاذهب فات بها قال سهل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما فرغا

قال عویمر کذبت علیها یا رسول الله ان امسکتها فطلقها عویمر ثلاثا قبل ان یامره النبی صلی الله علیه وسلم
قال ابن شهاب فکانت تلک سنة المتلاعنین **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی
عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس ایک مرد اجنبی دیکھے پھر وہ اوسکو مار ڈالے تو لوگ
اوسکو مار ڈالینگے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تھے آپ یہہ سمجھے کہ اس
مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتوں کا ذکر لانا کیا ضرور ہے) اور معیوب سمجھا عاصم پر یہ امر بہت
گران گزرا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جب عاصم اپنے گہر مین لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے
پاس آیا اور پوچھا اے عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کہ تم سے بہلائی مجھکو نہیں پہونچی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سوال کو برا جانا جو مین نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو کبھی باز نہین آؤنگا جبتک
یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھون گا بعد اوسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگونکے بیچ مین
بیٹھے ہوئے تھے (یعنی سب لوگ آپ کے اوس پاس تھے آپ بیچ مین تھے) عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو خبر دیجئے اوس شخص کے
حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاوے (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو) تو کیا اوسکو قتل کرے یعنی کیا
قتل اوسکا جائز ہے مگر مقتول کی وارث اوسکے عوض مین قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری اور تیری عورت کے مقدمہ مین وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جا کر بلا لا پھر سہل نے کہا کہ دونون نے لعان
کیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا معہ اور آدمیون کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا
رسول اللہ مین نے اوسپر جھوٹ بولا اگر مین اوسکو پھر اپنے پاس رکھون پھر عویمر نے اوسکو تین طلاق دیے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالونکا ہو گیا **ف** جب مرد اور عورت دونو لعان
سے فارغ ہون تو قاضی اون دونون مین تفریق کر دے پھر وہ عورت قیامت تک اوس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب
اپنی مان سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے **عن** سهل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعاصم بن عدی امسک
المراة عندک حتی تلد **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے
کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جبتک وہ جنے دوسری روایت مین ہے عن سهل بن سعد الساعدی قال حضرت لعانهما
عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابن خمس عشرة سنة وساق الحديث قال فيه ثم خرجت حاملا
فكان الولد يدعى لامه سہل بن سعد ساعدی نے کہا مین اون دونون کے لعان کے وقت موجود تہا جب میرا سن پندرہ برس
کا تہا بعد اوسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو مان کیطرف نسبت کرکے پکارتی تہی (کیونکہ باپ اوسکا معلوم نہ تہا) **عن**
سهل بن سعد في خبر المتلاعنين قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابصروها فان جاءت به ادعج

العینین عظیم الالیتین فلا اراہ الا قد صدق وان جاءت بہ احیمر کانہ وحرۃ فلا اراہ الا کاذبا
قال فجاءت بہ علی النعت المکروہ ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے اسی لعان کی حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوے۔ یعنی جنکی سیاہ رنگ بہت کالی آنکھیں ہون اور کولے بڑے ہون تو مین عویمر کو
جھوٹا نہیں سمجھا جانونگا اور جو سُرخ رنگ گیری کیطرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پہر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا عن سہل بن
سعد الساعدی بھذا الخبر قال فکان یدعی یعنی الولد لامہ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے اسی حدیث
مین پہر اوسکے بچہ کو اوسکی مان کیطرف نسبت دیکر پکارتے تھے عن سہل بن سعد فی ھذا الخبر قال فطلقھا ثلاث
تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ قال سہل حضرت ھذا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضت السنۃ
بعد فی المتلاعنین ان یفرق بینھما ثم لا یجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعدؓ اسی حدیث مین روایت ہے عویمر نے
اُس عورت کو تین طلاق دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کیجاوے وہ سنت ہوتی ہے (تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہے بار دیدے تو تینون پڑجاتے مین جیسے جمہور
علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اس لیے کہ لعان سے خود فرقت ہوجاتی ہے اوس کا طلاق دینا بیکار تہا
اسلیے رسول اللہ صلعم چپ ہو رہے) سہل نے کہا مین اوسوقت موجود تہا پہر یہی طریقہ ہو گیا لعان کرنیوالون کا کہ اون
مین تفریق کیجاوے گی اور کبھی وہ مل نہ سکینگے عن سہل بن سعد قال مسدد قال شھدت المتلاعنین علی
عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرۃ ففرق بینھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
تلاعنا وتم حدیث مسدد وقال الاخرون انہ شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بین المتلاعنین فقال
الرجل کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا لم یقل بعضھم علیھا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے مسدد نے
یون نقل کیا سہل بن سعد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تہا لعان کیوقت میں پندرہ برس کا تہا آپ نے
اون دونون مین تفریق کردی دوسرون نے اسطرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے تفریق
کی لعان کرنیوالون مین وہ بولا کہ مین پہر اس عورت کو رکہون تو گویا مین نے جہوٹ بولا ف مالک اور شافعی کا
قول یہ ہے کہ لعان سے خودبخود فرقت ہوجاتی ہے جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضون نے کہا جب مرد فارغ ہو اور ابو حنیفہ
اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے عن سہل بن سعد فی ھذا الحدیث وکانت حاملا فانکر حملھا
فکان ابنھا یدعی الیھا ثم جرت السنۃ فی المیراث ان یرثھا وترث منہ ما فرض اللہ عزوجل لھا ترجمہ
سہل بن سعدؓ سے روایت ہے اسی حدیث مین وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اوسکے حمل کا اپنی سے انکار کیا پہر اوسکا لڑکا مان کے
نام سے پکارا جاتا بعد اوسکے سنت میراث مین یون جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی مان کا وارث ہوگا اور مان اوس لڑکے کی وارث

يتينه وسمع باذنه فلم يهجه حتى اصبح ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى
جئت اهلى عشاء فوجدت عندهم رجلا فرايت بعينى وسمعت باذنى فكره رسول الله صلى الله عليه و
سلم ما جاء به واشتدت عليه فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم
فشهادة احدهم الايتين كلتيهما فسرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابشر يا هلال فقد جعل الله
عز وجل لك فرجا ومخرجا قال هلال قد كنت ارجو ذالك من ربى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسلوا اليها فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرهما واخبرهما ان عذاب الاخرة اشد
من عذاب الدنيا فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذب فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاعنوا بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين فلما كانت
الخامسة قيل يا هلال اتق الله فان عذاب الدنيا اهون من العذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى
توجب عليك العذاب فقال والله لا يعذبنى الله عليها كما لم يجلدنى عليها فشهد الخامسة ان لعنة
الله عليه ان كان من الكاذبين ثم قيل لها اشهدى فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين
فلما كانت الخامسة قيل لها اتقى الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى توجب
عليك العذاب فتلكأت ساعة ثم قالت والله لا افضح قومى فشهدت الخامسة ان غضب الله عليها ان كان
من الصادقين ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وقضى ان لا يدعى ولدها لاب ولا ترمى ولا يرمى
ولدها ومن رماها او رمى ولدها فعليه الحد وقضى ان لا بيت لها عليه ولا قوت من اجل انهما يتفرقان
من غير طلاق ولا متوفى عنها وقال ان جاءت به اصيهب اريصح اثيبج حمش الساقين فهو لهلال و
ان جاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا
الايمان لكان لى ولها شان قال عكرمة فكان بعد ذلك اميرا على مضر وما يدعى لاب ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ ان تین لوگون مین سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک مین (جب سب لوگ
جہاد سے رہ گئی تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین مین سے رات کو آئی اپنی بی بی پاس ایکشخص دیکھا اپنی آنکھون سے دیکھا
اور اپنی کانون سے سنا ہلال نے اوسکو نہ ڈانٹا نہ دہمکا یا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
مین شام کو اپنے گھر مین گیا تو بی بی کے پاس ایکشخص دیکھا مین نے اپنی آنکھونسے دیکھا اور کانون سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ہلال کا یہہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہہ امر سخت گزرا تب یہہ آیت اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا
انفسہم فشہادۃ احدہم الآیۃ (جسکے معنی اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی رہی آپنے
فرمایا ای ہلال خوش ہوجا اللہ جل جلالہ نے تیری واسطے کشایش کی اور راستہ نکالا ہلال نے کہا مجھے بھی اپنے رب سے یہی امید

ی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا بہیجو اوس عورت کو وہ آئی اپنی اون دونون میان بیوی کو بہی آیت پڑہ کر سنائی اور نصیحت کی
دربیان کیا اونسے کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اسنے کہا عورت
ن کہا جہوٹھ بولتا ہی آپنے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اوسنے چار
داہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا ای ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیون
ہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہی اور یہی اخیر گواہی ہی جو عذاب کو تیری اوپر واجب کر دیگی (اگر تو جہوٹھا
ہی) ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبھی عذاب نہین کریگا مجہکو اوس عورت جیسے اللہ نے کوڑی نہین ماری مجہکو اوسپر تہمت کرنی
سے **ف** یعنی اگر یہہ آیت نہ اوترتی تو مجہپر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
سے مجہکو کوڑون سے بچایا اسیطرح میری سچائی کے وجہ سے جہنم کے عذاب سے بہی بچاویگا **ت** پہر بعد اوسکے عورت سے کہا گیا اب تو
گواہیان دی اوسنے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جہوٹھ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نے اوس سے
کہا دیکہہ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجہپر واجب کر دیگی یہہ سنکر اوس نے
تک وہ عورت چپ ہو رہی پہر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی اور پانچوین گواہی بہی دیدی کہ اللہ کا غضب مجہپر اوترے
اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون مین جدائی کر دی اور فیصلہ کیا کہ اسکے پیٹ سے
جو لڑکا پیدا ہوگا اوسکو باپ کیطرف نسبت نکیجاوی لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوی نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکی لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اوسپر حد قذف پڑیگی اور یہہ بہی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنے کیجگہہ دینا اور کہانا خرچ
دینا واجب نہین کیونکہ یہہ دونو جدا ہوتے ہین بغیر طلاق کے اور وفات کے اور فرمایا اگر لڑکا بہوری بال والا دبلی پتلی سرین والا
چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گہونگرو بال والا موٹا بہاری پنڈلیون والا
بڑی سرین والا تو اوس شخص کا نطفہ ہی جسکے ساتہہ اوسکو تہمت لگائی گئی (زنا کی) **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیافے
کے رو سے فرمایا ان حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہی مگر اوسکی اوپر کوئی حکم یقین سے نہین کر سکتے اگرچہ ظن غالب
ہو جاتا ہے **ت** پہر اوس عورت کا بچہ گندم گون گہونگر بال والا موٹی پنڈلیون والا بہاری سرین والا پیدا ہوا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہو چکی ہوتین تو مین اوس عورت کو کچہہ کرتا (یعنی سزا دیتا تاکہ اور ون کو عبرت ہووے)
عکرمہ نے کہا پہر وہ لڑکا امیر ہوگیا مضر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا **ف** نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
بن امیہ کے لیے اوتری یا عویمر عجلانی کے لیے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان سب سے
پہلے تہا اسلام مین اور بعضون نے کہا شاید دونون کے حق مین اوتری ہو اسطرح کہ دونون اس مسئلہ کو پوچہہ چکے ہون پہر آیت
اوتری واللہ اعلم **عن** سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت

صدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وان كنت كذبت عليها فذلك ابعد لك **ترجمہ** سعید
بن جبیر سے روایت ہی کہ مین نے ابن عمر سے سنا ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالونکو تم دونو
کا حساب خدا پر ہے تم دونون مین ایک ضرور جھوٹا ہی مرد سے فرمایا تجھہ کو اوس عورت پر کچھ قابو نہین - اوس نے کہا یا رسول اللہ
میرا مال آپنے فرمایا اگر تو نے اوسپر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اوسکی بدلی مین گیا کہ تو نے اوسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور
اگر تو نے اوسپر جھوٹ باندھا تو وہ مہر پھیر مانگنا تیری لیاقت سی بہت بعید ہی **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا
عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونون نے آپس مین قسم کہائے جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی یعنی دونون مین ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا
پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نی فرمایا تجھکو اب اوسکی دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال
صحبت داری کی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا ادبت سے بعید ہے **عن** سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر
رجل قذف امرأته قال فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اخوى بني العجلان وقال الله يعلم ان احد
كما كاذب فهل منكما تائب يرددها ثلاث مرات فابيا ففرق بينهما **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے
ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کر دیا عجلان کے
بھائی بہن کو (یعنی عویمر اور اوسکے بی بی کو) آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین سے جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سی کوئی توبہ
کرتا ہے تین بار آپنے اسیطرح فرمایا گر مرد اور عورت دونون مین سی کسی نے نہ سنا آپنے اون دونون مین جدائی کر دی **عن**
ابن عمر ان رجلا لاعن امرأته في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفى من ولدها ففرق رسول الله
صلى الله عليه وسلم بينهما والحق الولد بالمرأة **ترجمہ** ابن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک
شخص نے لعان کیا اپنی عورت سی اور اوسکی لڑکی کی نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جدائی کر دی اوسکے اور عورت کی درمیان مین - ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا) اور ملا دیا لڑکے کو عورت
سے (یعنی اوسکا نسب **ف** ماں سی رہا ایکروایت مین ہی انکر حملها فكان ابنها يدعى اليها انکار کیا مرد نے اوسکی حمل کا تو لڑکا
ماں کے نام سے بلایا جاتا **باب** اذا شك في الولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے **عن** ابي هريرة قال
جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم من بني فزارة فقال ان امرأتي جاءت بولد اسود فقال هل لك من ابل
قال نعم قال ما الوانها قال حمر قال فهل فيها من اورق قال ان فيها لورقا قال فانى تراه قال عسى ان
يكون نزعه عرق قال وهذا عسى ان يكون نزعه عرق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہی آپ نے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی ہین اوسنے کہا کہ ہان پھر آپنے پوچھا
اون اونٹونکا رنگ کیسا ہی وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اوس مین گندمی رنگ کا بھی اونٹ ہی وہ بولا ہان ہی آپنے فرمایا گندمی

رنگ کا اونٹ کہان سے ہوا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو آپنے فرمایا شاید تیرے لڑکا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ
لیا ہو **ف** یعنی اوسوقت کسی رگ مین سے جسمین سواد یت دیادہ تھی نطفے پیچ وا ریادہ ملگیا اور اوسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو
ایسے اختلاف سے دلمین شبہہ کرنا لغو ہے **باب** التغلیظ فی الانتفاء لڑکے کی نسب سے انکار کرنا کیسا ہے **عن** ابی
ھریرۃ انه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول حین نزلت آیۃ المتلاعنین ایما امرأۃ ادخلت علی
قوم من لیس منھم فلیست من اللّٰہ فی شئ ولن یدخلھا اللّٰہ جنتہ وایما رجل جحد ولدہ وھو ینظر الیہ
احتجب اللّٰہ منہ وفضحہ علی رؤس الاولین والآخرین **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سُنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب مین اوتری جس عورت نے اپنے لڑکے کو غیر قوم مین داخل کیا جس قوم مین سے وہ نہین
ہے یعنی عورت نے زنا کر کر بچہ جنا اور اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اوسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت کے چیزون مین
سے کسی چیز مین داخل نہین ہے اور اللہ اوس عورت کو ہرگز اپنی جنت مین نہ داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے
سے انکار کرے جان بوجھ کر یعنے دیدہ و دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے اوسکو اللہ تعالی کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالی
اوسکو تمام جہان کے اگلے پچھلے مخلوق کے روبرو رسوا کریگا **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی غیر سے جنکر اوسکو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تہمت رکھے **باب**
فی ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **عن** ابن عباس انه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا مساعاۃ
فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ ومن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا یرث ولا یورث **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام مین خرچی کمانا نہین ہے (جیسے جاہلیت مین
لوگ اپنی لونڈیون کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جس نے خرچی کمائی جاہلیت مین پھر اوس عورت کا لڑکا ہوا تو اوسکا نسب اوسکے
مولی سے ملگیا آپ جو شخص دعوی کریگا کسی بچے کی نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو وہ بچہ اوسکا وارث ہوگا نہ وہ بچے کا۔
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ
الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکھا یوم اصابھا فقد لحق بمن استلحقہ
ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث شئ وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی
یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکھا او من حرۃ عاھر بھا فانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی
یدعی لہ ھو ادعاہ فھو ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ **ترجمہ** عمرو ابن شعیب سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے
نقل کی اوسنے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ حکم فرمانیکا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرجانے کے بعد
اوس سے ملایا جاوے یعنے اوس باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اوسکو ملانا چاہین تو آپنے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا
لونڈی سے ہے جسکا مالک تھا اوسکا باپ جماع کیوقت تو اوسکا نسب ملانے والے سے ملجاویگا لیکن جو ترکہ اوسکے ملانے کے پہلے تقسیم ہو گیا

اوس مین اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اوس مین اوسکا بھی حصہ ہوگا مگر جبتک باپ جیتے اوسکا نسب ملایا
جاتا ہے اپنی زندگی مین اوسکے نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا۔ اگر وہ لڑکا ایسے لونڈی سے ہو جسکا
مالک اوسکا باپ نہ تہا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکے باپنے زنا کی تھی تو اوس کا نسب نہ ملیگا نہ وہ اوسکا
وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اوس کا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو
یا لونڈی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہین ہوسکتا اگرچہ اوسی کا نطفہ ہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

وهو ولد زنا لاهل امه من كانوا حرة او امة وذلك فيما استلحق في اول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام
فقد مضى یعنی وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگون سے ملجاویگا اور یہ حکم اوس مال مین ہے جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا ہو اور جو اسلام سے پہلے تقسیم
ہوچکا وہ گزر گیا اوسکا کچھ ذکر نہین **باب في القافة** قیافہ جاننے والے کا بیان **عن** عائشة قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مسدد وابن السرح يوما مسرورا وقال عثمان يعرف اسارير وجهه فقال اي عائشة الم تري ان مجززا المدلجي راى زيدا
واسامة قد غطيا رؤسهما بقطيفة وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ کی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپکے روے شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتی تہین آپنے
فرمایا اے عائشہ تجکو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکہا دونون نے اپنا سر چادر سے چہپا لیا تہا اور
پانو کہلے تہے اور کہا یہ پانون ایک سے ایک ملتی ہین تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسامہ کالی تہی اور زید گورے ہوا ہل عرب اونکے صحت نسب مین گفتگو کرتی
تہی قیافہ شناس کے قول سے اونکا خیال دور ہوگیا اسی واسطے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام مین **باب** من قال بالقرعة اذا
تنازعوا في الولد جب ایک لڑکے کے کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالا جاوے **عن** زيد بن ارقم قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل
من اليمن فقال ان ثلاثة نفر من اهل اليمن اتوا عليا يختصمون اليه في ولد وقد وقعوا على امراة في طهر واحد فقال لاثنين طيبا
بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا فقال
انتم شركاء متشاكسون اني مقرع بينكم فمن قرع فله الولد وعليه لصاحبيه ثلثا الدية فاقرع بينهم
فجعله لمن قرع فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت اضراسه او نواجذه **ترجمہ** زید بن ارقم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹہے تہے اتنے مین ایک شخص آیا یمن سے اور بولا کہ یمن مین تین آدمی حضرت علیؓ کے
پاس جہگڑتے ہوے آئے ایک لڑکے مین اور اون تینون نے جماع کیا تہا اوس عورت سے ایک ہی طہر مین آپ نے اون مین سے دو کو
الگ کرکے کہا تم دونون اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہون نے نہ مانا اور چیخا پہر اور دونون کو الگ کرکے اسی طرح کہا
انہون نے نہ مانا اور پکارے چلاے حضرت علیؓ نے کہا تم جہگڑنیوالے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جسکے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا
لے لے اور اپنے دونو ساتہیون کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے پہر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوسی کو دلوا دیا
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے کچلیان یا داڑہین کہل گئین **عن** زيد بن ارقم قال اتي علي رضي الله

عنده ثلاثة وهو باليمن وقعوا على امرأة في طهر واحد فسأل اثنين أتقران لهذا بالولد قالا لا حتى سالهم جميعا فجعل كلما سال اثنين قالا لا فاقرع بينهم فالحق الولد بالذي صارت عليه القرعة وجعل عليه ثلثي الدية قال فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك حتى بدت نواجذه **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن مین جنھون نے ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر مین تو آپنے دو دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار کرو انھون نے نہ مانا اسی طرح تینون سے پوچھ لیا (تین بار مین) پھر قرعہ ڈالا جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکے کو اوس سے دلا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اُس سے اون دونو کو دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہانتک کہ داڑھین آپکے کھل گئین **ف** اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اور بعضون کے نزدیک قیافہ شناس کو بلائینگے اوسکے قول پر فیصلہ کرینگے بعضون کے نزدیک جوان ہونے تک اوس لڑکے کو چھوڑ دینگے جب جوان ہو جاوے اوسکو اختیار ہے جس سے چاہے ملجاوے بعضونکے نزدیک سب سے اوسکا نسب متعلق رہیگا

باب في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها اهل الجاهلية جاہلیت کے نکاحون کا بیان کس طرح ہوتے تھے عن عائشة [illegible] ان النكاح كان في الجاهلية على اربعة انحاء فكان منها نكاح الناس اليوم يخطب الرجل الى الرجل وليته فيصدقها ثم ينكحها ونكاح آخر كان الرجل يقول لامراته اذا طهرت من طمثها ارسلي الى فلان فاستبضعي منه ويعتزلها زوجها ولا يمسها ابدا حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي يستبضع منه فاذا تبين حملها اصابها زوجها ان احب وانما يفعل رغبة في نجابة الولد فكان هذا النكاح يسمى نكاح الاستبضاع ونكاح آخر يجتمع الرهط دون العشرة فيدخلون على المرأة كلهم يصيبها فاذا حملت ووضعت ومر ليال بعد ان تضع حملها ارسلت اليهم فلم يستطع رجل منهم ان يمتنع حتى يجتمعوا عندها فتقول لهم قد عرفتم الذي كان من امركم وقد ولدت وهو ابنك يا فلان فتسمي من احبت منهم باسمه فيلحق به ولدها ونكاح رابع يجتمع الناس الكثير لا تمتنع ممن جاءها وهن البغايا يكن ينصبن على ابوابهن رايات يكن علما لمن ارادهن دخل عليهن فاذا حملت فوضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم الحقوا ولدها بالذي يرون فالتاطه ودعي ابنه لا يمتنع من ذلك فلما بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم هدم نكاح اهل الجاهلية كله الا نكاح اهل الاسلام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اُنہون نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے مین نکاح چار طرح ہوتا تھا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے اس زمانے مین ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کر کے اوس سے نکاح کر دیتا اور ایک اس طرح ہوتا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب وہ پاک ہوتی حیض سے فلان شخص کو بلا بھیج اور اوس سے جماع کرا پھر خاوند اس سے الگ رہتا کبھی جماع نہ کرتا جبتک اسکو معلوم نہو جاتا کہ یہ حاملہ ہو گئی ہے اُس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہو گئی ہے اُس وقت اگر خاوند چاہتا تو اس سے جماع کرتا اور یہ اسواسطے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو تو کسی شریف اور حسین مرد یا حسن خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت

کوجانے کی اجازت دیتی تاکہ اوسکا نطفہ حاصل کرین اور اپنے خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگے یہ فعل ایسا تہا جیسے
مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح
یہ تہا وہ یہ کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کی
بعد چند روز اون سب کو بلا بھیجتی پھر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آوے سب آکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ اون سے کہتی تم اپنا
اپنا حال جانتے ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانے کا ہے جسکا چاہتی نام لے دیتی پھر وہ لڑکا اوسی کا ہو جاتا
اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تہا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا
کہتے (بغایا جمع ہے بغیہ کی وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کسبی اور رنڈی کہتے ہین) اون کے دروازون پر جھنڈی ہوتی
نشانی تھی جو چاہتا اون کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اوسکے سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو بلاتی بعد
اوسکی وہ جسکا لڑکا کہہ دیتے اوسی کو اوس لڑکے کو ملا دیتے وہ کچھ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
پیغمبر کرکے بھیجا انہون نے جاہلیت کی نکاحون کو باطل کر دیا اور ڈہا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آجکل اہل اسلام مین مروج ہے (یعنی
پہلے قسم کا اور سب موقوف ہوئین) **باب** الولد للفراش لڑکا اوسی کا ہوگا جسکی بی بی یا لونڈی ہے **عن**
عائشۃ اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن زمعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابن امۃ زمعۃ فقال
سعد اوصانی اخی عتبۃ اذا قدمت مکۃ ان انظر الی ابن امۃ زمعۃ فاقبضہ فانہ ابنہ وقال عبد بن
زمعۃ اخی ابن امۃ ابی ولد علی فراش ابی فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبہا بینا بعتبۃ فقال الولد للفراش
وللعاہر الحجر واحتجبی منہ یا سودۃ زاد مسدد فی حدیثہ وقال ہو اخوک یا عبد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین سعد نے کہا میرے بہائی عتبہ نے مجھکو
وصیت کی تھی جب مین مکے مین آؤن تو اوس لونڈی کے لڑکے کو لیلون کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بہائی
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تہا عتبہ سے آپنے فرمایا
لڑکا فراش کا ہے (یعنی صاحب فراش کا فراش بچھونے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچھونا ہے) اور زنا کرنیوالی کے لیے پتھر ہین (یعنی
اوسکو رجم کرنا چاہیے) اور آپنے فرمایا اے سودہ تو اوس سے چھپا کر (ہر چند کہ قاعدہ شرع کی بموجب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ
زمعہ کا بہائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا نطفہ تھا آپ نے چھپنے کو فرمایا) اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بہائی ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان فلانا ابنی عاہرت بامہ فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا دعوۃ فی الاسلام ذہب امر الجاہلیۃ الولد للفراش وللعاہر الحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہے مین نے اوسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تھی آپنے فرمایا اب
اسلام مین اوسکا دعوی نہین ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والی کیواسطے پتھر ہین **عن**

رباح قال زوجني اهلي امة لهم رومية فوقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبدالله ثم وقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبيدالله ثم طبن لها غلام لاهلي رومي يقال له يوحنه فراطنها بلسانه فولدت غلاما كانه وزغة من الوزغات فقلت لها ما هذا فقالت هذا ليوحنه فرفعنا الى عثمان احسبه قال مهدي قال فسالهما فاعترفا فقال لهما اترضيان ان اقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد للفراش واحسبه قال فجلدها وجلده وكانا مملوكين **ترجمہ** رباح سے روایت ہے میری گہر کے لوگون نے میرا نکاح اپنی ایک رومی لونڈی سے کردیا مین نے اوس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبداللہ رکھا پھر مین نے اوس سے جماع کیا پھر ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبیداللہ رکھا پھر اُسکو ایک غلام نے جو میری گھر کے لوگون کا تہا پہانس لیا وہ بھی رومی تہا اوسکا نام یوحنہ تہا اوس نے اپنی زبان مین اوس سے کچھہ باتین کین پھر ایک لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تہا گرگٹون مین سے (یعنی سرخ تہا رومیون کے رنگ پر) مین نے کہا یہ کیسا اوس نے کہا یوحنہ کا ہے ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پاس پیش کیا انہون نے غلام اور لونڈی کو بلا کر پوچھا دونون نے اقبال کیا تب انہون نے کہا تم راضی ہو مین تمہارا اوسطرح فیصلہ کرون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا لڑکا صاحب فراش کا ہے ۔ راوی نے کہا مجھے گمان ہے پھر حضرت عثمان نے غلام اور لونڈی دونوکو کوڑے مارے

باب

من احق بالولد لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہے عن عبدالله بن عمرو ان امراة قالت يا رسول الله ان ابني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اوسکا غلاف تہا اور میری چہاتی اوسکی پینے کا برتن تھی اور میری گود اسکا گھر تھی اب اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھسے چھین لے آپ نے فرمایا تو اوسکی حقدار ہے جبتک نکاح نکرے کسی اور سے عن هلال بن اسامة ان ابا ميمونة سلمى مولى من اهل المدينة رجل صدق قال بينما انا جالس مع ابي هريرة جاءته امراة فارسية معها ابن لها فادعياه وقد طلقها زوجها فقالت يا ابا هريرة ورطنت بالفارسية زوجي يريد ان يذهب بابني فقال ابو هريرة استهما عليه ورطن لها بذلك فجاء زوجها فقال من يحاقني في ولدي فقال ابو هريرة اللهم اني لا اقول هذا الا اني سمعت امراة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد سقاني من بئر ابي عنبة وقد نفعني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا ابوك وهذا امك

تخذ بید ایھما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ سے روایت ہی کہ ابا میمونہ جسکا نام
سلمی تہا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تہا کہ مین ابوہریرہ رض کے ساتہہ بیٹہا ہوا تہا اتنی مین ایک فارسی عورت
آئی اوسکی ساتہہ ایک لڑکا تہا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میری پاس رہی اور اوسکا خاوند چاہتا تہا میری پاس رہی اور خاوند نے
اوسکو طلاق دیدیا تہا وہ بولی ای ابا ہریرہ فارسی مین گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہی کہ مجہسی میری بیٹے کو لیلے ابوہریرہ نے
کہا دونوا وسپر قرعہ ڈالو اور فارسی مین اوسکو سمجہا دیا پہر اوسکا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جہگڑتا ہے مجہسے میری لڑکی مین ابوہریرہ
نی کہا یا اللہ مین یہ نہین کہتا ہے مگر اس جہسے کہ مین سنتا تہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس
بیٹہا تہا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہی کہ میری بیٹے کو مجہ سے چہین لے حالانکہ وہ مجہکو پانی پلاتا ہے کنوین سی ابو عنبہ کے
سی لاکر اور نفع پہونچاتا ہی مجہکو (یعنی اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چہیننا چاہتا ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون
قرعہ ڈالو اوسپر خاوند نی کہا کون جہگڑتا ہی مجہ سے میری لڑکی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکی سی فرمایا یہ تیرا باپ ہے
اور یہ تیری ماں ہی تجہے اختیار ہی جسکا چاہی ہاتہہ پکڑ لے اوس نے اپنی ماں کا ہاتہہ پکڑ لیا وہ لیکر چلی گئی **ف** امام شافعی کی
یہی حدیث دلیل ہی اونکے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیی جہان اوسکا جی چاہے رہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا
کم سن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کہانی پینے پہننے استنجا کرنے لگے تو باپ کے پاس رہی **عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج**
زید بن حارثة الی مکة فقدم بابنة حمزة فقال جعفر انا اٰخذها انا احق بها ابنة عمی وعندی خالتها و
انما الخالة ام فقال علی انا احق بها ابنة عمی وعندی ابنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی احق بها فقال
زید انا احق بها انا خرجت الیها وسافرت وقدمت بها فخرج النبی صلی الله علیه وسلم فذکر حدیثا قال
واما الجاریة فاقضی بها لجعفر تکون مع خالتها وانما الخالة ام **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی زید بن
حارثہ مکہ کو گئی وہاں سی حضرت حمزہ رض کی بیٹی کو لائی جعفر بن ابی طالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میری چچا کی بیٹی
ہی اور میرے پاس اسکی خالہ ہی خالہ مثل ماں کے ہوتی ہی پہر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ میری چچا کے
بیٹی ہی اور میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹی ہین اور وہ اسکی حقدار ہین (کیونکہ اون کی بہن ہی ہے اس لیے کہ حضرت
حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بہی تہی اور پہوپہی بہی ہی) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطی کہ مین مکے گیا
اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسری یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نی بہائی بنا دیا تہا تو بہائی کی بیٹی ہی) پہر رسول اللہ صلعم نکلے اور
فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہی (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) **عن عبد الرحمن**
بن ابی لیلی بهذا الخبر ولیس بتمامه قال وقضی بها لجعفر وقال ان خالتها عنده **ترجمہ** دوسری روایت مین
یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے کیونکہ اون کے نکاح مین اوسکی خالہ ہے (اور خالہ مثل ماں کے
ہی **عن علی قال لما خرجنا من مکة تبعتنا ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم فتناولها علی فاخذ بیدها قال**

دونک بنت عمک حملتها فقص الخبر قال وقال جعفر ابنة عمی وخالتها تحتی فقضی بها النبی صلی
الله علیه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة ام **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی جب ہم مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئے
حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا پس علی رضی نے اوسکو اوٹھا لیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
فاطمہ کو اوسکو اپنی ساتھ بٹھا لیا بعد اوسکی بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اوسکی خالہ میری نکاح مین
ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب فی عدة المطلقة** مطلقہ
کی عدت کا بیان **عن** اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریة انها طلقت علی عهد رسول الله صلی الله علیه
وسلم ولم یکن للمطلقة عدة فانزل الله عز وجل حین طلقت اسماء بالعدة للطلاق فکانت اول من
انزلت فیها العدة للمطلقات **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہی اونکو طلاق دیا گیا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے
زمانے مین اوسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب الله تعالی نے عدت کی آیت اتاری والمطلقات یتربصن بانفسهن
ثلثة قروء یعنی طلاق دلیاں اپنے تئین روکے رہین تین طہر یا تین حیض تک) تو اسماء وہ عورت ہی جسکی شان مین سب سے
پہلے یہہ آیت طلاق کی عدت کی اتری **باب فی نسخ ما استثنی به من عدة المطلقات** طلاق کی عدت کے
آیت مین سے جو منسوخ ہوا **عن** ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء وقال واللائی
یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر فنسخ من ذلك وقال وان طلقتموهن من قبل
ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها **ترجمہ** ابن عباس نے کہا الله نے جو فرمایا طلاق والیاں روکے
رکہین اپنے تئین تین طہر یا تین حیض تک اسمین سے وہ عورتین نکالی گئین جو حیض سے مایوس ہو جاوین فرمایا جو عورتین ناامید
ہون حیض سے اونکی عدت تین مہینے ہین (اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہون تو اونکی عدت وضع حمل ہے) اور وہ بھی
نکالی گئین جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوے ایسی عورتون کے لیے فرمایا اون پر کچھ عدت نہین ہی **باب فی المراجعة**
رجعت کا بیان **عن** عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طلق حفصة ثم راجعها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہ کو طلاق دیا پہر اون سے رجعت کی **باب فی نفقة المبتوتة**
جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین اوسکی نفقہ کا بیان **عن** فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو
غائب فارسل الیها وکیله بشعیر فتسخطته فقال والله ما لك علینا من شیء فجاءت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك له فقال لها لیس لك علیه نفقة وامرها ان تعتد فی بیت ام شریك
ثم قال ان تلك امرأة یغشاها اصحابی اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابك فاذا
حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان وابا جهم خطبانی فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوك لا مال له انکحی اسامة

بن زید قالت فکرهته ثم قال انکحی اسامة بن زید فنکحته فجعل الله فیه خیرا و اغتبطت

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی اور وہ کہین گئی ہوئے تھے اون کی وکیل نے اوسکو جو بھیجی کہانے کو فاطمہ نے اوسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ ہم کو دینا نہین آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ اوسپر نہین ہی اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنیکا ام شریک کے گھر مین پھر آپ نے کہا وہان اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتی ہین تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر مین عدت کر کیونکہ وہ اندہا ہی اگر تو کپڑے اوتاری گی تو پردی کی حاجت نہو گی جب تیری عدت پوری ہو جاوی تو مجھہ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی مین نے آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے مجھہ سے پیام دیا ہی نکاح کا حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھی سی نہین اوتارتا۔ یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکی پاس کچھہ مال نہین تو اسامہ سی نکاح کر **ف** یہہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکی خاوند ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سی صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سی نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ مشورہ پوچھنے والا دہوکا نکہاوی یہہ غیبت مین داخل نہین **ت** مین نے اسامہ کو ناپسند کیا پھر آپ نے فرمایا اسامہ سی نکاح کر مین نے اون سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجھپر رشک کرنے لگے

عن فاطمة بنت قیس ان ابا حفص بن المغیرة طلقها ثلاثا و ساق الحدیث فیه و ان خالد بن الولید و نفر من بنی مخزوم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله ان ابا حفص بن المغیرة طلق امراته ثلاثا و انه ترك لها نفقة یسیرة فقال لا نفقة لها و ساق الحدیث و حدیث مالك اتم

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابا حفص بن المغیرہ نے اونکو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور چند لوگون نے بنی مخزوم مین سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چھوڑا آپ نے فرمایا اوسکی واسطی نفقہ نہین ہے **ف** امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کہ جو حاملہ ہو نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے اس حدیث سی اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہین ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونون ہی دلیل اون کی حضرت عمر کا قول ہی جو صحابی کے سامنے تہا۔

فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص المخزومی طلقها ثلاثا و ساق الحدیث و خبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لیست لها نفقة و لا مسکن قال فیه و ارسل الیها النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تسبقینی بنفسك

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی ابا حفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اوسکی واسطی نفقہ ہے نہ سکنی (رہنی کی جگہہ) ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سی کہلا بہیجا کہ بن پوچھے مجھسے کسی سے نکاح نکر لیجیو **ف** اس حدیث سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہی نہ سکنی

عن فاطمة بنت قيس قال كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق نحو حديث مالك
قال فيه ولا تفوتيني بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے مین ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم مین سے
اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا پھر بھی حدیث بیان کی آنحضرت صلعم نے فرمایا مت کھو دیجیو اپنی تئین مجھسے بے
ایسا نہ کیجیو عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھسے پوچھے نکاح کرتے) عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند نے اونکو تین طلاق دیے تھے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها
طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند
نے اونکو طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس انها كانت عند
ابي حفص بن المغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت انها جاءت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم الاعمى فابى
مروان ان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي الله عنها
على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح مین تھی انھون نے اوسکو تین
طلاق مین سے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق دیا فاطمہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا
اوس گھر سے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر مین جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے
انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گھر سے نکلنے کے باب مین ف مطلقہ کو عدت کو گھر سے نکل کر اور
جگہہ رہنا درست نہین مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلا کرایہ نہ ہو یا مکان گر رہی یا مالک مکان جبراً نکال دیوے
یہان بھی لوگ کہتے ہین کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بدزبان تھین اپنے پہلے گھر مین لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تھے عروہ
نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة فسألها
فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي بن ابي طالب يعني على بعض اليمن
فخرج معه زوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها وامر عياش بن ابي ربيعة والحرث بن
هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في الانتقال فاذن لها فقالت اين انتقل يا رسول
الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت
عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال مروان لم
نسمع هذا الحديث الا من امراة فسناخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها
ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك

امراً قالت فاي امر يحدث بعد ذلك امراً قالت فاي امر يحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ سے روایت
ہے کہ مروان نے فاطمہ پاس کسیکو بھیجا پوچھنے کو اوسنے بیان کیا کہ مین ابو حفص کے نکاح مین تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی بن ابیطالب کو امیر بنا کر یمن بھیجا تھا اونھی کے ساتھ میرا خاوند بھی گیا تھا اوسنے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تھا یمن سے
مجھے کہلا بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرے واسطے اون دونون نے کہا قسم خدا کی اوس کے
واسطے خرچ نہین ہے البتہ اگر حاملہ ہوتے تو اوسکو خرچ ملتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے
فرمایا بیشک تیرے واسطے خرچ نہین ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سے ہوتے اور مین نے آپ سے اجازت چاہی اُس مکان سے اوٹھنے کی آپنے اجازت
دی تو مین نے پوچھا کہان ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا عبد اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کپڑے اپنے اوتار ڈالتی
اوسکو دکھائی نہ دیتا پھر وہین رہے عدت گزرنے تک بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نکاح اسامہ سے کر دیا قبیصہ نے
لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہین سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اوسی کے پیروی کرینگے
جسپر لوگ ہون گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہونچی اوسنے کہا ہمارے تمہارے بیچ مین اللہ کی کتاب ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
يا ايها النبي اذا طلقتم النساء الآیہ جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتے ہی یعنے طہر مین اور
شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اونکو اپنے گھرون سے نہ وہ نکلین مگر یہ کہ صریح بیحیائی کا کام کرین یہ اللہ کی حدین
ہین جو اللہ کی حدون سے بڑھ جاوے اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہین جانتا اللہ بعد اسکے شاید کوئی نئی بات نکالے یعنے
خاوند کا دل پھر جاوے اور طلاق سے رجعت کر لے تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور
نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے عن الزهري ان قبيصة بنت ذويب بهٰذا بمعنى دل على خبر عبيد الله بن
عبد الله حين قال فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل
کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس نے
کہا باب من انكر ذلك على فاطمة جس نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا عن ابی اسحاق قال كنت في المسجد
الجامع مع الاسود فقال اتت فاطمة بنت قيس عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال ما كنا لندع كتاب
ربنا وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم لقول امراة لا ندري احفظت ام لا ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے
مین جامع مسجد مین اسود کے ساتھ بیٹھا تھا انہون نے کہا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رض کے پاس آئے اور یہی حدیث بیان
کی حضرت عمر نے کہا ہم ایسے نہین جو اللہ کی کتاب کو اور اپنے پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے چھوڑ دین معلوم نہین اس
عورت کو یاد رہا یا نہ رہا کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہے جسکو عمر نے روایت کیا کہ مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہین ہے عن عروة قال
لقد عابت ذلك عائشة رضي الله عنها اشد العيب یعنے حدیث فاطمہ بنت قیس وقالت ان فاطمة كانت

فی مکان وحش فخیف علی ناحیتها فلذلك ارخص لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عروہ سے روایت ہے ام المومنین
عائشہ رض فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتی تہین اور کہتی تہین کہ فاطمہ کو جو اوسکے گہر سے اوٹہنی کی اجازت ہوئی
تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈہنڈار کہنڈر مکان مین تہین وہان ڈر معلوم ہوتا تہا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
اوٹہنی کی اجازت دی عن عروۃ بن الزبیر انه قیل لعائشة الم تری الی قول فاطمة قالت اما انه لا خیر لها
فی ذلك ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے لوگون نے حضرت عائشہ رض سے کہا آپ نہین دیکہتین فاطمہ بنت قیس کی حدیث
کو انہون نے کہا یہ بات اوسکے لیے اچہی نہین کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کرے جس سے مغالطہ ہو عن سلیمان بن یسار
فی خروج فاطمة قال انما کان ذلك من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اوس گہر سے اسلیے
نکلین کہ بدزبان تہین عن القاسم بن محمد و سلیمان بن یسار انه سمعهما یذکران ان یحیی بن سعید بن العاص
طلق بنت عبد الرحمن بن الحکم البتة فانتقلها عبد الرحمن فارسلت عائشة رضی الله عنها الی مروان بن الحکم
وهو امیر المدینة فقالت له اتق الله واردد المراة الی بیتها فقال مروان فی حدیث سلیمان ان عبد الرحمن
غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم اوما بلغك شان فاطمة بنت قیس فقالت عائشة لا یضرك
ان لا تذکر حدیث فاطمة فقال مروان ان کان بك الشر فحسبك ما کان بین هذین من الشر ترجمہ قاسم بن محمد
اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دی عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بہتیجی کو)
عبد الرحمن نے اوس گہر سے اپنی بیٹی کو اوٹہا لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بہیجا اور وہ اون دنون
حاکم تہا مدینے کا اور کہلا بہیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان بہیجدے (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہونے تک
اوٹہنا نہ چاہیے) تو ایک روایت مین ہے مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجہکو مجبور کر دیا دوسری روایت مین ہے مروان
نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (اونکو حضرت صلعم نے گہر بدلنے کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے
کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تہا (یعنے وہان تو ایک مجبوری تہی اسوجہ سے آپ نے اوٹہنے کی اجازت دی)
مروان نے کہا اگر تم بہی کہو کہ وہان شر کا خوف تہا تو یہان بہی وہی شر ہے میان بیبی مین اور اون کی بی بی مین (پہر مکان کا بدلنا
کیا مضایقہ ہے) عن میمون بن مهران قال قدمت المدینة فدفعت الی سعید بن المسیب فقلت فاطمة بنت
قیس طلقت فخرجت من بیتها فقال سعید تلك امراۃ فتنت الناس انها کانت لسنة فوضعت علی
یدی ابن ام مکتوم ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت
قیس کو طلاق دیا گیا تہا اور وہ اپنے گہر سے نکل گئی تہی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہے جسنے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا
اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تہی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین رکہی گئی اسواسطے پہلے گہر سے اوٹہا دی گئی)

باب فی المبتوتة تخرج بالنهار جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ دن کو نکلا کرے عن جابر قال طلقت خالتی

ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقيها رجل فنهاها فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال
لها اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي منه او تفعلي خيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاق دیے
گئی وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلے راستے میں ایک شخص بولا اوس نے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
پوچھا آپ نے کہا نکلا کرو اور اپنی کھجوریں کاٹ کر شاید تو اوس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے مگر کام سے فراغت
کرکے رات کو گھر میں آ کر رہے **باب** نسخ متاع للمتوفی عنها بما فرض لها من المیراث جس عورت کا خاوند مرجاوے
اوسکو ایکسال کا خرچ دینا منسوخ ہوگیا میراث کی آیت سے **عن** ابن عباس والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا
وصیة لازواجهم متاعا الی الحول غیر اخراج فنسخ ذلک بایة المیراث بما فرض لهن من الربع والثمن
ونسخ اجل الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا
والذین یتوفون منکم الآیة جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور بی بیاں چھوڑ جاویں تو ایکسال کے خرچ کی اون کے لیے وصیت کریں
اور نہ نکالنی کے یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اون کو ثمن ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور
ایکسال تک نہ نکلنا منسوخ ہوگیا دوسرے آیت سے جسمیں اونکی عدت چار مھینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کیے **باب**
الحداد اذا توفی عنها زوجها جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکو عدت کا بیان **عن** زینب دخلت علی ام حبیبة
حین توفی ابوها ابو سفیان فدعت بطیب فیه صفرة خلوق او غیره فدهنت منه جاریة ثم مست
بعارضیها ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
لامراة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب
بنت جحش حین توفی اخوها فدعت بطیب فمست منه ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو علی المنبر لا یحل لامراة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی
میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب وسمعت امی ام سلمة تقول جاءت امراة
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنها زوجها وقد اشتکت عینها
افنکحلها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما هی اربعة اشهر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول قال حمید
فقالت زینب کانت المراة اذا توفی عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثیابها ولم تمس طیبا ولا
شیئا حتی تمر بها سنة ثم تؤتی بدابة حمار او شاة او طائر فتفتض به فقلما تفتض بشیء الا مات ثم
تخرج فتعطی بعرة فترمی بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طیب او غیره ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں
ام حبیبہ پاس گئی جب اون کے باپ ابو سفیان مرگئے انھوں نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کو لگائی پھر اپنے گالوں پر لگائی اور کہا مجھے قسم خدا

کہ خوشبو کی حاجت نہین مگر مینی سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی حلال نہین اوس عورت کو جو خدا اور قیامت
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردی کے غم مین سوگ کری اور اپنا سنگار چھوڑ دی مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور
دس دن سوگ کری پھر زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس گئی جب اون کی بھائی مر گئے (عبید اللہ بن جحش) انہون نے
خوشبو منگا کر لگائی بعد اوسکے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہین ہی مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتی تھی منبر پر نہین درست ہی اوس عورت کو جو ایمان لاوی اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردی پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے مین نے اپنی مان ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تہین ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھین دکھتی ہین کیا سرمہ لگا دین آپ نے فرمایا نہین دو بار فرمایا یا تین
بار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہین یعنی سرمہ لگانیکی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث مین اجازت ہی رات کو لگالی دن کو پونچھ ڈالی
اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینے دس دن ہین اور جاہلیت مین تم مین سے ایکسال ہو کے مینگنی پہینکتی حمید راوی نے کہا مین
نی زینب سے پوچھا مینگنی پہینکنی سے کیا مراد ہی انہون نی کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک کوٹھری مین
گھس جاتی اور بری (یعنی پرانے گلے سڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایکسال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گدھا یا بکری یا پرندہ اوسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اوسکے ایک مینگنی اوسکو دیتی وہ
اوسکو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہی خوشبو وغیرہ لگاتی **ف** یعنی جاہلیت مین ایسے ایسے سخت تکلیفین اوٹھاتی تہین
میعاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتی تہین۔ اب تو کوئی تکلیف نہین رہی میعاد بھی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئے
وہ جانور مر جاتا تھا اس لیے کہ بہت زور سے ملا جاتا ہوگا یا شیاطین کا فریب ہوگا اون کے گمراہ کرنیکے لیے تا کہ وہ جانین کہ ہماری
بلا اس جانور کے سر پڑی جیسے اب بھی بعض جاہلون کا یہی اعتقاد رہتا ہی **باب** فی المتوفی عنہا تنتقل جسر
عورت کا خاوند مر جاوی وہ بھی عدت تک اوس گھر سے نہ اوٹھی **عن** زینب بنت کعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك
بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع
الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كانوا بطرف القدوم لحقهم
فقتلوه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فاني لم يتركني في مسكن يملكه ولا
نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فخرجت حتى اذا كنت في الحجرة او في
المسجد دعاني او امر بي فدعيت له فقال كيف قلت فرددت عليه القصة التي ذكرت من شان زوجي
قالت فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان
عثمان بن عفان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے
روایت ہی کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابو سعید خدری کی بہن ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

حضرت سے پوچھنے لگی کہ کیا مین اپنے کنبی مین چلی جاؤن جو قبیلہ بنی خدرہ مین ہے اسلیے کہ خاوند اوسکا اپنے بہاگے ہوئے غلامون کو ڈہونڈہنے نکلا تہا غلامون نے اسیکو مارڈالا قدوم مین (ایک جگہہ کا نام ہو) فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچہا کہ میرے خاوند تو میرے واسطے کوئی مکان اپنے ذات کا نہین چھوڑا اور نہ نان و نفقہ بھی (یعنی جس مکان مین رہتی ہون وہ مکان دوسرے کا ہے میرے خاوند کی ملک نہین اور نہ روٹی کپڑا کچھہ اوسنے چھوڑا تو اب مین عدۃ اپنی کیونکر اوس مکان مین پوری کرون اس صورت مین اپنے کنبے کے لوگون مین چلی جاؤن فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان چلی جا اپنے کنبے مین فریعہ نے کہا کہ پہر مین وہان سے نکلکر مسجد مین آئی یا حجرہ مین تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا مین نے پہر سب قصہ اپنے شوہر کے مارے جانیکا (اور مکان نان و نفقہ نہ چھوڑنے کا) بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی گھر مین رہ جبتک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پہر مین نے اوسی مکان مین چار مہینے دس دن پوری کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت ہوئی اُنہون نے میرے پاس آدمی بہیجا اور مجھہ سے پوچہا اس مسئلے کو مین نے بیان کیا (جیسا آنحضرت نے مجھکو حکم کیا تہا) حضرت عثمان نے اوسکی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب** من رای التحول جس نے نقل مکان درست کہا ہے **عن** ابن ابی نجیح

قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الاية عدتها عند اهله فتعتد حيث شاءت وهو قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت فی وصيتها وان شاءت خرجت لقول الله تعالى فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى تعتد حيث شاءت **ترجمہ** عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیة لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہوگئی اب اختیار ہے عورت کو جہان چاہے عدت کرے۔ عطا نے کہا اگر چاہے اپنی خاوند کے لوگون پاس عدت کرے وصیت کی گھر مین چاہے نکلجاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن۔ اگر نکل جاوین تو تمپر کچھہ گناہ نہین ہے۔ عطا نے کہا آیت میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے الحیال کا خرچ دنیا منسوخ ہوگیا ویسے ہی اوس مکان مین رہنا منسوخ ہوگیا اب اختیار ہے جہان عورت کو منظور ہو وہان عدت کرے **باب** فیما تجتنب المعتدۃ فی عدتها معتدہ عدت مین کن باتون سے بچے **عن** ام عطیة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحد المراة فوق ثلاث الا علی زوج فانها تحد علیہ اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل ولا تمس طيبا الا ادنى طهرتها اذا طهرت من محيضها بنبذة من قسط واظفار قال يعقوب مكان عصب الا مغسولا وزاد يعقوب ولا تختضب **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسیکی مرنی کے بعد تین دن سے زیادہ اوسکی غم مین سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیے اور سوگ کی مدت مین رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا سیاہ ہوا۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو ذرا سی قسط اور اظفار لگالیوے (دونون خوشبو کا نام ہین بُو دور کرنیکے واسطے) دوسری روایت مین رنگین

کپڑا نہ پہنی نہ گرد ہویا ہو ابو یعقوب کی روایت مین ہی مہندی بھی نہ لگاوی **عن** ام عطیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا
الحدیث ولیس فی تمام حدیثہما قال المسمعی قال یزید ولا اعلمہ الا قال فیہ ولا تختضب وزاد فیہ
ھارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب **ترجمہ** اس روایت مین وہی ہی ہارون نے زیادہ کیا مت پہنی رنگا
ہوا کپڑا مگر یمن کا سیا ہوا **ف** مخطط کپڑا جسمین سفید اور رنگین دونون وضع کی دہاریان ہوتی ہین امام مالک کے نزدیک یہہ
کپڑا بھی نہ پہنا چاہیے اگر باریک ہو امام احمد سے مختلف روایتین ہین شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہو **عن** ام سلمۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر من الثیاب
ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جس عورت کا خاوند مرجاوی وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنی اور نہ ہاتہہ پاؤن بالون
کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوی **ف** کیونکہ یہہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہین عدت مین انسی احتراز کرنا ضرور
ہی **عن** ام حکیم بنت اسید عن امہا ان زوجہا توفی وکانت تشتکی عینیہا فتکتحل بالجلاء قال
احمد الصواب بکحل الجلاء فارسلت مولاۃ لہا الی ام سلمۃ فسألتہا عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی
بہ الا من امر لا بد منہ یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینہ بالنہار ثم قالت عند ذلک ام سلمۃ
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ھذا
یا ام سلمۃ فقلت انما ھو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و
تنزعیہ بالنہار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول
اللہ قال بالسدر تغلفین بہ راسک **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید کی ماں سے روایت ہی کہ اون کے خاوند مرگئے اور اون کی
آنکھین درد کرتی تہین تو وہ آنکھہ مین جلا لگاتی تہین (جلا ایک قسم کا سرمہ ہی) اُنہون نی اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بہیجا
پوچہنی کو کہ یہہ سرمہ لگاوین یا نہ اُنہون نے کہا نہین مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچہہ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آئے جسوقت ابو سلمہ گذر گئے - یعنی اون کے خاوند جو حضرت سے پہلی تہے) اور اوسوقت مینے
اپنی آنکھہ پر ایلوہ لگایا تھا حضرت نے مجھہ سے فرمایا یہہ کیا ہی - یعنی عدت مین تو نی یہہ کیا لگایا ہے مینے کہا کچہہ نہین یہہ ایلوہ
ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوشبو نہین ہی آپ نے فرمایا یہہ تو چہرے کو جوان کردیتا ہی اسکو سوای رات کی ذلکو نہ لگایا کر اور اگر
ہووے تو دنکو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگہی نکیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے مینے کہا یا رسول اللہ پہر مین اپنا سر کاہے سے دہوون
آپ نے فرمایا بیری کے پتون سے لتہیڑ کر (یعنی بیری کا پتہ پانی مین جوش کرکے سر دہو ڈالا کر) **باب** فی عدۃ الحامل حاملہ عورت
کی عدت کا بیان ❊ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان اباہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزھری
یأمرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسألہا عن حدیثہا وعما قال لہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم حین استفتتہ فکتب عمر بن عبد اللہ الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ اخبرتہ انہا کانت

تحت سعد بن خولۃ وھو من بنی عامر بن لوی وھو ممن شہد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ الوداع وھی حامل

فلم تنشب ان وضعت حملھا بعد وفاتہ فلما تعلت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنابل

بن بعکک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا ما لی اراک متجملۃ لعلک ترجین النکاح انک واللہ ما

انت بناکح حتی یمر علیک اربعۃ اشہر وعشر قالت سبیعۃ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت

فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین امسیت فاتیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین وضعت حملی وامرنی بالتزویج

ان بدا لی قال ابن شہاب ولا اری باسا ان تتزوج حین وضعت وان کانت فی دمہا غیر انہ لا یقربہا

زوجہا حتی تطہر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم

زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور اون سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بتائی تھی جب انہون نے

مسئلہ پوچھا تھا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھسے بیان کیا مین سعد بن خولہ

کے نکاح مین تھی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھے اور جنگ بدر مین حاضر تھا پھر حجۃ الوداع مین اونکا انتقال ہوا اور مین حاملہ

تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ مین جنی اونکے مرنیکے بعد جب مین نفاس سے پاک ہوئی تو مین نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے

واسطے میرے پاس ابو السنابل بن بعکک (ایک شخص تھا بنی عبد الدار مین سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید

تمھین سے بھی نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کر سکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مینے یہ سنا

تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھا کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جنے

(یعنی نکاح تجھے درست ہو گیا) اور حکم کیا مجھکو نکاح کر لینے کا اگر مین چاہون ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی

اگر عورت جنتے ہی نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہ ہو **ف** پہلے یہ آیت

اوتری تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے یعنی جو لوگ

مر جاوین اور بی بیان چھوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکھین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھین

پھر سورہ طلاق مین یہ آیت اوتری واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنے حمل والی عورتین اونکی عدت یہ ہے کہ حمل سے

جنین تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کی چار مہینے دس دن عدت پہلی آیت کے

موافق باقی رہی اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونون آیتون کی دونو عدتون مین سے جو دور

ہو عورت اوسکو اختیار کرے عن عبد اللہ قال من شاء لاعنتہ لانزلت سورۃ النساء القصری بعد الاربعۃ الاشہر

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے جو چاہے مجھسے لعان کر لے چھوٹی سورہ نسا یعنی سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشرا کے بعد اوتری

تو اوسکی نا سخ ہوگی) **باب** فی عدۃ ام الولد ام ولد کی عدت کا بیان **عن** عمرو بن العاص قال لا تلبسوا
علینا سنتہ قال ابن مثنی سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشر یعنی ام
الولد **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا ہم پر سنت مت چھپاؤ ابن مثنی نے کہا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت یہہ ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مر جاوے تو عدت اوسکی دسدن اور چار مہینے ہین **ف** کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی ہے
اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتوتۃ لا یرجع الیہا زوجہا حتی تنکح زوجا غیرہ تین طلاق جس عورت کو دیجاوین
وہ پھر اپنی خاوند سے مل نہین سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کیے ہوئی **عن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن رجل طلق امراتہ فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل لزوجہا
الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اُس
عورت نے دوسرے شخص کے ساتھہ نکاح کر لیا وہ اس پاس گیا۔ لیکن اُس شخص نے جماع کرنیسے پہلے اُس عورت کو طلاق دیدیا تو کیا
وہ عورت اپنے اگلی خاوند کے لیے درست ہو جاویگی کہا عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے **ف** یعنے صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جبتک
جماع نہ کرے اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی تعظیم الزنا زنا بہت بڑا گناہ ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وہو خلقک قال قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک قال وانزل اللہ تعالی تصدیق قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ **ترجمہ**
عبد اللہ سے روایت ہے مینے پوچھا یا رسول اللہ بہت بڑا گناہ کونسا ہے آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ یہہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھہ کسی کو
شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ نے پیدا کیا ہے (پھر ہمین اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) مینے کہا پھر کون سا گناہ آپ
نے فرمایا اپنی بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کھلانا پڑیگا مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنی ہمسایہ کی بی بی سے راوی
نے کہا پھر جو آپنے فرمایا اوسی کی تصدیق مین یہ آیت اوتری والذین لا یدعون الآیۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
نہین پکارتے نہ قتل کرتے ہین محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہین اخیر آیت تک **عن** جابر بن عبد اللہ یقول جاءت مسیکۃ
لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرہنی علی البغاء فنزل فی ذلک ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مسیکہ لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھسے کہتا ہے زنا کرا اور خرچی لا
تب یہ آیت اوتری ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ **عن** معتمر عن ابیہ ومن یکرہہن فان اللہ من بعد
اکراہہن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لہن للمکرہات **ترجمہ** یہہ جو آپنے فرمایا جاوان پر زبردستی

کریگا تو اللہ اون کے زبردستی کے بعد بخشنیوالا ہے یعنی بخشدیگا لونڈیون کو کیونکہ انہون نے اپنے مالکون کی جبر سے زنا کرایا وہ انکی
اختیار مین نہین مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاوینگے اونکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدء فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا **عن** ابن عباس یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین
من قبلکم فکان الناس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمۃ حرم علیہم الطعام والشراب والنساء وصاموا
الی القابلۃ فاختان رجل نفسہ فجامع امرأتہ وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل ان یجعل ذلک یسرا لمن بقی
ورخصۃ ومنفعۃ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکان ہذا مما نفع اللہ بہ الناس ورخص لہم ویسر
ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تو
لوگ آنحضرت صلعم کے زمانے مین جب نماز پڑہ چکتے عشا کی حرام ہو جاتا اون پر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے دوسری شب تک ایکشخص نے چوری
کی تو اوس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑہ چکا تہا لیکن روزہ افطار نہین کیا تہا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری اور
چاہا کہ لوگون پر آسانی ہو اور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروہن الآیۃ
یعنی جان لیا اللہ نے تمہاری دلون کی چوری کو پہر معاف کر دیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک
سفید دہاری سیاہ دہاری سے تم کو دکہلاوے یعنی فجر ہو جاوے **عن** البراء قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلہا وان صرمۃ
بن قیس الانصاری اتی امرأتہ وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذہب فاطلب لک فذہبت وغلبتہ
عینہ فجاءت فقالت خیبۃ لک فلم ینتصف النہار حتی غشی علیہ وکان یعمل یومہ فی ارضہ فذکر ذلک للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم قرأ الی قولہ من الفجر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے
جب کوئی سو جاتا غروب آفتاب کے بعد تو پہر اوسکو کہانا درست نہوتا دوسری روزے کے افطار تک ایکبار صرمہ بن قیس انصاری اپنی
عورت پاس آئے اور روزے سے تہے پوچہا تیرے پاس کچہ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچہ ڈہونڈہ کر لاتی ہون وہ گئے
اور انکی آنکہون مین نیند بہر گئی پہ سو گئے جب آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو کہانے سے پہر دوسرے دن دوپہر نہین ہوئی تہی
کہ انکو غش آگیا بہوک کی شدت سے پہلے دن کے بہوکے تہے پہر دوسرا دن بہی یون ہی گذرا حالانکہ دن بہر محنت کرتے تہے آنحضرت صلعم
سے اسکا ذکر ہوا اوسوقت یہ آیت اوتری حلال ہوا تمہارے لیے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب** نسخ قولہ وعلی
الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ کا منسوخ ہونا **عن** سلمۃ بن الاکوع لما نزلت ہذہ الآیۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام
مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الآیۃ التی بعدہا فنسختہا **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت
ہے جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ الآیۃ یعنی جو لوگ طاقت رکہتے ہین روزے کی (مگر مالدار ہین) تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

پھر ہم مین سے جسکا جی چاہتا روزہ نرکہتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اور یہہ
اختیار جو پہلے تہا منسوخ ہوگیا روزہ رکہنا پڑا عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فکان من
شاء منہم ان یفتدی بطعام مسکین افتدی وتم لہ صومہ فقال فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا
خیر لکم وقال فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین جب یہ آیت اوتری تو جسکا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا فدیہ دیتا
اور روزہ نکالیتا اگر یہہ فرمایا اللہ تعالی نے جو شخص نیکی مین رغبت کریگا تو بہتر ہے اوسکو لیے اور روزہ رکہنا بہتر ہے تمہارے لیے
پھر فرمایا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پاوے تو اوسمین ضرور روزے رکھے (اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور
مسافر کو یہی رخصت باقی ہے) اسکو بعد فرمایا ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنون مین رکھ
لے

باب من قال ہی مثبتۃ للشیخ والحبلی بعضون نے کہا وعلی الذین یطیقونہ منسوخ نہین ہوا عن ابن عباس قال
اثبتت للحبلی والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حاملہ اور بوڑہے کے حقمین جنسے روزہ نرکہا جاوے یا روزہ کہنا ضرر کرے
عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین قال کانت رخصۃ للشیخ الکبیر والمراۃ الکبیرۃ وہما
یطیقان الصیام ان یفطرا ویطعما مکان کل یوم مسکینا والحبلی والمرضع اذا خافتا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یہہ رخصت تہی بوڑہے مرد اور عورت کو جو طاقت رکہتے تہے روزہ کی اون کو حکم تہا
کہ روزہ چاہین تو نہ رکہین اور ہر روزے کے بدلے ایکدن مسکین کو کہانا کہلادین اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودہ پلانیوالی بچے کے نقصان
کا خوف کرین تو روزہ نہ رکہین فدیہ دین

باب الشہر یکون تسعا وعشرین کبھی مہینہ انتیس دنکا ہوتا ہے ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا وخنس ابہامہ
اصبعہ فی الثالثۃ یعنی تسعا وعشرین وثلاثین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہین (یعنی ان پڑہ لوگ)
مین حساب وکتاب نہین جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونون ہاتون کی انگلیون سے بتایا تو دس دس تیس ہوے اور ایکبار تیسری
دفعہ مین ایک اونگلی بند کرلی یعنی کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع
وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ قال فکان ابن عمر اذا کان
شعبان تسعا وعشرین نظر لہ فان رئی فذاک وان لم یر ولم یحل دون منظرہ سحاب وقترۃ اصبح صائما
قال فکان ابن عمر یفطر مع الناس ولا یاخذ بہذا الحساب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مہینا
انتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ نرکہو جبتک چاند نہ دیکہو اور روزہ موقوف نکرو جبتک چاند نہ دیکہو لیکن اگر ابر ہووے تو شمار کرلو ف
یعنی تیس دن پورے کرلو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند دیکہنے کیلیے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند دیکہنے کیلیے دو گواہ ضرور
ہین یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند دیکہنے کے لیے بھی دو گواہ ضرور ہین ت راوی نے

کہا ابن عمر شعبان کی انتیسوین تاریخ چاند کو دیکھتے اگر دکھائی دیا تو بہتر نہیں تو اگر مطلع صاف ہوتا ابر نہوتا نہ تیرگی ہوتی تو
دوسری دن روزہ نہ رکھتے اور جو مطلع پر ابر یا غبار ہوتا تو دوسرے دن روزہ رکھتے یہ یوم الشک ہے جسکو روزی مین بڑا اختلاف ہے
مگر افطار لوگون کے ساتھہ ہی کرتے اپنے حساب کا خیال نکرتے **ف** کیونکہ عید اور بقر عید سب مسلمانون کے ساتھہ کرنا چاہیے علیحدہ کرنا
درست نہین دوسری حدیث مین ہے عید فطر اوسی دن ہے جسدن تم افطار کرو اور عید قربان اوسی دن ہے جسدن تم قربانی کرو **عن**
عمر بن عبد العزیز الی اهل البصرة بلغنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله
علیه وسلم زاد وان احسن ما یقدر له اذا رأینا هلال شعبان لکذا وکذا فالصوم ان شاء الله کذا وکذا الا ان تروا
الهلال قبل ذلك **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے اہل بصرہ کو ایسا ہی لکھا جیسا ابھی ابن عمر کی حدیث مین گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اچھا
اندازہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند دیکھین فلان فلان روز تو روزہ فلان فلان دن ہوگا مگر جب چاند اوس سے پہلی دکھائی دیوی
تو چاند سے روزی رکھے کیونکہ شرع مین رویت کا اعتبار ہے اندازونکا ٹھیک نہین ہے **عن** ابن مسعود قال لما صمنا مع النبی
صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا معه ثلاثین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے ہماری رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھہ انتیس تیس سے زیادہ گزرے یعنی اکثر انتیس انتیس روزے آپکے ساتھہ رکھے **عن** ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال شهرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجة **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے دو نو مہینے عید کے یعنی رمضان اور ذی الحجہ
کم نہین ہوتے یعنی دونو ایک سال مین انتیس نہین ہوتے یا ثواب مین کم نہین ہوتے **باب** اذا اخطأ القوم الهلال جب چاند
دیکھنے مین لوگون سے غلطی ہوجاوے **عن** ابی هریرة ذکر النبی صلی الله علیه وسلم فیه قال وفطرکم یوم تفطرون واضحاکم
یوم تضحون وکل عرفة موقف وکل منی منحر وکل فجاج مکة منحر وکل جمع موقف **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اوسدن ہے جسدن افطار کرو اور عید قربان اوسدن ہے جسدن قربانی کرو اور سارا عرفہ
وقوف کے جگہہ ہے اور ساری منا نحر کے جگہہ ہے اور جتنے راستے مکہ مین ہین سب نحر کیجگہہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے
باب اذا اغمی الشهر جب رمضان کے چاند پر ابر ہو **عن** عبد الله بن ابی قیس قال سمعت عائشة رضی الله عنها تقول
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرؤیة رمضان فان غم علیه
عد ثلاثین یوما ثم صام **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخون کو
اچھی طرح یاد رکھتے اس طرح اور مہینونکے یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھکر روزے شروع کرتے اگر اوسدن ابر ہوتا تو شعبان کے
تیس دن پوری کرلیتے پھر روزی رکھنا شروع کرتے **ف** یعنی یوم الشک مین روزہ نہ رکھتے **عن** حذیفة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر حتی تروا الهلال او تکملوا العدة ثم صوموا حتی تروا الهلال او تکملوا العدة
ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت استقبال کرو رمضان کا یعنی ماہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے
ہی روزی شروع نکیا کرو جبتک چاند نہ دیکھو شعبان کے تیس دن پورے نکرلو پھر روزے رکھے جاو جبتک چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو

باب من قال فان غم عليكم فصوموا ثلاثين اگر شوال کی انتیسوین کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون شيء يصومه احدكم
لا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه فان حال دونه غمامة فاتموا العدة ثلاثين ثم افطروا والشهر
تسع وعشرون **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اوس سے پہلے
ایک یا دو روزے رکھکر مگر جب اون دنون کوئی تم مین سے روزہ رکہا کرتا ہو (یعنی عادت کی موافق اگر اتفاق سے وہی دن آن جاوے تو
روزہ رکہنا مضایقہ نہین) اور روزہ مت رکہو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھے جاؤ جبتک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
اوس دن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی اونتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے **باب** فی التقدم
رمضان کا استقبال کرنا **عن** عمران بن حصين ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر
شعبان شيئا قال لا قال فاذا افطرت فصم يوما وقال احدهما يومين **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر مین روزے رکھے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا جب رمضان
کے روزے ہوچکین تو ایک روزہ اور رکہہ یا دو اور رکھ (یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا) **عن** ابی الازهر المغيرة بن فروة قال قام
معاوية في الناس بدير مسحل الذي على باب حمص فقال يا ايها الناس انا قد راينا الهلال يوم كذا وكذا و
انا متقدم بالصيام فمن احب ان يفعله فليفعله قال فقام اليه مالك بن هبيرة السبائي فقال يا معاوية
اشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ام شيء من رايك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول صوموا الشهر وسره **ترجمہ** مغیرہ بن فروہ سے روایت ہی معاویہ لوگون مین کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب
حمص پر ہے اور کہا اے لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھینگے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن
ہبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنے دل سے کہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان مین اور آخر شعبان مین **ف** سرّ کے معنی آخر ہین باعتبار لغت کے مگر ابو داؤد نے اوزاعی
اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرہ اوسکے شروع کو کہتے ہین اس صورت مین معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل ہے کیونکہ
ہوسکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اوسکے آخر مین بھی روزے رکھو نہ کہ قبل شروع مین رکھو یا شعبان کے شروع مین رکھو
باب اذا رای الهلال في بلد قبل الاخرين بليلة اگر ایک شہر مین دوسرے شہر سے ایکرات پہلے چاند دکھلائی دیوے
عن كريب ان ام الفضل ابنة الحرث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها
فاستهل رمضان وانا بالشام فراينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني ابن عباس
ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال فقلت رايته ليلة الجمعة قال انت رايته قلت نعم وراه الناس و
صاموا وصام معاوية قال لكنا رايناه ليلة السبت فلا نزال نصومه حتى نكمل ثلاثين او نراه فقلت افلا

نکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ فقال ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** کریب سے روایت ہی کہ ام الفضل
بنت الحارث نی اونکو بھیجا شام مین معاویہ پاس کریب نے کہا مین شام مین پہونچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا پھر رمضان کا چاند ہوگیا
اور مین وہین تہا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام مین دیکہا تہا جب مین رمضان کی اخیر مین مدینہ آیا تو ابن عباس نے مجہسے چاند
کو پوچہا اور کہا تم نے کب چاند دیکہا مین نے کہا ہم نے جمعہ کی رات کو دیکہا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکہا مین نے
کہا ہان مین نے دیکہا اور لوگون نے بھی دیکہا اور سب نے روزے رکھے معاویہ رض نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا ہم نے تو اوس
کو ہفتہ کی رات کو دیکہا ہم اوسی دن سے روزہ رکہہ رہے ہین اور رکھے جاوینگے جبتک تیس روزے پورے ہون یا شوال کا چاند دکھلائی
دیوے مین نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کے روزے پر اعتبار نہین کرسکتے انہون نے کہا نہین ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنیکا) **باب** کراھیۃ صوم یوم الشک یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے **عن**
صلۃ قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیہ فاتی بشاۃ فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام ھذا الیوم
فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صلہ سے روایت ہی ہم عمار کے پاس تھے شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعضے
لوگون نے کہانے سے پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فیمن
یصل شعبان برمضان جو شخص شعبان مین روزے رکھکر رمضان سے ملاوے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوما یصومہ رجل فلیصم ذلک الصوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جسکو عادت ہو روزہ
رکھنے کی وہ روزہ رکھہ لیوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلا پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقا
پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہو تو اوسکو منع نہین اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
لم یکن یصوم من السنۃ شھرا تاما الا شعبان یصلہ برمضان **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا
رمضان کے کسی مہینے پورے مہینے بہر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان بھر رکھتے رمضان سے ملا دیتے **باب** فی کراھیۃ ذلک رمضان سے
ملانا مکروہ ہے **عن** عبد العزیز بن محمد قال قدم عباد بن کثیر المدینۃ فمال الی مجلس العلاء فاخذ بیدہ فاقامہ ثم قال
اللھم ان ھذا یحدث عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف الشعبان
فلا تصوموا فقال العلاء اللھم ان ابی حدثنی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عباد بن کثیر مدینے
مین آئے تو علاء کے پاس گئے اور اونکا ہاتھہ پکڑکر کہڑا کیا بعد اوسکے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے اونہون ابو ہریرہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان آ جاوے تو پھر روزے نہ رکھو (جبتک رمضان نہ آوے) علاء نے کہا اے
پروردگار بیشک میرے باپ نے ابو ہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہون نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** شھادۃ
رجلین علی رؤیۃ ھلال شوال دو آدمی گواہی مین شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے **عن** حسین بن الحرث الجدلی

من جديلة قيس ان امير مكة خطب ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية

فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسألت الحسين بن الحرث من امير مكة قال لا

ادري ثم لقيني بعد قال هو الحرث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم

بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واومأ بيده الى رجل قال الحسين

فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي اومأ اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق كان اعلم بالله

منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کے امیر نے

خطبہ پڑھا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کے ارکان چاند دیکھکر ادا کریں اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور

دو معتبر عادل آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکے کا امیر کون

تھا انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر حسین نے مجھ سے ملکر کہا وہ امیر حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم

میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اسنے گواہی دی اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اپنے ہاتھ سے

ایک شخص کیطرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے ایک شخص سے پوچھا جو میرے بازو کھڑا تھا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا

وہ شخص بولا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا امیر نے بیشک عبد اللہ بن عمر کو زیادہ جانتے ہیں امیر سے عبد اللہ نے کہا ہم کو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا **عن** ربعي بن حراش عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال اختلف الناس

في آخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لأهلا الهلال امس عشية

فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ان يفطروا زاد خلف في حديثه وان يغدوا الى مصلاهم **ترجمہ** ربعی بن

حراش سے روایت ہے اوس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا لوگوں نے اختلاف کیا

رمضان کے آخری روز میں دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہم نے کل چاند شام کو دیکھا رسول

اللہ صلعم نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کھول ڈالنے کا خلف کے روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ

عیدگاہ کو چلیں

باب في الشهادة الواحد على رؤية هلال رمضان

اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزرے تو روزہ رکھیں

عن ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال قال الحسن في

حديثه يعني رمضان اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا

بلال اذن في الناس فليصوموا غدا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا

یا رسول اللہ میں نے چاند رمضان کا دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں بولا ہاں پھر آپ نے

پوچھا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے کہ بلال پکار دے لوگوں میں کل سے روزہ رکھیں

عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يقوموا ولا يصوموا فجاء اعرابي من الحرة فشهد

انه رای الهلال فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال اتشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله قال نعم وشهد انه رای الهلال فامر بلالا فنادی
فی الناس ان یقوموا وان یصوموا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے لوگون نے ایکبار رمضان کے چاند میں شک کیا اور انکا قصد ہوا کہ نہ رات کو تراویح پڑھین نہ دن کو روزہ رکھین پھر ایک اعرابی حرہ
(ایک میدان ہے مدینہ کے پاس) سے آیا اور اسنے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا گیا رسول اللہ صلعم کے پاس آپ نے پوچھا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور مین اللہ کا
رسول ہون وہ بولا ہان میں گواہی دیتا ہون اور اسنے گواہی دی کہ مین نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں پکار دین تراویح پڑھین اور روزے رکھین عن ابن عمر قال تراءی الناس الهلال
فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رأیته فصامه وامر الناس بصیامه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگون نے چاند دیکھا مگر دکھلائی نہ دیا مین نے رسول
اللہ سے بیان کیا کہ مین نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگون کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا **باب فی توکید السحور** (سحری کہانے کی تاکید) **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارے روزون اور اہل کتاب کے روزون مین
فرق یہ ہے کہ وہ سحری نہین کہاتے اور ہم سحری کہاتے ہین اس حدیث سے سحری کہانے کی بہت تاکید ثابت ہوئی) **باب من سمی السحور الغداء** (رمضان مین سحری صبح کا کہانا ہے) **عن**
العرباض بن ساریة قال دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی السحور فی رمضان فقال هلم الی الغداء المبارک ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلعم نے
بلایا سحری کہانے کو رمضان مین اور فرمایا آؤ صبح کا کہانا کہانے کو جو برکت دیا گیا ہے الحمد للہ تمام ہوا پارہ چودہوان سنن ابی داود کا اب شروع ہوتا ہے پندرہوان اوسکے فضل اور انعام سے

تم الجزء الرابع عشر ویتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء الله تعالی

فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحور سحری کہانیکا وقت عن سمرة بن جندب یخطب وهو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن من سحورکم اذان بلال ولا بیاض الافق الذی هکذا حتی یستطیر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ وہ خطبہ مین کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانے سے نہ روکے (وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے) اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہوکر پہیل جاتی ہی (یعنی صبح کاذب) ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوسوقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کے نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتے ہی اُسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی لیرجع قائمکم وینبہ نائمکم ولیس الفجر ان یقول هکذا قال مسدد وجمع یحیی کفیہ حتی یقول هکذا ومد یحیی باصبعیہ السبابتین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کے اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکیواسطے جاگی اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کری اور بعضی اس حدیث کی راوی نے اپنے دونو ہتہیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہایا یعنی جو لنبی اور اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کری اور حضرت نے اپنی کلمہ کے دو انگلیون کو ملاکر پہیلایا داہنی اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو عن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا لا یهیدنکم الساطع المصعد فکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر ترجمہ طلق سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اور پیؤ مت روکی تم کو کہانی اور پینے سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہی (صبح کاذب) بلکہ کہاؤ اور پیؤ جبتک سرخ فجر نہ نکلے (یعنی سفیدی مین سرخی نہ آجاوی مراد یہ ہی کہ اچھی طرح روشنی ہوجاوی) عن عدی بن حاتم قال لما نزلت هذہ الایہ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال اخذت عقالا ابیض وعقالا اسود فوضعتهما تحت وسادتی فنظرت فلم اتبین فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ان وسادک اذا لعریض طویل انما هو اللیل والنهار وقال عثمان انما هو سواد اللیل وبیاض النهار ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنی کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنی تکیہ کی نیچی رکہی پہر آخر رات

مین مینے اوسکو دیکھا مجھکو صاف نظر نہ آئے صبح کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنسکر فرمایا تیرا
تکیہ بہت لنبا چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈوری سے رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا تکیہ بہت چوڑا لنبا ہے جب تو رات کے اور دن کے ڈوری اوسکے تلے آ گئے یہہ آپ نے ہنسے سے فرمایا **باب** الرجل
یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کہانا اوسکے سامنے ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ **ترجمہ**
ابو ھریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور باسن اوسکے ہاتھ مین ہو
یعنی کچھ کہانے پینے کا ارادہ رکہتا ہو تو جبتک اپنی حاجت روائی نہ کرلیوے اوس برتن کو نہ رکھے **ف** شاید مراد اذان سے
وہ اذان ہے جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتی تھی۔ مگر اسصورت مین برتن ہاتھ مین ہونے کے قید کیا ضرور تھی پس مطلب ہوگا
کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوے لیکن کہانا سامنے ہو تو کچھ کھا لیوے تاکہ تکلیف مالایطاق نہ اوٹھاوے **باب** وقت فطر الصائم
روزہ کس وقت افطار کرے **عن** عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من ھھنا وذھب النھار من ھھنا
زاد مسدد وغابت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوے اور جاوے دن پچھم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی
یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا
قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک النھار قال انزل فاجدح
لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر
الصائم واشار باصبعہ قبل المشرق **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
گئے اور وہ روزہ دار تھے جسوقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا اے بلال اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہو جانے دیتے آپ نے فرمایا اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی
آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا اوتر اور ہمارے واسطے ستو گھول پھر وہ اوترا اور ستو گھولے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جسوقت تم دیکھو کہ رات ادہر سے آوے یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنے
کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تھے کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت
ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کہولنیکا یہہ ضرور نہین کہ تارے نکل آوین اور خوب اندھیرا
ہو جاوے **باب** ما یستحب من تعجیل الفطر روزہ جلدی کہولنا مستحب ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون **ترجمہ** ابو ھریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کھولا کرینگے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ
کھولنے مین دیر کیا کرتے ہین **ف** سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین وخیر ہے کہ حضرت کی
سنت ہے اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کی عادت ہے بعضے ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کے سبب سے دیر کرتے ہین
یہ مکروہ ہے عن ابی عطیة قال دخلت علی عائشة رضی اللہ عنہا انا ومسروق فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار ویعجل الصلوة والاخر یؤخر الافطار ویؤخر
الصلوة قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوة قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی عطیہ سے روایت ہی کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نی کہا ای مومنون کی
مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک ان مین سے روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز بھی
جلدی پڑھتا ہی یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کھولتا ہی اور نماز دیر کر پڑھتا ہی حضرت عائشہ نی کہا جو جلدی افطار
کرتا ہی اور نماز جلدی پڑھتا ہی وہ کون ہی ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح
کیا کرتی تھی **ف** عبد اللہ ابن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونھون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسے بھی بڑے صحابی تھے اونھون نے
جواز پر عمل کیا یا اونکو کچھ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے **باب** ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے
عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم
یجد التمر فعلی الماء فان الماء طہور **ترجمہ** سلمان بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تم
مین سے کوئی روزہ دار ہووے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ کھولے اور جو کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف**
یہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزون پر بھی روزہ کھولنا درست ہی **باب** القول عند الافطار
افطار کیوقت کیا کہی عن ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ **ترجمہ**
ابن سالم المقفع سے روایت ہی کہ ابن عمر کو مینے دیکھا کہ اپنی ڈاڑہی مٹھی مین پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اوسکو کتر دیتے اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاس گئی اور رگین تر و تازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے
چاہا **ف** یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا عن معاذ بن زہرة انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت **ترجمہ** معاذ بن زہرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتی ای اللہ تیری ہی لیے مینے روزہ رکھا اور تیری ہی رزق پر مینے افطار کیا **ف** ابن ملک
نے کہا کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد ذلک حق کے جو لوگون نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کیا ہی
اسکی کچھ اصل نہین اگرچہ معنی صحیح مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہی کہ رد نہین

کیجاتی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تھی یا واسع الفضل اغفر لی اور یہہ بھی پڑہتے تہے الحمد للہ الذی
اعانني فصمت ورزقني فافطرت **باب** الفطر قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوبنی سی پہلی روزہ کہول لے **عن** اسماء
بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت الشمس
قال ابو اسامہ قلت لھشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سی روایت ہی کہ رمضان
مین ایکدن ہمنی افطار کیا بدلی اور ابر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پہر سورج نکل آیا ابو اسامہ نے کہا مین نے
ہشام سی کہا پہر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہون نے کہا قضا تو ضرور ہی **باب** فی الوصال تہ سے روزون کا بیان **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کھیئتکم
انی اطعم واسقی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزہ رکہنی سی منع کیا (یعنی دو روز
یا زیادہ برابر روزہ رکہنا اور رات کو بھی نکہانا) صحابہ نے حضرت سی پوچہا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپ نے
فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجہکو دن مین کہانا پانی ملتا ہی (یعنی جسطرح آدمی کو کہانے پینے سی طاقت ہوتی ہی مجہکو
بدون اسکی خدا طاقت دیدیتا ہی یا سچ مچ خدا حضرت کو کہانا کہلاتا ہو یہہ حضرت ہی کو خاص تہا دوسرے لوگون کو اس روزہ رکہنی سی
منع فرمایا) **عن** ابی سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تواصلوا فایکم
اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر قالوا فانک تواصل قال انی لست کھیئتکم انی لی مطعم یطعمنی
وساقیا یسقینی **ترجمہ** ابی سعید خدری سی روایت ہی سنا انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی کہ تہ کا روزہ
نرکہو سو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملانیکا ارادہ کری وہ سحری کے وقت تک ملادی۔ یعنی اگر روزہ دار شام کیوقت نکہاوی اور سحر کے
کہاوی تو البتہ درست ہی اور اگر چاہی برابر دو یا تین روز روزے رکھے اور رات کو کچہ نکہاوی یہہ نہین درست ہی) صحابہ نی کہا
یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین تمہاری طرح نہین ہون مقرر میری لیی کہلانیوالا ہے کہ وہ کہلاتا ہے
اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلا دیتا ہی **ف** یعنی خداوند کریم یہہ غذا بھی روحانی ہوگے **باب** الغیبۃ للصائم روزے
مین غیبت کرنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ
حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بیہودہ باتین بولنا
اور بری کام کرنا نہ چہوڑی۔ یعنی روزہ مین تو اللہ کو اوسکی کہانا پانی چہوڑ دینی کی کچہ حاجت نہین **ف** یعنی صرف فاقہ کرنی سی اللہ
خوش نہین ہوتا جبتک برے کامون کو بھی نہ چہوڑی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ
اذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجھل فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہی تو جب تم مین سی کوئی روزہ دار ہو تو چاہی کہ بیہودہ نبکے اور جہالت
نکری اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیان بکی تو کہدی مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** روزہ کو ڈہال اسلیے کہا

جیسے ڈہال لڑائین صدمون سی بچاتی ہی اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہی کیونکہ شہوت کم کرتا ہی **باب**
السواک للصائم روزی مین مسواک کرنا **عن ربیعة** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاک
وہو صائم ما لا احصی او اعد **ترجمہ** ربیعہ سے روایت ہی مینی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو روزہ مین مسواک کرتی ہوی مسدد نے زیادہ کیا سیکڑون مرتبہ کہ مین شمار نہین کرسکتا **باب الصائم**
یصب علیه الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے سیر پر پیاس کیوجہ سی پانی ڈالنا اور ناک مین پانی
زور سی نہ ڈالنا روزی مین **عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی مینی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگونکو حکم دیا روزہ افطار
کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطی (یعنی جہاد کا وقت ہے) ایسا نہ ہو
روزی سی ضعف ہوجاوی ابو بکر نی کہا اوسی صحابی نے مجھسی بیان کیا کہ مقرر مینی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتی تھی عرج مین (نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے) اسلیے کہ گرمی اور پیاس کی
سختی کم ہوجاوی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا بھیگا کپڑا
وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے **عن صبرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ فی
الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** صبرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر سے
ڈالنے مین مبالغہ کیا کر مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوی) **باب فی الصائم یحتجم**
روزہ دار پچھنی لگاوی تو کیسا **عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ**
ثوبان سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالی نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف**
دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کی نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنی کی قریب ہوگیا کیونکہ
پچھنی لگانیوالی کے منہ مین خون جانیکا خوف ہی اور جسکی لگائی اوسکو خوف ہی کہ ضعف ہوجاوے اور روزہ توڑنا پڑی **عن**
شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی رجل بالبقیع وهو یحتجم وهو آخذ بیدی
لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** شداد بن اوس سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہہ کا نام ہی) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تہا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑی ہوئے
تہے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالی نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** بعضون نے اس حدیث

یہ معنی لیے ہین کہ جسکو سینگی لگانا یا لگوانا منظور ہو تو وہ افطار کری یعنی روزہ نہ رکھی اسلیے کہ روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہی پھر رکھکر
توڑنیسے کفارہ کیون دی **باب فی الرخصۃ فی ذلک** روزی مین پچھنے کے اجازت **عن ابن عباس** ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ مین سینگی
لگوائی (پچھنے لگوائی) یہ حدیث دلیل ہی ابو حنیفہ اور شافعی کے **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احتجم وھو صائم محرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لگوائی روزہ مین حالت
احرام مین (یعنی آپ روزہ دار بھی تھی اور احرام بھی باندھی ہوئی تھے) **عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحجامۃ والمواصلۃ ولم یحرمھما ابقاء علی اصحابہ فقیل
لہ یا رسول اللہ انک تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحر وربی یطعمنی ویسقینی **ترجمہ** ایک
شخص صحابی سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سینگی لگوانیسی اور تہ کا
روزہ رکھنیسی لیکن انکو حرام نہ کیا باقی رکھنے کے لیے اپنے اصحاب پر (کہ اگر کسیکو طاقت ہو وہ کر سکتا ہی) لوگون نے کہا یا رسول
اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپ نی فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہی اور پانی پلاتا ہی **عن**
ثابت قال قال انس ما کنا ندع الحجامۃ للصائم الا کراھیۃ الجھد **ترجمہ** ثابت سی روایت ہی کہ انس نے کہا ہم
پچھنے نہین لگانے دیتے تھی روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہ ہو جاوی (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب**
فی الصائم یحتلم نھارا فی شھر رمضان جو شخص رمضان مین صبح کو اٹھی احتلام کیحالت مین **عن رجل من اصحاب**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم
ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین روزہ ٹوٹتا اوسکا
جسنے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنے لگائی (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونیسی روزہ نہین ٹوٹتا) **باب فی الکحل**
عند النوم سوتی وقت سرمہ لگانا **عن النعمان** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بالاثمد المروح عند النوم
وقال لیتقہ الصائم **ترجمہ** نعمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانی کا سوتے
وقت اور فرمایا روزہ دار اوس سے بچی (استحبابا نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہی) **عن انس بن مالک** انہ کان یکتحل و
ھو صائم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن الاعمش** قال ما رایت احدا
من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر **ترجمہ** اعمش سے روایت ہے
کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سی کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانی کو برا جانتا ہو اور ابراھیم نی رخصت دی تھی
روزہ دار کو سرمہ لگانیکی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم سرمہ کی) **باب الصائم یستقیء عامدا** روزہ دار قصدا قے
کری **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء

وان استقاء فليقض **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر قے غلبہ کری روزی مین اوسپر روزہ کی قضا نہین اور جسنی از خود قے کیا اوسپر قضا ہے **ف** یعنے جسکو خود بخود روزی مین قے آجاوی تو اوسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اوسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کے نزدیک اوس روزہ کی قضا اوسپر لازم ہے کفارہ نہین خواہ قے تہوڑی ہو یا بہت **عن** ابی الدرداء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قاء فافطر قال معدان فلقیت ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یعنے حضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام دمشق کی مسجد مین ملے تو مینے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا مین نے اوسوقت وضو کا پانی ڈالا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے مین پانی ڈالتا جاتا تہا آپ وضو کرتے تہے ۔

باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يقبل وهو صائم ويباشر وهو صائم ولكنه كان املك لاربه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ مین بوسہ لیتے تہی اور مباشرت کرتے تہے **ف** مباشرت عورت سے بدن ملانیکو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کبھی **ت** ولیکن آپ بہت اختیار رکہتے تہے اپنی حاجت کا یعنے آپکو اپنے نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تہے تو اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو **عن** عائشة قالت كان النبي صلی الله علیه وسلم يقبل فی شهر الصوم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین بوسہ لیتے تہے اپنی بی بیون کا **عن** عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يقبلني وهو صائم وانا صائمة **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تہے اور آپ اور مین دونون روزہ دار ہوتی تہے **عن** جابر بن عبد الله قال قال عمر بن الخطاب هششت فقبلت وانا صائم فقلت يا رسول الله صنعت اليوم امرا عظيما قبلت وانا صائم قال ارايت لو مضمضت من الماء وانا صائم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا مین خوش ہوا اور مین نے بوسہ لیا روزہ مین پھر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج مین نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا مین نے روزی مین ۔ آپ نے فرمایا اگر تو کلے کری روزی مین عیسے بن حماد کی حدیث مین ہی مین نے کہا کچھ قباحت نہین آپ نے فرمایا پھر

پہیچ جایا ہی ہے **باب** الصائم یبلغ الریق روزہ دار ال تھوک نگل جاوی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم ویمص لسانہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم روزہ مین اونکا بوسہ لیتے تھے اور زبان چوستے تھے (تو رال اندر جاتی ہوگی) **باب** کراھیۃ
للشاب جوان کے لیے مباشرت مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتاہ آخر فسالہ فنہاہ فاذا
الذی رخص لہ شیخ والذی نہاہ شاب **ترجمہ** ابی ہریرۃؓ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہین عورت کے بدن سے بدن
ملانیکو اور لپٹنی کو بغیر جماع کے **ت** آپ نے اوسکو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اوسنے بھی سوال کیا آپنے اسکو
منع کیا جسکو اجازت دی تہی وہ بڈہا تہا اور جسکو منع کیا تہا وہ جوان تھا **عن** عائشۃ وام سلمۃ زوجی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا قال عبد اللہ الاذرمی
فی حدیثہ فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت
ہے ان دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان
مین پھر روزہ رکھتے تھے **ف** احتلام پیغمبر ونکو نہین ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور پیغمبرون پر شیطان
کا زور نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بہی احتلام ہوتا ہی لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہی (زرقانی)
عن ابی یونس مولی عائشۃ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال
الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فغضب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتبع
ترجمہ ابی یونس مولی (یعنی آزاد کیے ہوئے غلام) حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتی ہین ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کہڑے تہے کہ یا رسول اللہ مجھکو حالت جنابت مین فجر ہو جاتی ہی اور مین روزہ
کی نیت سے ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین بہی جنب ہوتا ہون اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو مین غسل کرکے
روزہ رکہتا ہون وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہین ہین آپکے تو اللہ تعالی نے اگلے پچہلے سب
گناہ بخشدیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے مین آئے اور فرمایا قسم ہی خدا کی مقرر مین امید رکہتا ہون
کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنی والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملون کا ہونگا **ف** اسلیے کہ آپ سب سے زیادہ

مقرب ہے اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ مقرب ہوتا ہے اتنا ہی اوسکو احتیاط کرنا ہوتا ہے **باب** اذا جامع فی اہلہ فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان مین جماع کرے توکیا کفارہ دے عن ابی ہریرۃ قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلکت فقال ماشانک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال فھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال ھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس قال فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہ فقال یارسول اللہ ما بین لابتیھا اھل بیت افقر منا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت ثنایاہ قال فاطعمہ ایاھم وقال ... فی موضع اخر انیابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مین ہلاک ہو گیا آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ مین نے رمضان مین (یعنے روزہ رکھے ہوئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تیری پاس کوئی غلام ہے کہ اوسکو آزاد کردے اوسنے کہا کہ نہین پھر آپنے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھہ سکتا ہے اوسنے کہا کہ یہ بھی نہین پھر آپنے اوسکو فرمایا کہ کیا ساٹھہ مسکینونکو کہانا کہلانیکا مقدور رکہتا ہے تو اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق (یعنی کھجور کا بڑا تھیلا) کھجور ونکا آیا اوس مین سب کھجورین تھین آپنے فرمایا کہ اسکو اللہ دیدے اوسنے کہا کہ یارسول اللہ مدینے کے دونو طرفون مین میرے گھر والون سے زیادہ محتاج کوئی نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک ہنسے کہ آپکے دانتون کی کچلیان کہل گئین آپنے فرمایا کہ اپنے گھر والون کو کہلا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علیحدہ دوسرا کفارہ نہین ہوا یہی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ اور مالک اور ابوثور کے نزدیک عورت پر علیحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اوسنے اپنی خوشی سے جماع کرایا اور جو جبرًا یا بہولے سے کرایا تو عورت پر کفارہ نہوگا عن الزھری بھذا الحدیث بمعناہ زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ فلو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر **ترجمہ** زہری سے بھی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اوسی شخص کے لیے تھی اب اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ نہین سکتا (یعنے تین باتون مین سے کوئی بات کرنا ضرور پڑیگی) خطابی نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم عن ابی ھریرۃ ان رجلا افطر فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق رقبۃ او یصوم شھرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ فقال یارسول اللہ ما احد احوج منی فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت

انیابه وقال له کله ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے افطار کیا رمضان مین (روزہ توڑ ڈالا) رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے اوسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مهینے پے درپے روزے رکهنے کا یا ساٹھ مسکینونکو کهانا
کهلانے کا وہ بولا مجهسے یہ نہین ہوسکتا (یعنے ان تینون کامون مین سے کوئی بهی نہین ہوسکتا) رسول الله صلی الله
علیه وسلم نے فرمایا اچها بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کهجورون کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر
وہ بولا مجهسے زیادہ کوئی مفلس نہین آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کهل گئین آپنے فرمایا تو ہی کهالے اسکو
دوسری روایت مین یون ہے فاتی بعرق فیه تمر قدر خمسة عشر صاعا وقال فیه کله انت و
اهل بیتک وصم یوما واستغفر الله ترجمه آپ پاس ایک تهیلا کهجورونکا آیا جسمین پندرہ صاع کهجورین ہون
گی - اس روایت مین یہہ ہے آپ نے فرمایا تو کها اوسکو اور تیرے گهر کے لوگ کهاوین اور ایک روز روزہ رکهے
(قضا کا) اور استغفار کر الله سے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول اتی رجل النبی صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فی رمضان فقال یا رسول الله احترقت فساله النبی صلی الله علیه
وسلم ما شانه فقال اصبت اهلی قال تصدق فقال والله ما لی شیء ولا اقدر علیه قال
اجلس فجلس فبینما هو علی ذلک اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم این المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدق بهذا فقال
یا رسول الله اعلی غیرنا فوالله انا لجیاع ما لنا شیء قال کلوه ترجمه حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے وہ کہتی تهین ایک شخص مسجد مین رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس آیا رمضان مین اور بولا یا رسول الله مین جل گیا
(یعنی جہنم مین جل گیا مطلب یہہ ہی کہ آئندہ جلونگا) آپ نے پوچها کیون کیا حال ہی وہ بولا مین نے جماع کیا اپنی بی بی سے
(روزے مین) آپ نے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میرے پاس کچھ نہین نہ مجهکو طاقت ہی آپ نے فرمایا بیٹھ وہ
بیٹها رہا اتنے مین ایک شخص گدہے پر غلہ لادے ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپنے پکارکر فرمایا کہان ہی جلنے والا اب وہ کهڑا ہوا آپ
نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول الله کیا کسی اور کو دون قسم خدا کی ہم خود بهوکے ہین ہمارے پاس کچھ نہین ہے آپ
نے فرمایا کهاؤ اوسکو - دوسری روایت مین ہے فاتی بعرق فیه عشرون صاعا آپ پاس ایک تهیلا آیا جسمین بیس
صاع تهے باب التغلیظ فیمن افطر عمدا جو شخص قصدا روزہ توڑ ڈالے اوسکی سزا عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر رخصة رخصها الله له لم یقض
عنه صیام الدهر ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا
نہ رکهے بغیر رخصت کے جس مین الله نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اوسکو پورا نہ کرسکین
گے (یعنے اگر قیامت تک روزے رکهے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے مین رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) باب

من اكل ناسيًا جو شخص روزے مین کہا پی لے ۔ عن ابی هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله اني اكلت وشربت ناسيا وانا صائم فقال اطعمك الله وسقاك ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے بہولکر کہا پی لیا روزے مین
آپنے فرمایا اللہ نے تجہکو کہلایا اور پلایا (یعنی روزہ نہین گیا) **باب تاخير قضاء رمضان** رمضان کی قضا رکہنے
مین دیر کرنا عن عائشة تقول ان كان ليكون علي الصوم من رمضان فما استطيع اقضيه حتى
ياتي شعبان ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین مجہپر روزے ہوتی تہی رمضان کے (قضا رکہنے کے) پہر مین اونکو رکہہ نہ سکتی
یہان تک کہ شعبان آ جاتا ف تو شعبان مین رکہہ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتہہ بہت
متوجہ رہتے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی روزے
رکہتے حضرت عائشہ بہی رکہہ لیتین ۔ اگر رمضان مین روزے قضا ہوجاوین اور دوسرا رمضان آ جاوے تو رمضان کے روزے
رکہکر پہر قضا کے روزے رکہے اور ہر روزے کے ساتہہ ایک ایک مد غلہ مسکین کو دیوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضرور
نہین صرف قضا کرلے **باب فيمن مات وعليه صيام** جو شخص مر جاوے اور اوسکے ذمے پر روزہ ہون عن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام عنه وليه ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے
رکہے ف یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرے کیطرف سے روزے رکہہ نہین
سکتا ۔ ابن عباس قال اذا مرض الرجل في رمضان ثم مات ولم يصم اطعم عنه ولم يكن عليه قضاء
وان نذر قضى عنه وليه ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے رمضان مین پہر مر جاوے
اور اچہا نہ ہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کہانا دیا جاویگا اور قضا اوسکی ذمے واجب نہ ہوگی (کیونکہ اوس نے مرض
سے صحت ہی نہین پائی) اگر وہ نذر کر گیا تو ولی اوسکی طرف سے پورا کرے **باب الصوم في السفر** سفر مین روزہ
رکہنے کا بیان ۔ عائشة ان حمزة الاسلمي سال النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني
اسرد الصوم افاصوم في السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
حمزہ اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین پے درپے روزے رکہا کرتا ہون کیا سفر مین بہی روزے
رکہون آپنے فرمایا چاہے روزے رکہہ چاہے افطار کر ف یعنی اختیار ہے مگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت
نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جو بیاتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسباب مین مختلف ہین عن حمزة الاسلمي قال
قلت يا رسول الله اني صاحب ظهر اعالجه اسافر عليه واكريه وانه ربما صادفني هذا الشهر

يعني رمضان وانا اجد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم يا رسول الله اهون علي من ان اوخره
فيكون دينا افاصوم يا رسول الله اعظم لاجري او افطر قال اي ذلك شئت يا حمزة ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جانور والا ہون (یعنی سواریون والا) اونکو لیجایا
کرتا ہون سفر کرتا ہون کرایہ دیتا ہون کبھی سفر مین رمضان کا مہینہ آ جاتا ہے مجھہ مین طاقت ہے مین جوان ہون
روزے رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہی قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا مین روزی رکھہ لیا کرون
اسمین زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھون آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزہ **عن** ابن عباس قال خرج النبي
صلی اللہ علیه وسلم من المدينة الی مکة حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فرفعه الی فيه ليريه
الناس وذالك في رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام النبي صلی اللہ علیه وسلم وافطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
مکے کو چلے جب عسفان مین پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہ تک اوسکو بلند کیا
تاکہ لوگ دیکھہ لیں رمضان مین ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھا ہے اور افطار
بھی کیا ہے جسکا جی چاہی روزی رکھے جسکا جی چاہے افطار کری **عن** انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم في رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان مین بعضون نے ہم مین سے روزہ
رکھا بعضون نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ رکھنے والے پر عیب نہین کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا **عن**
قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدري وهو يفتي الناس وهم مكبون عليه فانتظرت خلوته فلما
خلا سالته عن صيام رمضان في السفر فقال خرجنا مع النبي صلی اللہ علیه وسلم في رمضان
عام الفتح فكان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم يصوم ونصوم حتى بلغ منزلا من المنازل فقال انكم
قد دنوتم من عدوكم والفطر اقوى لكم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انكم تصبحون عدوكم والفطر اقوى لكم فافطروا فكانت عزيمة من رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم قال ابو سعيد ثم لقد رايتني اصوم مع النبي صلی اللہ علیه وسلم قبل ذلك و
بعد ذلك ترجمہ قزعہ سے روایت ہی مین ابو سعید خدری پاس آیا وہ لوگون کو فتوی دیرہے تھے اور لوگ اون پر
جھکے ہوئی تھے مین فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہون تو پوچھون جب اکیلے ہوئے مین نے پوچھا سفر مین رمضان کی روزی
رکھنا کیسا ہے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزی رکھتے تھے ہم
بھی روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ایک منزل مین آپ پہونچے آپ نے فرمایا اب تم اپنی دشمن سے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا تمہارے

قوت کا باعث ہوگا پہر دوسری دن بعضون نے ہم مین سے روزہ رکہا بعضون نے نہ رکہا پہر ہم چلے ایک اور منزل
مین اوترے آپنے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ہوگے اب روزہ نہ رکہنا قوت کا باعث ہی پہر سب نے افطار کیا یہی بہتر ہوگیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ابو سعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ روزی رکہی **باب** اختیار الفطر سفر مین روزہ نہ رکہنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیه والزحام علیه فقال لیس من البر الصیام فی السفر **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ اوسپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع
ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے **ف** یعنی سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہوجاوی تو روزہ رکہنا
خوب نہین افطار ہی افضل ہے **عن** انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ اخوة بنی قشیر اغارت علینا
خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم وهو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا هذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثك عن
الصلوة وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوة او نصف الصلوة والصوم عن المسافر وعن المرضع
او الحبلی واللہ لقد قالهما جمیعا او احدهما قال فتلهفت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے جو ایک شخص مین بنی عبد اللہ بن کعب مین سے (سوا اون انس
بن مالک کے جو خادم تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہی کہ لوٹنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہانا کہا رہے تہے آپ نے فرمایا بیٹہہ اور کچہہ
کہا ہماری کہانے مین سے مین نے کہا مین روزہ دار ہون آپنے فرمایا بیٹہہ مین تجہے بتاتا ہون نماز اور روزی کا حال اللہ جل جلالہ
نے معاف کردی آدہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کردیا روزہ دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپنے دونو
کا نام لیا (حاملہ اور دودہ پلانی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا - انس نے کہا مجہے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہانی مین سے نہ کہایا (یعنی روزہ تو نفل تہا پہر رکہہ سکتی تہی مگر یہ برکت اور سعادت پہر ملنا مشکل ہوا -
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیٹہہ کر آپ کے کہانے مین سے کہانا کہاوین **باب** من اختار الصیام
بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکہنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فی بعض غزواته فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یده علی راسه او کفه علی راسه
من شدة الحر ما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعبد اللہ بن رواحة **ترجمہ** ابی
الدردا سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے بعضی غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی
کے دنون مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دہوپ کی سختی سے اپنی سر پہ ہاتہہ یا ہتہیلی رکہہ لیتا تہا اور سوای رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہمارے مین کوئی روزہ دار نہ تہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکہنا افضل ہے عن سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حمولۃ یاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ ترجمہ سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہونچا دیوے اور وہ پیٹ بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہان رمضان کا مہینا آجاوے وہین روزہ رکہے ف یہہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر مین افطار کرنا اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالی کا کلام مطلق ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر

باب متی یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کو نکلے تو کہان سے افطار کرے عن عبید قال جعفر بن جبر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفینۃ من الفسطاط فی رمضان فرفع ثم قرب غداءہ قال جعفر فی حدیثہ فلم یجاوز البیوت قال ابو بصرۃ اترغب عن سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ اکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے مین ابو بصرہ غفاری کے ساتہہ تہا جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی مین جب فسطاط سے نکلے (فسطاط اوس شہر کو کہتے ہین جہان لوگونکا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے مین جب وہ کشتی پر بیٹھے تو صبح کا کہانا آیا ابہی شہر کے گہرون سے آگے نہین بڑہے تہے کہ انہون نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہاؤ مین نے کہا تم شہر کے گہرون کو نہین دیکہتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہون نے کہایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کر دے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو باب مسیرۃ ما یفطر فیہ کتنی مسافت مین روزہ افطار کرے عن منصور الکلبی ان دحیۃ بن خلیفۃ خرج من قریۃ من دمشق مرۃ الی قدر قریۃ عقبۃ من فسطاط وذلک ثلثۃ امیال فی رمضان ثم انہ افطر وافطر معہ ناس وکرہ آخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریتہ قال واللہ لقد رأیت الیوم امرا ما کنت اظن انی اراہ ان قوما رغبوا عن ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یقول ذلک للذین صاموا ثم قال عند ذلک اللھم اقبضنی الیک ترجمہ منصور کلبی سے روایت ہے کہ دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان مین تو انہون نے افطار کیا اور اون کے ساتہہ اور لوگون نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگون نے (اتنی کم مسافت مین) افطار کو برا جانا جب دحیہ اپنے گانون کو لوٹ کر آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کچہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے نفرت کی اور اون کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہون نے روزہ رکہا تہا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجہکو اپنے پاس بلا لے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس مین لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجھو **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا
نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بہر روزے رکھی **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یقولن احد کم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لابد من نومۃ او
رقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یہہ نہ کہے مین نے
رمضان بہر روزے رکہے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچہ سویا ہی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
کرنا دوسرے یہ کہ اس مین تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزے اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعوی کرنا بیکار ہے دوسرے
یہہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزے غیر ممکن ہے آخر کچہ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکہنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع العمر
فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام ہذین
اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر ففطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے
روایت ہے مین عید مین حضرت عمر کے ساتھہ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پہر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکہنے سے (یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
دن) لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کہانیکا دن ہے اور فطر کا دن روزون سے افطار کا دن ہے **ف** ان
دو دن مین روزہ رکہنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنی - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کو روزہ رکہنا جائز نہین ہے - اور بعضے
علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکہنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم
داودی کہتے ہین افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوۃ
فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا دو دن کے روزہ رکہنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑہنے
سے کہ ہاتہہ نکالنے کی گنجایش نہ رہے اور ایک کپڑا اینٹکر گوٹ مار بیٹہنے سے (کیونکہ اس مین ستر کہلنے کا خوف ہے) اور دو وقت
نماز پڑہنے سے ایک فجر کی بعد (جبتک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
صیام ایام التشریق ایام تشریق - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کو روزہ رکہنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ہانی انہ دخل
مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو
کل فہذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامہا
قال مالک وہی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہے جو مولی یعنے آزاد کیے ہوے غلام ام ہانی کے ہین وہ

عبداللہ بن عمرو ... وہ ... عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہوں نے کہانا سامنے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے
کہا کہاؤ اونہوں نے کہا مین روزہ دار ہون عمرو بن العاص نے کہا کہ کہاؤ کیونکہ ایسے دن ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دنون ہم کو روزہ توڑنیکا حکم فرمایا اور ان دنون مین روزہ رکہنے سے منع کیا - امام مالک نے کہا مراد ان
دنون سے ایام تشریق مین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفة ویوم نحر وایام التشریق عیدنا اهل الاسلام وهی ایام اکل وشرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور بقر عید کا دن اور ایام تشریق
کے اہل اسلام کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے کے ہین ف تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک
اگر ان دنون مین روزہ رکہے گا درست ہی نہوگا اور یہی قول جدید ہی شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضون کے نزدیک درست
ہوگا باب النهی ان یخص یوم الجمعة بصوم اکیلے جمعے کے روز روزہ رکہنا کیسا ہی عن ابی هریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبلہ بیوم او بعدہ
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص
کرکے روزہ نہ رکہے بلکہ اوسکے ساتہہ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچہلے دن کو بہی ملا لیوے (یعنی جمعہ کے ساتہہ جمعرات کا یا ہفتہ
کا بہی رکہ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکہے) یہ مکروہ ہی باب النهی ان یخص یوم السبت بصوم ہفتے کے
دن روزہ نہ رکہنا عن عبد اللہ بن بسر السلمی عن اختہ وقال یزید الصماء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عنب او عود
شجرة فلیمضغه ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہی اونہون نے اپنی بہن صماء سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت روزہ رکہو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسیکو ہفتے کے دن کچہ نہ ملے مگر چہلکا انگور کا یا لکڑی
درخت کی تو اوسی کو چبا لیوے (اور روزہ افطار کرے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو
آگے آتی ہے) امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہی اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی باب الرخصة
فی ذلک ہفتے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت عن جویریة بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل
علیها یوم الجمعة وهی صائمة قال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال
فافطری ترجمہ جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ
دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بہی رکہا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکہنا چاہتی
ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پہر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) عن ابن شہاب انه کان
اذا ذکر له انه نهی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شهاب هذا حدیث حمصی ترجمہ ابن شہاب سے روایت

ہے جب اون سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ منع ہے وہ کہتے یہ حدیث حمصی ہے یعنے ضعیف ہے اہل مدینہ اوسکو
نہین جانتے ہے عن الاوزاعی قال مازلت له کاتما حتی رایته انتشر یعنی حدیث ابن بسر هذا فی صوم
یوم السبت **ترجمہ** اوزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہان تک کہ مین نے
دیکہا وہ مشہور ہو گئی ۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے **باب فی صوم الدهر** ہمیشہ روزہ رکہنا کیسا ہے عن
ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف تصوم فغضب رسول الله
صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رای ذلک عمر قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله فلم یزل عمر یرددها حتی سکن غضب النبی صلی الله علیه
وسلم فقال یا رسول الله کیف بمن یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول الله کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال
او یطیق ذلک احد قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذاک صوم
داود قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر
کله وصیام عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصوم یوم
عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کسطرح روزہ رکہا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت
عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکہا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتہہ اوسکو رب ہونے پر اور اسلام کے
ساتہہ دین ہونے پر اور محمد کے ساتہہ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتہہ اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول
کے غضب سے پھر کہتے رہے عمر بار بار اسی کلمے کو یہان تک کہ حضرت کا غصہ ٹھہر گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس
شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکہے آپ نے فرمایا اوس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکہا (مسدد کی روایت مین لم یصم و
لم یفطر ہے جسکے معنے بھی یہی ہین) پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکہے اور ایکدن افطار
کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکہتا ہے عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکہے
اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داود علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال
ہے کہ ایک دن روزہ رکہے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکی مین بھی طاقت دیا جاؤن اور آپ نے
فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
رکہنیکا اور عرفہ کے دنکا روزہ ۔ یعنے جو کوئی نیت ثواب کی رکہے واسطے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اوسکا ایک برس پہلے کے اور ایک

پچہلے کے گناہ جہاڑ دی - یعنی گناہ کرنے سے اوس سال مین بچاوے یا اگر گناہ ہوجاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن
کا روزہ رکہنا اللہ سے اُمید رکہتا ہون کہ ایک برس پہلے کے گناہ جہاڑ دی **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطی
غصے ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سی بڑہ کر سوال کیا اوسکو چاہیے تہا یہ پوچہنا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر روزی رکہون اور
یہ جو حضرت نی فرمایا کہ نہ اوس نے روزی رکہے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہی کہ نہ روزونکا ثواب اوسی حاصل ہوا نہ فطار
کا مزا اگر مراد اس سے بھی ہی کہ سال بہر روزے رکہے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کری اور جو ایام ممنوعہ مین افطار
کری تو کچہ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہی **عن** ابی قتادۃ بھذا الحدیث زاد قال یا رسول
اللہ ارأیت صوم یوم الاثنین والخمیس قال فیہ ولدت وانزل علی القراٰن **ترجمہ** ابو قتادہ سے دوسری
روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکہنا کیسا ہی آپنے فرمایا پیر ہی
کو تو مین پیدا ہوا اور اوسدن مجہپر قراٰن اوترا **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکہنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے
آپکی ولادت باسعادت کا روزہی **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
الم احدث انک تقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار قال احسبہ قال نعم یا رسول اللہ قد قلت
ذالک قال قم ونم وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثۃ ایام وذالک مثل صیام الدہر قال قلت یا رسول
اللہ انی اطیق افضل من ذالک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم
یوما وافطر یوما وھو اعدل الصیام وھو صیام داود قلت انی اطیق افضل من ذالک فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجہسے ملے اور فرمایا مجہکو خبر ملی ہی تم کہتے ہو مین رات بہر عبادت کرونگا اور دن بہر روزہ رکہونگا عبد اللہ نے
کہا ہان بیشک یا رسول اللہ مین نے یہ کہا آپنے فرمایا عبادت بھی کر اور سو بھی اور روزہ رکہہ اور افطار بھی کر ہر مہینے مین
تین دن روزی رکہا کر (تیرہوین چودہوین پندرہوین کو بھی ایام بیض کہلاتے ہین) اور اسکا ثواب ہمیشہ روزی رکہنے کے
برابر ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور دو دن
افطار کر مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار کر
اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داود علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نی فرمایا
اس سے بہتر کچہ نہین ہی **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکہے جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنیسی بھی بہتر
ہے کیونکہ اسمین نفس کو نہ روزی کی عادت ہوتی ہی نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہی نفس پر اور جسقدر عبادت مین
سختی ہو اوسی قدر ثواب ہے **باب** فی صوم اشہر الحرام حرام مہینون مین روزہ رکہنا **عن** مجیبۃ الباہلیۃ
عن ابیہا او عمہا انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت

حالتہ وهیئتہ فقال یارسول اللہ اما تعرفنی قال ومن انت قال انا الباهلی الذی جئتک عام الاول قال فما غیرک وقد کنت حسن الهیئۃ قال ما اکلت طعاما الا بلیل منذ فارقتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم عذبت نفسک ثم قال صم شهر الصبر ویوما من کل شهر قال زدنی قال صم من الحرم واترک صم من الحرم واترک وقال باصابعہ الثلاثۃ فضمها ثم ارسلها **ترجمہ** مجیبہ نے اپنی باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (راوی باپ یا چچا کا نام معلوم نہین اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ مجیبہ مرد ہی یا عورت) پھر چلے گئے بعد اوسکی ایک سال بعد پھر آئے اور اونکا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تہی انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو پہچانتے ہین آپ نے پوچھا تم کون ہو انہون نے کہا مین وہی باہلی ہون جو آپ پاس اگلی سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیون بدل گئی اوس وقت تو اچھی تہی انہون نے کہا مین جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کھانا کھایا کیا (یعنی برابر روزے رکھے گیا) آپ نے فرمایا کیون تو نے عذاب مین ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکی فرمایا رمضان بہر روزے رکھ پھر ہر مہینے مین ایک دن روزہ رکھا کر انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے مجہی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے مین دو دن انہون نے کہا اس سے بہی زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا ہر مہینے مین تین دن انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا حرام مہینون مین (ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکھا کر اور چھوڑ دیا کر تین انگلیون سے اشارہ کیا آپ نے پہلے انکو بند کیا پھر کھولا (یعنی تین دن روزہ رکھ پہر تین دن افطار کر اسی طرح) **باب** فی صوم المحرم محرم کے مہینے مین روزہ رکھنا **عن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شهر رمضان شهر اللہ المحرم وان افضل الصلوۃ بعد المفروضۃ صلاۃ من اللیل لم یقل قتیبۃ شهر قال رمضان **ترجمہ** ابی هریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزون کے بہترین روزے اللہ کے مہینے کے ہین کہ وہ مہینہ محرم کا ہی اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے **ف** جسکو تہجد کہتے ہین محرم مین جن جن تاریخون مین چاہے روزہ رکھے دسوین تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزے رکھتے تہے کہ ہم کہتے تہے کہ اب آپ افطار ہی نکرینگے یعنی ہمیشہ روزے ہی رکھا کرینگے اور کبھی پر روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزے نرکھینگے **ف** یعنی نفس سے مشقت بھی لیتے اور اوسکو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جاوے **باب** فی صوم شعبان شعبان مین روزے رکھنا **عن** عائشۃ تقول کان احب الشهور الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصومہ شعبان ثم یصلہ برمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی روزے رکھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

(حاشیہ: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible])

بہت روزے رکہتے تہے پہر شعبان آپ رمضان سے ملا دیتے نہ تہے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے
شروع کرتے عن عبید الله بن مسلم القرشی عن ابیه قال سألت او سئل النبی صلی الله علیه وسلم
عن صیام الدهر فقال ان لاهلك علیك حقا صم رمضان والذی یلیه و کل اربعاء وخمیس
فاذا انت قد صمت الدهر ترجمہ عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچہا مین نے
یا پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکہنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجہپر تیرے عیال کا حق
ہے تو رمضان کے روزے رکہہ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہین یعنے شعبان کے اور ہر بدہ اور جمعرات کو تو اوسوقت
تونے گویا ہمیشہ روزے رکہے ف بعضون نے رمضان سے متصل کے معنے یہ کہے ہین کہ شوال مین روزے رکہے جسکو
شش عید کہتے ہین ۔ باب فی ستة ایام من شوال شش عید کے روزے رکہنے کا بیان عن ابی ایوب صاحب
النبی صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فکانما صام الدهر
ترجمہ ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جسنے رمضان کے روزے رکہے اور اوسکے بعد
چہہ روزے شوال کے رکہے گویا اوسنے ہمیشہ روزے رکہے ف امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح مین کہا ہے کہ مذہب
شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقون کا یہی ہے کہ یہہ چہہ روزے رکہنا مستحب ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے
اور ان چہہ روزون سے برس دن کے روزونکا ثواب ملنے کا یہہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹہہ دن ہوتے ہین اور شرع مین
ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چہہ دن یہہ شوال کے سب چہتیس ۳۶ دن ہوئے اور چہتیس دن کے
تین سو ساٹہہ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے مین جو شخص چہہ روزے رکہیگا اوسکو برس دن کے
روزونکا ثواب حاصل ہوگا ف امام مالک نے جو ان روزون کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ انکو یہہ حدیث نہین پہنچی
ورنہ کبہی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہین باب کیف کان یصوم النبی صلی الله علیه وسلم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزے رکہتے تہے اوسکا بیان عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم استکمل صیام شهر قط الا رمضان وما رأیته فی شهر اکثر صیاما
منه فی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہان تک رکہتے تہے کہ ہم
کہتے نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکہینگے اور کبہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین
دیکہا کہ آپ نے سوا رمضان کے مہینا بہر کسی مہینے کے روزے رکہے ہون اور یہہ بہی مین نے کبہی نہین دیکہا کہ آپ نے شعبان
کے سوا کسی مہینے مین اس سے زیادہ روزے رکہے ہون ف نفل روزون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ عادت
تہی کہ کبہی کتنے دنون تک متصل روزے رکہتے تہے کہ لوگونکو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور کبہی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہہ

رہتے کہ روزے رہتے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد کان یصومہ الا قلیلا بل کان
یصومہ کلہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے عائشہ رض کی حدیث میں ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
مین اکثر دنون مین روزے رکہتے تہے اور بہت کم ناغہ کرتے تہے بلکہ سارے شعبان مین روزے رکہتے تہے **باب**
فی صوم الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا روزہ **عن** مولی اسامۃ بن زید انہ انطلق مع اسامۃ الی وادی
القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاہ لم تصوم یوم
الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
ویوم الخمیس وسئل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس **ترجمہ** اسامہ
بن زید کے مولے سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القری تک اون کے اونٹ ڈہونڈہنے کو تو اسامہ پیر اور
جمعرات کو روزہ رکہتے اون کے مولا نے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکہتے ہو بوڑہے ضعیف ہو کر انہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تہے پیر اور جمعرات کو ایکبار لوگون نے آپ سے پوچہا اسکا باعث آپ نے فرمایا
کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین **ف** پیش کئے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ
ان دنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسری حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملون سے پہلے اور صبح
کے عمل شام کے عملون سے پہلے اوسکے سامنے پیش کیے جاتی ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان
مین سالانہ پیشی ہو **باب** فی صوم العشر ذیحجہ کے دسوین تاریخ تک روزے رکہنا **عن** بعض ازواج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
وثلاثۃ ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس **ترجمہ** بعضی بی بیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشورا کے دن اور ہر مہینے کے تین دن
ایک تو پہلی پیر اور جمعرات کو **ف** احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ تو پہلی پیر اور دو جمعراتون مین تاکہ تین روزے
پورے ہون یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشئی **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسے دن مین اتنا اللہ جل جلالہ کو
پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنے ذیحجہ کے دس دنون مین (شروع سے دسوین تاریخ تک) لوگون نے کہا
یا رسول اللہ جہاد بہی نہین آپ نے فرمایا جہاد بہی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پہر کچہہ پہیر کر نہ لاوے
اور وہین شہید ہو جاوے مال بہی لٹ جاوے تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے جو آدمی

بہاد سے عاجز ہو وہ حج کری واللہ اعلم **باب** فی فطر العشر ذیحجہ کے دش دنون مین روزی نہ رکہنا **عن**
عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی مین نے نہین دیکہا کہ تقرعید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکہا ہو **ف** مراد اس
دس سے دن اول تقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوائے دسوین کے نوین
تک ثواب ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب مین برابر ہی قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی
اس حدیث سی یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکہا نہ دیکہنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر
کہ حضرت نے نہ رکہا ہو اور یا یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکہنے اِن دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکہنے کا نہین
ہوا **باب** فی صوم عرفۃ بعرفۃ عرفے کے دن عرفات مین روزہ نہ رکہنا **عن** عکرمۃ قال کنا عند
ابی ہریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ
ترجمہ عکرمہ سے روایت ہی کہ ہم ابی ہریرہ کے گہر مین بیٹہے تہے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ہی عرفہ کے دن روزہ رکہنے سے عرفات مین **ف** اسلیے کہ ضعف سے وہان کے اعمال مین قصور ہوگا
عن ام الفضل بنت الحرث ان ناسا تماروا عندہا یوم عرفۃ فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال بعضہم ہو صائم وقال بعضہم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وہو واقف علی بعیرہ
بعرفۃ فشرب **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہی کہ لوگ اونکے پاس جہگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے روزہ کے مقدمہ مین تو بعضون نے کہا کہ حضرت روزے سے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین مین نے ایک دودہ
کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کہڑے تہے عرفات مین تو آپ نے دودہ پی لیا (معلوم
ہوا آپ روزے سے نہ تہے) **باب** فی صوم یوم عاشورا عاشورا کے دن روزہ رکہنا **عن** عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ
فلما فرض رمضان کان ہو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہی اُنہون نے کہا عاشورا (دسوین تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضون نے کہا نوین تاریخ بعضون
نے کہا گیارہوین) وہ دن تہا جس مین لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی زمانہ جاہلیت
مین اسدن روزہ رکہتے جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکہا اور لوگون کو اوسدن روزہ
رکہنے کا حکم کیا پہر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے روزے رہے اور عاشورا چہوڑ دیا گیا اب جسکا جی
چاہے عاشورا کے دن روزہ رکہے جسکا جی چاہے نہ رکہے **ف** مگر رکہنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمای اہل سنت اسد

عن ابن عمر قال کان یوما عاشوراء نصومه في الجاهلية فلما نزل رمضان قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا يوم من ايام الله فمن شاء صامه ومن شاء تركه ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکہتے تہے پہر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہے جو چاہے اسمین روزہ رکہے اور جو چاہے چہوڑ دے (یعنی عاشورا
مین) عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون
عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي اظهر الله فيه موسى على فرعون نحن
نصومه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن اولى بموسى منكم وامر بصيامه
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودیون کو روزہ رکہی
ہوئی پایا تو آپ نے یہود سے اوسدن کے روزے کا سبب پوچہا تو یہود نے کہا اسدن مین اللہ نے موسے کو فتح دیا فرعون
پر اور ہم روزہ رکہتے ہین اُسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیکتر ہین موسے
کے ساتہہ اور حکم فرمایا روزہ رکہنیکا اُس روز عن عبد الله بن عباس يقول حين صام النبي صلى الله عليه
وسلم يوم عاشوراء وامرنا بصيامه قالوا يا رسول الله انه يوم تعظمه اليهود والنصارى
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع فلم يات العام
المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہا عاشورے کے دن اور ہم کو حکم کیا اوسدن کے روزہ رکہنیکا صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاری کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین
سال آیندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکہونگا پہر سال آیندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہو گئی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے عن الحكم بن الاعرج قال اتيت ابن عباس
وهو متوسد رداءه في المسجد الحرام فسالته عن صوم يوم عاشوراء فقال اذا رايت هلال المحرم
فاعدد فاذا كان يوم التاسع فاصبح صائما فقلت كذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم
فقال كذلك كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم ترجمہ حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس پاس
آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹہے تہے مین نے اون سے عاشورے کے روزے کو پوچہا انہون نے کہا جب
تو محرم کا چاند دیکہے تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکہہ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ
رکہتے تہے اُنہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہتے تہے ف مگر یہہ حدیث پہلے روایت کے خلاف
ہے اسواسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے باب في فضل صوم عاشوراء

کے روزہ کی تاکید — عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه ان اسلم اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال صمتم يومكم هذا قالوا لا قال فاتموا بقية يومكم واقضوه ترجمہ عبد الرحمن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورہ کا) روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جسقدر دن باقی ہے اوسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو (شاید یہ جب حکم دیا کہ عاشورا کا روزہ فرض تھا) **باب في صوم يوم وفطر يوم** ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصيام الى الله تعالى صيام داؤد واحب الصلوة الى الله تعالى صلاة داؤد كان ينام نصفه ويقوم ثلثه وينام سدسه وكان يفطر ويصوم يوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سب روزون مین اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہین اور سب نمازون مین اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند وہ پہلی آدہی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتی تھی پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہین) **باب في صوم الثلاث من كل شهر** ہر مہینے مین تین روزے رکھنا

ف تیرہوین چودہوین پندرہوین جنکو ایام بیض کہتے ہین یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو عن ملحان القيسي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نصوم البيض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن كهيئة الدهر ترجمہ ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھین — ۱۳ تیرہوین ۱۴ چودہوین — ۱۵ — پندرہوین — آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے (بیض جمع ابیض کی ان دنون مین رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اسواسطے انکو ایام بیض کہتے ہین عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم يعني من غرة كل شهر ثلاثة ايام ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکھتے (یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو) **باب من قال الاثنين والخميس** پیر اور جمعرات کو روزے رکھنے کا بیان عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ثلاثة ايام من شهر الاثنين والخميس والاثنين من الجمعة الاخرى ترجمہ ام المؤمنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات مین پھر ایک اور پیر مین دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے) عن هنيدة الخزاعي عن امه قالت دخلت على ام سلمة فسالتها عن الصيام فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرني ان اصوم ثلاثة ايام من كل شهر اولها الاثنين والخميس ترجمہ ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ماں اوس نے کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے روزے دن کو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرتے تھے کہ ہر مہینے مین تین دن روزے رکھون پہلا

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو **ف** یعنی تو چندی جمعرات اور تو چندی پیر کو روزے رہیے بہتر اور رکھے **باب**
من قال لا یبالی من ای الشہر حسن نے کہا مہینے مین تین روزے جن دنون مین چاہے رکھے **عن معاذة** قالت قلت
لعائشة اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من کل شہر ثلاثة ایام قالت نعم قلت من ای
شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے کہ اونھون نے حضرت
عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اونھون نے کہا کہ ہان پھر مین نے
پوچھا کہ مہینے مین کون سے دنون مین رکھتے تھے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کی پروا نکرتے تھے مہینے مین جسدن چاہتے
رکھہ لیتے (یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جب چاہے
رکھے کچھ قید تیرھوین چودھوین پندرھوین کی نہین لیکن اکثر حدیثین اور آثار دون مین بھی واقع ہوئے ہین پس وہ
افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہو چکین اب رکھنے والی کو اختیار ہے جیسے چاہے عمل کرے **باب**
النیة فی الصیام روزے مین نیت کرنا ضرور ہے **عن حفصة** زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہوگا
ف یہ فرض روزے مین ہے **باب** فی الرخصة ذلک روزے مین نیت ضرور نہونا **عن عائشة** رضی الله عنها
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل علی قال هل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی
صائم ثم زاد وکیع فدخل علینا یوما آخر فقلنا یا رسول الله اهدی لنا حیس فخبسناه لک فقال
ادنیه قال طلحة فاصبح صائما وافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
میری پاس آتے تو پوچھتے کیا تمہاری پاس کچھ کہانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچھ نہین تو آپ فرماتے مین روزے سے ہون وکیع نے
زیادہ کیا ایک دن آپ ہماری پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری پاس تحفہ آیا حیس کا (حیس ایک کہانا ہے عرب مین کہجور
اور گھی اور پنیر ملا کر بناتے ہین) تو ہم نے رکھہ چھوڑی آپ کیواسطے آپ نے فرمایا کہان ہے لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے
کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا (کیونکہ نفل تہا) **عن ام هانی** قالت لما کان یوم الفتح فتح مکة
جاءت فاطمة فجلست علی یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم وام هانی عن یمینه قالت فجاءت
الولیدة باناء فیه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانی فشربت منه فقالت یا رسول الله
لقد افطرت وکنت صائمة فقال لها اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر
بیٹھین اور ام ہانی حضرت کے داہنی طرف تہین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اوس مین کچھ پینے کی چیز تھی لونڈی

حضرت علی کی بہین

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت نے ام ہانی کو دیا تو ام ہانی نے بھی اوسمین سے پیا اور کہا
یا رسول اللہ مین نے افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تہی (یعنی یہ
روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تہا) کہا کہ نہین آپنے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجہکو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنی کچھ
گناہ نہین ہوا اب اختلاف ہی کہ قضا نفل روزی کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہی یا نہین اکثر کے نزدیک قضا ضرور
ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی اسکی عوض مین ایک روزہ رکہو **باب** من راے علیہ القضاء
جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوگی اون کی دلیل **عن عائشة** قالت اھدی لی ولحفصة
طعاما وکنا صائمتین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لہ یا رسول اللہ انا
اھدیت لنا ھدیة فاشتھیناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکما صوما
مکانہ یوما اخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہانیکا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ
دار تہے تو ہمنے روزہ کہول ڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری پاس ہدیہ آیا اوسکو
کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپنے فرمایا کچہ قباحت نہین اسکی بدلے ایک روزہ رکہہ لینا **ف** یعنی روزہ
توڑنے مین تمپر گناہ نہین ہوا اب اوسکا تدارک یہہ ہی کہ اوس روزی کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث
کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کری چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری
حدیث مین ہی نفل روزہ رکہنے والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکہے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ
یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ہماری مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہین کہ روزہ رکہنے یا توڑ ڈالنے مین
اوسکو اختیار ہی اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوے گی بالجملہ قضا رکہہ لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہی
باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچہے درست نہین **عن ابی ھریرة**
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأة وبعلھا شاھد الا باذنہ غیر رمضان
ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عورت روزہ نہ رکہی (یعنی نفل) جب خاوند اوسکا موجود ہو بغیر اوسکے حکم کے سوای روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے
خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گہر مین آنے کی اجازت نہ دی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو
اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتاً ہو یا دلالتاً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو
صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی تو مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا
کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کی روزونکو۔ اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے اگرچہ الا خاص
قرابتی ہو یا غیر اسی سے کہ عورت کو بہی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دے **عن ابی سعید** قال جاءت امرأة الی

النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي صفوان بن معطل يضربني اذا
صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي صلاة الفجر حتى تطلع الشمس قال وصفوان عنده قال
فساله عما قالت فقال يا رسول الله اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرا بسورتين وقد نهيتها
قال فقال لو كانت سورة واحدة لكفت الناس واما قولها يفطرني فانها تنطلق فتصوم وانا
رجل شاب فلا اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوم امراة الا باذن زوجها واما
قولها اني لا اصلي حتى تطلع الشمس فانا اهل بيت قد عرف لنا ذاك لا نكاد نستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاذا استيقظت فصل ترجمه ابو سعيد
سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا
ہے مجھکو جب مین نماز پڑہتی ہون اور روزہ توڑ ڈالتا ہے میرا جب مین روزہ رکہتی ہون اور نماز فجر کی نہین پڑہتا یہانتک
تک کہ آفتاب نکل آتا ہے (یعنے ہر روز نماز مین دیر کرتا ہے اپنی وقت سے اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تہا جیسے
پہلے دو امر متعلق تہے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بی احتیاط فاسق ہے اس سبب سے وہ میری روزے نماز
مین بھی خلل آتا ہے) اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے پوچہا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجہو مارتا ہے تو اوسکی حقیقت یہ ہے
یا رسول اللہ وہ دو دو سورتین نماز مین پڑہتی ہے مین نے اوسکو منع کیا وہ نہین سنتی (اسوجہ سے نماز پر مارتا ہون)
آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑہی جاوے تو کفایت کرتی ہے لوگون کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے تو وہ
روزے رکہتی چلی جاتی ہے مین جوان آدمی ہون مجہسے صبر نہین ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن سے منع کر دیا
کوئی عورت روزہ نہ رکہے بغیر خاوند سے پوچہے ہوئے (یعنے نفل روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے مین فجر کی نماز نہین پڑہتا
یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ مین محنت کرنیوالا آدمی ہون سب جانتے ہین (رات کو پانی بھرتا تہا) ہماری
آنکہہ نہین کہلتی یہان تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکہہ کہلے تو نماز پڑہ لیا کر **ف** کیونکہ سونے والے
پر کچہ مواخذہ نہین ہے البتہ جاگنے کے بعد پہر دیر نہ کرے آنکہہ کہلتے ہی وضو کرکے نماز پڑہے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا **باب**

في الصائم يدعى الى وليمة روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہووے **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان مفطرا فليطعم وان كان صائما فليصل **ترجمه**
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہانے کیواسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے
اگر روزہ دار نہ ہو تو کہانا کہا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کے لیے نیک دعا کرے **ف** یعنے دعوت کا
رد کرنا حرام ہے کہانا نہین اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت مین کچہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکی جانے سے موقوف
ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگر یہ شخص مقتدی ہو اور

اہلی لوگ پیروی کرتی ہون اور پہلی سی جانتا ہو کہ یہ بیتین ان مین **باب** ما یقول الصائم اذا دعی الی الطعام جب روزہ دار کہانیکی لیے بلایا جاوے
تو کیا کہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانیکو واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے
لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کی عذر سے مین معذور ہون نہین تو کہانا کہاتا تاکہ اوسکو رنج نہو **باب** فی الاعتکاف اعتکاف کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ
من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر
دہے مین یہان تک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پہر اعتکاف کیا اون کی بی بیون نے اونکے پیچھے
ف پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنی گہرون مین اسلیے فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتون کو کہ
اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہرا کر اوس مین اعتکاف کرین پس
وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہے بلا ضرورۃ اوس مین سے نہ نکلین **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف
عشرین لیلۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر کے دس دن
مین پہر ایک سال اعتکاف نکیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے پہر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل
معتکفہ قالت وانہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائہ فضرب
فلما رایت ذلک امرت ببنائی فضرب قالت وامر غیری من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ببنائہ فضرب فلما صلی الفجر نظر الی الابنیۃ فقال ما ھذہ آلبر تردن قالت فامر ببنائہ
فقوض وامر ازواجہ بابنیتہن فقوضت ثم اخر الاعتکاف الی العشر الاول یعنی من شوال
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑہ
کر اپنی اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہوتے ایکبار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے مین اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانے
کا تو خیمہ لگا یا گیا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے بہی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بہی خیمہ لگا یا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑہی تو
دیکہا کہ خیمے لگے ہوئی ہین آپ نے پوچہا یہ کیا ہے کہا انہون نے نیکی کیواسطے یہ کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ اونہون
نے خیمہ اعتکاف کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہین یا میری دیکہا دیکہی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی) پہر آپ
نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بہی اوکہڑوا ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینا آیا تو اوسکے پہلے دہے
مین اعتکاف کیا دوسری روایت مین ہے اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس راتون مین اعتکاف کیا۔ اعتکاف

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہی) **باب** این یکون الاعتکاف یعنی اعتکاف کہان اور کس جگہ کرنا چاہیے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانی عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تہے رمضان کے اخیر دہے مین نافع نے کہا عبد اللہ نے مجہے وہ مقام بتلایا جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تہے مسجد نبوی مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مسجد مین چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے مین دس دن اعتکاف کیا کرتے تہے پہر جب وہ سال آیا جس مین آپ کی قبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان مین بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یدخل البیت لحاجتہ معتکف گہر مین پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور آپ مسجد مین ہوتے تو مین آپ کے سر مین کنگہی کر دیتی اور آپ سوا ئی حاجت انسانی (پیشاب پاخانہ) کے گہر مین نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہی اوسکا اعتکاف باطل نہین ہوتا اور کنگہی کرنا بہی درست ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون معتکفا فیناولنی راسہ من خلل الحجرۃ فاغسل راسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے تو اپنا سر حجرہ کے سوراخون سی اندر کر دیتے مین آپکا سر دہو دیتی دوسری روایت مین ہی فارجلہ وانا حائض مین کنگہی کر دیتی آپ کے سر مین حالانکہ مین حائضہ ہوتی **عن** صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تہی مین اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کیوقت اور مین نے آپ سے باتین کین بعد اوسکے مین اوٹہی اور لوٹی آپ بہی میرے ساتہہ اوٹہی میرے پہونچانے کو (اور صفیہ کا گہر اون دنون مین اسامہ بن زید کے مکان مین تہا) راہ مین دو آدمی انصاری ملے انہون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال پر رہو (جلدی نہ کرو) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنے تم دونون اپنے دل مین کچہ گمان فاسد
نہ کرو کہ رسول اس وقت اندہیری رات مین ایک عورت کے ساتہہ جا رہے ہین یہ عورت غیر نہین ہے بلکہ میری بیوی ہے)
اون دونون نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہین ہو سکتا آپ اللہ
کے رسول ہین تمام برائیون اور گناہون سے معصوم اور پاک ہین) آپ نے فرمایا نہین شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر
رگ مین حرکت کرتا ہے تو مجہے خوف ہوا کہین تمہاری دل مین بری بات نہ ڈالی (یعنے بدگمانی میری نسبت تمہارے دل
مین نہ جاوے) **باب المعتکف یعود المریض** معتکف بیمار پرسی کو نجاوے **عن** عائشة قال النفیلی قالت
کان النبی صلی الله علیه وسلم یمر بالمریض وهو معتکف فیمر کما هو ولا یعرج یسال عنه وقال
ابن عیسی قالت ان کان النبی صلی الله علیه وسلم یعود المریض وهو معتکف **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنے
نہ ٹہرتے نہ پوچہتے اوس کا حال ابن عیسی کی روایت مین ہے کہ آپ بیمار پرسی کرتے تہے حالت اعتکاف مین **ف**
یعنی بیمار پرسی کو جاتے نہ تہے مگر اگر راہ مین چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوسکا حال پوچہہ لیتے اس مین کچہ قباحت نہین ہے
عن عائشة انها قالت السنة علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشهد جنازة ولا یمس امراة ولا
یباشرها ولا یخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی
مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اعتکاف کرنے والے کو یہہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ
جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنے باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چہووے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام
کیواسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست
نہین ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتہہ اتفاق کے
اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتہہ لگانا کیونکہ ہاتہہ لگانے سے اعتکاف باطل نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک
اگر شہوت سے ہاتہہ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا (اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہین ہے ہر مسجد مین
درست ہے) **عن** ابن عمر ان عمر رضی الله عنه جعل علیه ان یعتکف فی الجاهلیة لیلة او یوما عند
الکعبة فسال النبی صلی الله علیه وسلم فقال اعتکف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر رض
نے جاہلیت کے زمانے مین نذر کی تہی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکہہ **عن** عبد الله بن بدیل باسناده نحوه قال
فبینما هو معتکف اذ کبر الناس فقال ما هذا یا عبد الله قال سبی هوازن اعتقهم النبی صلی
الله علیه وسلم قال وتلك الجاریة فارسلها معهم **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ ہے

کہ عمر اعتکاف مین تھے یکایک لوگون نے تکبیر کہی تو نے عبداللہ سے پوچھا یہ کیا ہی اے عبداللہ عبداللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بھی بہرا دسکو بھی اون کے ساتہہ کردیا **باب** المستحاضة تعتكف مستحاضہ اعتکاف کرسکتی ہے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت اعتكف مع النبي صلى الله عليه وسلم امراة من ازواجه فكانت ترى الصفرة والحمرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتہہ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی تہی (استحاضہ سے) تو کبھی ہم اون کے تلے طشت رکہہ دیتے اور وہ نماز پڑہا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا

اول کتاب الجہاد

جہاد کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في الهجرة ہجرت کا بیان **عن** ابي سعيد الخدري ان اعرابيا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك ان شان الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو آپ نے فرمایا ہائی ہجرت بہت مشکل ہی تیری پاس کچہ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوۃ ادا کرتا ہی بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کہین بھی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالی تیری عمل مین سے کچہ کم نکریگا **ف** یعنی ہجرت اسکا نام تہوڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چہوڑ دی بلکہ سب گناہون کو چہوڑنا ضرور ہے **عن** شريح قال سالت عائشة رضي الله عنها عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبدو الى هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الى ناقة محرمة من ابل الصدقة فقال لي يا عائشة ارفقي فان الرفق لم يكن في شيء قط الا زانه ولا نزع من شيء قط الا شانه **ترجمہ** شریح سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا بداوت کو (بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے چلا جانا خلوت اور عبادت کیواسطی) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جاتے تہی ان بہاؤن کیطرف (یعنی پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے نیچے کو) ایکبار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میری پاس ایک اونٹ بہیجا جسپر سواری نہین ہوئی تہی (یعنے نیا پٹہا) صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کر جہان نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہوجاتی ہے اور جس مین سے نرمی نکل جاوی وہ عیب دار ہوجاتی ہی **باب** في الهجرة

هل انقطعت کیا ہجرت ختم ہو گئی نہیں ہرگز نہیں عن معاویة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک
توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچہم کیطرف سے نہ نکلیگا **ف** تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے
ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلاح کیطرف بہتر ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے (کیونکہ مکہ خود دار الاسلام
ہوگیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیے نکلنے کا تو نکلو عن عامر قال اتی رجل عبد الله
بن عمرو وعنده القوم حتی جلس عنده فقال اخبرنی بشیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و
یده والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عمرو پاس آیا اور
اون کے پاس لوگ بیٹھے تہے وہ بہی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھکو کچھ اوس مین سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے اُنہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان بچے رہین (زبان سے بُرا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اون چیزون کو جن سے
اللہ نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) **باب فی سکنی الشام** شام مین رہنے کی فضیلت عن
عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ستکون هجرة بعد هجرة فخیار
اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهیم ویبقی فی الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم
نفس الله وتحشرهم النار مع القردة والخنازیر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ اور صحابہ نے مکے سے مدینے کو ہجرت
کی) ایک اور ہجرت ہوگی (قیامت کے قریب) اوس وقت مین بہتر وہ لوگ ہون گے جو ابراہیم علیہ السلام کے ہجرت کو لازم
پکڑینگے (یعنی شام مین رہنا اختیار کرین گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کیطرف ہجرت کی تہی) اور زمین مین
وہ لوگ رہ جاوین گے جو بدترین ہین زمین کے رہنے والے والون مین سے پہینک دیگی اونکو اون کی زمین (یعنی ایک ملک سے
دوسرے ملک جاوین گے بہاگے پہرینگے) بُرا جانے گا اونکو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کریگی اون کو آگ بندرون اور سورون کے ساتھ
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگون کو ہانکا کر شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے
بندر سور خود وہ لوگ ہین جنمین طمع اور حرص اور بیحیائی بہری ہوئی ہوگی یا حشر اونکا ان جانورون کے ساتھ ہوگا اللہ اور

اوسکا رسول خوب جانتا ہے۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن ابن حوالة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند بالیمن و جند بالعراق قال ابن حوالة خر لی یا رسول الله ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانها خیرة الله من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فاما اذ ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان الله توکل لی بالشام واهله ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہونگے ایک لشکر شام مین ایک یمن مین ایک عراق مین ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھکو بتائیے مین کس لشکر مین ہون اگر یہ زمانہ پاؤن آپ نے فرمایا لازم شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین ہے پروردگار کی (اپنے زمانی مین) جمع کریگا اللہ اوس ملک مین اپنے نیک بندونکو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن مین رہو اور اپنے حوضون سے پانی پلاو کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میری لیے شام کے ملک اور وہان کے رہنے والونکی یعنی بچاویگا اللہ اوس ملک کو اور وہان کے رہنے والونکو کافرون کے غلبے اور شر سے باب فی دوام الجہاد جہاد ہمیشہ رہیگا عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طایفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل اخرهم المسیح الدجال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہیگا اور غالب رہیگا اپنی دشمن سے یہانتک کہ آخری امت میری دجال سے لڑیگی ف امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر باب فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سئل ای المؤمنین اکمل ایمانا قال رجل یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله ورجل یعبد الله فی شعب من الشعاب قد کفی الناس شره ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل ہی آپ نے فرمایا اوس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ مین جان اور مال سے اور اوس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہو کسی پہاڑ کی گہاٹی مین کسی شخص کو برائی اوس سے نہین پہونچتی باب فی النہی عن السیاحة سیاحی کی ممانعت عن ابی امامة ان رجلا قال یا رسول الله ائذن لی بالسیاحة قال النبی صلی الله علیه وسلم ان سیاحة امتی الجهاد فی سبیل الله عز وجل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھی اجازت دیجیے سیر سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ مین ف تو جو سیاحت کافرون کا ملک دریافت کرنیکی واسطے ہو اور وہان کے حالات اور اون کی طاقتین پہچاننی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہی باب فی فضل القفل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اوسکا ثواب یا لوٹتی وقت پہر کافرون کا پیچہا کری تو اوسکا ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتی ہین عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قفلة کغزوة

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلہ مثل جہاد کی ہے ثواب مین **باب**

فی فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم روم سے لڑنا بہت ثواب ہے **عن قیس بن شماس قال** جاءت امراۃ الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہا ام خلاد وھی متنقبۃ تسال عن ابنہا وھو مقتول فقال لہا

بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسالین عن ابنک وانت متنقبۃ فقالت ان ارزا

ابنی فلم ارزا حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شہیدین قالت ولم

ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اھل الکتاب **ترجمہ** قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جسکا نام خلاد تھا نقاب ڈالی ہوئی اپنے بیٹے کو ڈھونڈھتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو ڈھونڈھنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کے وقت

مین پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو مین اپنی حیا بھی کھو دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹے

کو دو شہیدونکا ثواب ہے وہ بولی کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اوسکو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے

لڑنا بہ نسبت اور قومون کے زیادہ ثواب ہے) **باب فی رکوب البحر فی الغزو** جہاد کے لیے دریا مین سوار ہونا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز

فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا مین مگر حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ نہی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت

اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز مین سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے

سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) - **عن انس بن مالک قال** حدثتنی ام حرام بنت

ملحان اخت ام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندھم فاستیقظ وھو یضحک

قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک قال رایت قوما ممن یرکب ظہر ھذا البحر

کالملوک علی الاسرۃ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال فانک منھم

قالت ثم نام فاستیقظ وھو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک فقال

مثل مقالتہ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین قال

فتزوجہا عبادۃ بن الصامت فغزا فی البحر فحملہا معہ فلما رجع قربت لہا بغلۃ لترکبہا

فصرعتہا فاندقت عنقہا فماتت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے، حدیث بیان کی ام حرام بنت

ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے

ام حرام نے کہا مین نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا مین نے چند لوگونکو اپنی امت مین سے دیکھا

جو اس دریا پر سوار ہو رہی ہین جیسے بادشاہ تخت پہ بیٹھتی ہین (یعنی بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول
اللہ دعا کیجیے اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونھی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستی ہوئے جاگے ام حرام نے
کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے
آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہون نے جہاد کیا دریا مین
(حضرت عثمان کی خلافت مین کفار روم سے) تو ام حرام کو بھی لیگئے جب لوٹے تو ایک خچر آیا اون کی سواری کے لیے اور
خچر نے ام حرام کو گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی وہ مرگئین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) عن
انس بن مالك انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب الى قباء يدخل على
ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فاطعمته وجلست
تفلي راسه وساق هذا الحديث ترجمہ دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا کو جاتے
تو ام حرام بنت ملحان کے یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو انہون نے کہانا
کہلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کے جوئین دیکہنے لگین پھر یہی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے عن اخت ام
سليم الرميصاء قالت نام النبي صلى الله عليه وسلم فاستيقظ وكانت تغسل راسها فاستيقظ وهو
يضحك فقالت يا رسول الله اتضحك من راسي قال لا وساق هذا الخبر يزيد وينقص ترجمہ ام سلیم
کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پہر جاگے وہ اپنا سر دہو رہی تہین تو آپ جاگے ہنستے
ہوئے انہون نے پوچھا کیا آپ میرے سر پر ہنستے ہین آپ نے فرمایا نہین پہر یہی حدیث بیان کی کم و بیش (ام حرام آنحضرت
کی خالہ رضاعی تہین یا آپ کے والد کی خالہ تہین بہرحال آپ کی محرم تہین) عن ام حرام عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال المائد في البحر الذي يصيبه القي له اجر شهيد والغرق له اجر شهيدين ترجمہ ام حرام
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا مین سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پہر اوس کا سر گہومے اور قے کرے
تو اوسکو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدون کا ثواب ہے عن ابي امامة الباهلي عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ثلثة كلهم ضامن على الله عز وجل رجل خرج غازيا في سبيل الله عز وجل فهو ضامن
على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن
على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل دخل بيته بسلام فهو
ضامن على الله عز وجل ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا
اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ مین جہاد کو نکلے اللہ اوسکا ضامن ہے یا اوسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گہر کو
پہیر دیگا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اوسکا ضامن ہے اگر مر جاویگا تو جنت مین جاویگا

نہین تو اجر اور ثواب کما کر پہرا دیا [illegible] گہر مین [illegible] علیہ السلام کرکر جاوے اسکا [illegible] ضامن ہے - تمام ہوا پارہ پندرہوان سنن ابی داؤد کا [illegible]

تمام ہوا الجزء الخامس عشر ویتلوہ الجزء السادس عشر انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ پانزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء السادس عشر

پارہ سولھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی فضل من قتل کافرا جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ مین **ف** جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **باب** فی حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین جہاد کرنیوالونکی عورتونکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین کحرمۃ امھاتھم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاھدین فی اھلہ الا نصب لہ یوم القیمۃ فقیل لہ ھذا قد خلفک فی اھلک فخذ من حسناتہ ماشئت فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ظنکم کان قعنب رجلا صالحا وکان ابن ابی لیلی اراد قعنبا علی القضاء فابی علیہ وقال انا ارید الحاجۃ بدرھم فاستعین علیھا برجل قال وایّنا لا یستعین فی حاجتہ قال اخرجونی حتی انظر فاخرج فتواری قال سفیان بینما ھو متوار اذ وقع علیہ البیت فمات **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بی بیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہے جیسے اون کی ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مردونکے گھربار کی خدمت مین ہی رہے اور اون کے اہل مین خیانت کرے (یعنے اونکی بی بیون سے برا کام کرے یا اون پر بد نظر ڈالے) تو قیامت کے روز وہ شخص کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدمہ مین اب تو اسکی نیکیان جتنی چاہے لے لی بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم کیا سمجھتے ہو **ف** یعنی جب مجاہد کو اختیار دیا جاویگا خائن کی نیکیان لے لینے کا تو وہ کہان تک لیگا یعنی سب لے لیگا کچھ نہ چھوڑیگا (قعنب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیلے نے اوسکو قاضی بنانا چاہا قعنب نے انکار کیا اور کہا مین ایک درم کا سودا لیتا ہون تو دوسرے کی مدد سے انہون نے کہا کون ہم مین ایسا ہی جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پھر وہ ایک مکان مین چھپ گئی اور مکان گر کر مر گئے) **باب** السریۃ تخفق حین مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرۃ ویبقی لھم الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لھم اجرھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت غازیون کی اللہ کے راہ مین کافرون سے لڑے اور کافرونکا مال لوٹے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنے

مزدوریون کی پاوین اور ایک تہائی آخرت کیواسطی رہی اور اگر اون کو غنیمت نہ ملے تو اونکا پورا بدلہ آخرت کیواسطی رہیگا

ف کیونکہ دنیا مین کچھ لوٹ کا مال اونکو ملا کل ثواب آخرت پر رہا۔ باب تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ

جہاد مین نماز اور روزے اور ذکر الٰہی کا ثواب عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلاۃ و الصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف ترجمہ معاذ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے راہ مین خرچ کرنے پر سات سو حصے بڑھتا ہی

ف یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار دو چند کرتے ہوئے جو حاصل ہو باب فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے عن ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فھو شھید او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شھید وان لہ الجنۃ ترجمہ ابا مالک اشعری سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ مین نکلا (یعنے جہاد کے لیے اور ارادہ اوسکی) پس مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اوسکے گھوڑے نے اوسکو کچلا یا اوسکی اونٹ نے یا اوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنی سانپ وغیرہ نے) یا وہ اپنے بچھونے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اوسکے لیے بہشت ہی ف ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہی جب خدا کیواسطی نکل چکا اگرچہ اپنی موت سے مر جاوے باب فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے مین مورچہ بندی کرنا عن فضالۃ بن عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمو لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہی (یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہین ہوتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا) مگر جو کہ سید ارکہ بڑھایا جاتا ہے اوسکیواسطی عمل اوسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن مین رہتا ہے

ف یعنی خدا کی راہ مین دشمن سے لڑنے کیواسطی جو مورچے مین تیاری کرکے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا جاویگا باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ مین چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہی عن سھل بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کانت عشیۃ فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی انطلقت بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب

فركب [illegible] ا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل هذا الشعب حتى [illegible] ن في اعلاه ولا يغرن من قبلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مصلاه فركع ر[illegible] ين ثم قال هل احسستم فارسكم قالو يا رسول الله ما احسسناه فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال الشجر في الشعب فاذا هو قد جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال اني انطلقت حتى كنت في اعلى هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبين كليهما فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا او قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت فلا عليك ان لا تعمل بعدها

ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی وہ ساتھہ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ حنین مین اور بہت لمبی راہ کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور مین شریک ہوا نماز مین آپ کے ساتھہ اتنے مین ایک سوار آیا اور بولا یارسول اللہ مین آپکے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑہا قبیلہ ہوازن کے لوگون کو دیکہا سب ایک جگہہ جمع ہین اپنی عورتون اور اونٹون اور بکریون کو لیے ہوئے آپ نے یہہ سنکر تبسم فرمایا! اور کہا وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہونگے اگر خدا چاہے پہر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا مین دونگا یارسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہوجا وہ اپنے گہوڑے پر سوار ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گہاٹی مین یہان تک کہ اوسکی بلندی پر پہونچ جاوی مگر ایسا نہ کرنا کہ تہاری وجہ سے ہم دہوکہا کہاوین رات کو اور دشمن آجاوے (یعنی اچھی طرح ہوشیاری سے پہرہ دینا یہہ نہ کرنا کہ غافل ہوجاؤ اور دشمن بیخبری کی حالت مین ادہر سے چلا آوی) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتین آپ نے پڑہین پہر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکہا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے اوسکو نہین دیکہا پہر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑہنے لگے لیکن نماز پڑہنی مین کنکیون سے گہاٹی کیطرف دیکہہ رہے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادہر ادہر نماز مین درست ہی بیان اسکا کتاب الصلوۃ مین گذر چکا **ت** جب آپ نماز پڑہ چکے اور سلام پہیرا تو فرمایا خوش ہوجاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکہنے لگے درختون کی بیچ مین جو گہاٹی مین تھی یکایک وہی سوار آگیا (یعنی انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سلام کیا بعد اوسکے عرض کیا یارسول اللہ مین چلا گیا یہان تک کہ گہاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہان آپنے حکم کیا تہا جب صبح ہوئی تو مین نے دونو گہاٹیونکو دیکہا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گہوڑی پر سے اوترا تہا وہ بولا نہین مگر نماز یا پاخانے پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے واجب کیا اپنے واسطے جنت کو اب تجہے

کچھ ضرر نہ کریگا اگر بعد اسکی کچھ عمل نہ کرے **ف** یہ عمل قبول ہوگیا اور اسکی بدلے جنت تیری لیے قرار پا گئی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھسے سرزد نہ ہو جب بھی جنت تجھے ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولے جنت ملے گی۔ یہہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہہ غرض نہیں کہ اور فرائض تجھسے معاف ہوگئے۔ اس حدیث سے خدا کی راہ مین پہرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جب جہاد مین ایسے خفیف خدمتون کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھہ ثواب اور مرتبہ ہوگا **یا**

باب فی ترک الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین اوس نے لڑنیکی نیت کی اپنے دل مین تو وہ منافق کے ویسی پر مرا **ف** یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا کو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل مین البتہ اوسکا قصد رکہیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ منافقون کیطرح اوسکا ایمان زبانی ہی **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او یجہز غازیا او یخلف غازیا فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قال یزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل یوم القیمۃ **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نکیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنے اوسکی پیچھے اوسکے گہر والون کے خبر گیری بہلائی کے ساتھہ کی تو اللہ تعالی اوسکو کوئی مصیبت سخت پہونچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہے) **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاہدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم **ترجمہ** انس کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتہہ اور اپنے جانون کے ساتہہ اور اپنی زبانون کے ساتہہ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتہہ یہہ ہی کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان سر مین خدا کی اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کرے اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے اون پر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوی اونکو قتل اور قید کرنے کے ساتہہ اور مانند اون کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھہ لگنے کی اور رغبت ولادے لوگون کو جہاد کی **یا**

ب فی نسخ نفیر العامۃ یا لخاصۃ سب آدمیون کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس قال الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما وماکان لاہل المدینۃ الی قولہ یعملون نسختہا الآیۃ التی تلیہا وماکان المومنون لینفروا کافۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلوگے جہاد کیواسطی (سب کے سب) تو تم کو عذاب کریگا

اور مدینہ والون کو درچاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاوین اگر نکلین سب آپ کی ساتھ جہاد کو
گرین اشکر ہوگیا اس آیت سے مسلمان سب نہین نکل سکتے ایکوقت مین ★ نجدة بن نفیع قال سالت ابن عباس
عن هذه الآية الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما قال فامسك عنهم المطر وكان عذابهم **ترجمہ** نجدہ
بن نفیع سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کریگا دکھ کا
کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی اون سے (اور قحط ہو گیا گرانی ہو گئی لوگ بھوکون کے مارے
مرنے لگے)

باب فی الرخصة فی القعود من العذر اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے

عن زید بن ثابت قال کنت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغشیته السکینة فوقعت فخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فما وجدت ثقل شیء اثقل من فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
سری عنه فقال اکتب فکتبت فی کتف لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله
الی آخر الآیة فقام ابن مکتوم وکان رجلا اعمی لما سمع فضیلة المجاهدین فقال یا رسول الله فکیف بمن لا
یستطیع الجهاد من المؤمنین فلما قضی کلامه غشیت رسول الله صلی الله علیه وسلم السکینة فوقعت
فخذه علی فخذی ووجدت من ثقلها فی المرة الثانیة کما وجدت فی المرة الاولی ثم سری عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال اقرأ یا زید فقرأت لا یستوی القاعدون من المؤمنین فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم غیر اولی الضرر الآیة کلها قال زید فانزلها الله وحدها فالحقتها والذی نفسی
بیده لکانی انظر الی ملحقها عند صدع فی کتف **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو مین بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گری مجھکو کبھی اتنا بوجھ معلوم نہین ہوا
جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا **ف** شاید وحی کیوقت اعضا آپ کے گران ہوجاتے
تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آنے وقت ہوتی **ت** پھر یہ حالت آپ کی جاتی رہی
(یعنی وحی اترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکھ مین نے بکری کی شانے پر لکھا لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون
فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہین برابر ہوسکتے بیٹھنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کے راہ مین درجے مین یعنی جہاد کرنیوالون کا
درجہ گھر مین بیٹھنے والون سے زیادہ ہے) عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے تھے اُنہون نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض
کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہین رکھتے (مثلاً معذور مین جیسے اندھے لولے لنگڑے) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی کیحالت طاری ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری مین نے پھر اتنا ہی بوجھ پایا
جیسا پہلے پایا تھا بعد اسکے وحی اترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ اے زید مین نے پڑھا لا یستوی القاعدون من
المومنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضرر پھر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضرر علیحدہ اترا لیکن مین نے اوسکو اپنے مقام

پرلگا دیا قسم خدا کی گویا مین اب دیکھ رہا ہون اوسکو ... اور جہان ین نے اوس کو لگایا تہا ف یعنی ہڈی
پہٹی ہوئی تھی اوسکو شگاف پر یہ لفظ پڑہا ہوا تہا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنی ہین یعنی انکو
درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کے جو تندرست
ہوکر نہین جاتے **عن انس بن مالک** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقد ترکتم
بالمدینة اقواما ما سرتم مسیرا ولا انفقتم من نفقة ولا قطعتم من واد الا وهم معکم
فیه قالوا یا رسول الله وکیف یکونون معنا وهم بالمدینة فقال حبسهم العذر **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو
چہوڑ آئے ہو جو تمہارے ساتھ ہین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا وہ
ہمارے ساتھ کیونکر ہوسکتے ہین ان کامون مین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپنے فرمایا وہ عذر کے سبب سے
رک گئے (تو گویا شریک ہین)

باب ما یجزی من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے

زید بن خالد الجهنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن
خلفه فی اهله بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچہے اوسکے
گہر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بہی گویا غازی ہوا (یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) **ابی سعید الخدری**
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث الی بنی لحیان وقال لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال
للقاعد ایکم خلف الخارج فی اهله وماله بخیر کان له مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** ابی
سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کیطرف ایک لشکر کو بہیجا - اور فرمایا کہ ہر دو
شخصون مین سے ایک نکلے (یعنے ہر قبیلے مین سے آدہے رہ جاوین اور پس ماندون کی اہل وعیال وغیرہ کی خبرگیری
کرین) پہر آپنے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی گہر بار کی اچھی طرح خبرگیری کریگا تو اوسکو نکلنے والے
کا آدہا ثواب ملیگا **عن ابی هریرة** یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول شر ما فی رجل
شح هالع وجبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تہے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین - ایک تو بخل رولانے والی دوسری نامردی جان نکالنیوالی

باب فی قوله تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین
اسکے کیا معنے ہین **عن** ابی عمران قال غزونا من المدینة نرید القسطنطینیة وعلی الجماعة عبد
الرحمن بن خالد بن الولید والروم ملصقو ظهورهم بحائط المدینة فحمل رجل علی العدو

فقال الناس مه مه لا اله الا الله يلقي بيديه الى التهلكة فقال ابو ايوب انما نزلت هذه الاية فينا معشر الانصار لما نصر الله نبيه واظهر الاسلام قلنا هلم نقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالالقاء بالايدي الى التهلكة ان نقيم في اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم يزل ابو ايوب يجاهد في سبيل الله حتى دفن بالقسطنطينية ترجمہ اسلم ابو عمران سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا مدینہ سی قسطنطینیہ کا قصد رکہتی تھی (جو دار السلطنت تہا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہی سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور اسلامبول بھی کہتی ہین) اور جماعت اسلام کی سردار عبد الرحمن بن خالد بن ولید تہے اور کفار روم اپنی پشت لگاسی ہوئی تہے شہر کی دیوار سے (یعنی منتظر کہڑی تہے ہماری آنے کے اور حملہ کرنے کے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے دشمن پر ہتہیار اٹہانا چاہا لوگون نے کہا ہائین ہائین لا الہ الا اللہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتا ہے اوسوقت ابو ایوب نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان مین اوتری ہے جب اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب کیا تو ہم نے اپنے دلون مین کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہی اپنی مالون مین رہین (اونٹون اور باغون مین) اونکو درست کرین جہاد چہوڑ دین تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة خرچ کرو اللہ کی راہ مین اور مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین تو ہلاکت مین جانون کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنی مالون مین مصروف رہین اون کی فکر کرین جہاد چہوڑ دین (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہی یہ تو حیات ابدی ہی) ابو عمران نے کہا پہر ابو ایوب جہاد کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ مین یہانتک کہ دفن ہوئی قسطنطینیہ مین

باب في الرمي تیر مارنیکا بیان

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله وارموا واركبوا وان ترموا احب الي من ان تركبوا ليس من اللهو الا ثلاث تاديب الرجل فرسه وملاعبته اهله ورميه بقوسه ونبله ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة تركها او قال كفرها ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے تحقیق اللہ عز وجل داخل کرتا ہی ایک تیر کے سبب سے (یعنی کفار کیطرف پہینکنے کے سبب سے) تین شخصون کو بہشت مین ایک تو اوسکی بنانے والے کو جو اپنے پیشہ مین ثواب کی امید رکھے (یعنی اس نیت سی بناوی کہ جہاد مین کام آوے دوسری تیر پہینکنے والیکو (یعنی جہاد مین) اور تیسری تیر دینے والیکو تیر انداز کے ہاتہہ مین خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ نیا تیر دے یا نشانے پر سے اوٹہا کر لا دی سین تیر اندازی کرو اور گہوڑون پر سواری کرو (یعنے سیکہو تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہی مجہکو تیر اندازی سواری سی کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہی) ہماری دین مین کوئی کہیل نہین مگر تین۔ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی گہوڑے کو

اور اپنی بی بی سے کہیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنی ان سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیر انداز
سیکہہ کر چہوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چہوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا
کفر کیا (ناشکری کی) **ف** اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور
توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکہنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسیطرح جتنی سامان حرب اور جنگ
مین اونکا سیکہنا اور حاصل کرنا اور اسلیے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے **عن** عقبة بن عامر الجهني يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان
القوة الرمي الا ان القوة الرمي **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تہے کافرون کے جنگ کیواسطے تیار کرو جتنی تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاؤ
کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لهم ما
استطعتم من قوة مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لیے کہ یہہ قوی و اسہل ہے بہ نسبت اور چیزون کے۔ اب
اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور ٹوپیان ہین **عن** معاذ بن جبل ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة
وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة
وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا جاتا ہے اور امام کی
فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھہ نرمی اور محبت کیجاتی ہے اور
فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکہانے
اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب
تو کیا اوسکو خالی لوٹ آنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسی جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو بھی غنیمت ہے، ثواب کا کیا ذکر **عن**
ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض
الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل
الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له الثالثة فقال له لا اجر له **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکہتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچہ ثواب نہ ہوگا تو لوگون نے یہہ بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اُس شخص سے کہا تو
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اسکو پہر پوچہہ شاید کہ تو اس بات کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجہا
نہ سکا تو پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اسد کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکہتا ہی اور وہ اوس سے دنیا کی مال
و اسباب چاہتا ہی پہر آپ نے فرمایا اسکو کچہ ثواب نہ ہوگا پہر تیسری بار لوگون نے اوس شخص سے کہا تو پہر اسکو رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے پوچہہ تو اوسنے تیسری بار پہر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا اوسکو کچہ ثواب نہ ہوگا ف
اسلیے کہ اوس نے جہاد اسد کے راہ مین نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اسد کے لیے کری اور مقصود غنیمت
کا حاصل ہونا ہی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اُس سے کم جو محض اسد ہی کے لیے جہاد کری اور اوسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسیٰ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر
ویقاتل لیحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ عزوجل **ترجمہ** ابی موسے سے روایت ہی ایک شخص رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہی ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو سمعہ کہتی ہین
اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہی غنیمت ہاتہہ لگنے کیواسطے اور ایک شخص
لڑتا ہے تاکہ اوسکا مرتبہ دکہایا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکہانے کو تو رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اسد کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ مین لڑتا ہے (اوسکو جہاد کا ثواب ہی)
اور جو ملک اور دنیا کی لیے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجہاد و
الغزو فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا
مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی
تلک الحال **ترجمہ** عبد اسد بن عمرو سے روایت ہی اونہون نے کہا یا رسول اسد مجہکو جہاد سے خبر دیجیو (یعنی کسطرح کا جہاد
موجب ثواب کا ہے) رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای عبد اسد بن عمرو اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنیوالا او ثواب
چاہنے والا ہو تو اسد تعالی تجہکو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹہاویگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکہلانی کے
لیے اور زیادتی کیواسطے (یعنی لوگون مین فخر کے لیے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون) تو اسد تجہکو اسی
حال پر اوٹہاویگا ای عبد اسد بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اسد تعالی تجہکو اوسی حال پر اوٹہاویگا (اگر نیت خالص
ہی تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا

باب فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحہم
فی جوف طیر خضر ترد انہار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

نعما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا انا احياء في الجنة نرزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الاية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بہائی احد کے دن شہید کیے گئے تو اللہ نے اونکی روحون کو سبز چڑیون کے پیٹ مین کردیا (یعنے رکھدیا) وہ بہشت کی نہرون پر پہرتی ہین اور اوسکے میوے کہاتی ہین اور سونیکی قندیلون مین بسیرا و ٹہکانا کرتی ہین عرش کے سایہ مین جب اون روحون نے اپنی کہانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بہائیون کو یہہ خبر پہونچاوے کہ ہم بہشت مین زندہ ہین اور کہانے کہاتے ہین تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کرنیمین بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی کیوقت سستی نہ کرین تو اللہ تعالی نے فرمایا مین پہونچا دونگا اونکو تمہاری خبر پس نازل کیا اللہ تعالی نے یہہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے گئے اون کو مردہ مت سمجہو بلکہ وہ جیتے ہین اپنے رب کے پاس کہاتے کہلواتے جاتے ہین **ف** خوش ہین اون نعمتون پر جو اللہ نے اونکو دین اور خوشخبری دیتے ہین اون لوگون کو جو ابھی اون تک نہین آئے کہ تم ہرگز مت ڈرو نہ رنجیدہ ہو

عن حسناء بنت معاوية الصريمية قالت حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم النبي في الجنة والشهيد في الجنة والمولود والوئيد ترجمہ حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا اسلم بن سلیم سے روایت کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت مین کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نبی ہونگے اور بہشت مین شہید ہونگے اور لڑکے اور جیتے گاڑے گئے **ف** مراد شہید سے مومن ہے موجب قول اللہ تعالی کے الذین آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل یہہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچا بہی اور جیتی گاڑی گئے آنحضرت کے عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تہے اور بعضے بیٹیون کو بہی گاڑ دیتے تہے تکلیف اور تنگی کیوقت اگرچہ اس حدیث مین لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے لڑکون مین بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب مین علما کی بندہ قول ہین مگر صحیح توقف ہے

باب في الشهيد يشفع شہید کی شفاعت کا بیان

نمران بن عتبة الذماري قال دخلنا على ام الدرداء ونحن ايتام فقالت ابشروا فاني سمعت ابا الدرداء يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع الشهيد في سبعين من اهل بيته ترجمہ نمران بن عتبہ ذماری سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تہے اونہون نے کہا خوش ہو جاؤ مین نے ابو الدرداء سے سنا وہ کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاویگی اوسکے ستر کنبہ والون کے لیے **ف** بعضون نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے مجاوے۔ اور بعضون نے

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب** فی النور یری عند
قبر الشہید شہید کی قبر پر نور دکہائی دینے کا بیان **عن عائشۃ** قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث
انہ لا یزال یری علی قبرہ نور **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مرگیا تو ہم سے لوگ کہا
کرتے تہے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **ف** شاید وہ شہید مرا ہوگا **عن عبید بن خالد السلمی قال** آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجلین فقتل احدہما ومات الاخر بعدہ بجمعۃ او نحوہا فصلینا
علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا اللہم اغفر لہ والحقہ
بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وصومہ بعد صومہ
شک شعبۃ فی صومہ وعملہ بعد عملہ ان بینہما کما بین السماء والارض **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بہائی چارہ کردیا تہا (یعنی ایک کو دوسرے کا بہائی بنا
دیا تہا) تو ایک تو اون مین سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتہ یا ایسی ہی کچہ اوسکے بعد مرگیا ہم نے اوسپر نماز پڑہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا ہم نے اوسکے لیے دعا کی ای اللہ بخشدے اوسکو اور ملادے اوسکو اپنے
ساتھی سے (پہلے بہائی سے جو قتل کیا گیا تہا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تم نے کیا کہا)
اوسکی نمازین کدہر گئین جو اوس نے اپنے ساتہی کے قتل کے بعد پڑہین اوس اوسکی روزے کدہر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی
کے بعد رکہے اور اوسکے اعمال کدہر گئے جو اوس نے اوسکے بعد کئے بیشک ان دونون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین
فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب** فی الجعائل فی الغزو مزدوری پر جہاد کرنیکا بیان **عن**
ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار و
ستـ[illegible]ن جنود مجندۃ تقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فیتخلص من قومہ
ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم یقول من اکفیہ بعث کذا من اکفیہ بعث کذا الا
وذلک الاجیر الی اخر قطرۃ من دمہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے فتح کیی جاوینگے تمپر شہر یعنے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائی جاوینگے اور واقع ہونگے
لشکر جمع کیی گئی معین کیجاوینگی تمپر اون لشکرون مین فوجین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو انہی مین سے ایک حصہ لشکر کا
دینا پڑیگا تو برا جانیگا ایک شخص بہیجنے امام کے کو اوسکے تئین یعنے ہمراہ فوج کی جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا
اور بہاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے پہر تلاش کریگا قبیلونکو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اور پہر کہتا ہوگا کون ہے
کہ کفایت کرون مین اوسکے لشکر سے یعنی کون مجہہ کو نوکر رکہے گا تا محنت لشکر کی اوس سے اپنی ذمہ لون مقصود یہ ہے کہ یہہ شخص
راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرت نے برائی اوس کی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہی آخر قطرہ خون

تک **ف** یعنی کیجا وینگے الخ یعنی لازم کریگے امام یہہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنی جب پہونچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہین اور نہ

غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین ہین **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی **ترجمہ** ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتہہ اوسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی **ف** یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہی غازی کی تاکہ وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکے کا سبب جہاد اور غازی کیا پس مراد ساتہہ جعل کے اسباب تیار کردینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علما کی ہے **باب** فی الرجل

یغزو باجیر لیخدم کوئی اپنے ساتہہ جہاد مین خدمت کیلیے کسیکو اُجرت پر لیجاوے **عن** یعلی بن منیۃ قال اذن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی و

اجری لہ سہمہ فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما السہمان وما یبلغ سہمی

فسم لی شیئا کان السہم اولم یکن فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری

لہ سہمہ فذکرت الدنانیر فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ قال ما اجد لہ فی

غزوتہ ہذہ فی الدنیا والآخرۃ الا دنانیرہ التی سمی **ترجمہ** یعلی بن منیہ سے روایت ہی خبردار کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کےلیے اور مین بوڑہا تھا نہایت اور کوئی خادم میری پاس نہ تھا کہ میری خدمت کری تو مین نے مزدور تلاش کیا کہ مجھکو کفایت کری اور مین نے اوسکیواسطے اوسکا حصہ بہی جاری کرنا چاہا **ف** یعنی جو مال غنیمت مجھکو ملے اوس مین سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کی ثواب پر قناعت کی **ت** آخر ایک مزدور مجھے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون اور میرا حصہ مین کیا آوے تم میری مزدوری کچہہ معین کردو حصے ہون یا نہ ہون (یعنے مال غنیمت ملے یا نہ ملے) مین نے تین دینار اوسکو لیے مقرر کردیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اوسکا حصہ دینا چاہا پہر مجھے خیال آیا اسکے تو تین دینار مقرر ہوئی تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت مین وہی تین دینار ہین **باب** فی الرجل یغزو وابواہ کارہان کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے

عن عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی

الہجرۃ وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیہما فاضحکہما کما ابکیتہما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جا اونکے پاس اور ہنسا اونکو جیسا رلایا
تہا تو نے اونکو عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اجاہد
قال الک ابوان قال نعم قال ففیہما فجاہد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین جہاد کرون آپنے فرمایا کیا تیری ماں باپ ہین اوسنے کہا کہ ہان
آپنے فرمایا پس تو بیچ اونہین کے جہاد کر یعنے اونہین کیخدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی عن ابی سعید
الخدری ان رجلا ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال ہل لک احد بالیمن
قال ابوای قال اذنا لک قال لا قال ارجع الیہما فاستاذنہما فان اذنا لک فجاہد والا
فبرہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایک شخص یمن سے ہجرت کر کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آپنے اس سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا ماں باپ ہین آپنے فرمایا کیا اونہون نے تجہکو اذن دیا ہے اوسنے
کہا نہین آپ نے فرمایا کہ تو اونہین کے پاس پہر جا اور اون سے اجازت مانگ اگر وہ تجہکو اجازت دیوین تو جہاد کر اور
نہین تو اونہین کے ساتھہ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی **باب فی النساء یغزون** عورتین جہاد مین جا سکتی ہین
عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار لیستقین
الماء ویداوین الجرحی ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور
انصار کی کئی عورتون کو بھی اپنے ساتھہ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہہ عورتین اونکو پانی پلاتین اور زخمیون
کی دوا کرتین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہی لیکن بےضرورت لڑائی مین شریک نہ
کرین زخمیونکے مرہم پٹی کرین پیاسونکو پانی پلادین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین **باب فی الغزو مع ائمۃ الجور**
ظالم حاکمونکے ساتھہ جہاد کرنا درست ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ
من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد
ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان
بالاقدار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کے جڑ مین ایک تو یہ
جو لا الہ الا اللہ کہے اوسکی قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اوسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا ف
یعنے جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہوگا البتہ اوس گناہ سے
کافر ہوگا جو ایمان کو دور کردی جیسی شرک کرنا ت اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالی نے مجہ پیغمبر کیا یہانتک کہ اخیر
امت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہوسکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے یعنی بادشاہ مسلمان خواہ
ظالم ہو یا عادل جہاد اوسکے ساتھہ درست ہے) اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان او فاجرا والصلاة واجبة عليكم خلف كل
مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلوة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان
عمل الكبائر **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہی تمپر ہر امیر (حاکم) کے
ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تمپر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کری اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر متعدد طریقون سے مروی ہی اور سب طریقے ضعیف ہین۔
اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہی اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونی مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک جائز
ہی لیکن مکروہ ہے بعضون کے نزدیک جائز ہی نہین مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے

باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے **عن** جابر بن عبد الله حدث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اراد ان يغزو فقال يا معشر المهاجرين والانصار ان من
اخوانكم قوما ليس لهم مال ولا عشيرة فليضم احدكم اليه الرجلين او الثلاثة فما لاحدنا من ظهر
يحمله الا عقبة كعقبة يعني احدهم فضممت الى اثنين او الثلاثة قال مالي الا عقبة كعقبة
احدهم من جملي **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا ای گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہاری بھائی ایسے ہین جنکے پاس مال نہین ہی نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم مین سے دو تین آدمیونکو اپنے ساتھ شریک
کر لے اسطرح کہ ہم مین سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہی جیسے اورون کی باری ہوتی ہی جابر نے کہا تو مین نے اپنے ساتھ
دو یا تین آدمیونکو ملا لیا اور مین بھی صرف باری سے اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اونٹ
میرا تھا لیکن جو نکہ اونکو اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا تو سب باری باری اوسپر چڑھتے حساب سے **باب** في الرجل يغزو
يلتمس الاجر والغنيمة کوئی شخص جہاد کری ثواب اور غنیمت کیواسطے **عن** ضمرة ان ابن زغب الايادي حدثه
قال نزل على عبد الله بن حوالة الازدي فقال لي بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لنغنم
على اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شيئا وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلهم الي
فاضعف عنهم ولا تكلهم الى انفسهم فيعجزوا عنها ولا تكلهم الى الناس فيستاثروا عليهم ثم
وضع يده على راسي او قال على هامتي ثم قال يا ابن حوالة اذا رايت الخلافة قد نزلت ارض
المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة يومئذ اقرب من الناس
من يدي هذه من راسك **ترجمہ** ابن زغب سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی اوتری میری پاس اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا پاپیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہماری پاس نہ تھی پانون
پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئی کچھ کما کے نہ لائے (یعنی مال غنیمت نہ ملا) اور آپ نے ہماری چہرونپر رنج دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے

اور فرمایا ایہ حدیث سونپ دی ان لوگون کو مجھے پھر مین ان کے خبرگیری سے عاجز ہوجاؤن اور نہ سونپ دی اونکو دشمنی کے کہ
وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ دی اونکو اور لوگون کے کہ وہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ توخود اون کی خبرگیری
کر اور اون کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری سر پر رکھا اور فرمایا ای ابن حوالہ جب تو
دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنے شام مین اوترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہی یا امامت مہدی علیہ السلام)
تو نزدیک ہوگئی زلزلے اور بلبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہی اور بلبلہ رنج اور غم) اور بڑی بڑی وقعات (علامات کبری) اور
قیامت اون دنون مین قریب ہوگی لوگون سے اس سے بہی زیادہ جتنا میرا ہاتہ تیری سر سے نزدیک ہے (یعنے قیامت
بہت قریب ہوجاوی گی) **باب** فی الرجل یشری نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتہ بیچ ڈالے **عن** عبد اللہ
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فانہزم
یعنی اصحابہ فعلم ما علیہ فرجع حتی اہریق دمہ فیقول اللہ تعالی لملائکتہ انظروا الی عبدی
رجع رغبۃ فیما عندی وشفقۃ مما عندی حتی اہریق دمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پہر اوسکے
ساتھی سب بہاگ نکلے اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہانتک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنی فرشتون سے فرماتا ہے
دیکھو میری بندی کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کرکے اور میری عذاب سے ڈر کے یہانتک کہ اوسکا خون بہایا گیا **ف**
دوسری حدیث شریف مین ہمارا ہنستا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اون صفات مین سے ہین جو پروردگار کے لیے
ثابت ہین **باب** فیمن یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیوقت مارا
جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابی ہریرۃ ان عمرو بن اقیش کان لہ ربا فی الجاہلیۃ فکرہ
ان یسلم حتی یاخذہ فجاء یوم احد فقال این بنو عمی قالوا باحد قال این فلان قالوا باحد
قال فاین فلان قالوا باحد فلبس لامتہ ورکب فرسہ ثم توجہ قبلہم فلما راہ المسلمون
قالوا الیک عنا یا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتی جرح فحمل الی اہلہ جریحا فجاءہ سعد بن
معاذ فقال لاختہ سلیہ حمیۃ لقومک او غضبا لہم ام غضبا للہ فقال بل غضبا للہ ورسولہ
فمات فدخل الجنۃ وما صلے للہ صلاۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون
سے جاہلیت کی زمانے مین انہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول نہ کرین (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہوجاویگا)
پہر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچہا میری چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچہا فلان کہان ہی لوگون نے
کہا احد مین پوچہا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پھر اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے بعد اوسکے
متوجہ ہوئے اونکی طرف جب مسلمانون نے اونکو دیکھا تو کہا الگ رہو انہون نے کہا ایمان لایا پھر وہ لڑے یہانتک کہ زخمی ہوکر

اور لوگ اونکو اوٹھا لیے گئے وہاں سے جب مناداً نے کہا ہوے سے (ان کی بہن یا بیٹی سے) کہا پانچ پہنچے بہائی سے تم یون اوڑی اپنی قوم کی عزت سی یا عضہی یا اسد کیو اسطی عضہ کرکے اونہون نے کہا اسد کیو اسطی عضہ کرکے اور اوسکی رسول کیلیے پہر وہ مرگئی اور جنت مین گئی حالانکہ اونہون نے ایک نماز بھی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحہ جو شخص اپنے ہتہیار سے آپ مجاوے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتد علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجل مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شہاب ثم سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک غیر انہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اوسکی تلوار اوسیکو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی صحابیون نے اسمین گفتگو کی اور اوسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا کہ شخص تہا جو اپنی ہتہیار سے مرگیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے یہہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اسد کے راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہوکر ابن شہاب جو اس حدیث کی اسناد مین ایک راوی ہین اُنہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچہا اُنہون بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی مگر اتنا کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جہوٹ بولے وہ (اصحاب مین کہ وہ شہید نہین ہی) وہ مرا ہی جہاد کرکے مجاہد ہوکر اوسکو دوہرا ثواب ہی) اگرچہ وہ اپنے ہتہیار کی چوٹ سی مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغرنا علی حی من جھینۃ فطلب رجل من المسلمین رجلا منھم فضربہ فاخطأہ واصاب نفسہ بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوکم یا معشر المسلمین فابتدرہ الناس فوجدوہ قد مات فلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثیابہ ودمائہ وصلی علیہ ودفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشہید ھو قال نعم وانا لہ شہید **ترجمہ** ابو سلام سے روایت ہی اُنہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون مین سے پہر مارا اوسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اوسیکو لگ گئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اوٹہو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی ہی دوڑے اوسکی طرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو اوسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اوپر نماز پڑہی پھر اوسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اسد کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا ہان اور مین اوسپر گواہ ہون **ف** یعنی اسکی شہادت پر مین گواہی دونگا قیامت کے روز۔ اس حدیث سی شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہی جیسی ابو حنیفہ کا قول ہی

باب الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا۔ **عن** سھل بن سعد قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قل ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضھم بعضا قال موسی وحدثنی رزق بن سعید بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں نہیں رد کیجاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں (یعنی ہمیشہ قبول ہوجاتیں ہیں یا اکثر قبول ہوتی ہیں) ایک بعد اذان کے) دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مینہ برستے وقت **ف** یعنے جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اوترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہوجا

باب فیمن سأل اللہ تعالی الشہادۃ جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن** معاذ بن جبل انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ فقد وجبت لہ الجنۃ ومن سأل اللہ القتل من نفسہ صادقا ثم مات او قتل فان لہ اجر شہید زاد ابن المصفی من ھنا ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ او نکب نکبۃ فانھا تجیء یوم القیامۃ کاغزر ما کانت لونھا لون الزعفران وریحھا ریح المسک ومن خرج بہ خراج فی سبیل اللہ فان علیہ طابع الشہداء **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایکبار اونٹنی کا دودہ دوہکر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اوسکو فواق کہتے ہیں) اور جو شہادت مانگے اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھہ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اوسکو شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں **ت** اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنے دشمن کے ہتھیاروں سے اللہ کے راہ میں یا مصیبت زخم کی پہونچا یا گیا غیر دشمن سے یعنے کہیں گر پڑا یا چوٹ کہائی مصیبت پہونچا نا پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اوسچیز کے جو پایا جاتا تہا دنیا میں (یعنے اوسی حالت میں جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا میں) اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا اوسکے پہوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اوس پہوڑے پر یا پہوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی (یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ پہنچانا جاوے جو اسی ترقی دین میں سعی کی تھے پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا)

باب فی کراھیۃ جز نواصی الخیل واذنابھا گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبۃ بن عبد السلمی وھذا لفظہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفھا ولا اذنابھا فان اذنابھا مذابھا ومعارفھا دفاؤھا ونواصیھا معقود فیھا الخیر **ترجمہ** عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانی کے بال نہ کترو اور نہ اونکی بالیں اور دمیں کترو اسلیے کہ اون کی دمیں اون کی چوریاں ہیں اون سے کہیاں اوڑاتے ہیں اور

اہالیبن یعنی سبب گرم ہونے اونکی کے ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین بندہے ہی بھلائی **ف** یعنی برکت ہی اوسلیے
رہنے مین اور بہتری ہی اور زینت بھی ہے **باب فی ما یستحب من الوان الخیل** کون سی قسم کا گھوڑا بہتر ہی **عن**
ابی وهب الجشمی وکانت له صحبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بکل کمیت
اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادهم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھ پانو نکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون کا۔ یا
سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانونکا **ف** اشقر کہتے ہین گھوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہ ہی
کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن** ابی وهب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوه قال محمد یعنی ابن مهاجر سألته لم فضل
الاشقر قال لان النبی صلی الله علیه وسلم بعث سریة وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر
ترجمہ ابو وہب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
ہاتھ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا مین نے عقیل سے پوچھا اشقر کو کیون فضیلت
ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لیکر آیا وہ
اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمین گھوڑون کی یہ ہین کمیت پنجکلیان مشکی پنجکلیان اشقر پنجکلیان انھی کے فضیلت آپ
نے بیان فرمائی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمن الخیل فی شقرها **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑون کی سرخ رنگ کے گھوڑون مین ہی **ف**
یعنی اون مین توالد تناسل زیادہ ہوتا ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسمی
الانثی من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادیان کو بھی گھوڑا شمار کرتے تھے **باب**
ما یکره من الخیل جو گھوڑی منحوس ہین اونکا بیان **عن** ابی هریرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یکره
الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجله الیمنی بیاض وفی یده الیسری او یده الیمنی
وفی رجله الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے مین شکال کو مکروہ رکھتے تھے
اور شکال یہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پانون اور بائین ہاتھ مین سفیدی ہو
یا اوسکی داہنے ہاتھ اور بائین پانون مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اسطرح کی اور شکال
نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑون مین یہ ہی کہ تین پانو گھوڑی کے سفید ہون اور ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا
بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہم رنگ بدن کے اور شکال اصل مین اوس سے ہے کہ کہتے ہین کہ جس سے چارپائی کو باندھتے
ہین پس اسطرح گھوڑی کو تشبیہ دی ساتھ اس کے اور اسطرح کی گھوڑی کو مکروہ رکھا اور شاید تفاول ہے کہ یہ صورت شکول کے

ہی اور ممکن ہے کہ تجربے سے معلوم ہوا ہو [illegible] اگر پیدا اصیل نہ ہوتا ہو بعضون نے کہا کہ اگر باوجود اہلی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت گہوڑی والون کے نزدیک بھی ارجل اور اشکل گہوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے

ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی + گر بہ ہفتت دہند نستانی **باب** مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم جانورون کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ہذہ البہائم المعجمۃ فارکبوہا صالحۃ وکلوہا صالحۃ **ترجمہ** سہل بن خنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جسکی پیٹ پیٹہ سی لگ گئے تہے **ف** بوجہ بہوک اور تکلیف **کے ت** آپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانورون کی باب مین ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کہلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبرگیری کرو **عن** عبد اللہ بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ہدفا او حائش نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ہذہ الجمل لمن ہذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ہذہ البہیمۃ التی ملکک اللہ ایاہا فانہ شکی الی انک تجیعہ وتدئبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سی مجھے ایک بات کہی اور کہا کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیواسطے چھپنے کے جگہون مین دو جگہین بہت پسند تہین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختون کا جہنڈ ہو ایکبار کسی انصاری کے باغ مین آپ تشریف لیگئے ادہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا یعنی آواز رونے کی سے نکالی) اور آنکھون سی آنسو بہانا شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس گئے اور اوسکے سر پر ہاتھ پہیرا وہ چپ ہو رہا بعد اوسکے پوچھا یہ اونٹ کسکا ہی ایک جوان انصار مین سی آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو خدا سی نہین ڈرتا اس جانور مین جسکا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھسے شکایت کی تیری تو اوسکو مارتا ہی اور تہکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنے فریاد سامنے لایا اور آپ کے ہاتھ پہیرنے سے چپ ہوگیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق فاشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلہث یاکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر وملأ خفہ فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم

لاجر اقال فی کل ذات کبد رطبة اجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص راہ مین جا رہا تہا اوسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکہا اوس مین اوترکر پانی پیا جب کنوئین سے نکلا
تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اوسنے دل مین کہا اس کتے کا بہی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا
جو میرا تہا پہر کنوئین مین اوترکر اپنے موزے مین پانی بہرا اور موںہہ مین اوسکو داب کر اوپر چڑہا ف کیونکہ کنوان ایسا ہوگا
جسمین چڑہنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتہہ مین نہ لا سکا منہ مین داب لیا ت اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے
خوش ہوگیا اور اوسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو جانورون کے پانی پلانے مین بہی ثواب ہے آپنے فرمایا
کیون نہین ہر جاندار جگر مین ثواب ہے ف مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز
ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہین وہ کبہی بیکار نہ جاوے گی مگر ان مین سے وہ جانور مستثنی ہین جو موذی ہون یا واجب القتل
ہون عن انس بن مالك قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے ہم جب منزل مین اوترتے تو نماز نہ پڑہتے جبتک کجاون کو اونٹون پر سے اوتار نہ لیتے تاکہ اونٹون کو تکلیف نہو باب
فی تقلید الخیل الاوتار جانورون کے گلے مین تانت کے گنڈے ڈالنا عن ابی بشیر الانصاری انہ کان مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبد اللہ
بن ابی بکر حسبت انہ قال والناس فی مبیتہم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر ولا قلادة
الا قطعت ترجمہ ابی بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے بعضے سفرون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بہیجا اور لوگ سو رہے تہے اوس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا
مگر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ لگنے کیواسطے باندہتے تہے آپنے اس سے منع کیا کہ گنڈا کچہہ موثر نہین ہوسکتا
سب آفتون سے اللہ جل جلالہ بچانے والا ہے عن ابی وهب الجشمی وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها واعجازها او قال اكفالها وقلدوها ولا
تقلدوها الاوتار ترجمہ ابی وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑون کو
باندہ رکہو اور اونکے پٹہون اور پیشانیون پر ہاتہہ پہیرا کرو یا یہ کہ اعجازہا کے اکفالہا فرمایا معنی دونون کے ایک ہین اور اون کے
گردنون مین گنڈے باندہو اور اونکی گردنون مین کمان کے چلے نہ باندہو ف گہوڑے باندہ رکہنے سے کنایہ یہہ ہے کہ اون کو
جہاد کے لیے فربہ کرو اور ہاتہہ پہیرنے سے مقصود گرد وغبار سے اونکو صاف کرنا ہے اور اونکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس سے
انس و راحت بہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تہی کہ کمان کے چلے گہوڑون کے گردنون مین باندہتے تہے تا نظر نہ لگے
آپنے تنبیہ کے لیے اس سے منع فرمایا کہ گہوڑے کا گلا نہ گہوٹے اور نہ یہہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے باب فی تعلیق الاجراس
جانورون کے گلے مین گہنٹے لٹکانے کا بیان ○ ام حبیبة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب

الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں رہتے
رحمت کے فرشتے اون لوگونکا جنہین گھنٹا ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب او جرس **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں رہتے اون لوگونکا جنمین کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال فی الجرس مزمار الشیطان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گھنٹیوں مین شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار
ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اوسپر غالب نہین ہو سکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تہا
کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو ایکایکی اونپر پہونچ جاوین **باب** فی رکوب الجلالۃ جلالہ (جو جانور گوہ کہاوے)
اوسپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نھی عن رکوب الجلالۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے
سے **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ اونٹ پر چڑہنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
اور گوشت اوسکا حرام ہے تو پسینا بھی اوسکا نجس ہے ہوگا **باب** فی الرجل یسمی دابتہ آدمی اپنے جانور کا نام رکہے
عن معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر **ترجمہ** معاذ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سوار تہا ایک گدہے پر جسکو عفیر کہتے تہے **باب** فی النداء عند
النفیر یا خیل اللہ ارکبی کوچ کیوقت مجاہدین کو یون پکارنا اے اللہ کے لوگو سوار ہو جاؤ **عن** سمرۃ بن جندب
اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فزعنا وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یامرنا اذا فزعنا بالجماعۃ والصبر والسکینۃ واذا قاتلنا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھکر پکارتے جب ہم گہبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو حکم کرتے تہے گہبراہٹ کیوقت اکٹہا ہو جانیکا اور صبر اور تحمل کا اسیطرح لڑائی کیوقت **ف** ہر چند خیل اصل مین گہوڑونکو
کہتے ہین مگر یہان مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہین **باب** النھی عن لعن البھیمۃ
جانور پر لعنت کرنیکی ممانعت **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنۃ
فقال ما ھذہ قالوا ھذہ فلانۃ لعنت راحلتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا عنہا
فانہا ملعونۃ فوضعوا عنہا قال عمران فکانی انظر الیہا ناقۃ ورقاء **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر مین تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپنے
پوچہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا فلان عورت ہے اوس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتار لو

پالان اوس وقت پر تھے کیونکہ وہ ملعون ہی لوگون نے اوسکو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکھہ رہا ہون اوس اونٹ کو وہ سیاہی مائل تہا **ف** مقصود اس سے زجر تھا او سعورت کو کہ جب تو نے اوسپر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا ضرور ہے **باب** فی التحریش بین البہائم چوپایہ جانورونکو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم **ترجمہ** روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے رجیسی مینڈھے وغیرہ کو **باب** فی وسم الدواب جانورونکو داغ دینا **عن** انس بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باخ لی حین ولد یحنکہ فاذا ھو فی مربد یسم غنما احسبہ قال فی اذانھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بہائی کو لیکر گیا جو پیدا ہوا تہا تحنیک کے لیے (یعنی کچہ چبا کر آپ اوسکے منہ مین ڈالدین) دیکہا تو آپ جانورون کے تہان پر تہے اور بکریونکے کانونپر داغ دے رہے تہے نشانی کیواسطے (تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال اما بلغکم انی قد لعنت من وسم البہیمۃ فی وجہہا او ضربہا فی وجہہا فنھی عن ذلک **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جسکے منہ مین داغ تہا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے لعنت کی ہی اوس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر مارے پہر آپنے اس سے منع کیا **ف** منہ کے سوا اور جگہہ مارنا یا داغنا درست ہی پہلی حدیث سے **باب** فی کراھیۃ الحمر تنزی علی الخیل گدہونکا چڑہانا گہوڑون پر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اھدیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ھذہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بھی گدہون کو گہوڑیون پر چڑہائین تو خچر ہمارے پاس بھی ہون آپنے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے **ف** گہوڑون کی منفعت کو کہ وہ جہاد مین کام آتا ہے اوسکو حصہ ملتا ہی اور قیمت بھی گہوڑے کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر حدیث سے گدہونکا جفتی کرانا گہوڑیون پر مکروہ رکہا ہی بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہی اوپر استحباب کے واسطے بڑہانے گہوڑون کے نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب** فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ تین آدمیونکا ایک ہی جانور پر چڑہنا **عن** عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فایّنا استقبل اولا جعلہ امامہ فاستقبل بی فحملنی امامہ ثم استقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ فدخلنا المدینۃ وانا لکذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر سے

آتے لوگوں ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم میں سے پہلے پہونچتا آپ اوسکو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہونچا آپ نے مجھکو اپنے آگے بٹھا لیا پھر امام حسن یا امام حسین پہونچے آپ نے اونکو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے **باب** فی الوقوف علی الدابۃ جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیھا فاقضوا حاجتکم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اسبات سے کہ اپنی جانوروں کے پیٹھوں کو منبر بناؤ (بے ضرورت اوسپر بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو تابع کر دیا تمہارے اسواسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچو جہاں نہ پہونچ سکتے تھے مگر دل توڑ کر (یعنے تکلیف اوٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہارے لیے زمین بنائی ہے اوسپر اپنے کام کیا کرو **باب** فی الجنائب کوتل اونٹوں کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد رأیتہا یخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنہا فلا یعلو بعیرا منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیاطین فلم ارھا کان سعید یقول لا اراھا الا ھذہ الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ہوتے ہیں شیطانوں کیواسطے اور گھر شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ ہیں میں نے اونکو دیکھا کوئی تم میں سے اپنے ساتھ کوتل اونٹ (زیب و زینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جنکو اوس نے موٹا بنایا ہے اونپر سواری نہیں کرتا اور راہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا لیکن اوسکو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نہیں دیکھے **ف** اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتی ہیں جو آراستہ پیراستہ فرش فروش سے ہوتے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں رہتا اور اپنے بھائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اوسکو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے مینہ اور دھوپ کی تکلیف اوٹھاتا ہے پر رہنے کو اوسکو جگہ نہیں دیتے **ف** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر انھی ہودوں کو سمجھتا ہوں جنکو پردے ریشمی ہوتے ہیں (مترجم نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر اونھی گھروں کو جانتا ہوں جنکا اوپر بیان کیا **باب** فی سرعۃ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذا سافرتم فی الجدب فاسرعوا السیر فاذا اردتم التعریس فتنکبوا عن الطریق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ارزانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حق اونکا (یعنے اونکو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تا خوب چریں اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنے راہ میں تاخیر نکرو تا ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل

مقصود کو پہونچا دین) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ مین مت اترو وہان سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذہ قال بعد قولہ حقھا ولا تعدوا المنازل **ترجمہ** دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہو مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے آگے نہ بڑہو (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل **ترجمہ** انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اسلیے کہ زمین رات کو طی ہو جاتی ہو **ف** یعنے دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک مین جہان دنکو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلد سے زمین طے ہو جاتی ہے **باب** رب الدابۃ احق بصدرھا جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے **عن** ابی بریدۃ یقول بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی جاء رجل ومعہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فرکب **ترجمہ** ابو بریدہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدہے پر سوار ہو کر وہ بولا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور پیچھے سرکا آپنے فرمایا نہین تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھسے البتہ اگر تو یہ جانور مجھے دیدے تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اوسپر سوار ہوئے **ف** یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپکے ملک مین آگیا **باب** فی الدابۃ تعرقب فی الحرب جانور کے کونچین کاٹ ڈالنا لڑائی مین **عن** عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذی ارضعنی وھو احد بنی مرۃ بن عوف وکان فی تلک الغزاۃ غزاۃ مؤتۃ قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین اقتحم عن فرس لہ شقراء فعقرھا ثم قاتل القوم حتی قتل **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہو میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تہا مجھسے بیان کیا وہ جہاد مین تہا یعنے موتہ (ایکمو ضع ہو شام مین) کی لڑائی مین کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گہوڑے سے اور اوسکی کونچین کاٹ دین پھر لڑے کافرون سے یہانتک کہ قتل کیے گئے **ف** کونچین کاٹ دین تاکہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اوسکی تقویت کا ہوگا تو اوس کا تلف کر ڈالنا درست ہو۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی السبق آگے بڑھنے کی شرط کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی حافر او نصل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال کا لینا مسابقت کے

ساتھ مگر اونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے مین کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہین سواے ان تین چیزون کے اور بعضے فقہانے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزونکو بھی جو جہاد کے اسباب سے مین جیسے گدہا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل ہے اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت دلانیکے واسطے ہے بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوس مین مسابقت اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدہا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ کان ممن سابق بہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑہنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیے گیے تھے گھوڑ دوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہین کیے گیے تھے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑ دوڑ مین شریک تھے **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضمر الخیل یسابق بہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑون کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمار کرتے تھے **ف** اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو خوب گھانس کہلاتے ہین تا قوی وفربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین بند کر کر گردنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے اوسکا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبق بین الخیل وفضل القرح فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کی اور جو گھوڑا پانچوین برس مین لگ چکا تھا اوسکا پٹہ دور مقرر کیا

باب فی السبق علی الرجل

پانون پانون دوڑنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا کانت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ہذہ بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہین سفر مین انہون نے کہا ہم اور آپ دوڑے تو مین آگے نکل گئی پھر جب مین موٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپنے فرمایا یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنے اب ہم اور تم برابر ہو گئے)

باب فی المحلل

گھوڑ دوڑ مین محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وہو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

ان یسبق فہو قمار ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ گہوڑا داخل کری
درمیان دو گہوڑون کے اور وہ گہوڑا ایسا ہو کہ اوسکے بڑہ جانے کا یقین نہو بلکہ پیچہے رہ جانیکا بہی احتمال ہو تو
وہ قمار نہین اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گہوڑیکو درمیان دو گہوڑون کے اور وہ یقین رکہتا ہو اوسکی آگے بڑہ جانے
کا پس وہ قمار ہے ف حاصل یہ ہی گہوڑ دوڑ مین اگر شرط حاکم کی طرف سی ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہی اور جو دونون
طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہی یعنے ایک تیسرے شخص کا جسکی جیت جانی یا ہار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ ہارنے کا
بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتیگا تو دونون سی شرط کا روپیہ لیگا اگر ہاریگا تو کچہ نہ دیگا اور جو اوس محلل کے جیتنے
یا ہارنے کا یقین ہو تو اوسکا شریک ہونا کچہ مفید نہ ہوگا باب فی الجلب علی الخیل فی السباق گہوڑ دوڑ مین
کسیکو اپنی گہوڑے کے پیچہے رکہنا عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب
زاد یحیی فی حدیثہ فی الرہان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہین
ہے اور نہ جنب ہے یحیی نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہے فی الرہان کے لفظ کو یعنے لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے
بھی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گہوڑ دوڑ مین ف زکوۃ مین جلب یہہ ہی کہ زکوۃ لینے والا دور اوتری زکوۃ دینے والونسے
اور اونکو یہہ حکم کری کہ مواشی میری پاس یہان لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والیکو
مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے تو یہ دونو مکروہ و ممنوع ہین۔ اور جلب گہوڑ دوڑ مین یہہ ہے ایک شخص کو اپنی گہوڑی کے
پیچہے لگا لیوے کہ وہ گہوڑی کو ڈانٹتا رہے تا کہ وہ آگے بڑہ جاوے۔ اور جنب یہہ ہی کہ اپنے گہوڑی کے پہلو مین اور ایک گہوڑا
رکھے اسلیے کہ جب سواریکا گہوڑا تہک جاوے تو اوس گہوڑے پر سوار ہولے یہہ بھی منع ہی عن قتادۃ قال الجلب
والجنب فی الرہان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جنب گہوڑ دوڑ مین ہوتے ہین جنکے معنے ابھی بیان ہوئی باب
فی السیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا عن انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تہی ف اسمین
دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
کا استعمال مردون کے لیے درست ہے عن سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تہے قتادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ
سعید بن ابی الحسن کی متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت مین باب فی النبل یدخل بہ المسجد
تیر لیکر مسجد مین جانیکا بیان عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
بالنبل فی المسجد ان لا یمر بہا الا و ہو اخذ بنصولہا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تہا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو لیکر نکلے تو اون کی پیکان مٹہی مین پکڑ
رہے تاکہ وہ تیر کسیکو لگ نہ جاوے اگر لگے بھی تو لکڑی لگیجا نب سے جس سے صدمہ نہو **عن** ابی موسے عن النبے صلے
اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا
او قال فلیقبض بکفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین **ترجمہ** ابو موسے سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اوسکے ہاتھ مین تیر
ہون تو اون کے کانسی (پیکان) ہاتہ مین پکڑے رہے یا مٹہی مین دبائے رہے ایسا نہو کسی مسلمان کو لگ جاوے **ف**
اسی حکم مین ہے بندوق یا طپنچہ کا بھرا ہوا دونون یا ئے چڑہا کر مجمع مین لیجانا کیونکہ اکثر دغا ہو جاتی ہے **باب**
فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینے کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
نہی ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے
منع کیا (ایسا نہو لگ جاوے اگر کسیکو تلوار دیوے تو غلاف مین کرکے دیوے) **باب** النہی ان یقد السیر بین
اصبعین تلے اوپر او نگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یقد السیر بین اصبعین **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دونو او نگلیون کے بیچمین (ایسا نہو کہ چمڑا کٹ کر او نگلیونکو صدمہ پہونچے) **باب** فی
لبس الدروع کئی زرہین پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین او لبس درعین **ترجمہ** سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا
جسکا انہون نے نام لیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد کے دن دو زرہین تلے اوپر پہن لین تہین **ف**
کمال احتیاط اور بچاؤ کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہے **باب** فی الرایات و
الالویۃ جہنڈی اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
القاسم الی البراء بن عازب یسالہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
سوداء مربعۃ من نمرۃ **ترجمہ** یونس بن عبید مولے محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ مجھے بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب
کیطرف درحالیکہ محمد پوچھتا تھا براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تہا اور کپڑا اوسکا چوکور تہا نمرہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ
معلوم ہوتا تہا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا نمرہ اوس کملے کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید اوس مین ہوتے ہین
اسلیے کہ اوسکو مشابہت ہے نمرہ کے ساتھ یعنی چیتے سے **عن** جابر یرفعہ الی النبے صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان
لواءہ یوم دخل مکۃ ابیض **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے جس روز آپکا

نشان اوسدن سفید تہا عن سماك عن رجل من قومه عن اخر منهم قال رايت راية رسول الله صلى الله عليه وسلم صفراء ترجمہ سماک نے سنا ایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا باب فی الانتصار برذل الخیل و الضعفة ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا عن ابی الدرداء یقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابغوني الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے تلاش کرو میرے لیے ضعیف لوگون کو (جیسے بوڑہے مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے) اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو ضعیف لوگون کیوجہ سے (یعنی اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) باب فی الرجل ینادی بالشعار پیرول کو پکار کر کہنے کا بیان عن سمرة بن جندب قال كان شعار المهاجرين عبد الله وشعار الانصار عبد الرحمن ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہے اور انصار کی علامت عبد الرحمن تہے ف یعنی جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کے لیے یہی پیرول (اصطلاح) تھی عن ایاس بن سلمة عن ابيه قال غزونا مع ابي بكر رضي الله عنه زمن النبي صلى الله عليه وسلم فكان شعارنا امت امت ترجمہ ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہمنے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہمارے علامت یعنی اپنے لوگون کی پہچان کلمہ امت امت تہا (یعنی مار اے خدا دشمنونکو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہے دشمنون کیواسطے عن المهلب بن ابي صفرة اخبرني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم ان بيتم فليكن شعاركم حم لا ينصرون ترجمہ مہلب بن ابی صفرہ نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شبخون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہووے لفظ حم لا ینصرون ف علامت الخ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور یہ قرار داد سپاہیونکا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر کر لیتے ہین نا علامت ہو اور شتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہے خصوصًا شبخون کے وقت کہ اکثر اوسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہہ ہے کہ اپنے لوگون کو کہہ دیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو انگریزی زبان مین پیرول کہتے ہین اور معنی حم لا ینصرون کے یہہ ہین ای حم کے اوتارنیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین باب ما يقول الرجل اذا سافر سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑہے عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر قال اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الاهل والمال اللهم اطو لنا الارض وهون علينا السفر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانے لگتے تو فرماتے ای اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے ای اللہ تجہسے پناہ مانگتا ہون سفر

گے شہر سے اور سختی کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل مین اور مال مین اے اسد ہمارے لیے زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر
آسان کر دے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا
الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
اللھم انی اسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا
ھذا اللھم اطولنا البعد اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال واذا رجع قالھن
وزاد فیھن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجیوشہ
اذا علوا الثنایا کبروا واذا ھبطوا سبحوا فوضعت الصلاۃ علی ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے انہون نے بتلایا۔ بیشک رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے سفر کو جانے کے لیے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے
پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جسنے اسکو ہمارے بس مین دیا اور ہم نہ تھے اوسکو قابو مین لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کیطرف پھر جانا
ہے ای اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہ
ہمارا سفر یا اللہ لپیٹ لے ہمارے واسطے اوسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ گھر والون پر اور مال پر اور جب سفر سے
لوٹ کر آتے تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے۔ اور
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور آپکے لشکر کے لوگ جب چڑھائیون پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اوترتے نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر
نماز بھی اسی قاعدے پر رکھے گئے (کہ اوٹھتے بیٹھتے اوسمین تکبیر ہے) **باب** فی الدعاء عند الوداع رخصت کرتے
وقت کیا کہے **عن** قزعۃ قال قال لی ابن عمر ھلم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** قزعہ سے روایت ہے مجھکو ابن عمر نے کہا آمین
تجھکو رخصت کرون جیسے کہ مجھکو رخصت کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونپتا ہون اسد کو تیرا دین اور تیری امانت
اور تیری انجام کار کو **عن** عبد اللہ الخطمی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع
الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم **ترجمہ** عبد اسد خطمی سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جسوقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپتا ہون اسد کو دین تمہارا اور امانت
تمہاری اور انجام کام تمہاری **باب** ما یقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے **عن** علی
بن ربیعۃ قال شھدت علیا رضی اللہ عنہ اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب
قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما
کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر
ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک

فقیل یا امیر المؤمنین من ای شیء ضحکت قال رأیت النبی صلی الله علیہ وسلم فعل کما فعلت ثم ضحک فقلت یا رسول الله من ای شیء ضحکت قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال اغفر لی ذنوبی یعلم انه لا یغفر الذنوب غیری **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کیواسطی سواری حاضر کی گئی تاکہ اوسپر سوار ہون پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب مین رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اوسکی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جسنی ہمارے بس مین دیا ان جانورونکو اور نہ تھے ہم اونکو تابع کرنیوالے اور بیشک ہم اپنے رب کیطرف البتہ پھر جانیوالے مین۔ پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار۔ پھر کہا اللہ اکبر تین بار۔ پھر کہا پاک ہے تو بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھکو بیشک بات یہ ہی کہ کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیری۔ پھر ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسی یا امیر المؤمنین تو کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہون نے ایسا ہی کیا جسطرح مینے کیا پھر ہنسے تو مین نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندی سی جسوقت بندہ کہتا ہی میری گناہ بخشدی کہ وہ جانتا ہے میری سوائی کوئی گناہونکو نہین بخشتا۔ **ف** یعنی بندی کے اس اعتقاد پر کہ اوسکے گناہون کو سوا اوسکے پروردگار کے اور کوئی نہین بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوند الجبشدی گناہ ہماری سوا تیری کوئی ہماری گناہ نہین بخشتا

باب ما یقول الرجل اذا انزل المنزل

جب آدمی منزل مین اوتری تو کیا کہی **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک الله اعوذ بالله من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ بک من اسد واسود من الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہو جاتے تو آپ فرماتی ای زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون تیری بدی سی اور اوس چیز کے بدی سے جو تجھ مین ہے اور بدی سے اوس چیز کے جو پیدا ہوئی ہی تجھ مین اور بدی سی اوس چیز کے جو چلتی ہے تجھپر اور پناہ چاہتا ہون اللہ کی شیر سے اور کالی سے یعنی سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنی والی کے بدی سے اور بدی جننی والی کی سی اور جسکو اوسنے جنا

باب فی کراهیة السیر اول اللیل

رات مین چلنی کی ممانعت کا بیان **عن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء فان الشیاطین تعیث اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست چھوڑو اپنی جانورون کو آفتاب ڈوبنی کے بعد جبتک رات کی سیاہی آجاوی کیونکہ شیطان چھیڑتے مین آفتاب ڈوبنی کی بعد جبتک سیاہی عشا کی آوی **ف** اسواسطی سفر مین مغرب کیوقت ٹھہرنا چاہیے پھر اندھیری ہو پر چلنا چاہیے

باب فی ای یوم یستحب السفر

کسدن سفر کرنا بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قلما کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی دن نکلیں سوا جمعرات کے اکثر جمعرات کو نکلتی

باب فی الابتکار فی السفر

سفر کو صبح کیوقت نکلنا مستحب ہے **عن** صخر الغامدی عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال اللهم بارک لامتی فی بکورها وکان اذا بعث سریة

او جیشا بعثہم من اول النہار وکان صخر رجلا تاجرا وکان یبعث تجارتہ من اول النہار فاثر
وکثر مالہ **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کو لیے اون کے اول
روز میں (یعنے اول روز میں طلب کریں یا کسب یا سفر وغیرہ ذلک تو برکت حاصل ہو اونمیں) اور حضرت جسوقت چہوٹا یا بڑا لشکر
بہیجتے تہے تو اوسکو اول روز میں بھیجتے تہے اور صخر سوداگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بہیجا کرتا تہا تو الدار ہوگیا
اور اوسکا مال بہت ہوگیا **باب** فی الرجل یسافر وحدہ تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان و
الثلاثۃ رکب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے اونسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں **ف**
یعنی تین سوار مستحق سکے ہیں کہ اونکو سوار کہیں اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنیسے منع
فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں درماندہ
ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو اون میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے
یا مراد یہ ہے کہ اونکے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اونکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سفر میں تین آدمی چاہییں تا کہ جماعت سے نماز پڑہیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہیں اور آپس میں اُنس
پکڑیں اور اگر اوسکو آنے میں تاخیر ہوئے تو ایک اون دونوں میں سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹھے **باب**
فی القوم یسافرون یؤمرون احدہم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو افسر کریں **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو
چاہیے کہ اپنا امیر بنالیویں یعنی دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹہرالیویں **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر میں نزاع
واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ
سید القوم خادمہم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر
فلیؤمروا احدہم قال نافع فقلنا لابی سلمۃ فانت امیرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ اپنمیں ایک کو سردار ٹہرالیویں۔ نافع نے کہا ہم ابو سلمہ سے
بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردیوے **باب** فی المصحف یسافر الی
ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب میں لیجانا **عن** عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر وسے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لیجانی سے مالک نے کہا کہ اسواسطے منع کیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کسقدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ الاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون مین چار رفیق ہین اور چھوٹے لشکرون مین بہتر چارسو کا لشکر ہے اور بڑی لشکرون مین چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہین ہوتے **ف** چار اسلیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سی پانچ بہتر ہین بلکہ جسقدر زیادہ ہون گے بہتر ہونگے اور حدیث مین مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہین ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو کمی کے سبب نہون گے کہ یہ عدد کمی سی نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہون گے یعنی عجب اور غرور نامردی وغیرہ ذالک سے **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ وبمن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتہا اجابوک الیہا فاقبل منہم وکف عنہم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم انہم ان فعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلمہم انہم یکونوا کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الفیٔ والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منہم وکف عنہم فان ابوا فاستعن باللہ تعالی وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ تعالی فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلوہم علی حکمکم ثم اقضوا فیہم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرماتی اللہ سے ڈرنے کی

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہر ساتہہ والے مسلمانون سے ساتہہ بہلائی کرنے کے اور فرماتے جب تو اپنی دشمن مشرکونکا سامنا
کری تو اونکو دعوت کر تین خصلتون کے یا کہا تین خلال کے (یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا یعنی
دونون کے ایک ہین) پہر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو تو بہی اونسے قبول کر اور اونسی بازرہ
یعنی اونکو زیادہ تکلیف نہ دی پہر اونکو بلا نقل کیطرف یعنے چلے آوینگے اپنی ملک سے یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک
کیطرف یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اون کو یہہ کہ اگر وہ اسکو کرلیوین یعنی اپنی ملک سے دار الاسلام مین چلی آوین تو اون
کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہے اور اونپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پہر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنی اپنی ملک
سے اوٹہہ آنا تو اونکو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہونگے اور اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو سب مسلمانون
پر جاری کیا جاتا ہے (یعنے وجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہا اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو) اور اون کے
واسطے فیئے اور غنیمت مین کچہ حصہ نہوگا مگر یہہ کہ وہ مسلمانون کے ساتہہ ہو کر جہاد کرین (یعنے جیسا مہاجرون کے لیے بغیر جہاد
کے بہی حصہ مقرر تہا تو یہہ اون کے مثل نہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنی اسلام کو نہ مانین تو اونسی جزیہ کا سوال
کرو پہر جو اونہون نے تیری طرف سی قبول کیا تو تو بہی اون سے قبول کرلے یعنے صلح کرلے اور بازرہ اونسے اور جو وہ نہ مانین
تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سی اور جسوقت قلعہ والون کو گہیرے تو یعنی کفار کو اور وہ تجہہ سے چاہین کہ اوتار ہو تو اون کو
اللہ کے حکم پر تو تو اونکو مت اوتار اسلیے تو نہین جانتا کہ اون کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہی ولیکن تم اون کو اپنے حکم پر نکالو
پہر تم اونکا فیصلہ کرو جسطرح چاہو **ف** یعنی جب کفار قلعے مین محصور ہون اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعے کے باہر
نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب مین ہو بجالاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہو سکتا کہ اللہ کا حکم اونکے
باب مین کیا ہی برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تہا بلکہ ہم کو یہہ شرط کرنا
چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اوسکو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا امان وغیر ذالک **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا
ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتہہ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لڑو
لیکن قول نہ توڑیو اور غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو **ف** یعنی نابالغ کو نہ عورتون کو نہ
بوڑہے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا
ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب
المحسنین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدون کو بہیجتی وقت

جہاد کیواسطے اللہ کے نام کے ساتھہ روانہ ہوا اور تائید اور توفیق الٰہی کے ساتھہ اللہ کے رسول کے دین پر اور جو بہت بوڑہا ہوا اوسکو نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم آپس کے تنازع کے ترک کرنے پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو اپنے امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیے کہ خدای تعالے نیکی کو دوست رکہتا ہے **ف** بہت بوڑہے سے یہہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہو اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تدبیر ورای ہو تو اس صورت مین اسکو بہی مارو اور ظاہر یہہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہے اسمین وہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ لڑائی مین صاحب رای ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درختون کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری ما قطعتم من لینۃ الآیۃ جو کاٹ ڈالا تم نے کہجور کا پیڑ یا رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمونکو **عن** اسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عھد الیہ فقال اغز علی ابنی صباحا وحرق **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا لوٹ لی ابنی کو صبح کیوقت اور جلا دی (ابنی ایک گانون ہے فلسطین مین عسقلان اور رملہ کے بیچ مین) **عن** عبد اللہ بن عمرو الغزی سمعت ابا مسھر قیل لہ ابنی قال نحن اعلم ھی یبنی فلسطین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو غزی سے روایت ہے اونہون نے سنا ابو مسہر سے اور اونسے اُبنا کا ذکر ہوا اُنہون نے کہا ہم جانتے ہین اوسکو وہ یبنی ہے فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس (گوینده) بہیجنے کا بیان **عن** انس قال بعث یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بناکر بہیجا تاکہ دیکہے ابو سفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **باب** فی ابن السبیل یاکل من التمر ویشرب من اللبن اذا مر بہ جب مسافر کہجور کے درختون یا دودہ والے جانورون پر گزرے تو کہجور کہا لیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیھا صاحبھا فلیستاذنہ فان اذن لہ فلیحلب ولیشرب فان لم یکن فیھا فلیصوت ثلاثا فان اجابہ فلیستاذنہ والا فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گزرے تو اگر اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودہ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اوس سے اجازت لیکر ورنہ بے اجازت دودہ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھہ نہ باندہے **ف** یعنی جسقدر خواہش ہو

پی لیوے ساتھہ نہ لیوے - خطابی نے کہا یہ حدیث مضطرب ہی جسکو بہانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا - اور بیہقی نے
سنن مین کہا کہ حسن کے روایتین سمرہ سے ثابت نہین ہین بعضون کے نزدیک **عن** عباد بن شرحبیل قال
اصابتنی سنة فدخلت حائطا من حیطان المدینة ففرکت سنبلا فاکلت وحملت فی ثوبی فجاء
صاحبه فضربنی واخذ ثوبی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما علمت اذ کان
جاهلا ولا اطعمت اذ کان جائعا وقال ساغبا وامره فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسق من طعام **ترجمه** عباد بن شرحبیل سے روایت ہی مجھہ قحط نے ستایا مین ایک باغ مین گیا مدینے کے باغون
مین سے اور ایک بالی کو ملکر مین نے کہایا اور اپنے کپڑے مین باندہا اتنے مین باغ کا مالک آیا اوسنے مجھہ مارا اور میر کپڑا
چھین لیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا۔ آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جاہل تہا تو نے اسکو مسئلہ نہ سکھایا اور بہوکا
تہا تو نے اسکو نہ کہلایا آپنے حکم کیا اوس نے میرا کپڑا پہیر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے) یعنے اوسکو مارنا کیا
ضرور تہا مسئلہ بتانا چاہیے تہا کہ تو نے کہایا ہوتا پر باندہ لیجانا درست نہین ہی) **عن** عم ابی رافع بن عمرو الغفاری
قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا غلام لم ترمی
النخل قال اکل قال فلا ترمی النخل وکل مما یسقط فی اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
بطنه **ترجمه** ابی رافع کے چچا سے روایت ہی مین لڑکا تہا انصار کے کہجور کے درختون پر ڈہیلے مارا کرتا تہا لوگ مجھہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا ای لڑکے تو کیون ڈہیلے مارتا ہی درختون پر مین نے کہا مین کہاتا
ہون (کہجور گراکر) آپنے فرمایا ڈہیلے مت مار اگر جو نیچے گرا ہوا وسکو کہالیا کر پہر میرے سر پر ہاتھہ پہیرا اور دعا کی -
یا اللہ اسکا پیٹ بہر دے **باب** فیمن قال لا یحلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ نچوڑے **عن**
عبد الله بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد بغیر اذنه ایحب
احدکم ان تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم
اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کے جانور کا دودہ نہ نچوڑے بی اوسکی اجازت کے کیا تم مین سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہی کہ اوسکی کوٹھڑی مین کوئی آن کر اوسکا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوے (نہین کوئی اسکو پسند نہین کرتا) اسی
طرح جانورون کے تہن اونکے کہانی ہین کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جریج یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن قیس بن عدی بعثه النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة
اخبرنیه یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمه** ابن جریج سے روایت ہی یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله

الآیۃ ای ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبد اللہ بن قیس بن عدی کے شان مین اوتری ہی جب اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑیکا سردار کرکے بھیجا خبر دی اسکی مجھکو یعلے نے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیھم رجلا وامرہم ان یسمعوا لہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار واراد قوم ان یدخلوھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسکا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنیکو اوس نے آگ سلگائی اور حکم کیا اون کو آگ مین گھس جانیکا تو بعض لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ سے بہاگے نہ دشمن سے۔ اور بعضون نے گھسنا چاہا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے تو پھر اوسمین ہمیشہ رہتے (یعنی مرجاتے یا آخرت مین جہنم مین جلتے) اور آپ نے فرمایا نہین اطاعت ہی کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اوس کام مین چاہیے جو دستور کے موافق ہو **ف** اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہی اوسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیے **عن** عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک واجب ہی کہ گناہ کا حکم نہ ہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوی تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے واجب کا کرے ماننا واجب ہے سنت کا کرے ماننا سنت ہے۔ مستحب کا مستحب ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** عقبۃ بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منھم سیفا فلما رجع قال لو رأیت ما لامنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری **ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی مین نے اون مین سے ایک شخصکو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اوس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کیا تم سے نہین ہو سکتا جب مین نے ایک شخصکو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اوسکے بدلے اوس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجا لاوے اور اوسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے

باب ما یؤمر من انضمام العسکر

لشکر کے لوگونکو ملا رہنا چاہیے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمرو کان الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان تفرقكم في هذه الشعاب والاودية انما ذلكم من الشيطان فلم
ينزل بعد ذلك منزلا الا انضم بعضهم الى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم **ترجمہ** ابو
ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ حضرت کے صحابہ جب منزل مین اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑون کے درون اور نالون مین
اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہہ تفرقہ درون اور نالون مین نہین مگر شیطان کیطرف سے جو
تم کو ایکدوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تمپر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہونچاوے آپ کے اس فرمانے کے بعد پہر کسی
منزل مین لوگ کبہی متفرق نہ اوترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اوترتے کہ اونکو دیکہکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہیلایا جاوے
تو البتہ سب کو ڈہانک لیوے **عن** انس الجهني عن ابيه قال غزوت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم غزوة
كذا وكذا فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا
ينادي في الناس ان من ضيق منزلا او قطع طريقا فلا جهاد له **ترجمہ** انس جہنی نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگون نے ایک منزل
مین جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضون نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اورون پر جگہہ تنگ ہوگئی اور بعضون
نے راہ زنی کی یعنے راہ لوٹی ڈکیتی کے مسافرون کو مارا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بہیجا جو پکار
کر یہہ بات کہے جو منزل کو تنگ کرے لوگونپر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہہ گہیر لیوے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اوسکو جہاد کا ثواب
نہ ہوگا **ف** جہاد وہی ہے جسمین افسر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم و ستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوے ورنہ
وہ غدر ہے **باب** في كراهية تمني لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے **عن** سالم
ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله وكان كاتبا له قال كتب اليه عبد الله بن ابي اوفى حين
خرج الى الحرورية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض ايامه التي لقي فيها العدو
قال يا ايها الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله تعالى العافية فاذا لقيتموهم
فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال اللهم منزل الكتاب مجري
السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم **ترجمہ** سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تہے
عمر بن عبید اللہ کے عبد اللہ بن ابی اوفے نے اونکو لکہا جب وہ خارجیون کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے
دنون مین جب دشمنون سے لڑنے (مقابلہ) کے لیے ہوتے فرمایا اے آدمیون دشمنون سے ملنیکی آرزو نہ کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو
اسلیے کہ اوس مین بلا کا طلب کرنا ہے اور یہہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پہر جب دشمنون سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پہر صبر کیجو
اور یہہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایے کے نیچے ہے یعنے بہت ہی قریب ہے پہر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنیوالے اور ابر
کے چلانیوالے اور کافرون کی جماعت کے شکست دینے والے اونکو شکست دے اور ہم کو کافرون پر مدد دے **ف** مطلب یہی

کہ خواہ مخواہ دشمن سے بھڑنے کی آرزو نا بیفائدہ ہی شاید صین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد گنہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرے اور اللہ پر بھروسا کرکے جنگ کرے **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللهم انت عضدی ونصیری بك احول وبك اصول وبك اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد مین لڑتے تو فرماتے ای اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہی مین تیری مدد سے چیتا پھرتا ہون اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اساله عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب الی ان ذلك کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وهم غارون وانعامهم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتهم وسبی سبیهم واصاب یومئذ جویریة بنت الحارث حدثنی بذلك عبد اللہ وکان فی ذلك الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہی میں نے لکھا نافع کو پوچھتا تھا مین اونسے مشرکون کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف اُنہون نے لکھا کہ یہ شروع اسلام مین تھا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خذیمہ کا لقب ہی اور وہ ایک شاخ ہی قبیلہ خزاعہ سے اسی غزوے مین حضرت عائشہ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اون کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے اون مین سے جو لڑنے والے تھے اونکو قتل کیا اور باقیماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسی دن آپ نے پایا نافع نے کہا۔ مجھسے عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس لشکر مین شریک تہا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے نکاح کرلیا ۵۰ھ ہجری مین اونکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند صلوة الصبح وکان یتسمع فاذا سمع اذانا امسك والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حملہ کرتی **ف** کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہین ورنہ کافر ہونا اونکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیه قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریة فقال اذا رأیتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا۔ یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد مین دیکھو یا موذن کو اذان کہتے سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنی جب تم شعائر اسلام کے کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو مت قتل کرو یہانتک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی مین مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعة **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لڑائی داؤن گہات کا نام ہی **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے **شعر** کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست نہین **عن** مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد غزوۃ وری غیرہا وکان یقول الحرب خدعۃ **ترجمہ** مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگون سے اور کچھ بتاتے اور فرماتے تھے لڑائی داؤن گھات کا نام ہی **باب** فی البیات رات کو چھاپا مارنے کا بیان **عن** سلمۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ عنہ فغزونا ناسا من المشرکین فبیتنا ہم فقتلناہم کان شعارنا تلک اللیلۃ امت امت قال سلمۃ فقتلت بیدی تلک اللیلۃ سبعۃ اہل ابیات من المشرکین **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم بنا کر بھیجا تو ہم نے جہاد کیا مشرکون سے پھر رات کو ہم نے اونپر چھاپا مارا اوس رات کو ہمارا شعار (بول) امت امت تہا سلمہ نے کہا اوس رات کو مین نے اپنے ہاتھ سے سات گھر کے مشرکون کو قتل کیا **ف** اس حدیث سے چھاپا مارنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم مین ہی ہر طرح کا فریب و مکر جو کفار سے کیا جاوے **باب** فی لزوم الساقۃ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا **عن** جابر بن عبد اللہ حدثہم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لہم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پیچھے رہا کرتے ساقہ مین تو ساتھ لیجاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے اون کے لیے **ف** ساقہ لشکر کے اوس ٹکڑے کو کہتے مین جو پیچھے رہا کرتا ہی اکثر ضعیف مجروح بیمار لوگ اوسی مین رہا کرتے ہین **باب** علی ما یقاتل المشرکون کس بات پر مشرکون سے لڑین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا منعوا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ تعالی **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ لوگون سے لڑون جبتک کہ وہ گواہی دین اسکی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین پھر جب کہ وہ اسکا اقرار کرین تو مجھسے بچا لیا اونہون نے اپنے مالون کو اور اپنے خونون کو مگر بسبب اوسکے حق کے یعنی اگر وہ کسیکا مال لین یا خون کرین تو اونکا مال اور خون لیا جاویگا اوسکے بدلے مین) اور حساب اونکا اللہ پر ہوگا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماؤہم واموالہم الا بحقہا لہم ما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین لوگون سے لڑنیکا حکم کیا گیا ہون جبتک کہ گواہی دین اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد ﷺ اوسی کے رسول اور بندے ہین اور ہماری قبلے کیطرف

مونہہ کرکے نماز پڑہین اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح پہر جب وہ یہہ سب کرلین تو اونکے مال اور خون ہمارے پر حرام ہین مگر کسی حق کی وجہہ سے اون کے لیے وہ حق ہونگے جو مسلمانون کے لیے ہین اور اون پر وہ حق ہونگے جو مسلمانون پر ہین **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل المشركين بمعناه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہوا مجہکو مشرکون سے لڑنیکا پہر ویسا ہی ذکر کیا جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوا **عن** اسامة بن زيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية الى الحرقات فنذروا بنا فهربوا فادركنا رجلا فلما غشيناه قال لا آله الا الله فضربناه حتى قتلناه فذكرته للنبي صلى الله عليه وسلم فقال من لك بلا آله الا الله يوم القيامة فقلت يا رسول الله انما قالها مخافة السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم من اجل ذلك قالها ام لا من لك بلا آله الا الله فما زال يقولها حتى وددت انى لم اسلم الا يومئذ **ترجمہ** اُسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹی لشکر مین بہیجا ہم کو حرقات (چند قبیلون کا نام ہے) کیطرف اُنہون نے ہماری خبر سن لی اور بہاگ گئے ایک آدمی کو اون مین سے ہم نے پالیا جب ہم نی اوسکو پکڑلیا تو وہ لا آلہ الا اللہ کہنے لگا۔ مگر ہم نے اوسکو مارا یہانتک کہ مار ڈالا پہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے کہا کون تیری مدد کریگا قیامت کی روز لا آلہ الا اللہ کے سامنے (یعنے لا آلہ الا اللہ اوسکی حجت ہوگی اور تیرا جواب کچہہ نہ ہوگا) مین نے کہا یا رسول اللہ اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا آلہ الا اللہ کہدیا آپنے فرمایا کیا تونے اوسکا دل چیر کر دیکہا کہ تجہے یہ معلوم ہوگیا اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا آلہ الا اللہ کہا یا نہین کون تیری مدد کریگا لا آلہ الا اللہ کے سامنے قیامت کے روز پہر آپ یہی فرماتے جاتے تہے یہانتک کہ مین نے آرزو کی کاش مین آج ہی مسلمان ہوا ہوتا (تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہونکو مٹا دیتا ہے) **عن** المقداد بن الاسود انه اخبره انه قال يا رسول الله ارايت ان لقيت رجلا من الكفار فقاتلنى فضرب احدى يدى بالسيف ثم لاذ منى بشجرة فقال اسلمت لله افاقتله يا رسول الله بعد ان قالها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فقلت يا رسول الله انه قطع يدى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فان قتلته فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانت بمنزلته قبل ان يقول كلمته التى قال **ترجمہ** مقداد بن الاسود سے روایت ہی اُنہون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کافر سے ... وہ مجہسے لڑے اور میرا ایک ہاتہہ کاٹ ڈالے تلوار سے بعد اوسکے چہپ جاوے درخت کی آڑ مین اور کہے مین اسلام لایا خدا کیواسطے کیا مین اوسکو قتل کرون یہ کہنے کے بعد آپنے فرمایا نہین مت قتل کر اوسکو اگر تو اوسکو قتل کریگا تو وہ تیرے مثل ہو جاویگا قتل سے پہلے (یعنے معصوم الدم ہو جاویگا اور تو اوسکے

(قصاص مین قتل کے لایق ہوگا) اور تو اوس کی مثل ہو جاویگا جبتک اوس نے یہہ کلمہ نہ کہا تہا) یعنی اسلام کا اقرار نہ کیا تہا تو وہ کافر حلال الدم تہا اسی طرح تو اوسکے خون کرنے سے حلال الدم ہو جاویگا اور تیرا مارنا اوسکے بدلے مین مباح ہو جاویگا **ف** اگرچہ اسلام اور کفر مین اللہ کے نزدیک خلوص قلبی معتبر ہی پر لوگون کے نزدیک ظاہر مین زبان کا اقرار اور انکار معتبر ہے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے لوگون کے نزدیک مسلمان شمار کیا جاویگا اگرچہ اوسکے دل مین کچہ ہی بہرا ہو۔ **عن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منہم بالسجود فاسرع فیہم القتل قال بلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریٔ من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا ترایا نا راہما **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر قبیلہ خثعم کیطرف بہیجا چند لوگون نے اون مین سے (جو مسلمان ہو چکے تہے لیکن اونہی کافرون کے ساتہہ رہتے تہے) سجدہ کرکے بچنا چاہا لوگون نے اونکو مار ڈالا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپنے اونکے وارثون کو نصف دیت دلائی (آدہی دیت کافرون کے یہان رہنے سے ساقط ہو گئی) اور آپ نے فرمایا مین جدا ہون اوس مسلمان سے جو کافرون کے بیچ مین رہے لوگون نے کہا کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسواسطے کہ اسلام کی آگ اور کفر کی آگ ایک ساتھ نہین رہ سکتین **باب** فی التولی یوم الزحف کافرونکے مقابلے سے بہاگنا **عن** ابن عباس قال نزلت ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین فشق ذلک علی المسلمین حین فرض اللہ علیہم ان لا یفر واحد من عشرۃ ثم انہ جاء تخفیف فقال الآن خفف اللہ عنکم قرا ابو توبۃ الی قولہ یغلبوا مائتین قال فلما خفف اللہ تعالی عنہم من العدۃ نقص من الصبر بقدر ما خفف عنہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری اگر تم مین سے بیس آدمی صبر کرنیوالے ہون تو دو سو کافرونپر غالب ہون مسلمانونپر بہت شاق گزرا اللہ کا یہہ حکم کہ ایک آدمی دس کے مقابلے سے نہ بہاگے پہر تخفیف ہوئے اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا اب اللہ نے تخفیف کی تمہارے اوپر اور جانا کہ تم ضعیف ہے اگر سو آدمی تم مین سے ہون تو دو سو پر غالب ہون اور جو ہزار ہون تو دو ہزار پر غالب ہون راوی نے کہا جب اللہ نے تخفیف کے تعداد مین تو اوسے قدر صبر مین کمی ہو گئی) کیونکہ پہلا صبر اس صبر سے پانچ گنا زیادہ تہا جب ایک کا دس سے مقابلہ تہا اور اب ایک کا دو سے رہ گیا **عن** عبد اللہ بن عمر حدثہ انہ کان فی سریۃ من سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحاص الناس حیصۃ فکنت فیمن حاص قال فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا ندخل

المدينة فتثبت فيها ونذهب ولا يرانا احد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا

انفسنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كانت لنا توبة اقمنا وان كان

غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم قبل صلوة الفجر فلما

خرج قمنا اليه فقلنا نحن الفرارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكارون

قال فدنونا فقبلنا يده فقال انا فئة المسلمين **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکرون مین سے ایک لشکر مین وہ تھے انہون نے

کہا لوگ بھاگ نکلے (کفار کے مقابلے سے) مین بھی اون لوگون مین تھا جو بھاگ نکلے جب بھیر

ہم لوگ تھے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کرین ہم کافرون کے مقابلے سے بھاگے اور اللہ کے غصے کے

لائق ٹھہرے پھر ہمنے کہا چلو مدینے مین چلین۔ اور وہان ٹھہر رہین دوسری بار جب جہاد

ہو تو چل نکلین اور ہم کو کوئی دیکھنے نہ پاوے خیر ہم مدینے گئے۔ وہان ہم نے کہا کاش ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلین اور اپنے تئین آپ کے سامنے پیش کرین اگر ہماری توبہ قبول ہو تو ہم

ٹھہرے رہین اور اگر کچھ اور ہو تو چلدین۔ یہانتک کہ ہم گئے اور بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا انتظار کرتے ہوئے فجر کے نماز سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم کھڑے ہو گئے اور آپ پاس جاکر عرض کیا

یا رسول اللہ ہم بھگوڑے لوگ ہین آپ ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہین تم پھر لڑائی مین آنیوالے ہو

عبداللہ نے کہا یہ سنکر (ہم خوش ہو گئے) اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتھ چوما آپ نے فرمایا

مین مسلمانون کے پناہ کے جگہہ ہون **ف** یعنے اونکا مجار اور ملجا ہون میرے سوا اور مسلمان کہان جاوینگے

خواہ قصور کرین یا کچھ **عن** ابی سعید قال نزلت فی یوم بدر ومن یولهم یومئذ

دبره **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے یہ آیت ومن یولهم یومئذ دبره کا جو شخص اپنے

پیٹھ موڑی لڑائی سے اوسپر اللہ کا غضب ہوا بدر کے دن اوتری **تمام ہوا** پارہ سولہوان سنن

ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اور پورا ہوا ربع ثانی اور

نصف اول اس کتاب مستطاب کا اللہ جل شانہ

اسی طرح نصف ثانی کو بھی کامل کرا دے آمین

تم الجزء السادس عشر ويتلوه الجزء السابع عشر ان شاء الله تعالى

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداود علیہ الرحمۃ